الله
رسول
محمد

جہانگیری

اَللُّؤلُؤُ وَالمَرجَان

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ



امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ

"متفق علیہ" احادیث کا مجموعہ

جہانگیری

اللؤلؤ والمرجان

جلد 1

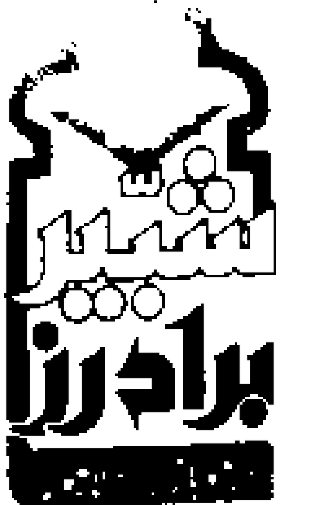
جمع و ترتیب

الاستاذ فؤاد عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ



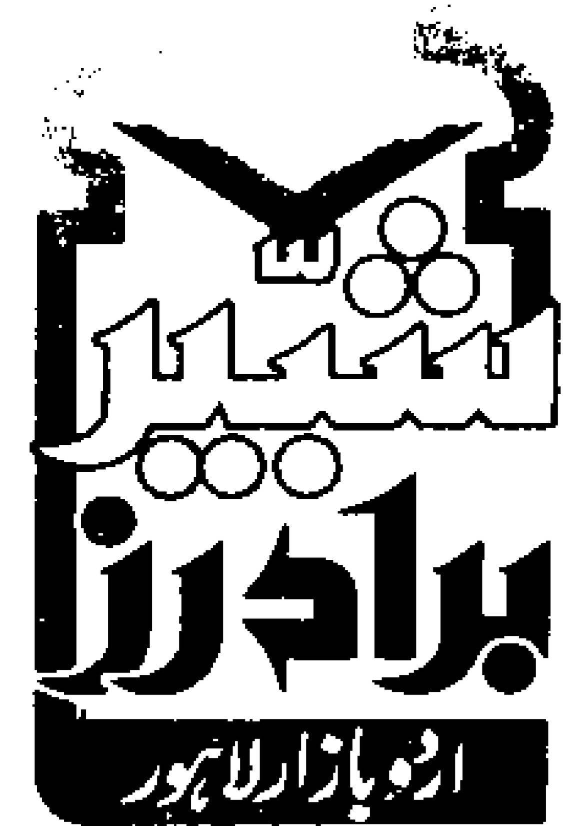
شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ



نام کتاب	اللؤلؤ والمرجان
مترجم	ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
پروف ریڈنگ	ملک محمد یونس
کمپوزنگ	ورڈز میکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	فروری 2010ء
سرورق	باھو گرافکس
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	-/1000 روپے مکمل دو جلدیں

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006



ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

حضرت شیخ شرف الدین پانی پتی

المعروف بہ

بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

ہم اپنے ضعف کے صدقے، بٹھا دیا ایسا
ہلے نہ در سے ترے، سنگِ آستاں کی طرح

نیاز مند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم حدیث کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لیئے

دعاءِ نبوی

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو مجھ سے کوئی بات سن کر اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سنی تھی

الحدیث

نَضَّرَ اللّٰہُ اُمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کیلئے حمد مخصوص ہے، جس نے ہمیں یہ ہمت، سعادت اور توفیق عطا کی کہ ہم اس کے پیارے دین کی مقدس تعلیمات کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دیں۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو، جو اللہ تعالیٰ کے سب سے مقدس اور برگزیدہ رسول ہیں اور ان کے اصحاب و امت پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

•••————•••————•••

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے مختلف اسلامی علوم و فنون سے متعلق نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے کہ ہمارے ادارے کی شائع کردہ کتب خاص و عام سے بھرپور خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ ان میں علوم قرآن، حدیث و علوم حدیث، تاریخ، سوانح، فقہ و فتاویٰ وغیرہ بھی موضوعات شامل ہیں۔

علم حدیث کی خدمت ادارے اور اس کی انتظامیہ و متعلقین کی کوششوں کا بنیادی مرکز ہے اور اسی کے نتیجے میں چند امہات کتب حدیث، ان کی شایان شان خدمت کے ہمراہ شائع ہو کر منصۂ شہود پر آ چکی ہیں اور چند ایک تادم تحریر طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔

استاذ زمن واقف اسرار آیات و سنن حضرت ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کی ترغیب پر ادارے کی انتظامیہ نے حضرت استاذ العلماء ابوالفضل محمد شفیق الرحمان القادری دامت برکاتہم العالیہ سے یہ درخواست کی کہ علم حدیث کے مشہور اور اہم ماخذ ''المستدرک''، جو عوام و خواص میں ''مستدرک حاکم'' کے نام سے معروف ہے، کا ترجمہ سپردِ قلم کریں تاکہ علم حدیث کے طلباء کیلئے بالخصوص اور عام مسلمانوں کیلئے بالعموم ایک نعمت غیر مترقبہ سامنے آ جائے۔ انہوں نے ہماری اس درخواست پر نہایت سرعت کے ساتھ، نہ صرف اس کا ترجمہ کیا، بلکہ ٹائپ شدہ مسودے کی پروف ریڈنگ بھی کر دی، اور یوں یہ کتاب عربی متن اور تخریج کے ہمراہ، پہلی مرتبہ شائع ہونے کے آخری مراحل تک پہنچ گئی۔

اسی دوران حضرت استاذ زمن دامت برکاتہم العالیہ نے یہ مشورہ دیا کہ ''المستدرک'' میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے وہ احادیث نقل کی ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کی شرائط پر یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی شرائط پر پوری اترتی ہیں لیکن امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے ان احادیث کو نقل نہیں کیا اور یہی بات ''مستدرک حاکم'' کی نمایاں خصوصیت ہے۔ آپ اسے

شائع کرنے جارہے ہیں تو اس کے ساتھ احادیث کا وہ مجموعہ بھی شائع کردیں۔ جس میں وہ تمام روایات موجود ہیں جنہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے نقل کیا ہے اور وہ کتاب ''اللؤلؤ والمرجان'' ہے۔

حضرت استاذ زمن کے مشورے اور تحریک پر ادارے کی انتظامیہ نے ان دونوں عظیم کتابوں کو ایک ساتھ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ان میں سے ایک یعنی ''اللؤلؤ والمرجان'' اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ احادیث نبویہ کے ان انوار سے خود بھی فیضیاب ہوں اور انہیں دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد' اور اس کے علاوہ بھی' اپنی نیک دعاؤں میں' کتاب کے مؤلف اور مترجم کے ہمراہ' ادارے کی انتظامیہ اور اس کے کارکنان و متعلقین کو بھی یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ' ہمیں علوم اسلامیہ واحادیث نبویہ کی' زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر' خدمت کرنے کی ہمت' توفیق اور سعادت عطا کرے۔ آمین۔

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ جو ''الرحمٰن'' ہے' جس نے ''قرآن'' کا علم عطا کیا۔ ''انسان'' کو پیدا کیا۔ اسے ''بیان'' کا علم عطا کیا۔ اس نے آسمان وزمین اور ان میں موجود مختلف النوع مخلوقات کو پیدا کیا۔ جس نے ان دو سمندروں کو اپنی عظیم قدرت کی نشانی کے طور پر پیدا کیا۔ جو دونوں باہم ملتے ہیں' ان کے درمیان ''برزخ'' ہے۔ جسے وہ دونوں پار نہیں کر سکتے۔ ان میں سے ''اللؤلؤ والمرجان'' نکلتے ہیں۔ بلاشبہ ہم اپنے ذوالجلال والاکرام پروردگار کی کسی بھی نعمت کو جھٹلا نہیں سکتے۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو' جو اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدد کا

آپ ﷺ کے ہمراہ' آپ کے اصحاب وعترت بلکہ جملہ امت پر اللہ تعالیٰ اپنی بے حد و شمار رحمتیں و برکتیں نازل کرتا رہے۔

•••——————•••——————•••

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل و کرم کے تحت ہم نے علم حدیث کی تحریری خدمت کے جس کام کا آغاز کیا تھا' اس میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے ہم علم حدیث کی ایک اور مایہ ناز و سرمایہ افتخار کتاب ''اللؤلؤ والمرجان'' کا ترجمہ آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس کتاب کے مرتب مصر کے ایک عالم دین شیخ فواد عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جن کا مختصر تعارف آئندہ صفحات میں موجود ہے۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' کی ''متفق علیہ'' احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے۔

یہاں اس بات کی نشاندہی فائدے سے خالی نہیں ہوگی۔ ''متفق علیہ'' حدیث ہونے کا مطلب یہ ہے نفس موضوع' واقعہ' نقل کرنے والے صحابی کے اعتبار سے حدیث ''متفق علیہ'' ہے ورنہ اس کے الفاظ' طوالت واختصار' الفاظ کی کمی وبیشی وغیرہ کے اعتبار سے ان میں فرق ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ فاضل مؤلف نے خود بھی اس بات کی وضاحت کر دی ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ فاضل مؤلف نے جملہ احادیث کا متن ''صحیح بخاری'' سے نقل کیا ہے اور ''صحیح بخاری'' میں ہر روایت کے موقع ومحل کی نشاندہی کر دی ہے۔ ہم نے ان کے نقل کردہ حوالے کو من وعن نقل کر دیا ہے۔ تاہم ہمارے سامنے ''صحیح بخاری'' کا جو نسخہ ہے وہ ڈاکٹر مصطفیٰ دیب البغا کی ترتیب وتحقیق کے ہمراہ ہے اور کتاب و باب کے حوالے سے کئی مقامات پر اس سے مختلف ہے۔ جو فاضل مؤلف کے پیش نظر تھا' اس لیے ہم نے فاضل مؤلف کے بیان کردہ حوالے کے ہمراہ ادارہ شبیر برادرز کی طرف سے عنقریب شائع ہونے والی

''صحیح بخاری'' میں ہر حدیث کے متعلقہ نمبر کی نشاندہی کر دی ہے لیکن یہ کتاب کیونکہ ابھی شائع نہیں ہوئی اور ہم نے یہاں صرف حدیث کا نمبر نقل کیا ہے تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ کاتب کے سہو' مصحح کی عدم توجہ یا کسی اور تقاضائے بشریت کے تحت' کسی مقام پر نمبر غلط ہو گیا ہو' کسی جگہ ہماری کوتاہی بھی ہو سکتی ہے۔

اسی طرح فاضل مؤلف نے ''اللؤلؤ والمرجان'' کے ابواب ''صحیح مسلم'' میں سے نقل کیے ہیں اور وہ بھی بعض مقام پر اس نسخے سے مختلف ہیں' جس کو سامنے رکھ کر ہم نے ''صحیح مسلم'' کا ترجمہ کیا تھا۔

•••———•••———•••

آخر میں ہم اپنے ان تمام کرم فرماؤں کے شکر گزار ہیں' جن کے تعاون کی بدولت ہم اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہوئے۔ ان میں سرِ فہرست برادرِ محترم محمد خرم زاہد' جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا' محترم ملک سرفراز جنہوں نے مسودہ تحریر کیا' محترم رانا فاروق صاحب جنہوں نے کتاب ''اللؤلؤ والمرجان'' کا ''عربی متن'' (ٹائپ شدہ) فراہم کیا' محترم فیصل رشید' علی مصطفیٰ اور فرخ احمد جنہوں نے سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا' مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا' محترم احمد رضا جنہوں نے خوبصورت ٹائٹیل ڈیزائن کیا' محترم منصور احمد جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا' محترم خلیفہ مجیب صاحب جنہوں نے مضبوط جلد تیار کی' محترم عرفان حسین جنہوں نے ٹائٹیل کی لیمینیشن کی اور سب سے آخر میں برادرِ محترم ملک شبیر حسین جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ اسے طباعت کے تمام مراحل سے گزار کر آپ کے سامنے پیش کیا۔

شکریہ کے ان جذبات میں حظِ وافر ہمارے اساتذہ' والدین اور بہن بھائیوں کے لئے ہے جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس خدمت کے لائق ہو سکے۔

•••———•••———•••

سب سے آخر میں حضرت داغ دہلوی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسبِ حال ہے

تنگ ہے دل وسعتِ دامانِ محشر دیکھ کر
اے جنوں ہم پاؤں پھیلاتے ہیں چادر دیکھ کر

نیازمند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

ترتیب

طہارت کا بیان

حیض کا بیان

نماز کا بیان

روزوں کا بیان

83844

امیر المؤمنین فی الحدیث

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد تھا' آپ کے والد کا نام اسماعیل بن ابراہیم تھا' آپ ماوراء النہر کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہوئے اسی شہر کی نسبت کی وجہ سے آپ کو''بخاری'' کہا جاتا ہے۔

خاندانی پسِ منظر: کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اس خطے سے ہے جہاں آتش پرستی یعنی مجوسیت کا دور دورہ تھا اس لیے آپ کے آباؤ اجداد بھی اسی مذہب کے پیروکار تھے' آپ کے اجداد میں سے مغیرہ بن بردزنے اسلام قبول کیا اس زمانے میں رواج یہ تھا کہ جب کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا تھا تو خود کو اس شخص کے قبیلے سے منسوب کر لیتا تھا جس وقت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ جد امجد نے اسلام قبول کیا اس وقت بخارا کا گورنر یمان جعفی نامی شخص تھا اور اسی کی نسبت کی وجہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے افراد اپنے نام کے ساتھ''جعفی'' کی نسبت استعمال کرتے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے والد اسماعیل بن ابراہیم صاحب ثروت آدمی تھے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو حصولِ تعلیم کے دوران معاشی پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا اس کے علاوہ مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے کہ آپ کے والد علم حدیث میں بھی درک رکھتے تھے' انہیں امام مالک' عبداللہ بن مبارک اور حماد بن زید جیسے چوٹی کے ماہرین سے علم حدیث حاصل کرنے کا شرف حاصل تھا۔

پیدائش وبچپن: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ 13 شوال 194 ہجری میں پیدا ہوئے' بچپن میں آپ کی بینائی رخصت ہوگئی' آپ کی والدہ جو نہایت نیک خاتون تھیں' انہوں نے بارگاہِ رب العزت میں اپنے بیٹے کی بصارت کی واپسی کی [illegible] ان کی دعا کی برکت تھی کہ انہیں خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی جنہوں نے اس نیک خاتون کو یہ خوش خبری دی کہ اب تمہارے بیٹے کی بینائی واپس آجائے گی' اگلے دن جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو ان کی بینائی واپس آچکی تھی۔

حصولِ تعلیم: جیسا کہ سابقہ سطور میں یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے والد اسماعیل بن ابراہیم علم حدیث میں درک رکھتے تھے اور انہیں اس فن کے اکابر اساتذہ سے اخذ فیض کا شرف حاصل ہوا تھا اس لیے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جس ماحول میں آنکھ کھولی' وہ علم حدیث کا مرکز تھا۔ اگرچہ بخاری کے والد ان کے بچپن میں انتقال

کر گئے تھے لیکن اپنے خاندان کے رسم ورواج کے مطابق بخاری نے علم حدیث کے حصول کا آغاز کیا۔

جس زمانے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ حدیث کے حصول کا آغاز کیا اس وقت اگرچہ بعض محدثین نے علم حدیث سے متعلق کتابیں تحریر کی تھیں لیکن عام رواج یہی تھا کہ کوئی استاد اپنے اساتذہ سے سُنی ہوئی حدیث کو طلباء کے سامنے بیان کر دیتا تھا جسے طلباء نوٹ کر لیا کرتے تھے اس بیان کو روایتِ حدیث کہا جاتا تھا۔

کیونکہ اس زمانے میں درسی کتابوں کے ذریعے تعلیم وتدریس کا رواج نہیں تھا اس لیے استاد حدیث سے متعلق جملہ پہلو اپنے لیکچر کے دوران واضح کر دیا کرتا تھا اس لیکچر میں حدیث سے متعلق درج ذیل امور کی وضاحت کی جاتی تھی۔

(i) حدیث کے الفاظ کیا ہیں؟ اور مختلف راویوں نے کون سے جملے یا ترکیب کو کس طرح نقل کیا ہے؟

(ii) حدیث نقل کرنے والا راوی اپنے استاد کے حوالے سے کن الفاظ کے ذریعے روایت کو نقل کرتا ہے اور ان الفاظ کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(iii) جو راوی اپنے کسی استاد کے حوالے سے روایت نقل کر رہا ہے کیا اسے استاد سے استفادے کا شرف حاصل ہے یا وہ اپنی طرف سے کوئی بات بیان کر رہا ہے۔

(iv) راوی کا حافظہ کمزور تو نہیں ہے؟ ایسا تو نہیں ہوتا کہ روایت نقل کرتے وقت وہ کسی وہم یا غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہو؟

(v) جو راوی اپنے استاد کے حوالے سے جو روایت نقل کر رہا ہے اس استاد کے دیگر شاگردوں نے اسی روایت کو کن الفاظ میں نقل کیا ہے؟

(vi) نقل شدہ روایت کے الفاظ کسی اور مستند روایت کے الفاظ یا مضمون کے خلاف تو نہیں ہیں؟

(vii) راوی کو اپنے اساتذہ کے اسماء کی لڑی کا ذکر کرتے وقت کوئی غلط فہمی تو نہیں ہوئی؟

(viii) جو روایت نقل کی جارہی ہے وہ صحابی کا اپنا بیان ہے یا اسے نبی اکرم ﷺ کے قول یا فعل کے طور پر نقل کیا گیا ہے؟

(ix) جو روایت نقل کی جارہی ہے اس کی سند کے دوران کسی راوی کا نام رہ تو نہیں گیا؟

(x) روایت اور اس کے راویوں کے اندر کوئی ایسی خامی تو موجود نہیں جو فوراً سمجھ میں نہیں آ سکتی ہے؟

یہ اور اس جیسی دیگر بہت سی جزئیات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شہر کے علمِ حدیث کے ماہرین سے اسی نوعیت کے علوم حاصل کیے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس فن کو سیکھنے میں کتنی دلچسپی کا مظاہرہ کیا؟ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے:

ایک مرتبہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد نے ایک حدیث کی سند یوں بیان کی اس روایت کو سفیان نے ابوزبیر کے حوالے سے ابراہیم سے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے استاد کی خدمت میں عرض کی ابوزبیر نے تو ابراہیم سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔ استاد کو یہ جرأت ناگوار گزری۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی اگر آپ نے ان اسناد کے نوٹس تحریر کیے ہوئے ہیں تو آپ ان کی طرف رجوع کر کے دیکھ لیں۔ استاد نے اپنے نوٹس کھنگالے اور پھر اپنے شاگرد سے پوچھا' تمہارے خیال میں یہ روایت کس

طرح ہونی چاہیے؟ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اس روایت کو سفیان نے (ابوزبیر کی بجائے) زبیر بن عدی کے حوالے سے ابراہیم سے نقل کیا ہوگا۔ استاد اپنے شاگرد کی اس مہارت کو دیکھ کر بہت حیران ہوا۔

اٹھارہ برس کی عمر میں بخاری کو اپنے والدہ اور بڑے بھائی احمد بن اسماعیل کے ہمراہ حج کی سعادت کے حصول کے لیے حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ یہ 212 ہجری کے لگ بھگ کا واقعہ ہے۔ بخاری کے بڑے بھائی احمد بن اسماعیل فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد والدہ کے ہمراہ وطن واپس چلے گئے لیکن بخاری مزید تعلیم کے حصول کے لیے وہیں ٹھہر گئے۔

اگرچہ تاریخ میں اس بات کی صراحت نہیں ملتی کہ بخاری کا یہ قیام کتنے عرصے پر محیط ہے؟ لیکن ان کے اساتذہ کا تعارف دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے علمِ حدیث کے حصول کے لیے صرف حرمین میں قیام پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مختلف بلاد وامصار کا سفر کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جن حضرات سے احادیث نقل کی ہیں ان میں بخارا، بلخ، مرو، نیشاپور، رے، بصرہ، بغداد، کوفہ، واسط، مصر، دمشق، حمص وغیرہ جیسے مشہور شہروں کے محدثین شامل ہیں جس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے علم حدیث کے حصول کے لیے دور دراز کے علاقوں کا سفر کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس محنت کا اندازہ لگانے کے لیے دو پہلوؤں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

(i) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ذرائع آمدورفت کیا تھے؟ انہوں نے جن علاقوں اور خطوں کا سفر کیا ہے ان کی جغرافیائی حدود کیا ہیں؟ آج جب دنیا کے تمام ممالک کی جغرافیائی حدود کے بارے میں آسانی سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں تو ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ بخاری نے جن علاقوں کا سفر کیا ہے ان میں سے بیشتر سخت گرم خطے ہیں جہاں تک پہنچنے کے لیے دشوار گزار صحراؤں سے گزرنا پڑتا ہے۔

(ii) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ذرائع ابلاغ کیا تھے؟ ظاہر ہے کہ ان کے زمانے میں اخبارات و رسائل شائع نہیں ہوتے تھے جن میں علمائے کرام کا تعارف، ان کا پتہ، علمی حیثیت، ٹیلی فون نمبر، ای میل ایڈریس وغیرہ موجود ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کے زمانے میں یہ صورتِ حال نہیں تھی کہ بس سٹینڈ سے تمام شہروں کی طرف جانے کے لیے بسیں دستیاب ہوتی تھیں جو آپ کو مطلوبہ مقام تک پہنچا دیتی تھیں جہاں پہنچ کر آپ رکشہ میں بیٹھ کر آسانی سے اپنے مطلوبہ مقام تک پہنچ جاتے۔

بخاری نے جو اتنے طویل اسفار کیے، وہ مضبوط لگن، انتہائی صبر، غیر معمولی برداشت اور دنیا کی تمام تر رنگینیوں اور آسائشوں سے صرفِ نظر کیے بغیر کرنا ممکن نہیں ہے۔

ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ حدیث کی جستجو اور تلاش بخاری کی زندگی کا مطمع نظر تھی، وہ جہاں بھی گئے انہوں نے سب سے پہلے یہ جاننے کی کوشش کی کہ علمِ حدیث کا کون سا استاد کہاں قیام پذیر ہے؟ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انہیں اساتذہ کی تلاش اور ان تک رسائی کے لیے کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہوگا؟ کیونکہ عین ممکن ہے کہ انہیں کوفہ میں کسی ایسے استاد کا پتہ چلا ہو جو مصر میں قیام پذیر ہو [illegible] یقیناً انہیں ایسے راستے کا انتخاب کرنا ہوگا جہاں قافلے دستیاب ہو سکیں پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے۔ ضروری نہیں کہ ان کے [illegible] بڑے شہر میں قیام پذیر ہوں جبکہ قافلے عام طور پر بڑے شہروں کے درمیان سفر کرتے ہیں۔ ایک پہلو یہ بھی ہے کہ [illegible] درمیان کیا جانے والا سفر ہفتوں اور مہینوں پر محیط ہوتا تھا اس کے لیے زادِ راہ ساتھ رکھنا بھی ضروری ہوتا تھا اپنی سواری کا انتظام [illegible]

کسی سے کرائے پر سواری لینا وغیرہ جیسے بہت سے بنیادی معاملات طے کرنا خاصا مشکل کام تھا اور اس سے بھی زیادہ بڑی اور اہم بات یہ کہ ایک طویل سفر طے کرنے کے بعد استاد سے حاصل ہونے والی حدیث کے الفاظ اور اس کی سند کو مکمل ضبط اور اتقان کے ساتھ محفوظ رکھنا اور حدیث کے دوسرے ذخیرے کے ساتھ اس کا تقابل کرنا اور ان تمام چیزوں میں ان بنیادی اصولوں کا خیال رکھنا جن کا ذکر ہم سابقہ صفحات میں کر چکے ہیں یعنی راوی کی کسی امکانی غلطی' روایت کے الفاظ کے فرق وغیرہ کا خیال رکھنا۔

تاریخ کے اوراق اس بات کے گواہ ہیں کہ بخاری کی محنت رنگ لائی اور وہ بہت جلد اپنے زمانے کے علمِ حدیث کے جید ماہرین میں سے ایک شمار ہونے لگے۔ یوسف بن موسیٰ نامی ایک صاحب بیان کرتے ہیں' ایک دن میں بصرہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اعلان ہوا' محمد بن اسماعیل بخاری یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں جس شخص نے ان سے احادیث روایت کرنی ہوں' وہ یہاں آ جائے۔ میں نے دیکھا کہ ایک دُبلا پتلا نوجوان مسجد کے کونے میں نہایت خشوع وخضوع سے نماز ادا کر رہا ہے اس کا ظاہری حلیہ نہایت سادہ تھا' بعد میں پتہ چلا کہ یہی صاحب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں' بہت سے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے دن درسِ حدیث دینے کا وعدہ کیا' اگلے دن درسِ حدیث دینے سے پہلے آپ نے اعلان کیا کہ آج میں وہی احادیث بیان کروں گا جو آپ کے شہر کے محدثین بیان کرتے ہیں تاہم ان کی اسناد بالکل مختلف ہوں گی اسی طرح آپ نے ہر حدیث بیان کرنے سے پہلے یہ بتایا کہ یہاں کے محدثین اسے' اس سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' جبکہ اس کی ایک سند یہ بھی ہے۔

شیخ احمد بن حمدون بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مشہور محدث محمد بن یحییٰ ذہلی کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے علم حدیث کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سوالات کرتے ہوئے دیکھا' بخاری اتنی تیزی سے انہیں جوابات دے رہے تھے کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے تیر کمان میں سے نکل رہے ہوں۔

ایک مرتبہ امام مسلم' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے آئے' مجلس میں کسی صاحب نے ایک حدیث کی سند بیان کی جسے سُن کر امام مسلم نے اس کی بہت تعریف کی جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سند میں ایک خامی موجود ہے۔ امام مسلم کے بے حد اصرار پر آپ نے اس خامی کی نشاندہی کی تو امام مسلم نے فرمایا' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں (کہ علم حدیث میں مہارت کے اعتبار سے) کوئی بھی شخص آپ کی مانند نہیں ہے۔ (یقیناً ہر شخص اس بات کا اعتراف کرے گا) سوائے اس شخص کے جو حاسد ہو کیونکہ وہ آپ سے بغض رکھے گا۔

احمد بن عدی بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ بغداد میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ بخاری بغداد تشریف لا رہے ہیں وہاں کے محدثین نے آپ کا امتحان لینے کے لیے ایک سو احادیث اور ان کی اسناد کو باہم خلط ملط کر دیا یعنی کسی ایک حدیث کی سند کو کسی دوسری حدیث کے ساتھ ملا دیا اور دوسری کی سند کو کسی اور حدیث کے ساتھ ملا دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے دس طلباء تیار کیے جن میں سے ہر ایک نے دس احادیث کو غلط اسناد کے ہمراہ یاد کر لیا۔

جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لائے تو ایک بڑے مجمع کے سامنے ان کا امتحان لیا گیا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر غلط سند کے ہمراہ حدیث پڑھی اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا' کیا آپ اس حدیث کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟ امام

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ' نہیں ! تو اس نے غلط سند کے ہمراہ دوسری حدیث پڑھی اور پھر دریافت کیا ' کیا آپ اس حدیث سے واقف ہیں ؟ آپ نے پھر نفی میں جواب دیا اسی طرح اس نے دس احادیث غلط سند کے ہمراہ پڑھیں اور ہر مرتبہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی جواب دیا کہ وہ ایسی کسی روایت سے واقف نہیں ہیں ۔ ایک کے بعد دوسرا شخص کھڑا ہوا دوسرے کے بعد تیسرا غرضیکہ جب دس افراد غلط سند کے ہمراہ دس ' دس احادیث بیان کر کے فارغ ہو گئے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہر ایک کو یہی جواب دیا کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں تو جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ اب مزید اور کوئی شخص سوال کرنے کے لیے کھڑا نہیں ہو رہا ' تو آپ نے پہلے شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ' تم نے سب سے پہلے یہ حدیث بیان کی اور اس کی یہ سند بیان کی تھی حالانکہ اس کی درست سند یہ ہے پھر تم نے یہ دوسری حدیث اس سند کے ہمراہ بیان کی ' حالانکہ اس کی اصل سند یہ ہے اس طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان دس افراد کی بیان کردہ سو احادیث اور ان کی اسناد کو پہلے بیان کیا اور پھر ان احادیث کی صحیح سند بیان کی ۔ یہ دیکھ کر حاضرین بہت حیران ہوئے اور انہوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کا برملا اعتراف کیا ۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ سمرقند میں پیش آیا جہاں چار سو محدثین نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مغالطہ دینے کے لیے عراق کی اسناد کو شامی ' شامی اسناد کو حجازی اور حجازی اسناد کو یمنی اسناد میں خلط ملط کر دیا اسی طرح احادیث کے متون کے الفاظ کو ایک دوسرے میں گڈمڈ کر دیا لیکن وہ کسی ایک روایت کے الفاظ یا اس کی سند کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مغالطہ نہیں دے سکے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام احادیث کے متون اور ان کی اسناد کو صحیح طرح سے بیان کر دیا ۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بخاری نے اپنی زندگی کی ان گوناگوں مصروفیات میں سے تصنیف و تالیف کے لیے ایک بڑا وقت نکالا ' آپ کی عمر 62 برس کے لگ بھگ تھی ' عمر عزیز کے ابتدائی اٹھارہ سال آپ نے بخارا میں بسر کیے یوں آپ کی زندگی کے 44 سال علم حدیث کی ترویج و اشاعت اور تصنیف و تالیف میں بسر ہوئے ۔

مؤرخین نے آپ کی درج ذیل تصانیف کا ذکر کیا ہے ۔

(1) الجامع الصحیح : یہ کتاب علم حدیث کے بارے میں ہے جو عرفِ عام میں صحیح بخاری کے نام سے مشہور و معروف ہے ۔

(2) الادب المفرد : یہ کتاب بھی احادیث کا مجموعہ ہے تاہم اس کا حجم مختصر ہے اور اس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عام اخلاقیات و معمولات سے متعلق احادیث روایت کی ہیں ۔ یہ کتاب شائع ہو چکی ہے ۔

(3) جزء رفع یدین : کتاب کے نام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب رفع یدین سے متعلق احادیث کو ایک ہی جگہ اکٹھا کرنے کے لیے مرتب کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رفع یدین کے بارے میں فقہاء کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا اب ایسا کرنا مسنون ہے یا نہیں ؟ بخاری کے بیشتر اساتذہ عراق کے مختلف شہروں کے رہنے والے تھے جہاں عباسی سلطنت کی حکومت تھی ۔ مشہور عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے امام ابوحنیفہ کے شاگرد قاضی ابو یوسف کو تمام عالمِ اسلام کا چیف جسٹس مقرر کیا تھا جس کے نتیجے میں سلطنت کے بیشتر شہروں کے سرکاری قاضی حنفی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے تھے اور احناف کے نزدیک نماز میں رفع یدین کرنا منسوخ ہو چکا ہے ۔ احناف کے ریاستی اثر و رسوخ کی وجہ سے عباسی سلطنت کے بیشتر حصوں میں فقہ حنفی کے

مطابق معاملات سرانجام دیئے جاتے تھے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ فقہ حنفی کی تعلیمات اور تعبیرات کتاب وسنت کی نصوص کے عین مطابق ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بالغ نظر محقق کی حیثیت سے احناف کے بعض افکار سے اختلاف کیا اور ان کی تردید میں کتابیں مرتب کیں جن میں سے ایک مذکورہ بالا کتاب ہے۔

(4) جزء قرأت خلف الامام: فقہاء کے درمیان یہ مسئلہ بھی متنازعہ ہے کہ اگر کوئی شخص باجماعت نماز ادا کر رہا ہو تو کیا امام کی اقتداء میں وہ قیام کے دوران سورۃ فاتحہ یا قرآن کی کسی اور سورۃ کی تلاوت کرسکتا ہے یا نہیں؟ احناف اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی صورت میں مقتدی کے لیے قرأت کرنا درست نہیں ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مقتدی کے لیے قرأت کرنا ضروری ہے۔ اپنے اسی مؤقف کی تائید میں انہوں نے یہ کتاب مرتب کی ہے۔

بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے کے غیر مقلدین کی طرح اس زمانے کے افراد بھی ان دو مسائل میں احناف کی مخالفت میں خاص شدت اختیار کرتے تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر تمام تر اختلافی موضوعات کو چھوڑ کر خاص ان دو موضوعات پر کتابیں مرتب کی ہیں۔

(5) التاریخ الکبیر: اگرچہ کتاب کا نام مطلق تاریخ ہے لیکن یہ صرف علماء وصلحاء، فقہاء اور محدثین کی تاریخ ہے اس میں ان حضرات کے احوال وواقعات ان کے اساتذہ وتلامذہ کا تذکرہ ان کے علم وفضل یا خامی وکمزوری کے بارے میں دیگر ماہرین کی آراء وغیرہ جیسے موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں۔ یہ کتاب بھی شائع ہو چکی ہے۔

(6) التاریخ الصغیر: غالباً یہ التاریخ الکبیر کی تلخیص ہے اور دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

(7) قضایا الصحابہ والتابعین: یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے عہد جوانی کی تصنیف ہے جب آپ اپنی والدہ اور بھائی کے ہمراہ حج کے لیے مکہ آئے تھے اور پھر وہیں قیام پذیر ہو گئے تو اسی دوران آپ نے یہ کتاب تصنیف کی اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام کے فتاویٰ اور فیصلوں کا ریکارڈ محفوظ کیا لیکن یہ کتاب آج تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح نگاروں نے ان کی مذکورہ بالا تصانیف کے علاوہ چند دیگر تصانیف کا بھی ذکر کیا ہے ان کے بارے میں ان کے نام کے ذریعے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کا موضوع کیا ہوگا؟ ان کے حجم یا تعارف کے بارے میں ہمیں کوئی معلومات دستیاب نہیں ہو سکی ہیں۔



امیر المسلمین فی الحدیث

ابوالحسین مسلم بن حجاج، القشیری رحمۃ اللہ علیہ

علم حدیث کے حفاظ آئمہ میں سے ایک ہیں ''مسند صحیح'' کے مصنف ہیں آپ نے (علم حدیث کی طلب میں) عراق حجاز شام اور مصر کا سفر اختیار کیا' آپ کے اساتذہ میں

یحیٰی بن یحیٰی النیسا بوری' قتیبۃ بن سعید' اسحٰق بن راھویہ' محمد بن عمرو زنیجا' محمد بن مھران الجمال' ابراہیم بن موسیٰ الفراء' علی بن الجعد' احمد بن حنبل' عبیداللہ القواریری' خلف بن ہشام' سریج بن یونس' عبداللہ بن مسلمۃ القعنبی' ابوالربیع الزہرانی' عبیداللہ بن معاذ' عمر بن حفص بن غیاث' عمرو بن طلحۃ القناد' مالک بن اسمٰعیل النھدی' احمد بن یونس' احمد بن جواس' اسمٰعیل بن ابی اویس' ابراہیم بن المنذر' ابومصعب الزہری' سعید بن منصور' محمد بن رمح' حرملۃ بن یحیٰی اور عمرو بن سواد۔

وغیرہ شامل ہیں آپ کئی مرتبہ بغداد شریف لائے اور یہاں علم حدیث کا درس دیا آپ 259 ہجری میں آخری مرتبہ بغداد شریف لائے۔

امام عبدالواحد نے' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' پوری سند کے ہمراہ' حضرت عباد بن تمیم کے چچا کے یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے آپ نے اپنی دو ٹانگوں میں سے ایک ٹانگ دوسری پر

---

[1] ابوبکر احمد بن علی جو'' خطیب بغدادی'' کے نام سے مشہور ہیں پانچویں صدی ہجری کے سربرآوردہ اہل علم میں سے ایک ہیں آپ نے مختلف موضوعات پر بیسیوں کتب مرتب کی ہیں جن میں '' تاریخ بغداد'' کو لازوال شہرت نصیب ہوئی ہم نے اسی '' تاریخ بغداد'' میں سے '' امام مسلم بن حجاج القشیری'' کے احوال پر مشتمل حصہ اردو میں منتقل کر کے آپ کے سامنے پیش کر دیا۔

امام مسلم کے حالات کا سیریل نمبر 7090 ہے اور کتاب کے محقق نے حاشیے میں امام مسلم کے مزید حالات کے لئے درج ذیل ماخذ کی نشاندہی کی ہے۔

تاریخ دمشق (7417/85/58) تہذیب الکمال (6514/68/18) تقریب التہذیب (6894/150/8) الکاشف (5482/121/3) ونھایۃ السول (6896/2763/8) (محمد محی الدین عفی عنہ)

رکھی ہوئی تھی''۔

امام احمد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رازی اور امام ابوحاتم رازی کو دیکھا ہے وہ صحیح احادیث کی معرفت میں امام مسلم بن حجاج کو اپنے زمانے کے دیگر مشائخ پر ترجیح دیتے تھے۔

حسین بن محمد ماسرجسی بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے (وہ فرماتے ہیں) میں نے امام مسلم بن حجاج کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے تین لاکھ احادیث کے ذخیرہ میں سے اس ''مسند صحیح'' کو تصنیف کیا ہے۔

امام ابوعلی حسین بن علی نیشاپوری فرماتے ہیں: اس آسمان کے نیچے علم حدیث میں امام مسلم بن حجاج کی کتاب سے زیادہ کوئی کتاب مستند نہیں ہے۔

(مشہور) بزرگ عمر بن احمد فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک ثقہ ساتھی (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے وہ ابوسعید بن یعقوب تھے کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے خواب میں شیخ ابوعلی ظہوری کو ''شارع الحیرۃ'' پر چلتے ہوئے دیکھا ان کے ہاتھ میں امام مسلم کی کتاب کا ایک جز تھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ سے مجھے نجات مل گئی انہوں نے (امام مسلم کی کتاب کے) اس جز کی طرف اشارہ کرکے کہا تھا۔

اسحق بن ابراہیم حنظلی نے امام مسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ''مراد کا بن بوذ'' منکدری اس کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں ''وہ کیسے عظیم آدمی تھے''؟ محمد بن یعقوب اخرم کہتے ہیں بہت کم مستند احادیث ایسی ہوں گی جو امام بخاری اور مسلم نے نقل نہ کی ہوں۔

محمد بن احمد بن ہمدان الحیری بیان کرتے ہیں میں نے ابوالعباس بن سعید بن عقدہ سے امام بخاری اور امام مسلم کے بارے میں دریافت کیا: ان دونوں میں کون زیادہ علم رکھتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: امام بخاری بھی عالم تھے اور امام مسلم بھی عالم تھے میں نے اپنا سوال کئی مرتبہ دہرایا تو وہ یہی جواب دیتے رہے اور پھر مجھ سے فرمایا: اے ابوعمرو! اہل شام کے بارے میں امام بخاری سے کچھ غلطیاں ہوئی ہیں کیونکہ امام بخاری نے ان کی کتابیں حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیا تھا تو وہ بعض اوقات کسی ایک راوی کے حوالے سے اس کی کنیت کے ہمراہ کوئی روایت نقل کرتے ہیں اور کسی دوسری جگہ اسی راوی کا نام ذکر کرتے ہیں اور اس غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں کہ شاید وہ دو لوگ ہیں امام مسلم نے اس حوالے سے بہت کم غلطیاں کی ہیں

امام مسلم نے امام بخاری کا طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ انہوں نے امام بخاری کے علم سے استفادہ کیا اور ان کے طریقے پر گامزن ہوئے جب امام بخاری نیشاپور تشریف لائے تو امام مسلم ان کے ساتھ رہے اور ان کی خدمت میں بار بار جاتے رہے۔

امام ابوالحسن دارقطنی فرماتے ہیں اگر امام بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم یہ کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتے تھے۔

ابوحامد احمد بن حمدون بیان کرتے ہیں امام مسلم امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان

(یعنی پیشانی پر) بوسہ دے کر عرض کی' اے استادوں کے استاد! اے محدثین کے سردار! اے علم حدیث کے ماہر! مجھے اپنی قدم بوسی کا موقع دیں۔

پھر امام مسلم نے امام بخاری سے کہا: آپ نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجلس کے کفارے کے بارے میں نبی اکرم رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کیا ہے' اس کی سند میں کیا خامی ہے؟ تو امام بخاری نے جواب دیا: یہ روایت ملیح سے منقول ہے اس بارے میں اس حدیث کے علاوہ' دنیا میں کسی اور روایت کی موجودگی کا مجھے علم نہیں ہے' لیکن اس کی سند میں ایک خامی ہے چونکہ موسیٰ بن عقبہ (راوی) نے اس روایت کو سہیل (نامی راوی) سے روایت کیا ہے۔ جبکہ عقبہ کا سہیل سے سماع ثابت نہیں ہے۔

امام مسلم' امام بخاری کی حمایت بھی کرتے رہے یہاں تک کہ اسی وجہ سے ان کے اور امام محمد بن یحییٰ ذہلی کے درمیان ناچاقی ہوگئی۔

ابوعبداللہ محمد بن یعقوب کہتے ہیں' جب امام بخاری نے نیشاپور میں سکونت اختیار کی تو امام مسلم ان کی خدمت میں بار بار حاضر ہوتے رہے جب امام بخاری اور امام ذہلی کے درمیان (قرآن مجید کے) الفاظ کے بارے میں اختلاف ہوا اور امام ذہلی نے امام بخاری کے خلاف اعلان کروایا اور لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روک دیا جس کی وجہ سے امام بخاری نیشاپور چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تو اس دوران امام مسلم کے علاوہ سب لوگوں نے امام بخاری کے پاس جانا چھوڑ دیا لیکن امام مسلم بدستور ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور انہوں نے امام محمد بن یحییٰ کو یہ پیغام بھجوایا کہ مسلم بن حجاج ہر حال میں امام بخاری کے مؤقف کے قائل رہیں گے اس وجہ سے امام مسلم کو عراق اور حجاز میں ناگوار صورت حال کا سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے اپنے مؤقف سے رجوع نہیں کیا۔

جب امام محمد بن یحییٰ ذہلی نے یہ اعلان کیا' جو شخص (قرآن کے) الفاظ کے بارے میں (امام بخاری کے مؤقف کا) قائل ہو وہ ہماری مجلس میں نہیں آ سکتا' تو امام مسلم نے سب لوگوں کی موجودگی نے اپنی چادر' اپنے عمامے کے اوپر رکھی اور ان کی محفل سے اُٹھ کر چلے گئے بعد میں انہوں نے امام محمد بن یحییٰ سے منقول' تحریر شدہ تمام روایات کا پلندہ ایک مزدور کو اُٹھوا کر محمد بن یحییٰ کے دروازے پر بھجوادیا' اس وجہ سے دونوں حضرات کے درمیان ناچاقی مزید پختہ ہوگئی اور امام مسلم نے امام ذہلی سے لاتعلقی اختیار کر لی۔

احمد بن سلمہ بیان کرتے ہیں امام مسلم نے (علم حدیث کے بارے میں) مذاکرے کی ایک مجلس منعقد کی ان کے سامنے ایک حدیث کا تذکرہ کیا گیا جس سے وہ واقف نہیں تھے جب وہ اپنے گھر واپس گئے تو چراغ جلا کر گھر والوں کو یہ ہدایت کی' کوئی شخص میرے کمرے میں نہ آئے انہیں بتایا گیا ہمارے ہاں کھجوروں کا ایک ٹوکرا تحفے کے طور پر آیا ہے امام مسلم نے ہدایت کی' اسے میرے پاس رکھ دو گھر والوں نے ان کے پاس رکھ دیا امام مسلم (رات بھر) وہ حدیث تلاش کرتے رہے اور (بے خیالی میں) وہ کھجوریں

کھاتے رہے صبح ہونے تک وہ کھجوریں ختم ہو چکی تھیں اور انہیں وہ حدیث مل چکی تھی۔

محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں مجھے ایک مستند شخص نے بتایا ہے' اسی وجہ (یعنی بے خیالی میں بکثرت کھجوریں کھانے کی وجہ) سے اُن کا انتقال ہو گیا۔

علم حدیث کے ماہر امام ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بیان کرتے ہیں' اتوار کی شام امام مسلم کا انتقال ہوا اور پیر کے دن انہیں دفن کر دیا گیا یہ واقعہ 25 رجب 26 ہجری میں پیش آیا۔



لے بغدادی' احمد بن علی'' تاریخ بغداد'' 64/11

شیخ محمد فواد عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹ ویں صدی عیسوی کا نصف آخر اور ۲۰ ویں صدی عیسوی کا آغاز اس اعتبار سے نمایاں حیثیت رکھتا ہے کہ اس دوران عالم اسلام سیاسی اعتبار سے سامراج کے پنجہ ظلم کی گرفت میں تھا لیکن علمی اعتبار سے اس دوران بہت سی نمایاں اور بھاری بھرکم شخصیات نے علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت کی تاریخ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

آپ ہندوستان کا جائزہ لیں۔ دور آخر کے جلیل القدر فقیہہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم حدیث کی مشہور کتاب ''صحیح البہاری'' کے مؤلف ملک العلماء مولانا ظفر الدین فاضل بہار رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی عہد کے ہیں۔ عالم عرب کے مشہور محقق اور سیرت نگار امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی اسی زمانے سے ہے۔

اس عہد میں کیونکہ مغربی استعمار بیشتر اسلامی ممالک کو سیاسی اعتبار سے اپنے زیرنگیں کر چکا تھا اس لیے اس نے اپنے مخصوص سامراجی مفادات کے تحفظ کیلئے ''اصلاح'' کے نام پر بعض ایسی تحریکوں کی سرپرستی کی جو بنیادی طور پر جمہور اہل اسلام کے عقائد سے مختلف نظریات رکھتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو اسی عہد میں نبوت کے جھوٹے دعویدار بھی مل جائیں گے اور عقیدہ توحید کی حفاظت کے نام نہاد ٹھیکے دار بھی۔

جمادی الاولی کے مہینے میں ۱۲۹۹ ہجری میں (بمطابق مارچ ۱۸۸۲ء) میں قلیوسہ کے ایک گاؤں میں محمد فواد عبد الباقی پیدا ہوئے۔ ان کے نشو ونما قاہرہ میں ہوئی۔

جب یہ پانچ سال کے تھے تو یہ اپنے خاندان کے ہمراہ سوڈان منتقل ہو گئے جہاں ان کے والد وزارت دفاع کے مالیاتی محکمے میں ملازم تھے۔

شیخ فواد عبد الباقی نے مصر کے مختلف اداروں میں تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد مصر کے معروف محقق علامہ رشید رضا کے ساتھ منسلک ہو گئے جو مشہور رسالے ''المنار'' کے ایڈیٹر تھے اور مفتی محمد عبدہ کے شاگرد خاص تھے۔

المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی کی تدوین:

ایک مرتبہ علامہ رشید رضا کو ''مفتاح کنوز السنۃ'' نامی کتاب کا انگریزی نسخہ ملا جو ''فنسک'' نامی مستشرق نے ترتیب دیا تھا جو ''لائیڈن یونیورسٹی'' میں مشرقی زبانوں کا پروفیسر تھا۔ یہ نسخہ ایک فہرست پر مشتمل تھا جو کسی حدیث کو مشہور ماخذ میں سے تلاش کرنے کیلئے مددگار ثابت ہوسکتا تھا۔ علامہ رشید رضا کو یہ کام بہت پسند آیا۔ انہوں نے اس کے ترجمہ میں دلچسپی ظاہر کی اور انہوں نے اپنی دوست محمد فواد عبد الباقی کو یہ کام سونپا۔

ترجمے کا یہ کام پانچ برسوں میں مکمل ہوا جس میں علامہ رشید رضا اور شیخ احمد شاکر کا بھرپور تعاون حاصل تھا۔

ترجمے کا آغاز کرنے سے پہلے علامہ نے "فنسک" کو خط لکھا تا کہ اس سے ترجمے کی اجازت لیں کیونکہ بنیادی طور پر وہ کتاب کا مصنف تھا۔ "فنسک" نے نہ صرف انہیں فوری طور پر جواب دیا بلکہ انہیں اپنی اگلی کتاب "المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی" کا پہلا جز بھی بھیجا جسے اس نے متشرقین کی ایک جماعت کے ہمراہ ترتیب دیا تھا۔ شیخ فواد عبدالباقی نے جب اسے ملاحظہ کیا تو انہیں اس میں کئی مقامات پر غلطیوں کا اندازہ ہوا۔ انہوں نے اس بارے میں "فنسک" کو خط لکھا اور اس کی توجہ ان غلطیوں کی طرف دلائی تو "فنسک" نے اپنے جوابی خط میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ شیخ فواد عبدالباقی اس کتاب کے شائع ہونے سے پہلے ایک مرتبہ اس پر نظر ثانی کریں۔ شیخ نے اس کی اس پیشکش کو قبول کیا اور یہ عظیم خدمت سرانجام دی جس کا تذکرہ "فنسک" نے پہلی جلد کے مقدمے میں کیا ہے۔

جامع مسانید صحیح بخاری:

یہ شیخ فواد عبدالباقی کی اہم تصنیف ہے جس میں انہوں نے صحیح بخاری کی احادیث کو ان کے راوی صحابہ کرام کے اسماء، حروف تہجی کے اعتبار سے، ترتیب کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

یہ کتاب مولف کے انتقال کے طویل عرصے بعد ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی۔

المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الكريم:

شیخ فواد عبدالباقی نے جس طرح احادیث کی فہرست تیار کرنے کے کام میں بھرپور محنت کی اسی طرح انہوں نے قرآن مجید کے الفاظ کی فہرست تیار کرنے کا کارنامہ بھی انجام دیا۔

شیخ فواد عبدالباقی نے سب سے پہلے ۱۹۳۴ء میں "جول لابوم" کی کتاب "تفصیل آیات القرآن الکریم" کا فرانسیسی سے عربی میں ترجمہ کیا لیکن یہ کتاب ضرورت کی تکمیل کیلئے کافی نہیں تھی۔

اس کے بعد انہوں نے اپنی کتاب ترتیب دینا شروع کی جس میں انہوں نے مشہور مستشرق "فلوجل" کی تصنیف "نجوم القرآن فی اطراف القرآن" سے مدد لی اور اس کا نام "المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم" رکھا جو اپنے موضوع پر لاجواب تصنیف ہے۔

اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان:

محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ تکنیکی اعتبار سے سب سے زیادہ مستند احادیث وہ ہیں جنہیں امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے نقل کیا ہو۔

شیخ فواد عبدالباقی نے علم حدیث کی خدمت میں ایک نمایاں کام یہ سرانجام دیا کہ انہوں نے امام بخاری اور امام مسلم کی نقل کردہ "متفق علیہ" احادیث کا مجموعہ "اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان" کے نام سے مرتب کیا جس کا ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

شیخ فواد عبدالباقی کا انتقال ۱۳۸۸ء ہجری بمطابق ۱۹۶۷ء میں ہوا۔

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○ (الفاتحۃ: ۱-۳)

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو رحمٰن اور رحیم ہے اور روز جزاء کا مالک ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط (الانعام: ۱)

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تاریکیوں اور نور کو بنایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ (الاسراء: ۱۱۱)

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو اولاد سے پاک ہے اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور وہ عاجز ہونے سے بھی پاک ہے (اور اس سے بھی) کہ اس کا کوئی مددگار ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا○ سکتہ قَيِّمًا (الکہف: ۱-۲)

ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے، جس نے اپنے خاص بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی ٹیڑھی بات نہیں رکھی، یہ بالکل ٹھیک ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ○ (السبا: ۱)

ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اسی کی (ملکیت) ہے اور آخرت میں بھی حمد اسی کیلئے مخصوص ہے اور وہ حکمت والا اور باخبر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ط يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ (فاطر: ۱)

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور فرشتوں کو پیغام پہنچانے کیلئے مقرر کیا (وہ فرشتے) جن کے دو یا تین یا چار پر ہوتے ہیں۔ وہ اپنی مخلوق میں جو چاہے اضافہ کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر

نوٹ: شیخ فواد عبدالباقی نے اپنے اس مقدمے کا آغاز تبرک کے طور پر قرآن کی ان آیات کے ذریعے کیا ہے جن میں مختلف الفاظ وتراکیب کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی گئی ہے۔ اس لئے ہم نے ان آیات کا اصل متن اور ان کا ترجمہ الگ الگ طور پر یہاں نقل کیا ہے۔ (جہانگیر عفی عنہ)

شے پر قدرت رکھتا ہے۔

لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (قصص: ۷۰)

پہلے (یعنی دنیا میں) اور آخرت میں حمد اسی کیلئے مخصوص ہے۔ فرماں روائی اسی کیلئے مخصوص ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائیگا۔

لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ (الروم: ۱۸)

آسمانوں میں اور زمین میں، شام کے وقت اور جب تم دوپہر کرتے ہو، حمد اسی کیلئے مخصوص ہے۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ص وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (جاثیہ: ۳۶، ۳۷)

حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں کا پروردگار ہے اور زمین کا پروردگار ہے، تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کی کبریائی حکومت ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (التغابن: ۱)

بادشاہی اسی کیلئے مخصوص ہے اور حمد اسی کیلئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا قف وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ج (الاعراف: ۴۳)

اور وہ یہ کہیں گے، ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کی۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب نہ کرتا تو ہم ہدایت حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط (الفتح: ۲۸)

وہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ہمراہ مبعوث کیا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط (الفتح: ۲۹)

حضرت محمد ﷺ، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ وہ کفار کیلئے انتہائی سخت اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں تم انہیں دیکھو گے کہ وہ رکوع اور سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کو تلاش کرتے ہوں گے ان کی مخصوص نشانی ان کے چہروں پر موجود سجدے کے نشانات ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ○ (محمد: ۲)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور وہ اس چیز پر ایمان لائے جو حضرت محمد پر نازل کی گئی ہے اور وہ ان لوگوں کے پروردگار کی طرف سے (آنے والا) حق ہے (تو اللہ تعالیٰ) ان لوگوں کے گناہوں کو ختم کر دے گا

اوران کے معاملات ٹھیک کردے گا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًاO(الاحزاب : ۴۰)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًاO وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًاO

(الاحزاب : ۴۵، ۴۶)

اے نبی! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے، گواہ بنا کر، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، اور اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر (بھیجا ہے)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَO(الانبیاء: ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاO(الاحزاب: ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور اہتمام کے ساتھ سلام بھیجو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر! جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر۔ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔

•••———•••———•••

امابعد! یہ کتاب ان احادیث پر مشتمل ہے جن پر محدثین کے دو بڑے اماموں کا اتفاق ہے۔ ایک امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

اس کتاب کی تدوین ''داراحیاء الکتب العربی'' کے مالک سید محمد حلبی کی ایماء پر ہوئی اور انہوں نے ہی اس کی طباعت اور نشر و اشاعت کی ذمہ داری اپنے سر لی۔ انہوں نے یہ پابندی عائد کی کہ اس مجموعے میں ''صحیح بخاری'' میں سے صرف وہ احادیث شامل

کی جائیں جو نہ صرف یہ کہ ''صحیح مسلم'' میں بھی موجود ہوں' بلکہ ان کا متن' یعنی حدیث کے الفاظ اور اس کے راوی (صحابی) کے حوالے سے ''صحیح مسلم'' میں موجود حدیث کے متن کے ساتھ' زیادہ سے زیادہ مطابقت رکھتا ہو۔

ناشر کی طرف سے عائد کی جانے والی یہ پابندی اور میرا اس کی تکمیل کا ذمہ لینا ایک مشکل اور صبر آزما کام تھا اسے پورا کرنے کے مقابلے میں دیگر تمام مشکل تمام ہیچ محسوس ہوتے ہیں۔

اس پابندی کا خیال رکھتے ہوئے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی مشکل کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اب تک جن مشائخ نے اس حوالے سے کتابیں لکھی ہیں یا جنہوں نے کسی حدیث کو ''متفق علیہ'' قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنے اوپر ایسی کوئی پابندی عائد نہیں کی کیونکہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ کسی بھی حدیث کو ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' کی ''متفق علیہ'' حدیث قرار دینے کے لئے یہی کافی ہے کہ اسے نقل کرنے والے صحابی ایک ہوں۔

اگرچہ متن کی بعض تفصیل' انداز بیان اور الفاظ کے اعتبار سے دونوں روایات ایک دوسرے سے' کسی حد تک مختلف ہی کیوں نہ ہوں۔

''صحیح مسلم'' کے شارح امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الاربعین'' کے آغاز میں حدیث ''انما الاعمال بالنیات'' نقل کی ہے اور یہ لکھا ہے کہ یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔

لیکن انہوں نے اپنی اس کتاب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا متن امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت سے قریب تر ہے بلکہ انہوں نے وہ روایت نقل کی ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے آغاز میں درج کیا ہے تو اس طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ حدیث کے متن اور ترتیب میں کئی اعتبار سے اختلاف موجود ہے۔

•••———•••———•••

یہاں یہ مناسب محسوس ہوتا ہے کہ اس مقام پر حدیث ''انما الاعمال بالنیات'' کے تمام طرق کو بیان کر دیا جائے تاکہ اس شخص کیلئے آسانی ہو جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نقل کردہ طرق اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت کا تقابلی جائزہ لینا چاہتا ہو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت سات مقامات پر نقل کی ہے جو درج ذیل ہیں۔(۱)

(پہلا مقام یہ ہے:)

كتاب بدء الوحى ' باب كيف كان بدء الوحى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُاللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

(۱) شیخ فواد عبدالباقی نے یہاں اس روایت کے طرق کی سند نقل نہیں کی تھی ہم نے صحیح بخاری میں سے ان تمام طرق کی سند اور ان کا ترجمہ یہاں نقل کر دیا ہے۔

(جہانگیر عفی عنہ)

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْ اِلٰی امْرَاَةٍ یَّنْکِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ

✧✧ علقمہ بن وقاص لیثی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو برسرِ منبر یہ بیان کرتے ہوئے سنا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''اعمال (کی صحت/ اجروثواب) کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کی رضا کے حصول) کے لیے ہجرت کرے گا۔ تو (اجروثواب کے اعتبار سے) اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (ہی شمار) ہوگی اور جس شخص نے (کسی) دنیاوی مقصد کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوئی جس طرف اس نے ہجرت کی تھی۔ (یعنی جو اس نے نیت کی تھی اس کے مطابق اس کو بدلہ ملے گا۔)''

•••———•••———•••

(دوسرا مقام یہ ہے:) كتاب الايمان باب ما جاء ان الاعمال بالنية

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ وَلِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ یَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اعمال (کی صحت/ کے اجروثواب) کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کی رضا کے حصول) کے لیے ہجرت کرے گا تو (اجروثواب کے اعتبار سے) اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے (ہی شمار) ہوگی اور جس نے (کسی) دنیاوی مقصد کے حصول کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی، جس طرف اس نے ہجرت کی تھی (یعنی جو اس نے نیت کی تھی اسی کے مطابق اس کو بدلہ ملے گا۔)

•••———•••———•••

(تیسرا مقام یہ ہے:) كتاب العتق باب الخطأ والنسيان في العتاقة والطلاق

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ وَلِامْرِیٍٔ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ یَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عمل کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہوگی تاکہ وہ اسے حاصل کر لے اور جس کی ہجرت عورت کی طرف ہو تاکہ وہ اس سے شادی کر لے تو اس کی ہجرت اس طرف شمار ہوگی جس کی طرف کی تھی۔

•••——•••——•••

(چوتھا مقام یہ ہے:)

کتاب مناقب الانصار باب هجرة النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه الی المدینة

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عمل کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے، جس شخص کی ہجرت دنیا کے لئے ہو تاکہ وہ اسے حاصل کر لے یا کسی عورت کے لئے ہوگی تاکہ وہ اس سے شادی کر لے تو اس کی ہجرت اس کی طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے (نیت) کی ہے۔ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی۔

•••——•••——•••

(پانچواں مقام یہ ہے:) کتاب النکاح باب من هاجر او عمل خیرًا لتزویج امراة فله مانوٰی

حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

✧✧ حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لیے ہوتا کہ

اسے حاصل کرلے یا کسی عورت کے لیے ہو کہ اس کے ساتھ شادی کرلے تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی ہے۔

•••————•••————•••

(چھٹا مقام یہ ہے:) کتاب الایمان والنذور باب النیة فی الایمان

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اعمال کی جزا کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ جو شخص جو نیت کرے گا اسے اس کے مطابق اجر ملے گا۔ جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی۔ اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لئے ہوتا کہ وہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کے لئے ہوتا کہ اس کے ساتھ شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس طرف کی اس نے نیت کی تھی۔

•••————•••————•••

(ساتواں مقام یہ ہے:) کتاب الحیل باب فی ترك الحیل

حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ هَاجَرَ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص نے دنیا کے لیے ہجرت کی تاکہ وہ اسے حاصل کرلے یا کسی عورت کے لیے ہجرت کی تاکہ وہ اس کے ساتھ شادی کرلے تو اس کی ہجرت اس طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے نیت کی تھی۔

•••————•••————•••

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث درج ذیل متن کے ہمراہ نقل کی ہے۔(۱)

(اس کا مقام یہ ہے:) کتاب الامارة باب قوله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اعمال (کی صحت/اجر و ثواب) کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کی رضا کے حصول) کیلئے ہجرت کرے گا تو (اجروثواب کے اعتبار سے) اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف (ہی شمار) ہوگی اور جس شخص نے (کسی) دنیاوی مقصد کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کیلئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس طرف ہوئی جس طرف اس نے ہجرت کی تھی۔ (یعنی جو اس نے نیت کی تھی اس کے مطابق اس کو صلہ ملے گا)

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کردہ متن اس روایت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الایمان والنذور میں نقل کیا ہے۔

•••———•••———•••

یہ وہ مشکل تھی جو مجھے درپیش ہوئی اور عین ممکن تھا کہ میں اس ذمہ داری کو پورا نہ کر پاتا اگر مندرجہ ذیل دو کتابیں میری مشکل کو آسان نہ کر دیتیں ان دونوں کو بھی میں نے ہی مرتب کیا ہے۔

(i) جامع مسانید صحیح بخاری (ii) قرة العینین فی اطراف الصحیحین

ان میں سے مؤخر الذکر کتاب کے ذریعے میں نے ''متفق علیہ'' احادیث کی تحدید وتعیین میں مدد حاصل کی اور پہلی والی کتاب کی مدد سے مجھے حدیث کا متن تلاش کرنے میں آسانی ہوئی جس کی پابندی ناشر نے بھی عائد کی تھی اور جو میں نے خود بھی اپنے ذمے لی تھی''۔

(۱) شیخ فواد عبدالباقی نے صحیح مسلم کی یہ روایت سند کے بغیر نقل کی تھی ہم نے اپنی مطبوعہ صحیح مسلم میں سے' سند کے ہمراہ اس کا متن اور ترجمہ نقل کر دیا ہے۔ امام مسلم نے اس روایت کی درج ذیل اسناد نقل کی ہیں۔ (جہانگیر عفی عنہ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنٰى حَدِيثِهٖ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''اللؤ لؤ والمرجان'' کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام تقی الدین ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن جو ''ابن الصلاح'' کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے مستند حدیث کی درج ذیل اقسام بیان کی ہیں:

- وہ حدیث جو ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' دونوں میں ہو۔
- وہ حدیث جو صرف ''صحیح بخاری'' میں ہو اور ''صحیح مسلم'' میں نہ ہو۔
- وہ حدیث جو صرف ''صحیح مسلم'' میں ہو اور ''صحیح بخاری'' میں نہ ہو۔
- وہ حدیث جو ان دونوں حضرات کی شرائط کے مطابق ہو لیکن ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہ کیا ہو۔
- وہ حدیث جو صرف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق ہو لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہ کیا ہو۔
- وہ حدیث جو صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق ہو لیکن امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہ کیا ہو۔
- وہ حدیث جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر محدثین کے نزدیک صحیح ہو لیکن وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط پر پوری نہ اترتی ہو۔

•••———•••———•••

صحیح احادیث کی یہ بنیادی اقسام ہیں جن میں سب سے بلند مرتبہ پہلی قسم ہے اور اسی کے بارے میں اکثر محدثین اور مصنفین ''صحیح'' یا ''متفق علیہ'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

یہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے ان کے نزدیک یہ مفہوم مراد ہوتا ہے کہ اس حدیث کے مستند ہونے پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کا اتفاق ہے۔ اگرچہ اس کا یہ مفہوم مراد نہیں ہوتا کہ اس کے مستند ہونے پر پوری امت کا اتفاق ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ ان احادیث کے مستند ہونے پر پوری امت کا اتفاق خود بخود لازم آ جاتا ہے کیونکہ امت نے ہر اس حدیث کو قبول کیا ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے نزدیک ''متفق علیہ'' ہو اور یوں امت نے اس روایت کے صحیح ہونے پر عملی طور پر اتفاق کر لیا ہے اور یوں جب ان تمام احادیث کا صحیح ہونا قطع طور پر تسلیم کر لیا گیا تو ان کے ذریعے وہ علم حاصل ہو جاتا ہے جو نظری اور یقینی ہو۔

•••———•••———•••

میرے علم کے مطابق صرف ایک ایسی کتاب ہے جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی مل کردہ ''متفق علیہ'' احادیث کو اکٹھا کیا گیا ہے اور وہ شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی کی تصنیف ''زادالمسلم فیما اتفق علیہ البخاری والمسلم'' ہے۔ لیکن اس میں بھی ''متفق علیہ'' احادیث کا احاطہ نہیں کیا گیا بلکہ اس میں حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے صرف ''قولی'' احادیث جمع کی گئی ہیں اور ان کے ہمراہ ان احادیث کو شامل کیا گیا ہے جنہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل کے طور پر یا لفظ ''نہی'' کے ہمراہ نقل کیا ہے اور ان کی مجموعی تعداد ۱۳۶۸ ہے۔

•••———•••———•••

امام نووی ''شرح صحیح مسلم'' میں تحریر کرتے ہیں۔

''جب کوئی صحابی یہ الفاظ استعمال کرے۔

- ''ہم یہ کہا کرتے تھے''۔
- ''ہم یہ کیا کرتے تھے''۔
- ''لوگ یہ کہا کرتے تھے''۔
- ''لوگ یوں کیا کرتے تھے''۔
- ''ہم یا لوگ ایسا کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے''۔

تو یہاں یہ سوال پیدا ہوگا کہ ایسی حدیث کو''مرفوع'' قرار دیا جائیگا یا ''موقوف'' قرار دیا جائیگا۔

اس بارے میں محدثین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابوبکر اسمٰعیل اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی حدیث کو''مرفوع'' کی بجائے''موقوف'' قرار دیا جائیگا۔

(امام نووی فرماتے ہیں) ہم آگے چل کر ایک مستقل فصل میں ''موقوف حدیث'' کے حکم پر بحث کریں گے۔

جمہور محدثین اور علم فقہ واصول فقہ کے ماہرین کے نزدیک اگر کوئی صحابی کسی حدیث کو نبی اکرم ﷺ کے زمانے کی طرف منسوب نہیں کرتا تو ایسی روایت ''موقوف'' شمار ہوگی۔ ''مرفوع'' شمار نہیں ہوگی لیکن اگر وہ صحابی اس نوعیت کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔

- ''ہم نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں''۔
- ''آپ ﷺ کے زمانے میں''۔
- ''جب آپ ﷺ ہم میں موجود تھے''۔
- ''آپ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے''۔ وغیرہ

تو ایسا کیا کرتے تھے اور یہ الفاظ استعمال کر کے اسے نبی اکرم ﷺ کے زمانے کی طرف منسوب کردے تو یہ روایت ''مرفوع'' شمار ہوگی۔ یہی موقف سب سے درست محسوس ہوتا ہے کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں کوئی کام کیا گیا تو اس سے بظاہر یہی تصور سامنے آئیگا کہ آپ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی ہوگی اور آپ ﷺ نے اس کو برقرار رکھا ہوگا لہٰذا ایسی روایت ''مرفوع'' حدیث کے حکم میں شمار ہوگی۔

•••———•••———•

بعض دیگر محدثین اس بات کے قائل ہیں کہ اس نوعیت کی روایت میں جس فعل کا ذکر کیا گیا ہوا گر وہ کوئی ایسا فعل ہو جسے عام طور پر چھپ کر نہیں کیا جاتا بلکہ سب کے سامنے کیا جاتا ہے تو ایسی روایت ''مرفوع'' شمار ہوگی ورنہ (بصورت دیگر) ''موقوف'' شمار ہوگی۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

لیکن جب کوئی صحابی یہ بیان کردے۔

- ''ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا گیا''۔
- ''ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا''۔
- ''یہ کام مسنون ہے''۔وغیرہ

تو اس صورت میں جمہور اہل علم کے نزدیک وہ روایت ''مرفوع'' شمار ہوگی اور یہی موقوف درست ہے''۔

•••———•••———•••

سید جمال الدین قاسمی اپنی کتاب ''قواعدالحدیث'' میں تحریر کرتے ہیں۔

شیخ تقی الدین ابن تیمیہ نے اپنے بعض فتاویٰ میں یہ بات بیان کی ہے۔

جب مطلق طور پر لفظ ''حدیث نبوی'' استعمال کیا جائے تو اس سے مراد ہر وہ قول یا فعل ہوگا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت کے بعد ارشاد فرمایا ہو'یا سرانجام دیا ہو'یا آپ کے سامنے وہ قول کہا گیا ہو'یا عمل کیا گیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا اس سے منع نہیں کیا یعنی حدیث قولی ہوگی'فعلی ہوگی یا تقریری ہوگی۔

•••———•••———•••

یہی وجہ ہے ''زادالمسلم ''میں منقول احادیث کی تعداد اور ''اللؤلؤ والمرجان'' میں منقول احادیث کی تعداد میں فرق ہے۔

''زادالمسلم ''میں منقول احادیث کی تعداد ۱۳۶۸ ہے جبکہ اللؤلؤ والمرجان میں منقول احادیث کی تعداد ۱۹۰۶ ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر محدث امام مسلم بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

''حسن ترتیب'' کے اعتبار سے ''صحیح مسلم'' بے مثال ہے''۔

ان کی مراد یہ ہے کہ ''صحیح مسلم'' کو اس عمدہ طرز پر مرتب کیا گیا ہے کہ اس میں سے کسی بھی حدیث کو تلاش کرنا نہایت آسان ہے کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں ہر حدیث کو اس کے مناسب مقام پر نقل کیا ہے اور اسی جگہ پر اس روایت کے تمام طرق (یعنی سند یا متن کے لفظی اختلاف) کو نقل کر دیا ہے جنہیں نقل کرنا ضروری تھا۔مختلف روایات میں جو لفظی اختلاف منقول ہے اس کی بھی صراحت کر دی ہے اور ان سب کو ایک ہی جگہ جمع کیا ہے۔

اس کے برعکس امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ مختلف ہے کیونکہ وہ مختلف طرق کو مختلف ابواب میں نقل کرتے ہیں اور چند روایات انہوں نے ایسے ابواب میں نقل کی ہیں جن کے بارے میں ذہن دوسرے ابواب کی طرف منتقل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض حضرات کو چند ایسی روایت ان ابواب میں نہ ملیں جن کی طرف ان کا ذہن منتقل ہوا تھا تو انہوں نے ان احادیث کے ''صحیح بخاری'' میں موجود ہونے سے ہی انکار کر دیا حالانکہ وہ احادیث ''صحیح بخاری'' میں موجود تھیں۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی ترتیب کو پسند کیا اور اپنی اس کتاب کی ترتیب ''صحیح مسلم'' کی ترتیب کے مطابق رکھی

ہے اس کی تمام کتب اور ابواب کے نام اور عنوان "صحیح مسلم" سے ماخوذ ہیں اور اس کی ترتیب کے مطابق ہیں البتہ حدیث کے متن میں میں نے "صحیح بخاری" میں سے وہ متن لیا ہے جو "صحیح مسلم" کے متن سے زیادہ مطابقت رکھتا ہو۔

ہر حدیث نقل کرنے کے بعد میں نے "صحیح بخاری" میں اس کا محل' کتاب' باب کے حوالے کے ہمراہ نقل کر دیا ہے۔

•••——————•••——————•••

اب آپ کے سامنے ایک ایسا مجموعہ موجود ہے جس میں وہ تمام احادیث اکٹھی کر دی گئی ہیں جو صحت کے اعتبار سے نہایت اعلیٰ درجے کی ہیں۔

انہیں محفوظ رکھیں' حرز جاں بنائیں اور ان پر عمل کریں۔

"اے ہمارے پروردگار! تو نے جو نازل کیا' ہم اس پر ایمان لائے' ہم نے رسول کی پیروی کی' تو ہمیں گواہی دینے والوں (یعنی ایمان رکھنے والوں) کے ہمراہ لکھ لے"۔ (آل عمران' ۱۵۳)

اللہ تعالیٰ' ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ' ان کی آل اور ان کے اصحاب پر درود و سلام نازل کرے۔

محمد فواد عبدالباقی

مقدمہ

مقدمہ کا بیان *

﴿تغليظ الكذب على رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی شدید مذمت

﴿1﴾ حديث عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَكْذِبُوْا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''کوئی جھوٹی بات مجھ سے منسوب نہ کرو کیونکہ جو شخص کوئی جھوٹی بات مجھ سے منسوب کرے گا' وہ جہنم میں پہنچ جائے گا۔''

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 38 باب إثم من كذب على النبي صلّى الله عليه وسلّم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 4 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 106)

﴿2﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں صرف اس وجہ سے تمہارے سامنے بکثرت احادیث بیان نہیں کرتا کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اسے جہنم میں اپنے مخصوص مقام تک پہنچنے کی تیاری کر لینی چاہیے۔''

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 38 باب إثم من كذب على النبي صلّى الله عليه وسلّم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 5 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 108)

﴿3﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اسے جہنم میں اپنے مخصوص مقام تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

* شیخ فواد عبدالباقی نے اللؤلؤ والمرجان کا جو مقدمہ تحریر کیا تھا اس کا ترجمہ ہم سابقہ صفحات میں دے چکے ہیں یہاں مقدمے سے مراد یہ ہے کہ امام مسلم نے ان روایات کو اپنی ''صحیح'' کے مقدمے میں نقل کیا ہے۔ (جہانگیر عفی عنہ)

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 38 باب إثم من كذب على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 5 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 106)

﴿4﴾ حديث الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری طرف جھوٹی بات منسوب کرنا ایسا نہیں ہے جیسے کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کریگا۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا''۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 34 باب ما يكره من النياحة على الميت
رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 5 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1229)

رقم الحدیث : 3: اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1 اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی، فی ''جامعہ''، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2660 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی ''سننہ''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 31 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 629 اخرجہ ابوعبداللہ النیسابوری فی ''المستدرک'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 2614 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی ''مسندہ'' طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 107 اخرجہ ابویعلی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحدیث: 513 اخرجہ ابوبکر الکوفی، فی ''مصنفہ'' طبع مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 26246 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبری'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 5911

رقم الحدیث 4: اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2 اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی ''سننہ''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3659 اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی، فی ''جامعہ''، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2659 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی ''سننہ''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 30 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 584 اخرجہ ابومحمد الدارمی فی ''سننہ'' طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 231 اخرجہ ابو حاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 31 اخرجہ ابوعبداللہ النیسابوری فی ''المستدرک'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 5141 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی ''مسندہ'' طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 342 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الکبیر'' طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 204 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 3686 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الصغیر'' طبع المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحدیث: 67 اخرجہ ابویعلی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحدیث: 259 اخرجہ ابوبکر البزار البصری فی ''مسندہ'' رقم الحدیث: 384 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی ''مصنفہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث: 20494

كتابُ الإيمان

ایمان کا بیان

الإيمان ما هو وبيان خصاله

ایمان سے مراد کیا ہے؟ اس کے فضائل کا بیان

﴿5﴾ حديث أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا الْإِيْمَانُ قَالَ: الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَبِرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِه وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ: مَا الْإِحْسَانُ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) الْآيَةَ: ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٗ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ تشریف فرما تھے اس دوران ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) دریافت کیا ٗ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ٗ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ ٗ اس کے فرشتوں ٗ اس کی بارگاہ میں حاضری ٗ اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تم دوبارہ زندہ ہونے

رقم الحديث : 5

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **9** اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه'' ، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **64** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **9497** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **159** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **2244** اخرجه ابويعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ/**1984**ء، رقم الحديث: **242** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **13581** اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی ''مسنده'' طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) **1412**ھ/**1991**ء، رقم الحديث: **166** اخرجه ابوبكر الكوفی، فی ''مصنفه'' طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحديث: **30309**

پر ایمان لاؤ اس شخص نے دریافت کیا' اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو' فرض زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اس شخص نے دریافت کیا' احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو لیکن اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا' قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں مسؤل (جس سے سوال کیا گیا ہے یعنی نبی اکرم ﷺ) سائل (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) سے زیادہ علم نہیں رکھتا البتہ میں تمہیں اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں جب باندیاں اپنے آقاؤں کو جنم دیں اور چرواہے بلند و بالا عمارتیں قائم کرنے لگیں۔ (نبی اکرم ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:) پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی: ''بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔'' پھر وہ شخص چلا گیا (اس کے جانے کے کچھ دیر بعد) آپ ﷺ نے فرمایا' اسے واپس بلاؤ۔ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے باہر نکل کر دیکھا) مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دینے کے لیے آئے تھے۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 37 باب سؤال جبريل النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عن الإيمان والإسلام رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 5 (جهانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:50)

•••———•••———•••

بيان الصلوات التي هي أحد أركان الإسلام

نمازوں کا بیان' جو ارکان اسلام میں سے ایک ہیں

﴿6﴾ حديث طَلْحَةَ بن عُبَيْد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهٖ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ: لَا: إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

رقم الحديث : 6: اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **458** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: **1390** اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **306** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **319**

✧✧ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) بکھرے ہوئے بالوں کا مالک' ایک شخص بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا (بعد میں پتہ چلا کہ) اس کا تعلق وادیٔ نجد سے ہے (اس نے دھیمی آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی) ہمیں اس کی آواز کی بھنبھناہٹ محسوس ہو رہی تھی لیکن الفاظ سمجھ نہیں آ رہے تھے یہاں تک کہ مزید نزدیک ہوا تو پتہ چلا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے (کہ اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دن اور رات میں پانچ (وقت) نمازیں (ادا کرنا)'' اس نے عرض کی' کیا ان (پانچ نمازوں) کے علاوہ بھی کوئی (نماز) مجھ پر فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں! البتہ اگر تم نوافل ادا کرو (تو یہ بہتر ہے)'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: (اسلامی تعلیمات میں سے ایک) رمضان کے روزے بھی ہیں۔'' اس نے عرض کی' کیا ان (رمضان کے روزوں) کے علاوہ بھی (کوئی روزہ) مجھ پر فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہیں! البتہ اگر تم نفلی روزے رکھو (تو یہ زیادہ بہتر ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بتایا: (اسلامی تعلیمات میں) زکوٰۃ کی ادائیگی بھی شامل ہے تو اس نے دریافت کیا (مخصوص فرض شدہ زکوٰۃ کی ادائیگی) کے علاوہ بھی (کسی قسم کا صدقہ وخیرات) میرے ذمہ فرض ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں! البتہ اگر تم نفلی (طور پر صدقہ وخیرات کرو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔)'' (یہ سن کر) وہ شخص یہ کہتے ہوئے اُٹھ کر چل دیا کہ میں ان تمام احکامات میں کوئی کمی یا کوئی اضافہ نہیں کروں گا (اس کی یہ بات سن کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر یہ درست کہہ رہا ہے (اور اپنی اس بات پر واقعی عمل بھی کرے گا تو سمجھ لو کہ) وہ کامیاب ہو گیا۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 34 باب الزكاة من الإسلام
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 6 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 46)

•••———•••———•••

بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة

اس ایمان کا بیان جس کی وجہ سے جنت میں داخلہ (ممکن) ہوگا

﴿7﴾ حديث أبي أيوبَ الأَنصاريّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ

أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ مَالَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرِبَ مَا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، ذَرْهَا، قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے حاضرین نے کہا: اس شخص کو کیا ہوا ہے؟ اس شخص کو کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ضرورت ہوگی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: تم اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، صلہ رحمی کرو اور اسے چھوڑ دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: شاید نبی اکرم ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 10 باب فضل صلة الرحم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 7 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5637)

﴿8﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الجنة قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لا تُشْرِكُ بِهِ شَيْءًا، وَتُقِيمُ الصَّلاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمفروضة وَتَصُوْمُ رَمَضانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا أَزِيدُ عَلى هٰذا فَلَمّا وَلّى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلى هٰذَا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کریں جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نماز ادا کرو۔ فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ کسی جنتی کو دیکھنا چاہے تو اس شخص کو دیکھ لے۔

أخرجه البخاري في 24 كتاب الزكاة: 1 باب وجوب الزكاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 7 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1333)

•••———•••———•••

قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الإسلام على خمس

فرمان نبوی: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

﴿9﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلامُ عَلى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقامِ الصَّلاةِ وَإِيْتاءَ الزَّكاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر مشتمل ہے: (1) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ' اللہ کے رسول ہیں۔ (2) نماز

رقم الحدیث: 8

اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 14 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 8496

قائم کرنا (3) زکوٰۃ ادا کرنا (4) حج کرنا (5) رمضان کے روزے رکھنا۔‘‘

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 2 باب دعاؤكم إيمانكم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 8 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 8)

•••———•••———•••

الأمر بالإيمان بالله ورسوله وشرائع الدين والدعاء إليه

اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور دینی تعلیمات پر ایمان لانے کا حکم دینا اور اس کی طرف دعوت دینا

﴿10﴾ حديث ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا: رَبِيعَةَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ

رقم الحديث: 9

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 16 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2609 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5001 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 4798 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 158 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 309 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 11732 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1561

رقم الحديث: 10 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 17 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3692 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2611 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5031 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2020 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 157 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2245 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 5202 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 12500 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 10688 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2747 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی ''الاحادوالمثانی'' طبع دارالراية، رياض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1616 اخرجه ابوبكر الكوفی، فی ''مصنفه'' طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 32499

الْحَرامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَّرَاءَ نَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَّنَهاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالْإِيمانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ، قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقامُ الصَّلاةِ وَإِيْتاءُ الزَّكاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمغنَمِ الْخُمُسَ وَنَهاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّما قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقالَ: احْفَظُوْهُنَّ وَأَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّراءَ كُمْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''وفد عبدالقیس جب بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا' تم کس قوم یا جماعت سے تعلق رکھتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: (بنو) ربیعہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس قوم یا جماعت کو (کسی بھی قسم کی) رسوائی یا ندامت کے بغیر خوش آمدید ہو۔ انہوں نے عرض کی' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ''مضر'' قبیلے کے کفار بستے ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان بنیادی تعلیمات سے آگاہ کریں جو ہم اپنے علاقے کے لوگوں تک پہنچا کر جنت میں داخل ہو سکیں۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) اس کے علاوہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشروبات کا حکم دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے کا حکم دیا پھر دریافت کیا' کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے) کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (دوسرا یہ کہ) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو' (تیسرا) رمضان کے روزے رکھو۔ (چوتھا) مالِ غنیمت میں سے ''خمس'' ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جن چار چیزوں سے منع کیا (وہ یہ ہیں) حنتم' دباء' نقیر اور مزفت (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ احکام بیان کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:) ان باتوں کو یاد کر لو اور (اپنے علاقے کے) دوسرے لوگوں تک انہیں پہنچا دینا۔

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 40 باب أداء الخمس من الإيمان
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 8 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 53)

﴿11﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْيَمنِ قَالَ: إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَيْهِ عِبادَةُ اللّٰهِ، فَإِذَا عَرَفُوْا اللّٰهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَواتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذا فَعَلُوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكاةً مِّنْ أَمْوالِهِمْ وَتَردُّ عَلَى فُقَرائِهِمْ فَإِذا أَطَاعُوْا بِها فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرائِمَ أَمْوالِ النَّاسِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: تم ان لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں سب سے پہلے تم اللہ کی عبادت کی دعوت دینا جب وہ اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل کر

پس تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا فرض کی ہیں جب وہ ایسا کرنے لگیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے اموال میں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ اگر وہ اس بارے میں تمہاری اطاعت کریں تو تم ان سے زکوٰۃ وصول کر لینا اور لوگوں کا بہترین مال وصول کرنے سے بچنا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 41 باب لا تؤخذ كرائم أموال الناس في الصدقة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 9 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1383)

﴿12﴾ حديث ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو یہ ہدایت کی: مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

أخرجه البخاري في: 46 كتاب المظالم: 9 باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 10 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2316)

•••———•••———•••

الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله محمد رسول الله

لوگ جب تک اس بات کا اعتراف نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اس وقت تک ان سے جنگ کا حکم ہونا

﴿13﴾ حديث أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّوْنَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا

قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عرب کے کچھ لوگوں نے کفر اختیار کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (اے ابو بکر!) آپ ان لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کر سکتے ہیں جبکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے، جو شخص یہ پڑھ لے گا تو وہ اپنی مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لے گا البتہ اس کا حق باقی رہے گا اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہو گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم! میں ایسے لوگوں کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے اونٹ کی کوئی ایسی رسی دینے سے انکار کریں جو وہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ادا کیا کرتے تھے تو اس انکار پر بھی میں ان کے ساتھ جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو فراخ کر دیا تھا اور اس وقت مجھے اندازہ ہوا کہ ان کی رائے درست ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 1 باب وجوب الزكاة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 10 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1335)

14 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کا اعتراف نہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو جو شخص یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو وہ اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کرے گا البتہ اس کا حق

رقم الحديث: 13
اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 20 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1556 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي، في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2607 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2443 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 117 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 216 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 941 ذكره ابوبكر البيهقي في "شعب الايمان" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، الطبعة الاولىٰ، 1410ھ، رقم الحديث: 3298 ذكره ابوبكر البيهقي في "سنن الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7116 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 2223 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحديث: 645

باقی رہے گا اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد: 102 باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم إلى الإسلام والنبوة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 11 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2786)

﴿15﴾ حديث ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک (کافر) لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک (حضرت) محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جب تک وہ نماز قائم نہیں کرتے' زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، پھر جب وہ ایسا کرلیں گے تو ان کے خون اور ان کے مال' میری طرف سے محفوظ ہوجائیں گے البتہ اسلام کا حق باقی رہے گا اور ان سے حساب لینا اللہ کے ذمہ ہے۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 17 باب فإن تابوا وأقاموا الصلاة وآتوا الزكاة فخلوا سبيلهم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 11 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 25)

رقم الحديث : 15

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث 21 [illegible] السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2640 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی ''جامعه'' [illegible] التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2608 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات [illegible] شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3090 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت [illegible] 71 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 9469 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 174 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی [illegible] المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 228 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی ''المستدرك'' [illegible] العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 1428 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرىٰ'' [illegible] بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 3429 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2031 اخرجه ابويعلى الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق [illegible] 1404ھ.1984ء، رقم الحديث: 2282 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ [illegible] الحديث: 1272 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 1746

•••———•••———•••

أول الإيمان قول لا إله إلا الله

ایمان کا (نکتہ) آغاز یہ اعتراف کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے

﴿16﴾ حديث المُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأبي طالِبٍ يا عَمِّ قُلْ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِها عِنْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ يا أَبا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُها عَلَيْهِ، وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ أَبو طَالِبٍ، اٰخِرَ ما كَلَّمَهُمْ، هُوَ عَلى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبى أَنْ يَّقُوْلَ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ ما لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعالى فِيْهِ (مَا كَانَ لِلنَّبِي) الْاٰية

✧✧ مسیّب بن حزن بیان کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب کا آخری وقت قریب آیا۔ نبی اکرم ﷺ آپ کے پاس تشریف لائے اس وقت آپ کے پاس ابوجہل اور ابوامیہ بھی موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے چچا جان! آپ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیں۔ میں اللہ کی بارگاہ میں اس کلمے کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دوں گا' تو ابوجہل اور ابوامیہ نے ابوطالب سے کہا: تم عبدالمطلب کے دین سے منہ پھیرنا چاہتے ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ ان کو یہی پیش کش کرتے رہے اور وہ دونوں بھی یہی بات کہتے رہے۔ پھر آخر میں ابوطالب نے کہا: میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور انہوں نے لا الٰہ الا اللہ نہیں پڑھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''ما کان للنبی''۔

رقم الحديث: 16

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 24 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3188 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ 1986ء' رقم الحديث: 2035 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 2008 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 982 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی ''المستدرک'' طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 3291 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 2162 اخرجه ابويعلى الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6178 اخرجه ابن راہويه الحنظلی فی ''مسنده'' طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث: 208 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی ''الاحادو المثانی'' طبع دارالراية' رياض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث:720 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 820

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 81 باب إذا قال المشرك عند الموت لا إله إلا الله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 12 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1294)

•••———•••———•••

من لقي الله بالإيمان وهو غير شاك فيه دخل الجنة وحرم على النار

جو شخص اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ ایمان رکھتا ہو اور اسے اس بارے میں کوئی شک نہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جہنم کیلئے حرام ہوگا

﴿17﴾ حديث عُبادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقاها إِلى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ .

وزاد أحد رجال السند مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثمانِيَةِ أَيُّها شَاءَ

✧✧ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں؛ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے مریم کو دیا تھا اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کا عمل کیسا ہی کیوں نہ ہو۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے: وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جہاں سے چاہے داخل ہو سکے گا۔

اخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 47 باب قوله: (يا أهل الكتاب لا تغلوا في دينكم ولا تقولوا على الله إلا الحق)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 12 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3252)

﴿18﴾ حديث مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: بَيْنا أَنا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقالَ: يا مُعاذ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ ساعَةً ثُمَّ قَالَ: يا مُعاذ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سارَ سَاعَةً ثُمَّ

رقم الحديث 17

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 22727 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 207 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 10969 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحديث: 555

قَالَ: يا مُعاذ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: هَلْ تَدْري ما حَقُّ اللّٰهِ عَلى عِبادِهٖ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلى عِبادِهٖ أَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْءً ا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يا مُعاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ: هَلْ تَدْري ما حَقُّ الْعِبادِ عَلى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ الْعِبادِ عَلى اللّٰهِ أَنْ لا يُعَذِّبَهُمْ

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر موجود تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی تھی۔ آپ نے آواز دی اے معاذ۔ میں نے جواب دیا: میں حاضر ہوں یارسول اللہ (ﷺ)! پھر آپ کچھ آگے گئے۔ پھر آواز دی: اے معاذ! میں نے عرض کی' میں حاضر ہوں یارسول اللہ (ﷺ)! پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی' اللہ اوراس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں پھر کچھ دیر بعد آپ نے آواز دی' اے معاذ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ جب وہ ایسا کریں؟ میں نے عرض کی: اللہ اوراس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

أخرجه البخاري في: 77 كتاب اللباس: 101 باب إرداف الرجل خلف الرجل
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 13 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5622)

﴿19﴾ حديث مُعاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلى حِمارٍ يُقالُ لَهٗ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعاذُ هَلْ تَدْري حَقَّ

رقم الحديث: 18
اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 30 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 13768 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 362 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 10014 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحديث: 4239 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 84 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 943

رقم الحديث: 19
اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 273 ذكره ابوبكر البيہقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 19589

اللّٰهِ عَلى عِبادِهٖ وَما حَقُّ الْعِبادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبادِ أَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلا يُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لا يُعَذِّبَ مَنْ لا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَفَلا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ: لا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا

✧✧ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر آپ کے پیچھے سوار تھا جس کا نام ''عفیر'' تھا آپ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پہ اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق کیا ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے یہ فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ خوشخبری میں لوگوں کو نہ سناؤں؟ آپ نے فرمایا: تم یہ خوشخبری انہیں نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر اکتفا کرلیں گے۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد: 46 باب اسم الفرس والحمار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 14 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2701)

20 حديث أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعاذٌ رَّدِيفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يا مُعاذُ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: لَبَّيْكَ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يا مُعاذُ قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلاثًا، قَالَ: ما مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ: يا رَسولَ اللّٰهِ أَفَلا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِروا قَالَ: إِذًا يَّتَّكِلُوْا وَأَخْبَرَ بِها مُعاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَأَثُّما

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے' آپ نے انہیں پکارا' اے معاذ! انہوں نے عرض کی' میں دل و جان سے حاضر ہوں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے دوبارہ انہیں آواز دی۔ اے معاذ! انہوں نے عرض کی' میں دل و جان سے حاضر ہوں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے پھر انہیں آواز دی۔ اے معاذ! انہوں نے عرض کی' میں دل و جان سے حاضر ہوں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی تین مرتبہ یہ مکالمہ ہوا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کردے گا۔'' حضرت معاذ نے عرض کی' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں لوگوں کو یہ اطلاع پہنچادوں؟ تاکہ وہ خوش ہوجائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس صورت میں وہ صرف اسی (کلمے) پر اکتفا کرکے بیٹھ جائیں گے۔

رقم الحديث: **20**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **32** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **22062** اخرجه ابويعلى الموصلي في ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ/**1984**ء، رقم الحديث: **3937**

(حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی وفات کے قریب سنائی تھی تا کہ (حدیث رسول چھپانے کے) گناہ سے بچ جائیں۔

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 49 باب من خص بالعلم قومًا دون قوم كراهية أن لا يفهموا
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 14 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 128)

•••———•••———•••

شعب الإيمان

ایمان کے شعبے

21 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمانُ بِضْعٌ وَّسِتُّونَ شُعْبَةً وَّالْحَياءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایمان کی 60 سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 3 باب أمور الإيمان
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 15 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 9)

22 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

رقم الحديث: **21**

اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **5005** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **166**

رقم الحديث: **22**

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **36** اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **4795** اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعہ"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2615** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **5033** اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **57** اخرجہ ابوعبداللہ الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: **1611** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **4554** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **610** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **11764** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ، **1984**ء، رقم الحدیث: **5424** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الصغیر" طبع المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، **1405**ھ **1985**ء، رقم الحدیث: **744**

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَان

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انصاری سے کہا: ''اسے چھوڑ دو! کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 16 باب الحياء من الإيمان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 15 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 25)

﴿23﴾ حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حیا صرف بھلائی لے کر آتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 77 باب الحياء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 15 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5766)

•••———•••———•••

بيان تفاضل الإسلام وأي أموره أفضل

اسلام (کے اعمال) میں تفاضل' ان میں سے کون سا امر زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

﴿24﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رقم الحديث 23: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **37** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحدیث: **19843** اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **853** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحدیث: **238** اخرجه ابوعبدالله البخاری فی ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلامیه، بیروت، لبنان **1409**ھ/**1989**ء، رقم الحدیث: **1312** اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی ''مسنده'' طبع موسسة الرسالة، بیروت، لبنان **1407**ھ/**1986**ء، رقم الحدیث: **71**

رقم الحديث: 24: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **39** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **5194** اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **3253** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحدیث: **6581** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **505** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **11731** اخرجه ابوعبدالله البخاری فی ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلامیه، بیروت، لبنان **1409**ھ/**1989**ء، رقم الحدیث: **1013**

أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' سب سے بہتر اسلامی (عمل) کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا' تم (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے اسے (پہلے) سلام کرو۔

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 6 باب إطعام الطعام من الإسلام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 16 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 12)

﴿25﴾ حديث أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) افضل اسلام کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''(افضل اسلام اس شخص کا ہے) جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 5 باب أي الإسلام أفضل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 16 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 11)

•••———•••———•••

بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان

ان خصائل کا بیان' جو شخص ان سے متصف ہو وہ ایمان کی حلاوت پالیتا ہے

﴿26﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رقم الحدیث : 26

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 43 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی ''جامعه''، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2624 اخرجه ابوعبدالرحمن ال... فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 4987 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 4033 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 13431 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 237 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 11718 اخرجه ابویعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ، 1984ء، رقم الحدیث: 2813 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 1149 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 8019 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1959

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاوَةَ الْإِيمانِ، أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِواهُما، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لا يُحِبُّهُ إِلاَّ لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَما يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص میں تین خوبیاں موجود ہوں اس نے ایمان کی حلاوت کو پالیا۔(1) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کے نزدیک ہر (شخص اور شے) سے زیادہ محبوب ہوں۔(2) وہ کسی بھی شخص سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔(3) (ایمان لانے کے بعد) کفر کی طرف لوٹ جانا اس کے نزدیک اس قدر ناپسندیدہ ہو جیسا آگ میں ڈالا جانا ناپسند ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 9 باب حلاوة الإيمان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 16 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 16)

•••———•••———•••

وجوب محبة رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين

اہل خانہ، اولاد، والدین بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے محبت کرنا واجب ہے

27 حديث أَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ والِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اولاد (یہاں تک کہ) سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 8 باب حب الرسول صلى الله عليه وسلم من الإيمان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 17 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 15)

•••———•••———•••

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: 26:

اخرجہ ابن راہویہ الحنظلی فی "مسندہ" طبع مکتبہ الایمان مدینہ منورہ، طبع اول **1412**ھ/**1991**ء، رقم الحدیث: **393** اخرجہ ابومحمد الکسی فی "مسندہ" طبع مکتبۃ السنۃ قاہرہ مصر، **1408**ھ/**1988**ء، رقم الحدیث: **1328** اخرجہ ابوبکر الکوفی، فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، طبع اول **1409**ھ، رقم الحدیث: **30360**

الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه من الخير

اس بات کی دلیل کہ ایمان کے خصائل میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی اپنے لئے جس بھلائی کو پسند کرتا ہے' اپنے بھائی کیلئے بھی اسے پسند کرے

﴿28﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّى يُحِبَّ لأَخِيهِ ما يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی (چیز' کام' صورتِ حال) پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 7 باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 17 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:13)

•••———•••———•••

الحث على إكرام الجار والضيف وقول الخير أو لزوم الصمت وكون ذلك كله من الإيمان

پڑوسی اور مہمان کی عزت افزائی کرنے' بھلائی کی بات کہنے یا خاموشی کی ترغیب دینا اور ان تمام باتوں کا ایمان کا حصہ ہونا

﴿29﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلا يُؤْذِ جارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

رقم الحديث: 28

اخرجه ابوحاتم البستى فى ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 234 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي فى ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 11747 اخرجه ابويعلى الموصلي فى ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه-1984ء، رقم الحديث: 2950 اخرجه ابوالقاسم الطبراني فى ''معجمه الصغير'' طبع المكتب الاسلامى، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ه 1985ء، رقم الحديث: 700 اخرجه ابوداؤد الطيالسي فى ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2004 اخرجه ابوعبدالله القضاعي فى ''مسنده'' طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان 1407ه/1986ء، رقم الحديث: 888 اخرجه ابوعبدالله البخاري فى ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ه/1989ء، رقم الحديث: 1174

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 31 باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 17 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5672)

﴿30﴾ حديث أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ، قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

✧✧ حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے یہ بات سنی اور میری آنکھوں نے دیکھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرما رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو تو وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ اہتمام کے ساتھ اس کی دعوت کرے لوگوں نے دریافت کیا: اہتمام کے ساتھ دعوت کتنی ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن اور ایک رات، اور عام مہمان نوازی تین دن ہوگی اور اس کے علاوہ جو ہوگا وہ صدقہ ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم

رقم الحديث: 30

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 48 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3748 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1967 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 2035 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرک" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 7296 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 1660 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 16421 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 5287 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 188469 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 8846 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 475 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 6590 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 741 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان 1407ھ/1986ء، رقم الحديث: 471 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 33473

آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 31 باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 17 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:5673)

•••————•••————•••

تفاضل أهل الإيمان فيه ورجحان أهل اليمن فيه

اہل ایمان کی باہمی فضیلت اور اس بارے میں اہل یمن کی ترجیح

31 حديث عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: أَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: الْإِيْمَانُ يَمَانٍ هٰهُنا، أَلا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنا الشَّيْطانِ فِيْ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

✧✧ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور یاد رکھنا! شدت اور سخت دلی ہے ان زمینداروں کے اندر ہے جو اونٹوں کی دُموں کے پاس رہتے ہیں' اس جگہ پر' جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع ہوتے ہیں جو ربیعہ اور مضر قبیلے کی آبادی ہے۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 15 باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 18 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:3126)

32 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، أَضْعَف قُلوبًا، وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْفِقْهُ يَمانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمانِيَةٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو انتہائی نرم اور مہربان دل کے مالک ہیں سمجھ بوجھ یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 74 باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 18 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:4129)

33 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلاءُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ

رقم الحديث : 31
اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **51** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: **17107** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحدیث: **565**

وَالإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کفر کی بنیاد مشرق کی سمت میں ہے اور گھوڑوں، اونٹوں اور زمینداروں کے اندر فخر اور غرور پایا جاتا ہے جبکہ بکریوں والوں میں عاجزی پائی جاتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 15 باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 19 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3125)

۰34۰ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْفَخر وَالْخُيَلاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالإِيمانُ يَمانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمانِيَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فخر اور تکبر اونٹ پالنے والوں میں پایا جاتا ہے جبکہ بکریاں پالنے والوں میں سکینت (نرمی) پائی جاتی ہے۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

أخرجه البخاري في: 61 كتاب المناقب: 1 باب قول الله تعالى: (يأيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى وجعلناكم شعوباً وقبائل لتعارفوا)

(جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3308)

•••————•••————•••

بيان أن الدين النصيحة

اس بات کا بیان کہ دین خیر خواہی کا نام ہے

۰35۰ حديث جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي فِيما اسْتَطَعْتُ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت و فرمانبرداری کی

رقم الحديث: 33

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: 1743 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 9401 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ه، رقم الحديث: 1738 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ه / 1989ء، رقم الحديث: 574 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه، 1984ء، رقم الحديث: 6340

رقم الحديث: 34: اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 7639

بیعت کی تھی تو آپ نے مجھے تلقین کی تھی: یہ کہو: جہاں تک میرے لئے ممکن ہو! اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کی بھی بیعت کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 93 كتاب الأحكام: 43 باب كيف يبايع الإمام الناس

•••————•••————•••

بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ونفيه عن المتلبس بالمعصية على إرادة نفي كماله

گناہ کی وجہ سے ایمان میں کمی ہونا گناہ کا ارتکاب کرنے والے سے اس کی نفی سے مراد اس کے کمال کی نفی ہے

﴿36﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

وزَادَ فِيْ رِوايَةٍ وَّلا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصارَهُمْ فِيها حِيْنَ يَنْتَهِبُها وَهُوَ مُؤْمِنٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا، شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا، چور جب چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: جو شخص سرعام سب کے سامنے ڈاکہ ڈالتا ہے وہ اس وقت مومن نہیں رہتا۔

أخرجه البخاري في: 74 كتاب الأشربة: 1 باب قول الله تعالى: (إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 20 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5256)

•••————•••————•••

بيان خصال المنافق

منافق کے خصائل کا بیان

﴿37﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفاقِ حَتّى يَدَعَها: إذا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذا عاهَدَ غَدَرَ، وَإِذا خَاصَمَ فَجَرَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چار عادات ایسی ہیں کہ اگر وہ

چاروں کسی شخص میں پائی جائیں تو وہ خالص منافق ہوگا اور اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک عادت کسی شخص میں پائی جائے تو گویا اس میں منافقت کے آثار پائے جاتے ہیں تاوقتیکہ وہ اس عادت سے چھٹکارا حاصل کر لے۔

(1) امانت میں خیانت کرنا (2) جھوٹ بولنا (3) وعدہ خلافی کرنا (4) گالی گلوچ کرنا

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 24 باب علامة المنافق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 20 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 34)

﴿38﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنافِقِ ثَلاثٌ: إِذا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذا اؤْتُمِنَ خَانَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین عادتیں منافق کی نشانیاں ہیں۔

(1) جب بولے تو جھوٹ بولے گا (2) جب وعدہ کرے تو وعدے کی خلاف ورزی کرے (3) جب اسے امین بنایا جائے تو امانت میں خیانت کرے۔

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 24 باب علامة المنافق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 20 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 33)

•••————•••————•••

بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم يا كافر

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو یہ کہے ''اے کافر'' اس کے ایمان کی حالت کا بیان

﴿39﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّما رَجُلٍ قالَ لأَخيهِ يا كافِرُ فَقَدْ باءَ بِها أَحَدُهُما

✧✧ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غصے میں اپنے بھائی سے یہ کہے: اے کافر! تو وہ (کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آئے گا۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 73 باب من كفر أخاه بغير تأويل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 21 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5753)

•••————•••————•••

بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم

جو شخص جان بوجھ کر اپنے والد کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اس کے ایمان کی حالت کا بیان

﴿40﴾ حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ

أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص کافر ہو جاتا ہے جو جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے نصیب کی نسبت کرے اور جو شخص کسی ایسی قوم کی طرف اپنی نسبت کرے جس کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہ ہو۔ اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

أخرجه البخاري في: 61 كتاب المناقب: 5 باب حدثنا أبو معمر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 21 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3317)

﴿41﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اپنے باپ دادا (کے ساتھ نسبت) کو ترک نہ کرو جو شخص اپنے باپ کو ترک کرے گا تو یہ کفر ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 85 كتاب الفرائض: 29 باب من ادعى إلى غير أبيه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 21 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6386)

﴿42﴾ حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَّأَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ

رقم الحديث: **40**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **61** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: **21503**

رقم الحديث 41: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **62** اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **56** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: **10825** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء رقم الحديث: **1466** اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت لبنان، (طبع ثانی) **1403**ھ، رقم الحديث: **16311**

فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذُكِرَ لأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص [illegible] علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس شخص پر حرام ہو جاتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس حدیث کا تذکرہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنے [illegible] حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا۔

أخرجه البخاري في: 85 كتاب الفرائض: 29 باب من ادعى إلى غير أبيه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 21 (جہانگیری صحیح بخاری [illegible] حدیث 6385)

•••———•••———•••

بيان قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سباب المسلم فسوق وقتاله كفر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "مسلمان کو برا کہنا گناہ اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے"

﴿43﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

رقم الحديث: 43

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 64 اخرجه [illegible] دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1983 اخرجه ابوعبد الرحمن النسائي في [illegible] الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 4105 اخرجه ابوعبدالله القزويني في "سننه" [illegible] الحديث: 69 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 3903 [illegible] "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث 5939 اخرجه [illegible] الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 3568 ذكره ابوبكر [illegible] مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 20697 اخرجه [illegible] دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ1984ء رقم الحديث: 4991 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه [illegible] قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 734 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه [illegible] 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 325 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 258 [illegible] ابوبكر الحميدى في "مسنده" طبع دار الكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: [illegible] اخرجه [illegible] "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره طبع اول 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 400 اخرجه [illegible] "الاحاد والمثاني" طبع دار الراية رياض سعودى عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1087 اخرجه [illegible] المفرد" طبع دار البشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 429

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے (یعنی کسی بھی مسلمان کو) قتل کرنا کفر ہے۔''

أخرجه البخاري في: كتاب الإيمان: 36 باب خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا يشعر رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 22 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 48)

•••——•••——•••

لا ترجعوا بعدي كفارًا يضرب بعضكم رقاب بعض

(فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کی گردنیں اڑانا شروع نہ کردینا

﴿44﴾ حديث جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ، فَقَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

رقم الحديث: 44

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 65 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4686 اخرجه ابو عيسیٰ الترمذی، فی ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2193 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 4125 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3942 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 2036 اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1921 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 187 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی ''المستدرک'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 5982 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 664 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 2277 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 963 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الصغير'' طبع المكتب الاسلامی، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 427 اخرجه ابويعلیٰ الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ 1984ء، رقم الحديث: 1452 اخرجه ابوبكر الكوفی، فی ''مصنفه'' طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 37174 ذكره ابوبكر البيہقی فی ''سننه الكبریٰ' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 9397 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبریٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 3590 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی ''الاحادوالمثانی'' طبع دارالراية، رياض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1567

✧✧ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا' لوگوں کو خاموش کرواؤ (جب لوگ خاموش ہو گئے) تو آپ نے فرمایا: ''میرے (دنیا سے رخصت ہو جانے کے) بعد زمانہ کفر کی طرح آپس میں قتل و غارت گری نہ شروع کر دینا۔''

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 43 باب الإنصات للعلماء.

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 22 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 121)

﴿45﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ، لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! میرے بعد تم زمانہ کفر کی طرح آپس میں قتل و غارت کرنا شروع نہ کر دینا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس کے الفاظ کے بارے میں کچھ اختلاف ہے۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 95 باب ما جاء في قول الرجل ويلك

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 22 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5814)

•••———•••———•••

بيان كفر من قال مطرنا بالنوء

اس شخص کے کفر کا بیان جو یہ کہے ''ستاروں کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی''

﴿46﴾ حديث زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ

رقم الحديث : 46

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 71 اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3906 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 1524 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في ''الموطا'' طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: 451 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 17076 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 188 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1833 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2853 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 5213 اخرجه ابوعبدالله البخاري في ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 907

اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

✧✧ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' گزشتہ رات بارش ہوئی تھی نماز کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف منہ کر کے دریافت کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں (آپ نے فرمایا) اس نے فرمایا: میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کافر ہیں جو شخص یہ کہے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو یہ کہے کہ فلاں' فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی وہ میرا انکار کرتا ہے اور ستارے پر ایمان رکھتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 156 باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 22 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 810)

•••———••———•••

الدليل على أن حب الأنصار من الإيمان

اس بات کی رہنمائی کہ انصار سے محبت ایمان کا حصہ ہے

47 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا منافقت کی علامت ہے۔''

أخرجه البخاري في: كتاب الإيمان: 10 باب علامة الإيمان حب الأنصار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 23 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 17)

48 حديث الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ

رقم الحديث 47

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 71 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5019 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحديث: 12338 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبری'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 8331 اخرجه ابويعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ، 1984ء، رقم الحديث: 4308

أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ

✧✧ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انصار سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق ان سے بغض رکھے گا، جو شخص ان سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

أخرجه البخاري في: 63 كتاب مناقب الأنصار: 4 باب حب الأنصار

رقم الجزء: 1 صفحة: 23 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3572)

•••———•••———•••

بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات

عبادات میں کمی سے ایمان میں کمی ہو جاتی ہے

﴿49﴾ حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا شاید عید الفطر کی نماز ادا کرنے کے لیے عید گاہ تشریف لے جا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر خواتین کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے خواتین! تم صدقہ کیا کرو کیونکہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ خواتین نے عرض کی: وہ کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم لعنت بہت زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو دین اور عقل کے اعتبار سے ناقص مخلوق ہونے کے باوجود عقل مند مردوں کی عقل ماؤف کر دیتی ہو۔ خواتین نے عرض کی' ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم

رقم الحديث : 49

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 5343 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 1000 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 5744 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/1990ء، رقم الحديث: 8783 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 1370

نے فرمایا' کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف حصے کے برابر نہیں ہے؟ خواتین نے عرض کی' جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا' یہ ان کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے (پھر پوچھا) کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو وہ نماز' روزہ ترک نہیں کر دیتی؟ خواتین نے عرض کی' جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان کے دین کی کمی ہے۔

أخرجه البخاري في: كتاب الحيض: 6 باب ترك الحائض الصوم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 24 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:298)

•••———•••———•••

بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے

50 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ: إِيمانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قِيْلَ: ثُمَّ ماذا قَالَ: الْجِهادُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ قِيْلَ: ثُمَّ ماذا قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا' سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا'' عرض کی گئی: پھر اس کے بعد (کون سا عمل افضل ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا'' عرض کی گئی: پھر اس کے بعد (کون سا عمل افضل ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا' ایسا حج جس میں کسی برائی کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 18 باب من قال إن الإيمان هو العمل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 24 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:26)

51 حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ: إِيمانٌ بِاللّٰهِ وَجِهادٌ فِيْ سَبِيلِهِ قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ: أَغْلاها ثَمَنًا وَّأَنْفَسُها عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ قَالَ: تُعِيْنُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لأَخْرَقَ قَالَ: فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّها صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِها عَلى نَفْسِكَ

رقم الحديث: 50

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 135 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1658 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2624 اخرجه ابومحمد الدارمى فى ''سننه'' طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 2393 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 7580

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا اوراس کے راستے میں جہاد کرنا، میں نے دریافت کیا: کون سا غلام افضل ہے، آپ نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالک کے نزدیک زیادہ نفیس ہو۔ میں نے عرض کی: اگر میں ایسا نہ کرسکوں، آپ نے فرمایا: تم کسی کام کرنے والے کی مدد کرو یا جس کا کوئی کام نہ ہو رہا ہو اس کا کام سنوارو۔ انہوں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں، آپ نے فرمایا: لوگوں کو شر سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ وہ صدقہ ہے کہ جو تم اپنی ذات کے لئے کرو گے۔

أخرجه البخاري في: 49 كتاب العتق: 2 باب أي الرقاب أفضل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 25 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2382)

﴿52﴾ حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رقم الحديث : 51: اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: **1475** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: **21539** اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، **1409**ھ/**1989**ء، رقم الحديث: **220** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **7871** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، **1415**ھ، رقم الحديث: **8723** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **12375** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **4895**

رقم الحديث : 52: اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **173** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ **1986**ء، رقم الحديث: **610** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ **1987**ء، رقم الحديث: **1225** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: **3890** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **1474** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **327** اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت، لبنان **1411**ھ/**1990**ء، رقم الحديث: **674** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **1580** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **1885** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ **1984**ء، رقم الحديث: **5286** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، **1405**ھ **1985**ء، رقم الحديث: **455** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، **1415**ھ، رقم الحديث: **860** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **9802** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **372** اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **103** اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، **1409**ھ/**1989**ء، رقم الحديث: **1**

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

✧✧ ابوعمروشیبانی بیان کرتے ہیں: اس گھر کے مالک نے انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نماز کو وقت پر ادا کرنا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہی باتیں بیان کی تھیں اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوال کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید جواب عنایت کرتے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 5 باب فضل الصلاة لوقتها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 25 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 504)

•••———•••———•••

كون الشرك أقبح الذنوب وبيان أعظمها بعده

شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور اس کے بعد سب سے بڑے گناہ کا بیان

﴿53﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ

رقم الحديث: 35

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 86 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2310 اخرجه ابو عیسی الترمذی، فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3182 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 4013 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 3612 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 4415 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 3476 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 15601 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 264 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ، 1984ء، رقم الحدیث: 5130

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناؤ جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ پھر میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دو کہ وہ بھی تمہارے ساتھ کھانا کھائے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير، تفسير سورة البقرة: 3 باب قوله تعالى: (فلا تجعلوا لله أندادا)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 25 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4207)

•••———•••———•••

بيان الكبائر وأكبرها

کبیرہ گناہوں اور سب سے بڑے کبیرہ گناہ کا بیان

54 حديث أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ، وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: یاد رکھنا! جھوٹی گواہی دینا (بھی کبیرہ گناہ ہے)۔ آپ اس بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ سوچا کہ کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔

أخرجه البخاري في: 52 كتاب الشهادات: 10 باب ما قيل في شهادة الزور

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 26 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2511)

55 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ

رقم الحديث: 54

احرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 87 احرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1901 احرجه ابو عبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 20401

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

أخرجه البخاري في: 52 كتاب الشهادات: 10 باب ما قيل في شهادة الزور

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 26 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2510)

﴿56﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقاتِ قَالُوا: يا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَما هُنَّ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِناتِ الْغافِلاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے بچو! لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس جان کو قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا سے ناحق طور پر قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن منہ پھیر کے بھاگ جانا اور پاک دامن مومن غافل خواتین پر جھوٹا الزام لگانا۔

أخرجه البخاري في: 55 كتاب الوصايا: 23 باب قول الله تعالى: (إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلمًا)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 26 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2615)

﴿57﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ والِدَيْهِ قِيلَ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ والِدَيْهِ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَباهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ پر لعنت کرے عرض کی گئی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر لعنت کیسے کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی

رقم الحدیث: 55

اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2075 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''شعب الایمان'' طبع دارالکتب العلمیه' بیروت ' الطبعة الاولیٰ ' 1410ھ، رقم الحدیث: 284 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبریٰ' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 20540

رقم الحدیث: 56

اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 5561 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبری' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 12447 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2874 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 89

شخص دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے تو وہ اس کے ماں باپ کو برا کہتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 4 باب لا يسب الرجل والديه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 27 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5628)

•••———•••———•••

من مات لا يشرك بالله شيئًا دخل الجنة

جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا

﴿58﴾ حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ماتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنا: مَنْ ماتَ لا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا (حضرت عبداللہ کہتے ہیں:) اور میں یہ کہتا ہوں: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 1 باب في الجنائز ومن كان آخر كلامه لا إله إلا الله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 27 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1181)

﴿59﴾ حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتانِي آتٍ مِّنْ رَبّي فَأَخْبَرَني، أَوْ قَالَ بَشَّرَني، أَنَّهُ مَنْ ماتَ مِنْ

رقم الحديث:57

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **90** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **5141** اخرجه ابو عيسى الترمذي، في "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1902** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **6529** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحديث: **411** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحديث: **20875** اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، **1409ھ/1989ء**، رقم الحديث: **27** اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، **1408ھ/1988ء**، رقم الحديث: **325** اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) **1409ھ**، رقم الحديث: **26576** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2269**

رقم الحديث : 58 : اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **92** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **3625**

أُمَّتِي لا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے پروردگار کی جانب سے فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت کا جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگرچہ وہ زانی یا چور ہو؟ اس نے کہا: اگرچہ وہ زانی ہو یا چور ہو۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 1 باب في الجنائز ومن كان آخر كلامه لا إله إلا الله
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 28 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1180)

﴿60﴾ حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: ما مَنْ عَبْدٍ قَالَ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ

وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سفید لباس پہنا ہوا تھا اور سو رہے تھے۔ پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: جو بندہ یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور پھر وہ اس پر (ایمان رکھتے ہوئے) مرجائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کی' اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ

رقم الحدیث :59
اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحیحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 94 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2644 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 21452 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 213 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 10955 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 20559

رقم الحديث : 60 : اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 21504 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 169 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرک" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 7638 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 6348

زنا کرے اور چوری کرے، میں نے عرض کی: اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے، میں نے عرض کی: اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے باوجود یکہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ابوذر کی یہ مرضی نہ بھی ہو)

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو ساتھ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: اگر چہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

أخرجه البخاري في: 77 كتاب اللباس: 24 باب الثياب البيض

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 28 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4589)

•••———•••———•••

تحريم قتل الكافر بعد أن قال لا إله إلا الله

جب کوئی کافر کلمہ پڑھ لے تو اسے قتل کرنا حرام ہے

﴿61﴾ حديث الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ (هُوَ الْمِقْدادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ)

أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ، فَاقْتَتَلْنا، فَضَرَبَ إِحْدى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَها، ثُمَّ لاذَ مِنّي بِشَجَرَةٍ، فَقالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أَأَقْتُلُهُ يا رَسولَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَها فَقالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا تَقْتُلْهُ، فَقالَ يا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ ما قَطَعَها: فَقالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتي قالَ

✧✧ حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کی: آپ کے خیال میں اگر میں کسی کافر شخص کے سامنے آتا ہوں ہم دونوں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں وہ میرے ایک ہاتھ پر

رقم الحديث: 61

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 95 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2644 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 23862 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 164 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 8591 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 15624 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 583 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية، رياض، سعودي عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 294 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحديث: 646

تلوار مار کر اسے کاٹ دیتا ہے اور پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کے پیچھے چلا جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوں تو کیا میں اسے قتل کر دوں؟ یارسول اللہ! اس کے یہ کہنے کے بعد؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹا ہے اور ایک ہاتھ کاٹنے کے بعد یہ بات کہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو! اگر تم اسے قتل کر دو گے تمہارے اس کو قتل کرنے سے پہلے تمہارا جو مقام تھا وہ اس کا ہو جائے گا اور اس کے یہ بات کہنے سے پہلے اس کا جو مقام تھا وہ تمہارا ہو جائے گا۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 12 باب حدثني خليفة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 29 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3794)

﴿62﴾ حديث أُسامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصارِ رَجُلاً مِنْهُمْ، فَلَمّا غَشِيناهُ قالَ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَكَفَّ الْأَنْصارِيُّ عَنْهُ، وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحي حَتّى قَتَلْتُهُ؛ فَلَمّا قَدِمْنَا، بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقالَ: يا أُسامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَما قالَ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قُلْتُ كانَ مُتَعَوِّذًا؛ فَما زَالَ يُكَرِّرُها حَتّى تَمَنَّيْتُ أَنّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حرقہ کی طرف بھیجا ہم صبح کے وقت وہاں پہنچے ہم نے ان لوگوں کو پسپا کر دیا ان میں سے ایک شخص ان کے اور ایک انصاری کے سامنے آیا جب ہم نے اس پر قابو پا لیا تو وہ بولا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ انصاری نے اپنا ہاتھ روک لیا مگر میں نے نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا جب ہم واپس آئے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع مل چکی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد بھی قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی: وہ بچنے کے لئے ایسا کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ اپنی بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 45 باب بعث النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 29 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4021)

رقم الحديث: 62

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **96** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحدیث: **21793** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحدیث: **4751** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411ھ/ 1991ء**، رقم الحدیث: **8594** اخرجه ابوبکر الکوفی، فی ''مصنفه'' طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، طبع اول، **1409ھ**، رقم الحدیث: **28932**

قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حمل علينا السلاح فليس منا

فرمان نبوی ہے ’’جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے‘‘

﴿63﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 92 كتاب الفتن: 7 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم من حمل علينا السلاح فليس منا
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 30 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6659)

﴿64﴾ حديث أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

أخرجه البخاري في: 92 كتاب الفتن: 7 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم من حمل علينا السلاح فليس منا
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 30 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6660)

•••———•••———•••

تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب والدعاء بدعوى الجاهلية

(مصیبت کے وقت) گال پیٹنا‘ گریبان پھاڑنا اور جاہلیت کی سی چیخ وپکار کرنا حرام ہے

﴿65﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص (غم کے عالم میں) گالوں کو پیٹے او گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی سی چیخ وپکار کرے‘ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز 39 باب ليس منا من ضرب الخدود
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 30 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1235)

﴿66﴾ حديث أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا شَدِيدًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا؛ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ

(حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شدید بیمار ہو گئے۔ ان پر غشی طاری ہوگئی ان کا سران کی اہلیہ کی گود میں تھا۔ (اس نے نوحہ شروع کر دیا) انہوں نے اس وقت تو انہیں کچھ نہ کہا لیکن جب ٹھیک ہوئے تو کہا: میں ہر اس شخص سے بری ہوں جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے والی بال نوچنے والی اور گریبان پھاڑنے والی خواتین سے لاتعلق ہیں (یا بری الذمہ) ہیں۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 38 باب ما ينهى من الحلق عند المصيبة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 31 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1234)

•••——•••——•••

بيان غلظ تحريم النميمة

چغل خوری کا شدید حرام ہونا

﴿67﴾ حديث حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

رقم الحديث: 66

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 104 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 6911 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''مسند الشامیین'' طبع موسسة الرساله بیروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحدیث: 624

رقم الحدیث 5709: اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 4871 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحدیث: 23295 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 421 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 11614 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 16449 طبرانی، امام، ابو القاسم، سلیمان بن احمد بن ایوب، ''المعجم الصغیر''، المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحدیث: 561 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 4192 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 3021 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلامیه، بیروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحدیث: 322 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی ''مسنده'' طبع موسسة الرسالة، بیروت، لبنان 1407ھ/1986ء، رقم الحدیث: 876

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چغلی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 50 باب ما يكره من النميمة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 31 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5709)

بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف. وبيان الثلاثة الذين لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم. ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم

تہبند کا ٹخنوں سے نیچے ہونا' کچھ دے کر احسان جتانا اور جھوٹی قسم اٹھا کر سامان بیچنے کا شدید حرام ہونا اور ان تین لوگوں کا بیان' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جن کے ساتھ کلام نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا

﴿68﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيْقِ فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ؛ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامَهُ لا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ؛ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً)

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا۔ ان کا تزکیہ نہیں کرے گا۔ اور ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کا

رقم الحديث: 68

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 108 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3474 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 4462 اخرجه ابوعبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2207 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 7435 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 6020 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 10577 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 1863

کسی راستے میں اضافی پانی ہو اور وہ مسافر کو پانی استعمال کرنے سے روک دے، دوسرا وہ شخص جو کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے وہ صرف دنیا کے لئے اس کے ہاتھ پر بیعت کرے اگر امام اسے کچھ دیدے تو وہ راضی رہے اور اگر کچھ نہ دے تو وہ ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا سامان لے کر کھڑا ہوا اور بولے: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے مجھے تو اس کی اتنی قیمت مل رہی تھی اور دوسرا شخص اس بات کو سچ سمجھ لے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اس کے نام کی قسم کے عوض میں تھوڑی قیمت کماتے ہیں''۔

أخرجه البخاري في: 42 كتاب المساقاة: 5 باب إثم من منع ابن السبيل من الماء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 31 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2230)

•••——•••——•••

بيان غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه وأن من قتل نفسه بشيء عذب به في النار، وأنه لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة

خودکشی کا شدید حرام ہونا، جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اسے جہنم میں اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائیگا نیز جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا

﴿69﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص پہاڑ سے خود کو گرا کر خودکشی کر لے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ خود کو گراتا رہے گا اور جو شخص زہر چاٹ کر خودکشی کر لے تو اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسے چاٹتا رہے گا اور جو لوہے کے ذریعے خود کو قتل کرے تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ اپنے پیٹ میں گھونپے گا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ایسا کرتا رہے گا۔

أخرجه البخاري في: 76 كتاب الطب: 56 باب شرب السم والدواء به وبما يخاف منه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 32 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5442)

﴿70﴾ حديث ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

فَهُوَ كَما قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ ادَمَ نَذْرٌ فِيما لا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ

✧✧ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ' جو اصحاب شجرہ میں سے ہیں' بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم اٹھائے تو وہ اسی طرح ہو جائے گا اور ابن آدم جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں اس کی کوئی نذر نہیں ہوگی اور جو شخص دنیا میں جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور جو شخص کسی مومن پر لعنت کرے گا تو یہ اس مومن کو قتل کرنے کی مانند ہے اور جو شخص کسی مومن کو کافر قرار دے گا تو یہ بھی اسے قتل کرنے کی مانند ہے۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 44 باب ما ينهى من السباب واللعن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 33 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5700)

﴿71﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: شَهِدْنا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، فَقالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلامَ: هذا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمّا حَضَرَ الْقِتالُ قاتَلَ الرَّجُلُ قِتالاً شَدِيدًا فَأَصابَتْهُ جِراحَةٌ، فَقِيْلَ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّه قَدْ قاتَلَ الْيَوْمَ قِتالاً شَدِيْدًا، وَقَدْ مَاتَ، فَقالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلى النَّارِ قَالَ فَكادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتابَ؛ فَبَيْنَما هُمْ عَلى ذٰلِكَ إِذْ قِيْلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهِ جِراحًا شَدِيْدًا، فَلَمّا كانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِراحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ: فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ، فَقالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِلالاً فَنادى فِي النَّاسِ: إِنَّه لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاّ نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هذا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفاجِرِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے ایک شخص جو اسلام کا دعویدار تھا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: یہ جہنمی ہے' جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے بہت شدید لڑائی کی اور زخمی ہو گیا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس شخص کے بارے میں آپ نے یہ فرمایا تھا: یہ جہنمی ہے' اس نے تو آج بہت شدید لڑائی کی ہے اور وہ فوت ہو گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں' بعض لوگوں کو اس بارے میں شبہ ہوا اسی دوران یہ پتہ چلا کہ وہ شخص ابھی مرا نہیں ہے بلکہ شدید زخمی

رقم الحديث: 71

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 111 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 8076 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 4519 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 16611

ہے جب رات ہوئی تو وہ اپنے زخموں پر قابو نہ پاسکا اور اس نے خودکشی کرلی۔ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ اکبر! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا خاص رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: انہوں نے لوگوں کے درمیان یہ اعلان کیا: جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ (بعض اوقات) کسی گنہگار شخص کے ذریعے اس دین کی مدد کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد: 182 باب إن الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 33 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2897)

72 حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلى عَسْكَرِهِ، وَمالَ الْآخَرُوْنَ إِلى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحاب رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لا يَدَعُ لَهُمْ شاذَّةً وَّلا فاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُها بِسَيْفِهِ، فَقالُوْا ما أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَما أَجْزَأَ فُلانٌ؛ فَقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَما إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنا صاحِبُهُ قالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّما وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذا أَسْرَعَ أَسرع مَعَهُ؛ قالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ، وَذُبابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحامَلَ عَلى نَفْسِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قالَ: وَما ذاكَ قالَ: الرَّجُلُ الَّذي ذَكَرْتَ انِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: أَنا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ، وَذُبابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فيما يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيما يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

✧✧ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کا آپس میں سامنا ہوا آپس میں جنگ شروع ہوئی۔ جب جنگ رک گئی تو نبی اکرم ﷺ اپنے لشکر کی طرف آئے۔ دوسرے لوگ اپنے لشکر کی طرف چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانے والوں میں ایک شخص تھا۔ اس نے دشمن کے ہر ایک تنہا اور الگ شخص کا پیچھا کیا اور اسے اپنی تلوار کے ذریعے قتل کیا۔ کسی نے کہا: اس شخص نے کتنی بہادری دکھائی ہے دوسرے کسی نے ایسا نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص جہنمی ہے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے سوچا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا وہ بیان کرتے ہیں' وہ نکلا تو وہ اس کے ساتھ نکلے وہ

رقم الحديث: 72

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 112 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 6001 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاہرہ، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 459

جہاں ٹھہرا یہ بھی اس کے ساتھ ٹھہرے۔ جب وہ جلدی چلتا تو یہ بھی اس کے ساتھ جلدی چلتے۔ وہ بیان کرتے ہیں وہ شخص زخمی ہو گیا اور شدید زخمی ہوا۔ اس نے موت کو گلے لگانے کی کوشش کی۔ اپنی تلوار زمین پر رکھی۔ اس کی نوک اپنے سینے پر رکھی اور اپنا وزن اس پر ڈال کر خودکشی کر لی۔ وہ صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کی۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: وہ شخص جس کا آپ نے ابھی ذکر کیا تھا کہ وہ جہنمی ہے۔ لوگوں کو یہ بات بڑی عجیب محسوس ہوئی تھی میں نے یہ سوچا تھا: میں آ کے آپ لوگوں کو آپ لوگوں کو بتاؤں گا میں اس کے ساتھ گیا وہ شخص شدید زخمی ہوا اس نے جلد مرنے کی آرزو کی اس نے اپنی تلوار زمین پر رکھی اور اس کی نوک اپنے سینے پر رکھ کر اپنا وزن اس پر رکھ کر خودکشی کر لی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمایا: ایک شخص جنتی کے سے کام کرتا ہے اور وہ لوگوں کو بھی وہی نظر آتا ہے حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک شخص لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کا سا عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ شخص جنتی ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد: 77 باب لا يقول فلان شهيد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 34 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2742)

﴿73﴾ حديث جُنْدُبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ، فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

✧✧ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں یہ بات بتائی جس دن انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی تھی ہم یہ بھولے نہیں ہیں اور ہمیں یہ خوف نہیں ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی غلط بات بیان کریں گے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا وہ زخمی ہو گیا اور وہ گھبرا گیا اس نے چھری پکڑی اس کے ذریعے اپنا ہاتھ کاٹ دیا خون اتنا نکلتا رہا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اپنی جان کے معاملے میں جلد بازی کا مظاہرہ کیا میں اس کے لئے جنت کو حرام قرار دیتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 50 باب ما ذكر عن بني إسرائيل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 35 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3276)

•••———•••———•••

غلظ تحريم الغلول وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون

مال غنیمت میں چوری کا شدید حرام ہونا' نیز جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے

﴿74﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً، إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي

الضِباب، فَبَيْنما هُوَ يَحُطُّ رَحلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جاءَهُ سَهْمٌ عائِرٌ حَتّٰى أَصابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ فَقالَ النّاسُ: هَنيئًا لَّهُ الشَّهادَةُ فَقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلىٰ وَالَّذي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتي أَصابَها يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغانِمِ لَمْ تُصِبْها الْمَقاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نارًا فَجاءَ رَجُلٌ، حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِشِراكٍ أَوْ بِشِراكَيْنِ، فَقالَ: هٰذا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِراكٌ أَوْ شِراكانِ مِنْ نارٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے جب خیبر فتح کیا تو ہمیں مالِ غنیمت میں سونا یا چاندی نہیں ملے ہمیں مالِ غنیمت میں گائے بھینسیں، اونٹ، سامان اور باغات ملے ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ واپس آئے جب وادی القریٰ میں پہنچے تو ان کے ساتھ ایک غلام تھا جس کا نام مدعم تھا بنوضباب کے کسی فرد نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وہ تحفے کے طور پر پیش کیا تھا ایک دن وہ نبی اکرم ﷺ کا سامان باندھ رہا تھا تو ایک اجنبی تیر آیا اور وہ اسے لگ گیا (اور وہ مرگیا) لوگوں نے کہا: اسے شہادت مبارک ہو! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کی دست قدرت میں میری جان ہے غزوہ خیبر کے مالِ غنیمت میں سے جو اس نے چادر چرائی تھی وہ شعلوں کی شکل اختیار کر کے اس پر جل رہی ہے' ایک شخص نے جب نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی: وہ دو تسمے لے کر آیا' اور بولا: یہ مجھے ملے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (تسمہ یا شاید یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں تسمے) بھی اس آگ کا حصہ ہیں۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 38 باب غزوة خيبر
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 36 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3993)

•••———•••———•••

هل يؤاخذ بأعمال الجاهلية

کیا زمانہ جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ ہوگا

﴿75﴾ حديث ابْنِ مَسْعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنُؤَاخَذُ بِما عَمِلْنا فِي الْجاهِلِيَّةِ قَالَ: مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِما عَمِلَ فِي الْجاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَساءَ فِي الْإِسْلامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ

رقم الحديث: 74

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 115 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه"، طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2711 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 980 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 4851 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 1260

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم نے زمانہ جاہلیت میں جو عمل کئے تھے کیا ان کا ہم سے مواخذہ ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اسلام میں اچھے عمل کرے اس کا ان اعمال پر مواخذہ نہیں ہوگا جو اس نے زمانہ جاہلیت میں کئے تھے اور جو اسلام میں برے عمل کرے اس کے پہلے اور بعد والے تمام اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 88 كتاب استتابة المرتدين: 1 باب إثم من أشرك بالله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 37 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6523)

•••———•••———•••

كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج

اسلام گزشتہ (گناہوں کو) ختم کردیتا ہے، ہجرت اور حج بھی اسی طرح (گزشتہ گناہوں کو ختم کردیتے ہیں)

﴿76﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا، فَأَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً؛ فَنَزَلَ (وَالَّذِينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلا يَزْنُونَ)، وَنَزَلَ: (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ)

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بعض مشرکین نے (زمانہ جاہلیت میں) بکثرت قتل کئے تھے اور بکثرت زنا کئے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ جو کہتے ہیں اور جس کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ بہت اچھی بات ہے آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ہم نے جو عمل کئے ہیں ان کا کفارہ کیا ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ تعالیٰ نے

رقم الحديث 6523:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 120 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4242 اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 3596 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 396 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 18070 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 260 اخرجه ابوبكر الحميدی فی ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 108 اخرجه ابويعلى الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ، 1984ء، رقم الحديث: 5071

حرام قرار دیا ہو اور وہ زنا نہیں کرتے"۔

یہ آیت نازل ہوئی:

"تم فرمادو! اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو"۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 39 سورة الزمر

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 37 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4532)

•••———•••———•••

حكم عمل الكافر إذا أسلم بعده

کافر کے (زمانہ کفر میں کیے گئے) اعمال کا حکم جبکہ وہ بعد میں مسلمان ہو جائے

﴿77﴾ حديث حَكِيمِ بْنِ حِزامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قُلْتُ يا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشياءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِها فِي الْجاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتاقَةٍ وَّصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فيها مِنْ أَجْرٍ فَقالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلى ما سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ جاہلیت میں، میں نے جو صدقہ کیا یا غلام آزاد کیا یا جو رشتے داروں سے اچھا سلوک کیا اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ کیا اس کی وجہ سے مجھے اجر ملے گا؟

رقم الحدیث 4532:

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 122 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 4003 اخرجہ ابوعبداللہ النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 3522 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 3466 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 17968

رقم الحدیث 77: اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 123 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 15353 اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 329 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 18072 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 3076 اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی "مسندہ" طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 554 اخرجہ ابوبکر الشیبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالرایۃ، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 594 اخرجہ ابوعبداللہ البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحدیث: 70 اخرجہ ابوعبداللہ النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 6046

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے جو بھلائیاں کی تھیں اسی کی وجہ سے تم نے اسلام قبول کیا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 24 باب من تصدق في الشرك ثم أسلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 38 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1369)

•••———•••———•••

صدق الإيمان وإخلاصه

ایمان کی سچائی اور اس کا اخلاص

﴿78﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسوا إِيمانَهُمْ بِظُلْمٍ) شَقَّ ذٰلِكَ عَلى الْمُسْلِمِينَ؛ فَقالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّنا لا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ، إِنَّما هُوَ الشِّرْكُ؛ أَلَمْ تَسْمَعُوْا ما قَالَ لُقْمَانُ لابْنِهِ وَهوَ يَعِظُهُ (يا بُنَيَّ لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ)

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو شامل نہیں کیا''۔

یہ بات مسلمانوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنے ساتھ زیادتی نہ کی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد وہ نہیں ہے (جو تم سمجھ رہے ہو) اس سے مراد شرک ہے تم نے وہ بات نہیں سنی جو لقمان نے اپنے بیٹے کو کہی تھی جب وہ اسے نصیحت کر رہا تھا۔

''اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے''۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 1 باب قول الله تعالى (ولقد اٰتينا لقمان الحكمة)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 38 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3246)

•••———•••———•••

تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر

اللہ تعالیٰ سوچ اور خیالات سے درگزر کرتا ہے جبکہ وہ پختہ نہ ہوں

﴿79﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَجاوَزَ عَنْ أُمَّتِي ما حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُها ما لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان باتوں سے درگزر کرلیا ہے جو وہ اپنے ذہن میں سوچتے ہیں جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا اس پر بات نہ کریں۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 11 باب الطلاق في الإغلاق
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 39 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4968)

•••———•••———•••

إذا هم العبد بحسنة كتبت وإذا هم بسيئة لم تكتب

جب کوئی بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ لکھ لی جاتی ہے اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نہیں لکھی جاتی

﴿80﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُها تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثالِها، إِلى سَبْعِمائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُها تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِها

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے اسلام کو (یعنی اعمال کو) بہتر کر لے تو اس کے ہر نیک عمل کے بدلے میں دس سے ستر گنا تک اجر و ثواب تحریر کیا جاتا ہے جبکہ کسی گناہ کے ارتکاب کی صورت میں صرف ایک گناہ تحریر کیا جاتا ہے۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 31 باب حسن إسلام المرء
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 39 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 42)

﴿81﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيما يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَناتِ وَالسَّيِّئاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْها كَتَبَها اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِها فَعَمِلَها كَتَبَها اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَناتٍ، إِلى سَبْعِمائَةِ ضِعْفٍ، إِلى أَضْعافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْها، كَتَبَها اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِها فَعَمِلَها كَتَبَها اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً واحِدَةً

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں طے کر دی ہیں پھر انہیں واضح بھی کر دیا ہے تو پھر جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور پھر اس پر

رقم الحديث: 80
اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 8201 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 228

رقم الحديث: 81: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 131 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 2828

عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرتا ہے اور اگر وہ اس کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ بے حدو شمار گنا تک نوٹ کرتا ہے اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کا ارادہ کرے اور اس برائی پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں ایک برائی کے طور پر نوٹ کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 31 باب من هم بحسنة أو بسيئة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 39 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6126)

•••———•••———•••

الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها

ایمان کے بارے میں وسوسہ آنا، جس شخص کو وسوسہ آئے وہ کیا پڑھے

﴿82﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذا مَنْ خَلَقَ كَذا حَتّى يَقُوْلَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان کسی شخص کے پاس آ کر یہ کہتا: فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہاں تک کہ وہ سوال کرتا ہے: تمہارے پروردگار کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب وہ یہاں تک پہنچے تو اس شخص کو اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور اس خیال سے باز آ جانا چاہیے۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 11 باب صفة إبليس وجنوده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 40 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3102)

﴿83﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّى يَقُوْلُوا: هذا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے تو ہر چیز کو پیدا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

رقم الحديث 82

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 8358 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 150 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 10498

أخرجه البخاري في: 96 كتاب الاعتصام: 3 باب ما يكره من كثرة السؤال
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 40 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6866)

•••———•••———•••

وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار

جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مارے اس کیلئے جہنم کی وعید

﴿84﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ يَمِينِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِها مَالَ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْديقَ ذٰلِكَ (إِنَّ الَّذينَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمانِهِمْ ثَمَنًا قَليلاً أُولٰئِكَ لاَ خَلاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ) إِلى اٰخِر الْاٰيَة؛ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَّقَالَ: ما يُحَدِّثُكُمْ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قُلْنا: كَذا وَكَذا، قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ: كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِيْ أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمينُهُ؛ فَقُلْتُ: إِذًا يَّحْلِفَ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ؛ فَقالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلى يَمينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِها مَالَ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ، وَهُوَ فِيْها فاجِرٌ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبانُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی جھوٹی قسم اٹھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر لے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعے تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے دریافت کیا: حضرت ابوعبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تمہیں کون سی حدیث سنائی ہے: ہم نے جواب دیا: یہ والی حدیث سنائی ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ آیت میرے بارے

رقم الحديث83

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 134 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' ،طبع دارالفكر ،بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4721 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 10970 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت ، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6722 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 10497 اخرجه ابويعلى الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحديث: 3961 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 1286 اخرجه ا بن رابويه الحنظلی فی ''مسنده'' طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 319

میں نازل ہوئی تھی میرے چچازاد کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا تو تم ثبوت پیش کرو یا وہ قسم اٹھائے گا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! وہ تو قسم اٹھالے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم اٹھائے تا کہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرلے حالانکہ اس کی وہ قسم جھوٹی ہو تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 3 سورة آل عمران 3 باب إن الذين يشترون بعهد الله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 40 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4275)

•••———•••———•••

الدليل على أن من قصد أخذ مال غيره بغير حق كان القاصد مهدر الدم في حقه، وإن قتل كان في النار، وأن من قتل دون ماله فهو شهيد

اس بات کی دلیل کہ جو شخص ناحق طور پر دوسرے کا مال چھیننا چاہے تو اس کا خون مباح ہو جاتا ہے اور اگر وہ اس دوران مارا جائے تو جہنم میں جائے گا نیز جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا

﴿85﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

رقم الحديث: 85

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 141 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4772 اخرجه ابو عيسى الترمذي، في "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1418 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 4087 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2580 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 1628 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 3194 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ه/1990ء، رقم الحديث: 6697 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 233 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ه/1983ء، رقم الحديث: 352 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ه، رقم الحديث: 1400 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ه 1985ء، رقم الحديث: 428 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه، 1984ء، رقم الحديث: 949 اخرجه ابوبكر البزار

أخرجه البخاري في: 46 كتاب المظالم: 33 باب من قاتل دون ماله

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 41 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2348)

•••———•••———•••

استحقاق الوالي الغاش لرعيته النار

رعایا کے ساتھ زیادتی کرنے والا حکمران جہنم کا مستحق ہے

﴿86﴾ حديث مَعْقِلِ بْنِ يَسارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيادٍ عادَهُ فِي مَرَضِهِ الَّذي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَديثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ما مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْها بِنَصيحَةٍ إِلاّ لَمْ يَجِدْ رائِحَةَ الْجَنَّةِ

✧✧ (حسن بصری بیان کرتے ہیں) عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران، جس میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی عیادت کے لئے گئے تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں تمہیں ایک حدیث سنانے لگا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر کسی بندے کو اللہ تعالیٰ رعایا کا نگران مقرر کرے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی دیکھ بھال نہ کرے تو ایسا شخص جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا۔

أخرجه البخاري في: 93 كتاب الأحكام: 8 باب من استرعى رعية فلم ينصح

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 41 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6731)

•••———•••———•••

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث : 85: البصری فی "مسندہ" رقم الحدیث: **1259** اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) **1403**ھ، رقم الحدیث: **18564** اخرجہ ابوبکر الکوفی، فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحدیث: **28047** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **5855** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **3553** اخرجہ ابومحمد الکسی فی "مسندہ" طبع مکتبۃ السنۃ، قاہرہ، مصر، **1408**ھ/**1988**ء، رقم الحدیث: **106** اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی "مسندہ" طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: **83** اخرجہ ابوعبداللہ القضاعی فی "مسندہ" طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان **1407**ھ/ **1986**ء، رقم الحدیث: **340**

رقم الحدیث 86

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **142** اخرجہ ابومحمد الدارمی فی "سننہ" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحدیث: **2796** اخرجہ ابوعبداللہ القضاعی فی "مسندہ" طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان **1407**ھ/ **1986**ء، رقم الحدیث: **804**

رفع الأمانة والإيمان من بعض الْقلوب وعرض الفتن على الْقلوب

بعض دلوں میں سے امانت اور ایمان کا اٹھ جانا اور بعض دلوں پر فتنوں کا وارد ہونا

﴿87﴾ حديث حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مثل أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ، فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ، فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلاً أَمِينًا؛ وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ؛ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائیں ان میں سے ایک میں نے دیکھ لی ہے اور دوسری کا میں انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہمیں بتایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں میں نازل ہوئی پھر انہوں نے قرآن کا علم حاصل کیا پھر انہوں نے سنت کا علم حاصل کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا اور فرمایا: جب کوئی شخص سو جائے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان رہ جائے گا' جیسے وکت؟ کا نشان ہوتا ہے۔ پھر وہ شخص سوئے گا تو امانت کو اٹھالیا جائے گا تو اس کا اثر یوں رہ جائے گا جیسے کوئی آبلہ ہوتا ہے۔ جیسے کسی انگارے کو تم اپنے پاؤں پر گراؤ تو وہ پھول جائے تو تم آبلہ دیکھو گے لیکن اس کے اندر کوئی چیز نہیں ہوگی تو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے لیکن ان میں سے کوئی ایک شخص بھی امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا اور یہ بات کہی جائے گی کہ فلاں قبیلے میں ایک امانتدار شخص موجود ہے اور کسی شخص کے بارے میں کہا جائے گا: یہ کتنا عقلمند کتنا تیز کتنا سمجھدار ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) مجھ پر وہ زمانہ بھی آیا جب میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس کے ساتھ سودا کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اپنے اسلام کی وجہ سے بے ایمانی سے بچا رہتا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اپنے حاکم کی وجہ سے اس سے محفوظ رہتا لیکن آج میں صرف فلاں اور فلاں شخص کے ساتھ لین دین کرتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 35 باب رفع الأمانة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 42 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6132)

•••———•••———•••

بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا وأنه يأرز بين المسجدين

اس بات کا بیان کہ اسلام کا آغاز غریب الوطنی کے عالم میں ہوا یہ عنقریب پھر غریب الوطن ہو جائے گا اور یہ سمٹ کر دو مسجدوں کے درمیان آ جائے گا

﴿88﴾ حديث حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ: أَنَا كَمَا قَالَهُ، قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ؛ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ، قَالَ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قُلْنَا: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ

فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ، فَأَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهُ؛ فَقَالَ: الْبَابُ عُمَرُ

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا آپ میں کن صاحب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا' فتنے کے بارے میں فرمان یاد ہے۔ میں نے جواب دیا: مجھے یہ بات اسی طرح یاد ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: آپ بڑے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہہ رہے ہیں' میں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:) آدمی کا فتنہ اس کے اہل خانہ ہیں۔ اس کا مال ہے' اس کی اولاد ہے' اس کا پڑوسی ہے۔ نماز' روزہ اور صدقہ آدمی کے لئے کفارے کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح (نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا حدیث میں شامل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا مقصد یہ نہیں ہے بلکہ میں اس فتنے کی بات کر رہا ہوں جس کی موجیں سمندر کی موجوں کی طرح ہوں گی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو ان کا کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آپ کے اور

رقم الحدیث : 88

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 144 اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی فی ''جامعہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2258 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی ''سننہ''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3955 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 23460 اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 5966 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 327 اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی ''مسندہ'' طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 447 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: رقم الحدیث: 4835

ان کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا کھول دیا جائے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اسے توڑا جائے گا اور یہ بتایا کہ پھر وہ کبھی بھی بند نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتا تھا کہ اس دروازے سے مراد کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ بالکل اسی طرح پتا تھا جیسے اس بات کا پتا تھا کہ آج کل سے پہلے ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان کے سامنے ایسی حدیث بیان کی تھی جو اپنی رائے سے نہیں تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا خوف ہوا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کیسے دریافت کریں تو ہم نے مسروق سے کہا: مسروق نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: اس دروازے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 4 باب الصلاة كفارة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 43 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 502)

﴿89﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان' مدینہ منورہ کی طرف ایسے سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 29 كتاب فضائل المدينة: 6 باب الإيمان يأرز إلى المدينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 44 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1777)

•••————•••————•••

جواز الاستسرار للخائف

(جان کے) خوف کی وجہ سے (ایمان کو) پوشیدہ رکھنا جائز ہے

﴿90﴾ حديث حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِيْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَّخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِيْنَا حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّيْ وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ

رقم الحديث: 89

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 147 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3111 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحديث: 9452 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3727

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ان لوگوں کے بارے میں لکھ کر دو جو اسلام قبول کر چکے ہیں ہم نے لوگوں کو نوٹ کیا تو وہ پندرہ سو افراد تھے۔ ہم نے عرض کی: ہم پندرہ سو ہونے کے باوجود خوفزدہ ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے۔ چونکہ کوئی شخص اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو بھی اسے خوف محسوس ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد 181 باب كتابة الإمام للناس
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 44 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2895)

•••——•••——•••

تألف قلب من يخاف على إيمانه لضعفه والنهي عن القطع بالإيمان من غير دليل قاطع

جس شخص کے ایمان کے حوالے سے خوف ہو' اس کے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے' اس کی تالیف قلب کرنا' کسی قطعی دلیل کے بغیر (کسی شخص کے) ایمان کے بارے میں قطعی فیصلہ دینے کی ممانعت

﴿91﴾ حديث سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلاً ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلاً ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي، وَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ

رقم الحديث 90
اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4029 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 12848

رقم الحديث: 91: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 150 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4683 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 4992 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 1522 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 163 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 11723 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحديث: 714 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 198 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 68

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس وقت وہیں تشریف فرما تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کوئی چیز عطا نہیں کی۔ (حضرت سعد کہتے ہیں) وہ شخص دیگر سب لوگوں کی بہ نسبت مجھے سب سے زیادہ پسند تھا۔ میں نے عرض کی' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فلاں کو کوئی چیز کیوں نہیں عطا فرمائی؟ خدا کی قسم! میں اس شخص کو مومن سمجھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (تم اسے مومن سمجھتے ہو) یا مسلمان؟ (میں یہ سن کر) کچھ دیر خاموش رہا پھر اس شخص کے بارے میں جو میرا گمان تھا اس گمان کے تحت میں نے اپنی عرض دہرائی۔ آپ نے فلاں کو عطا کیوں نہیں کیا' اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اسے مؤمن سمجھتا ہوں۔ آپ نے دریافت کیا: (مؤمن) یا مسلمان؟ پھر اس شخص کے بارے میں میرا جو گمان تھا وہ مجھ پر غالب آیا اور میں نے اپنی عرض دہرائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا جواب دہرایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: ''اے سعد! جب میں کسی شخص کو کوئی مال دیتا ہوں (اس وقت کوئی) دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے لیکن (پہلے شخص کو) اس خوف سے مال دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں نہ پھینک دے۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 19 باب إذا لم يكن الإسلام على الحقيقة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 45 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 27)

•••————•••————•••

زيادة طمأنينة بتظاهر الأدلة

دلائل کے ظہور سے دل کے اطمینان میں اضافہ ہوتا ہے

92 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤمِنْ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ؛ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں ہم شک کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جب انہوں نے یہ کہا:

''اے میرے پروردگار! تو مجھے یہ دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو ایمان نہیں رکھتا اس

رقم الحديث: 92

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 151 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4026 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 8311 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6208 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 11050 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 8813

نے عرض کی: رکھتا ہوں! لیکن میں اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں"۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا) اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے انہوں نے ایک زبردست پناہ حاصل کرنا چاہی تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام جتنا عرصہ قید میں رہے اگر میں اتنا عرصہ قید میں رہتا تو میں بلانے کے لئے آنے والے کے ساتھ چلا جاتا۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 11 باب قوله عز وجل (ونبئهم عن ضيف إبراهيم)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 46 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3192)

•••———•••———•••

وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته

ہمارے نبی ﷺ حضرت محمد ﷺ کی رسالت تمام لوگوں کیلئے ہے اور آپ کی شریعت نے دیگر تمام شریعتوں کو منسوخ کردیا ہے اس بات پر ایمان لانا واجب ہے

93 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کو ایسا معجزہ دیا گیا کہ جس کی وجہ سے لوگ اس پر ایمان لائے مجھے وحی (قرآن مجید) دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی' مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار' ان سب انبیاء سے زیادہ ہوں گے۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 1 باب كيف نزول الوحي وأول ما نزل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 46 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 9696)

94 حديث أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا

رقم الحديث: 93

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 152 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 8472 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 11129 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 17490

فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''تین طرح کے لوگوں کو دُگنا اجر ملے گا' ایک اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا' دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا دونوں کے حقوق صحیح طرح ادا کرے اور تیسرا وہ شخص جس کے پاس کنیز ہو اور وہ شخص اس کنیز کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے کے بعد اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس شخص کو بھی دُگنا اجر ملے گا۔

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 31 باب تعليم الرجل أمته وأهله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 46 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 96)

•••———•••———•••

نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہونے کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے

﴿95﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت

رقم الحديث: 95

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 155 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2233 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4078 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 7267 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6816 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبری'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1087 اخرجه ابويعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ/1984ء، رقم الحديث: 6584 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الصغير'' طبع المكتب الاسلامی، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 84 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 1309 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2297 اخرجه ابوبكر الحميدی فی ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 1097 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی ''مسنده'' طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان، 1410ھ/1990ء، رقم الحديث: 2867 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''مسند الشاميين'' طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحديث: 113

میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان حضرت ابن مریم علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ جو عادل حکمران ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے جزیئے کو ختم کر دیں گے اور مال اتنا عام کر دیں گے کہ کوئی وصول کرنے والا نہیں رہے گا۔

أخرجه البخاري في: 34 كتاب البيوع: 102 باب قتل الخنزير

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 47 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز۔ رقم الحدیث: 2109)

﴿96﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب ابن مریم تمہارے درمیان آئیں گے اور امام تم میں سے ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 49 باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 47 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز۔ رقم الحدیث: 3265)

•••———•••—— ——•••

بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان

اس زمانے کا بیان جس میں (کافر کا) ایمان لانا قبول نہیں ہوگا

﴿97﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ، وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْاٰيَةَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا جب وہ طلوع ہو جائے گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب لوگ ایمان لے آئیں گے اور یہ وہ وقت وہ ہوگا جب لوگوں کا ایمان انہیں کوئی کوئی فائدہ نہیں دے گا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 6 سورة الأنعام: 9 باب هلم شهداء كم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 47 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز۔ رقم الحدیث: 4360)

﴿98﴾ حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا

رقم الحديث 96

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 155 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6802

وَ كَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ (ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا)

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تم جانتے ہو کہ یہ کہاں گیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چلا گیا ہے یہ سجدے کی اجازت لیتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے پھر وہ وقت آئے گا جب اس سے کہا جائے گا: تم جہاں سے آئے ہو وہاں واپس چلے جاؤ! تو یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''یہ اس کا مخصوص راستہ ہے''۔

أخرجه البخاري في: 97 كتاب التوحيد: 22 باب وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 48 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6988)

•••———•••———•••

بدء الوحي إلى رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کا آغاز

99 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرؤيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ، اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ؛ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ: فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ) فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ

رقم الحديث: 99

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 160 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 25243 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 33 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في ''المستدرک'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 4843 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 17499 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1469 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في ''مسنده'' طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 840

فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ، فَقَالَ: زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ، وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ: كَلَّا وَاللّٰهِ، مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ، وَكَانَ امْرَءًا تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرِ مَا رَأٰى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُوْنُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ إِلَّا عُوْدِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا

✧✧ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وحی کے آغاز میں سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خواب دکھائے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی بات خواب میں دیکھتے وہ صبح نمودار ہونے کی طرح (واضح طور پر) سامنے آجاتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت تنہائی کی طرف مائل کردی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس آئے بغیر کئی کئی دن تک غارِ حرا میں عبادت میں مشغول رہتے تھے اس دوران کھانے پینے کا سامان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتا تھا پھر کئی دن بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے اور وہ مزید سامان تیار کردیتی تھیں (یہی معمول جاری رہا) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حق (قرآن) آگیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں موجود تھے کہ فرشتہ آیا اور بولا "پڑھیے!" (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: میں نے اس سے کہا میں نہیں پڑھوں گا۔" (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس نے مجھے پکڑ کے (گلے لگا کے) زور سے دبایا اور پھر چھوڑ کے بولا: "پڑھیے!" میں نے اس سے دوبارہ کہا "میں نہیں پڑھوں گا۔" اس فرشتے نے دوبارہ مجھے (گلے لگا کے) زور سے دبایا اور پھر چھوڑ کے بولا "پڑھیے!" میں نے پھر کہا "میں نہیں پڑھوں گا" اس نے تیسری مرتبہ پھر (مجھے گلے لگا کے) زور سے دبایا اور بولا: "پڑھیے! اپنے اس پروردگار کے نام (کی برکت) کے ساتھ جس نے پیدا کیا (وہ پروردگار) جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔" (ام المومنین فرماتی ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (غارِ حرا سے) واپس روانہ ہوئے (تو وحی کے نزول کی شدت کی وجہ سے) آپ کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو چکی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا: "مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو"، "مجھے کچھ اوڑھنے کے لئے دو"، پھر جب آپ کی طبیعت پُرسکون ہوئی تو آپ نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سارا ماجرا سنایا اور کہا: "مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوائی کا شکار نہیں ہونے دے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں محتاجوں کی حاجت روائی کرتے ہیں مہمان نواز ہیں اور حادثات میں (لوگوں کی) مدد کرتے ہیں"۔ (اس کے بعد) سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا

زاد بھائی' ورقہ بن نوفل' کے پاس لے گئیں۔ یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کے پاس انجیل کا کچھ حصہ' عبرانی زبان میں' تحریری شکل میں محفوظ تھا۔ اس وقت ورقہ' نہایت عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: ''اے میرے چچا زاد! اپنے بھتیجے کی بات سنیے''۔ ورقہ بن نوفل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ''بھتیجے! آپ کے ساتھ کیا ماجرا پیش آیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سارا ماجرا سنایا' یہ سن کر ورقہ بولے: ''یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ اے کاش! میں اب جوان ہوتا' اور کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قوم' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (آپ کے آبائی وطن سے) نکلنے پر مجبور کر دے گی''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''کیا یہ لوگ مجھے (مکہ سے) نکلنے پر مجبور کر دیں گے''۔ ورقہ نے کہا: ''جی ہاں! آپ کی طرح' جب کبھی کوئی بھی نبی (اللہ کا پیغام لے کر اپنی قوم کے پاس) آیا تو ہمیشہ اس کی مخالفت کی گئی۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا (جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دے گی) تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بھرپور مدد کروں گا''۔

أخرجه البخاري في: 1 كتاب بدء الوحي: 3 باب حدثنا يحيى ابن بكير

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 48 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3)

﴿100﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيّ،

قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى (يٰأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ) إِلَى قَوْلِهِ: (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ وحی کے نزول کے انقطاع کا ذکر کرتے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک دن میں کہیں جا رہا تھا کہ اسی دوران آسمان کی طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ میں نے نظر اٹھا کے دیکھا تو جو فرشتہ غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا' وہی فرشتہ زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ میں اسے دیکھ کر مرعوب ہوا اور (وہیں سے) گھر واپس آ گیا۔ (گھر واپس آ کر میں نے خدیجہ سے کہا) مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو' مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو' (خدیجہ نے مجھے چادر اوڑھنے کے لیے دی جو میں نے اوڑھ لی) اسی وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۃ المدثر کی یہ آیات مبارکہ بطور) وحی نازل فرمائیں۔

رقم الحديث: 100

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **161** اخرجه ابو عيسی الترمذی فی ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **3325** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **14523** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبری'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ه/ **1991**ء، رقم الحديث: **11631** ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبری'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **13113** اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1693**

''اے چادر اوڑھنے والے! اٹھو اور (لوگوں کو اپنے پروردگار کے عذاب سے) ڈراؤ' اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرو' اپنا لباس پاک وصاف رکھو اور بتوں سے دور رہو''۔

أخرجه البخاري في: 1 كتاب بدء الوحي: 3 باب حدثنا يحيى ابن بكير

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 51 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4)

﴿101﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ

عَنْ يَحْيَي بْنِ كَثِيرٍ، سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُولُونَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ ذٰلِكَ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ، فَقَالَ جَابِرٌ لاَ أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا؛ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ فَنَزَلَتْ (يأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ)

✧✧ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے دریافت کیا: قرآن کی سب سے پہلے کون سی آیت نازل ہوئی تو انہوں نے جواب دیا: ''یاایها المدثر'' میں نے جواب دیا: لوگ تو یہ کہتے ہیں (اقرا باسم ربك الذی خلق) نازل ہوئی تھی تو ابوسلمہ نے جواب دیا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں سوال کیا تھا اور میں نے ان سے یہی بات کہی تھی جو تم نے کہی ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا میں تمہیں وہی چیز بتاؤں گا جو ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں غار حرا میں اعتکاف کر رہا تھا جب میں اعتکاف کر کے فارغ ہوا تو میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی پھر میں نے اپنے بائیں طرف دیکھا تو مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دی' میں نے اپنے آگے کی طرف دیکھا مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی' میں نے اپنے پیچھے کی طرف دیکھا مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دی' پھر جب میں نے اپنا سر اٹھایا تو مجھے ایک چیز (فرشتہ) نظر آئی پھر میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف گیا اور میں نے ان سے کہا: مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''اے چادر اوڑھنے والے! اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو''۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 74 سورة المدثر: باب حدثنا يحيى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 51 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4638)

•••———•••———•••

الإسراء برسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى السموات وفرض الصلوات

نبی اکرم ﷺ کا (معراج کی رات) آسمانوں پر تشریف لے جانا اور نمازوں کا فرض ہونا

﴿102﴾ حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ عَنْ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا قَالَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ: نَعَمْ مَعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَوَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ؛ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلٰى يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَّعَلٰى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكٰى. فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ: مَنْ هٰذَا قَالَ: هٰذَا اٰدَمُ، وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ؛ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِيْنِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى حَتّٰى عَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ؛ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ اٰدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ؛ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسٌ، فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا قَالَ: هٰذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ؛ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا قَالَ: هٰذَا مُوسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا قَالَ: هٰذَا عِيسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ؛ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا قَالَ: هٰذَا إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ، فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى أُمَّتِيْ خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى

رقم الحديث : 103

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 164 اخرجه ابو عیسی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3346 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحدیث: 448 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 17867 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 301 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 313

مَـرَرْتُ عَـلٰـی مُـوسَی، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰی أُمَّتِكَ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ فَارْجِعْ إِلٰی رَبِّكَ فَـإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُـطِيـقُ ذٰلِكَ، فَـرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰی مُوسَی فَقُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا؛ فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَـإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُـطِيـقُ، فَـرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰی رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَـرَاجَـعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لاَ يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰی مُوسَی فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰی انْتَهَی بِيْ إِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهَی، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا میں اس وقت مکہ میں تھا۔ جبرائیل علیہ السلام اندر آئے۔ انہوں نے میرے سینے کو چیر دیا اور پھر اسے آب زم زم کے ذریعے دھویا۔ پھر وہ سونے کا ایک طشت لے کر آئے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر اس کو سی دیا۔ پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اسے لے کر آسمان دنیا کی طرف چڑھ گئے۔ جب ہم آسمان دنیا کے پاس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے دربان سے کہا اسے کھولو' اس نے دریافت کیا کون ہے؟ وہ بولے: میں جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ اس نے دریافت کیا' کیا آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اس نے دریافت کیا' کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب اس نے دروازہ کھولا اور ہم آسمان دنیا پر چڑھے تو وہاں ایک صاحب موجود تھے جو بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے دائیں طرف بھی کچھ لوگ تھے اور بائیں طرف بھی کچھ لوگ تھے۔ جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے تھے تو مسکرا دیتے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے تو رونے لگتے تھے۔ وہ بولے: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید! میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ وہ بولے: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ لوگ جوان کے دائیں طرف اور بائیں طرف موجود ہیں یہ ان کی اولاد ہے۔ ان میں سے دائیں طرف والے لوگ جنتی ہیں اور بائیں طرف والے لوگ جہنمی ہیں۔ جب یہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں تو مسکرا دیتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رونے لگتے ہیں۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) وہ مجھے لے کر دوسرے آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ انہوں نے اس کے دربان سے کہا دروازہ کھولو۔

دربان نے ان سے وہی کہا جو پہلے آسمان والے نے کہا تھا۔ پھر اس نے بھی دروازہ کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ان آسمانوں پر حضرت آدم علیہ السلام' حضرت ادریس علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی۔ تاہم انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ ان حضرات کی منازل کیا تھیں (یعنی کون سے آسمان پر کون سے نبی موجود تھے) تاہم انہوں نے یہ بات ضرور ذکر کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے آسمان دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ یہ

کون ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ بولے: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں' ابن حزم نے مجھے یہ بات بتائی ہے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں۔ پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ میں مقام مستوی پر پہنچ گیا جہاں میں نے قلم چلنے کی آواز سنی۔ ابن حزم بیان کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: وہاں اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں انہیں لے کر واپس آیا جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ وہ بولے: آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جائیں آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں واپس آیا اور یہ عرض کی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے نصف معاف کر دیں۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نصف معاف کر دی ہیں تو وہ بولے: آپ دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں نے دوبارہ یہ درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے پھر نصف کم کر دیں۔ جب میں دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ بولے: آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہیں اور یہی پچاس شمار ہوں گی۔ ہمارے حکم میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ بولے: آپ اپنے پروردگار سے دوبارہ درخواست کیجئے تو پھر میں نے کہا: مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر وہ مجھے لے کر چل پڑے یہاں تک کہ وہ مجھے ساتھ لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک آئے جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ مجھے نہیں معلوم (یعنی میں بیان نہیں کر سکتا) کہ ان کی کیفیت کیا تھی پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں موتیوں کی بجری تھی اور وہاں کی مٹی مشک کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 1 باب كيف فرضت الصلاة: في الإسراء،
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 52 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 342)

﴿103﴾ حديث مالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِيءَ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا، فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ، ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِيءَ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا، وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، الْبُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى

أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيْلُ؛ قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ؛ قِيلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ؛ فَأَتَيْتُ عَلٰى اٰدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ: مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ؛ فَأَتَيْتُ عَلٰى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ: مَنْ هٰذَا قِيلَ: جِبْرِيْلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قِيلَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَرْحَبًا مِّنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَأَتَيْنَا عَلٰى هٰرُوْنَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا قِيلَ: جِبْرِيْلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى، فَقِيلَ: مَا أَبْكَاكَ فَقَالَ: يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخلُ مِنْ أُمَّتِيْ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا قِيلَ: جِبْرِيْلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ، فَقَالَ: هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، يُصَلِّيْ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُوْدُوا إِلَيْهِ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهٗ قِلَالُ هَجَرٍ وَّوَرَقُهَا كَأَنَّهٗ اٰذَانُ الْفُيُولِ، فِيْ أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ، فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً، فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً، قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ، فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهٗ، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، ثُمَّ مِثْلَهٗ، ثُمَّ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ مِثْلَهٗ، فَجَعَلَ عِشْرِيْنَ، ثُمَّ مِثْلَهٗ، فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهٗ، فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ قُلْتُ: جَعَلَهَا خَمْسًا، فَقَالَ مِثْلَهٗ، قُلْتُ: سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ، فَنُوْدِيَ إِنِّيْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا

✧✧ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ میں خانہ کعبہ کے پاس نینداور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا پھر آپ نے ایک شخص کا تذکرہ کیا یعنی ایک شخص دو آدمیوں کے درمیان تھا۔ پھر سونے

کا ایک طشت لایا گیا۔ جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر ان صاحب کا سینہ پیٹ کے نیچے نرم حصے تک چاک کر دیا گیا پھر ان کے پیٹ کو آب زم زم کے ذریعے دھویا گیا اور پھر حکمت اور ایمان کے ذریعے بھر دیا گیا۔

(حضرت محمد ﷺ ارشاد فرماتے ہیں) میرے سامنے ایک جانور کو لایا گیا جو سفید رنگ کا تھا جو خچر سے کچھ چھوٹا اور گدھے سے کچھ بڑا تھا اس کا نام براق تھا پھر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ چلا اور ہم دنیاوی آسمان تک آئے پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل، دریافت کیا: یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ، پوچھا گیا کیا انہیں بلوایا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو کہا گیا: آنے والے مہمان کو خوش آمدید۔ وہ کتنے اچھے مہمان ہیں۔

پھر میں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے آیا میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے بیٹے! اور نبی آپ کو خوش آمدید!

پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ کہا گیا: جبرائیل۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا گیا: حضرت محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا ان کو بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو کہا گیا: انہیں خوش آمدید۔ یہ کتنے اچھے مہمان ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سامنے آیا تو ان دونوں نے کہا: اے اچھے بھائی! اور نبی خوش آمدید۔

پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرائیل۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا گیا: حضرت محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا ان کو بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو انہیں کہا گیا خوش آمدید۔ یہ کتنے اچھے مہمان ہیں۔ پھر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے آیا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: بھائی اور نبی آپ کو خوش آمدید۔

پھر ہم چوتھے آسمان پر آئے۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: جبرائیل۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا ان کو بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو کہا گیا: انہیں خوش آمدید۔ وہ کتنے اچھے مہمان ہیں۔ پھر میں حضرت ادریس علیہ السلام کے سامنے آیا میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے بھائی اور نبی آپ کو خوش آمدید۔

پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جبرائیل۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: حضرت محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا ان کو بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو کہا گیا: خوش آمدید۔ یہ کتنے اچھے مہمان ہیں۔ پھر حضرت ہارون علیہ السلام کے سامنے آئے میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے کہا: اے بھائی اور نبی! آپ کو خوش آمدید،

پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا ان کو بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو انہیں کہا گیا کہ خوش آمدید۔ یہ کتنے اچھے مہمان ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے آیا میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے بھائی اور نبی آپ کو خوش آمدید۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب میں وہاں سے آگے گزرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام رو پڑے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے میرے پروردگار! یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوئے ہیں۔ ان کی امت کے افراد میری امت کے افراد سے زیادہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

پھر ہم ساتویں آسمان پر آئے۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب ملا: جبرائیل۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب ملا: حضرت محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ انہیں خوش آمدید۔ وہ کتنے اچھے مہمان ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے آیا میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے کہا: اے بیٹے اور اے نبی! تمہیں خوش آمدید۔

پھر میں بیت معمور کے پاس آیا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے اس کے بارے دریافت کیا: انہوں نے جواب دیا: یہ بیت معمور ہے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں جب وہ باہر نکل جاتے ہیں تو دوبارہ اس میں نہیں آتے کیونکہ یہ ان کی آخری باری ہوتی ہے۔

پھر میں 'سدرۃ المنتہیٰ'' کے پاس آیا اس کے پھل ''ہجر'' کے مٹکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ اس کی جڑ میں سے چار نہریں نکل رہی تھیں ان میں سے دو پوشیدہ تھیں اور دو ظاہر تھیں۔ میں نے جبرائیل سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: یہ پوشیدہ نہریں جنت میں ہوں گی اور ظاہر نہریں نیل اور فرات ہیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی۔ میں واپس آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ میں نے جواب دیا: پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں لوگوں کے بارے میں آپ سے زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے بنی اسرائیل کا بڑی اچھی طرح تجربہ ہے آپ کی امت ایسا نہیں کر سکے گی۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جائیں اور اس سے گزارش کریں۔ میں واپس آیا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے چالیس نمازیں کر دیں۔ پھر اسی طرح ہوا اس نے تیس کر دیں پھر اسی طرح ہوا اس نے بیس کر دیں۔ پھر اسی طرح ہوا تو اس نے دس کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے یہی بات کی تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کر دیں۔

پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں تو انہوں نے وہی بات کی میں نے کہا: میں نے بھلائی کے ساتھ اس بات کو تسلیم کر لیا ہے' تو یہ ندا آئی کہ میں نے اپنا فرض مقرر کر دیا ہے اور اپنے بندوں پر تخفیف کر دی ہے اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دوں گا۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 6 باب ذكر الملائكة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 55 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3035)

﴿104﴾ حديث ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، مُوسَى، رَجُلاً آدَمَ طُوَالاً جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ؛ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلاً مَرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ، فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس رات مجھے معراج ہوئی میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ گندمی رنگ کے طویل القامت آدمی تھے۔ ان کے بال گھنگریالے تھے یوں لگتا تھا جیسے ان کا تعلق شنوء قبیلے سے ہے' میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں ان کی جسامت بھی درمیانی تھی وہ سرخی مائل سفید رنگ کے

مالک تھے ان کے بال بالکل سیدھے تھے۔

میں نے مالک کو دیکھا' جو جہنم کا داروغہ ہے' میں نے دجال کو بھی دیکھا۔

یہ سب ان نشانیوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو دکھائیں تھیں (جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم ان کی ملاقات کے بارے میں شک میں نہ پڑو''۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 7 باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 59 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3067)

﴿105﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي

✧✧ مجاہد بیان کرتے ہیں' ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ لوگوں نے دجال کا تذکرہ کیا تو کسی نے یہ کہا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے یہ بات نہیں سنی ہے البتہ میں آپ کی زبانی یہ بات سنی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: میں اس وقت میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ جب وہ وادی میں نیچے کی طرف اتر رہے ہیں اور تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 30 باب التلبية إذا انحدر في الوادي

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 60 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1480)

﴿106﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بِهِ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَائَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ، وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ، فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: معراج میں' میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ اونچے قد کے مالک آدمی تھے جیسے ان کا تعلق شنوء قبیلے سے ہو۔

میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ درمیانے قد کے مالک تھے اور سرخ رنگ کے مالک تھے۔ یوں جیسے ابھی حمام سے باہر آئے ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں' میں سب سے زیادہ ظاہری طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہوں۔ پھر میرے سامنے دو برتن پیش کئے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ان دونوں میں سے جسے چاہیں آپ ﷺ پی لیں میں نے دودھ کو ہاتھ میں لے کر اسے پی لیا' تو مجھے کہا گیا: آپ ﷺ نے فطرت کو اختیار کیا ہے اگر آپ ﷺ شراب لے لیتے

تو آپ ﷺ کی امت گمراہی کا شکار ہو جاتی۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 24 باب قول الله تعالى: (وهل أتاك حديث موسى) (وكلم الله موسى تكليما)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 6161 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3214)

•••———•••———•••

في ذكر المسيح بن مريم والمسيح الدجال

حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام اور مسیح دجال کا تذکرہ

﴿107﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ''کانا'' نہیں ہے اور مسیح دجال ''کانا'' ہوگا اس کی دائیں آنکھ ''کانی'' ہوگی اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے انگور کا پھولا ہوا دانہ ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 48 باب (واذكر في الكتاب مريم)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 61 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3256)

﴿108﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعَرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا فَقَالُوا: هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَّرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے گزشتہ رات خواب میں خانہ کعبہ کے قریب دیکھا وہاں گندمی رنگت میں خوبصورت ترین شخص تھا اس کے بال کندھوں تک آئے ہوئے تھے اس کے بال بالکل سیدھے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھا ہوا تھا اور بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو پہلے شخص کے پیچھے تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ سخت تھے اس کی دائیں آنکھ کانی تھی میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں اس کی شکل ''ابن قطن'' سے ملتی تھی اس نے بھی ایک آدمی کے کندھوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں

نے بتایا: یہ مسیح دجال ہے۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 48 باب (واذكر في الكتاب مريم)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 61 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3256)

﴿109﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلاَ اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں "حطیم" کے پاس کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو واضح کر دیا اور میں نے اس کی نشانیوں کے بارے میں ان کو بتانا شروع کر دیا میں بیت المقدس کی طرف دیکھتا جا رہا تھا۔

أخرجه البخاري في: 63 كتاب مناقب الأنصار: 41 باب حديث الإسراء وقول الله تعالى (سبحان الذي أسرى بعبده ليلا)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 62 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3673)

•••———•••———•••

في ذكر سدرة المنتهٰى

سدرۃ المنتہیٰ کا تذکرہ

﴿110﴾ حديث ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهِ مَا أَوْحٰى) قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

✧✧ ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں' میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

"اور وہ دو کمانوں کی طرح ہو گئے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب' اس وقت اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو بھی اس نے وحی کی"۔

انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا جبکہ ان کے 600 "پر" تھے۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 7 باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 62 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3060)

•••———•••———•••

معنى قول الله عز وجل: (ولقد رآه نزلة أخرى)، وهل رأى النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ربه ليلة الإسراء

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مفہوم ''تحقیق اس نے اسے دوسری مرتبہ اترتے ہوئے دیکھا''

کیا نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے معراج کی رات اپنے پروردگار کا دیدار کیا؟

﴿111﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ (لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيرُ)، (وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ)؛ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ (وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا)؛ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ (يَاأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) الْآيَةَ؛ وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُوْرَتِهِ مَرَّتَيْنِ

✧✧ مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا اے امی جان! کیا حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تمہاری بات (سن کر) میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ تم کیا بات کرتے ہو؟ جو بندہ تمہیں تین باتیں کہے اُس نے (یہ تینوں باتیں) غلط کہی ہوں گی۔ جو شخص تمہیں یہ کہے کہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے تو اُس نے غلط کہا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''بصارت اُس کا ادراک نہیں کر سکتی لیکن وہ تمام بصارتوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ مہربان اور باخبر ہے''۔

(ایک مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

''کسی بشر کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام کرے البتہ وحی کے ذریعے یا حجاب کے پیچھے سے (وہ بندے سے کلام کر سکتا ہے)''

(پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:) جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کل جو کچھ ہو گا اُس کے بارے میں جانتے تھے تو اُس نے غلط کہا راوی بیان کرتے ہیں: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا (یعنی کس صورت حال کا سامنا کرے گا)''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کوئی بات چھپائی ہے تو اُس نے غلط کہا۔ پھر انہوں نے یہ تلاوت کی:

''اے رسول! تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے اُس کی تبلیغ کر دو''۔

(پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی) دراصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اُن کی اصل شکل میں دو مرتبہ دیکھا تھا (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 53 سورة النجم: 1 باب حدثنا يحيى حدثنا وكيع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 63 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4547)

﴿112﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، ولكِنْ قد رَأى جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهِ، وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الْأُفُقِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص یہ کہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی زیارت کی ہے اس نے بڑی غلط بات کہی ہے۔ بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل حالت میں دیکھا تھا اور اس وقت ان کے وجود نے افق کے درمیانی حصے کو بھر دیا ہوا تھا۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 7 باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 64 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3062)

•••———•••———•••

إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى

اہل ایمان کے آخرت میں اپنے پروردگار کا دیدار کرنے کا اثبات

﴿113﴾ حديث أَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَّنْظُرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو جنتیں ایسی ہیں جن کے برتن چاندی کے ہیں اور ان میں موجود ہر چیز چاندی کی ہے اور دو جنتیں ایسی ہیں جن کے برتن سونے کے ہیں اور ان میں موجود ہر چیز سونے کی ہے۔ لوگوں اور اپنے ان کے کی زیارت کرنے کے درمیان صرف کبریائی کی چادر ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوگی جنت عدن میں ہوگی۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 55 سورة الرحمن: 1 باب قوله (ومن دونهما جنتان)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 64 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4597)

•••———•••———•••

معرفة طريق الرؤية

دیدار کے طریقے کی معرفت

﴿114﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّاس قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَهَلْ تمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَدْعُوْهُمْ، وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُّخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ؛ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيلِ السَّيْلِ؛ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ اٰخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً الْجَنَّةَ، مُقْبِلاً بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا، فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ؛ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ يَا

رقم الحديث : 114

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 182 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 7703 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 4642 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی ''المستدرک'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 8736 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرٰی'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 11488 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرٰی'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 19679 اخرجه ابويعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 6360 اخرجه ابوبكر الحميدی فی ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاہره، رقم الحديث: 1178

رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَـهُ، أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا أَكُوْنَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ؛ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسِيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذٰلِكَ؛ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا، وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّسْكُتَ، فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ أُعْطِيتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ أَشْقَى خَلْقِكَ، فَيَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَـهُ فِيْ دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى، حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ؛ حَتّٰى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُـهُ مَعَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہو جبکہ اس کے سامنے کوئی بادل بھی نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں: یارسول اللہ! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ کیا تم سورج کو دیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہو جبکہ اس کے آگے بادل نہ ہو۔لوگوں نے عرض کی: نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسی طرح اپنے پروردگار کی زیارت کرو گے۔ قیامت کے دن لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: جو شخص جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے جائے تو لوگوں میں سے کچھ لوگ سورج کی طرف چلے جائیں گے کچھ لوگ چاند کی طرف چلے جائیں گے۔ کچھ لوگ طواغیت کی طرف چلے جائیں گے اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں کچھ منافق لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں تو یہ لوگ کہیں گے کہ ہم اسی جگہ رہیں گے۔ اس وقت تک جب تک ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہیں آجاتا جب ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا۔ ہم اسے پہچان لیں گے (تو ہم یہاں سے چلیں گے) تو اللہ تعالیٰ ان (مسلمانوں) کے پاس آئے گا اور کہے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے تو ہی ہمارا پروردگار ہے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بلائے گا (کہ وہ جنت کی طرف جائیں) جہنم کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تمام رسولوں میں سے میں سب سے پہلے اپنی امت کے ہمراہ اس کو عبور کروں گا۔ اس دن رسولوں کے علاوہ کوئی شخص بات بھی نہیں کر سکے گا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی کہہ رہے ہوں گے اے اللہ! سلامتی عطا فرما۔ اے اللہ! سلامتی عطا فرما۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جہنم میں کچھ آنکڑے ہیں جو "سعدان" کے کانٹوں کی مانند ہیں۔ کیا تم لوگوں نے "سعدان" کے کانٹے دیکھے ہیں۔لوگوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سعدان کے کانٹوں کی مانند ہیں۔ تاہم ان کی بڑائی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ وہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے حساب سے پکڑ لیں گے تو ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ وہ لوگ ہوں گے جو کچھ عرصہ جہنم میں رہنے کے بعد نجات پا جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ارادہ کرے گا۔ ان لوگوں کے بارے میں جو جہنم میں ہیں تو اللہ تعالیٰ

فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ان تمام بندوں کو نکال دیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔فرشتے ان لوگوں کو نکال لیں گے اور ان لوگوں کو سجدوں کے نشانات کی وجہ سے پہچانیں گے۔اللہ تعالیٰ نے جہنم کے لئے یہ بات حرام کی ہے کہ وہ سجدے کے نشانات کو ختم کردے۔ان لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا۔آدم کے ہر بیٹے کے جسم کو آگ کھالے گی لیکن سجدے کا نشان باقی رہے گا۔ان لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا تو وہ بالکل گھل چکے ہوں گے ان کے اوپر آب حیات بہایا جائے گا تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں پودا پھوٹتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرکے فارغ ہوجائے گا اور ایک شخص باقی رہ جائے گا جو جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا اور یہ آخری جہنمی ہوگا اور جنت میں داخل ہونیوالا بھی آخری شخص ہوگا۔اس کا منہ جہنم کی سمت میں ہوگا۔یہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میرے منہ کو جہنم کی طرف سے پھیردے کیونکہ مجھے اس کی گرم ہوا جلا کر راکھ کررہی ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر ایسا کرلیا تو تم کوئی اور فرمائش کروگے وہ بندہ کہے گا: نہیں۔تیری عزت کی قسم! (میں کوئی اور فرمائش نہیں کروں گا) اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق اس سے پختہ عہد لے گا اور پھر اس کے چہرے کو جہنم کی طرف سے پھیردے گا۔اب اس کا چہرہ جنت کی طرف ہو جائے گا۔جب وہ جنت کی شادابی کو دیکھے گا تو کچھ دیر تک خاموش رہے گا۔جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی پھر کہے گا اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے پاس کردے۔اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا تم نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ اپنے پہلے سوال کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کروگے وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت شخص نہیں بننا چاہتا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تمہیں یہ چیز عطا کردی جائے تو تم اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کروگے۔وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق اس سے عہد و پیمان لے گا اور اسے جنت کے دروازے کے پاس کردے گا جب وہ شخص جنت کے دروازے کے پاس پہنچے گا اور جنت کی شادابی کو اور اس میں موجود رنگینی اور خوشی کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی تب تک خاموش رہے گا اور پھر کہے گا تو مجھے جنت میں داخل کردے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر افسوس ہے اے آدم کے بیٹے تم کتنی وعدہ خلافی کرتے ہو کیا تم نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ تمہیں جو کچھ عطا کردیا جائے گا تم اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوگے؟ وہ شخص عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنی مخلوق کا بدنصیب ترین آدمی نہ بنا! تو اللہ تعالیٰ اس بات پر مسکرادے گا اور پھر اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا اور پھر ارشاد فرمائے گا: تم تمنا کرو! وہ شخص آرزوئیں کرے گا۔یہاں تک کہ جب اس کی آرزوئیں ختم ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کے علاوہ اور آرزوئیں بھی کرو۔پھر اللہ تعالیٰ اسے یاد دلانا شروع کرے گا جب اس کی یہ آرزوئیں بھی ختم ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ تمہیں ملتا ہے اور اس کی مانند مزید بھی ملتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 129 باب فضل السجود

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 64 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:773)

﴿115﴾ حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: هَلْ تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ: يُنَادِيْ مُنَادٍ: لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلٰى مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيْبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ، وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ، وَأَصْحَابُ كُلِّ اٰلِهَةٍ مَعَ اٰلِهَتِهِمْ، حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، وَغُبَّرَاتٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ، فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ، فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَّلَا وَلَدٌ، فَمَا تُرِيْدُوْنَ قَالُوْا نُرِيْدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ اشْرَبُوْا، فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِيْ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارٰى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ، فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَّلَا وَلَدٌ، فَمَا تُرِيْدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ نُرِيْدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ اشْرَبُوْا، فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِيْ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ، وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ: لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا؛ قَالَ فَيَأْتِيْهِمُ الْجَبَّارُ، فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ رَأَوْهُ فِيْهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ؛ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ، فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ اٰيَةٌ تَعْرِفُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ السَّاقُ؛ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ رِيَاءً وَّسُمْعَةً؛ فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْجِسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْجِسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَّزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيْفُ وَكَلَالِيْبُ، وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَّهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ، كَأَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ، وَنَاجٍ مَخْدُوْشٌ، وَمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، حَتّٰى يَمُرَّ اٰخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِيْ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ فَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا وَبَقِيَ إِخْوَانُهُمْ، يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا؛ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اذْهَبُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، وَيُحَرِّمُ اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلٰى قَدَمِهِ وَإِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ؛ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ؛ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا

قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَإِنْ لَّمْ تُصَدِّقُوْنِيْ فَاقْرَءُوْا (إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا) فَيَشْفَعُ النَّبِيُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِيْ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ فِيْ حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوْهَا إِلٰى جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلٰى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا

كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ، فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمِ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کرینگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بادل وغیرہ نہ ہوتو تمہیں سورج یا چاند کو دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ ہم نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن اپنے پروردگار کی زیارت میں بھی تمہیں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ بالکل اسی طرح جیسے ان دونوں کو دیکھنے میں تمہیں مشکل نہیں آتی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک اعلان کرنے والا (قیامت کے دن) اعلان کریگا ہر گروہ اس کے ساتھ چلا جائے جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ تو اہل صلیب اپنی صلیب کے ساتھ چلے جائیں گے۔ بت پرست اپنے بتوں کے ساتھ چلے جائیں گے۔ ہر معبود کے ماننے والے اپنے معبود کے ساتھ چلے جائیں گے۔ ں تک وہ شخص باقی رہ جائے گا جو اللہ کی عبادت کرتا ہو۔ خواہ وہ نیک ہو یا گناہگار ہو۔ اہل کتاب میں سے کچھ بچے کچھے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر جہنم کو لایا جائے گا۔ اسے یوں پیش کیا جائے گا ⑨ وہ ایک سراب ہے۔ تو یہودیوں سے کہا جائے گا تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم اللہ کے بیٹے عز یر کی عبادت کیا کرتے تھے تو ان سے کہا جائے گا تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی یا اولاد نہیں ہے۔ تم کیا چاہتے ہو۔ وہ یہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمیں سیراب کر دے تو ان سے کہا جائے گا تم پیو۔ پھر انہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر ئیوں سے کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے تو کہا جائے گا تم جھوٹ کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی اور کوئی اولاد نہیں ہے۔ تم کیا چاہتے ہو۔ وہ جواب دینگے ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں سیراب کر دے۔ تو کہا جائے گا تم پیو۔ پھر انہیں بھی جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ں تک کہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں یا گناہگار ہوں تو ان سے پوچھا جائے گا تم کس وجہ سے رکے ہوئے ہو۔ سب لوگ تو چلے گئے ہیں تو وہ جواب دینگے: ہم ان لوگوں سے الگ ہو گئے تھے حالانکہ ہمیں اس وقت ان کی بڑی شدید ضرورت تھی لیکن ہم نے ایک اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہر شخص اس کے ساتھ مل جائے جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ تو ہم ں اپنے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبار (اللہ تعالیٰ) ان کے سامنے ایسی صورت میں جلوہ گر ہوگا جو اس صورت سے مختلف ہوگی جس میں ا ں نے اسے پہلے د تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ جواب دیں گے تو را پروردگار ہے۔ اس وقت صرف انبیاء اس کی بارگاہ میں کلام کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جس کے ذر تم اسے پہچانو تو وہ جواب دینگے پنڈلی ہے۔ اس وقت پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا اور ہر مومن شخص اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائے گا اور صرف وہ باقی رہ جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دکھاوے کیلئے سجدہ کیا کرتا تھا۔ وہ سجدے میں جانے لگے گا تو اس کی پشت تختے کی طرح ہو جائے گی (وہ سجدہ نہیں کر سکے گا) پھر ایک پل کو لایا جائے گا اور جہنم کے آگے رکھ دیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کی: یارسول ﷺ! اس پ

مراد کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ گرنے اور پھسلنے کی جگہ ہے۔ اس پر لوہے کے اچک لینے والے آنکڑے ہوں گے اور کانٹے دار سطح ہوگی جس طرح نجد میں سعدان نامی بوٹی کے کانٹے ہوتے ہیں۔ مومن اس پر سے پلک جھپکتے ہی گزر جائے گا یا برق رفتاری سے گزریں گے یا ہوا کی طرح گزریں گے یا تیز رفتار گھوڑوں کی طرح یا تیز رفتار اونٹوں کی طرح گزریں گے۔ کچھ لوگ مکمل طور پر نجات پا جائیں گے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض جہنم میں گر جائیں گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے آخری شخص گھسٹ کر اس پر سے گزرے گا۔ تم لوگ حق کے بارے میں مجھ سے شدت سے مطالبہ نہیں کرتے۔ جبکہ اس دن اللہ تعالیٰ مومن شخص کو ممتاز کردے گا۔ جب وہ لوگ دیکھیں گے کہ ان کے بھائیوں میں سے وہ لوگ نجات پا چکے ہیں تو وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ ہمارے بھائی ہیں جو ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ کام کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے وزن جتنا ایمان پاؤ اسے نکال دو۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں کو جہنم پر حرام قرار دیا ہوگا' وہ لوگ ان کے پاس آئیں گے۔ ان میں سے بعض لوگ اپنے پاؤں تک جہنم میں ہوں گے۔ بعض نصف پنڈلیوں تک ہوں گے تو جسے وہ پہچانیں گے' اسے وہاں سے نکال دیں گے۔ پھر واپس آئیں گے اور کہیں گے تو وہ فرمائے گا: تم جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنا ایمان پاؤ' اسے نکال لو۔ وہ جس شخص کو پہچانیں گے' اسے نکال دیں گے۔ پھر واپس آئیں گے تو پروردگار فرمائے گا: تم جاؤ اور جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے وزن جتنا ایمان پاؤ' اسے نکال دو۔ وہ جسے پہچانیں گے' اسے نکال دیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم میری بات کی تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھ لو۔

''بے شک اللہ تعالیٰ چھوٹی چیونٹی کے وزن جتنا بھی کسی پر ظلم نہیں کریگا۔ اگر وہ کوئی نیکی ہوگی تو وہ اسے دوگنا کردے گا''۔

صرف انبیاء کرام' فرشتے اور اہل ایمان شفاعت کریں گے تو پروردگار فرمائیگا۔ اب صرف میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ پھر وہ جہنم میں سے اپنی مٹھی بھرے گا اور کچھ لوگوں کو نکالے گا جو راکھ ہو چکے ہوں گے۔ انہیں جنت کی نہر میں ڈالا جائے گا۔ جسے آب حیات کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے پاؤں کے بل اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی گزرگاہ میں کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے۔ تم نے اسے دیکھا ہوگا کہ کسی پہاڑی کے کنارے پر یا کسی درخت کے کنارے پر ہوتا ہے تو ان میں سے جس کا رخ سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز ہوتا ہے اور جس کا رخ سائے کی طرف ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے تو وہ جب نکلیں گے تو یوں ہوں گے جیسے موتی ہوتے ہیں۔ ان کی گردنوں پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت یہ کہیں گے یہ رحمان کے آزاد کردہ لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کیے ہوئے کسی عمل کے بغیر انہیں جنت میں داخل کریگا۔ حالانکہ انہوں نے کوئی بھلائی پہلے نہیں کی ہوگی تو ان سے کہا جائے گا تم جو دیکھ رہے ہو یہ تمہارا ہوا اور اس کی مانند مزید بھی تمہارا ہوا۔

أخرجه البخاري في: 97 كتاب التوحيد: 24 باب قول الله تعالى: (وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 68 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 7001)

إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار

شفاعت کا اثبات ''موحدین'' کا جہنم میں سے نکلنا

116 حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ (شَكٌّ من أحد رجال السَّنَد) فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب جنتی لوگ جنت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں داخل ہو جائیں گے' اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) حکم دے گا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے' اسے (دوزخ سے) نکال دو ایسے لوگ (جب دوزخ سے) نکلیں گے تو ان کے وجود سیاہ ہو چکے ہوں گے اور پھر انہیں (راوی کو شک ہے) دریائے حیات یا دریائے حیاء' میں ڈالا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح تندرست ہوں گے جیسے بہتے ہوئے پانی کے کنارے دانا اُگتا ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں کہ جب وہ پھوٹتا ہے تو اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔''

أخرجه البخاري في 2 كتاب الإيمان: 15 باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 72 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 22)

•••———•••———•••

آخر أهل النار خروجا

جہنم سے نکلنے والا آخری فرد

117 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِّنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولاً رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ

رقم الحديث: 116

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 11550 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 182 ذكره ابوبكر البيہقی فی ''سننه الكبرٰی' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 20568 اخرجه ابويعلى الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ،1984ء، رقم الحديث: 1219 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 184

وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا، أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا. فَيَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ

فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

وَكَانَ يُقَالُ: ذٰلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص سے واقف ہوں جو جہنم میں سب سے آخر میں نکلے گا اور جنت میں سب سے آخر میں جائے گا۔ یہ وہ شخص ہوگا جو جہنم سے سرین کے بل نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ وہاں آئے گا اور اسے یوں محسوس ہوگا جیسے جنت بھر چکی ہے۔ وہ واپس جائے گا اور کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ! اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ وہاں آئے گا تو اسے یوں محسوس ہوگا کہ جیسے وہ بھر چکی ہے۔ وہ واپس آئے گا اور کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ! تمہیں جنت میں دنیا اور اس جتنی دس گنا زیادہ جگہ ملتی ہے (راوی کہتے ہیں: یہاں حدیث کے الفاظ میں کچھ اختلاف تھے) تو وہ کہے گا: کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ جب کہ تو بادشاہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوئیں۔ (آپ نے فرمایا:) یہ جنت میں سب سے کم درجے والے شخص کے لئے ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 51 باب صفة الجنة والنار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 73 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6202)

•••———•••———•••

أدنى أهل الجنة منزلة فيها

سب سے کم مرتبے کا مالک جنتی

﴿118﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا؛ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا، أَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ؛ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا عِيسَى، فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ

مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُوْنِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي؛ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ؛ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتّٰى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا تو وہ یہ کہیں گے: کاش! کوئی ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے' تاکہ ہمیں اس صورتحال سے نجات ملے' وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح کو پھونک دیا اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں تو وہ جواب دیں گے میں یہ نہیں کرسکتا۔ وہ اپنی غلطی کو یاد کریں گے اور کہیں گے تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا تھا۔

لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ انہیں اپنی غلطی یاد آجائے گی تو وہ کہیں گے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے' تو وہ کہیں گے: میں یہ کام نہیں کرسکتا' انہیں اپنی غلطی یاد آجائے گی: تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا۔

لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ یہ کہیں گے: میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ انہیں بھی اپنی غلطی یاد آجائے گی۔ وہ کہیں گے: تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں یہ کام نہیں کرسکتا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی گئی ہے۔

لوگ میرے پاس آئیں گے' میں اپنے پروردگار سے اجازت مانگوں گا جب میں اس کا دیدار کروں گا۔ تو میں سجدے میں چلا جاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے اس حالت میں رہنے دے گا پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ، مانگو دیا جائے گا، کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائیگی۔ میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا میں اپنے پروردگار کی ایسی حمد بیان کروں گا جو: مجھے اس وقت تعلیم دے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال دوں گا اور انہیں جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر میں واپس آؤں گا اور اسی طرح سجدے میں چلا جاؤں گا (راوی بیان کرتے ہیں) تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر جہنم میں وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روک لیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 51 باب صفة الجنة والنار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 74 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6197)

﴿119﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ؛ فَيَأْتُوْنَ

إِبْـرَاهِيـمَ، فَيَـقُـوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰـكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ؛ فَيَأْتُوْنَ مُوسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ
عَـلَيْـكُـمْ بِـعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ؛ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰـكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ؛ فَيَأْتُوْنِي فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي
الْآنَ، فَـأَحْـمَـدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَـهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ،
وَاشْـفَـعْ تُشَـفَّـعْ؛ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي، أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِّنْ إِيمَانٍ،
فَـانْـطَـلِـقُ فَـأَفْـعَـلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَـهُ سَاجِدًا؛ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ
يُسْـمَـعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ؛ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي، أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِّنْ إِيمَانٍ؛ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ؛ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَـهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا
مُـحَـمَّـدُ ارْفَـعْ رَأْسَكَ، وَقُـلْ يُسْـمَـعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ؛ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِي، أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ
فَـأَخْـرِجْ مَـنْ كَـانَ فِـي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ
أَعُـوْدُ الـرَّابِـعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَـهُ سَاجِدًا؛ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ
تُـعْـطَـهْ، وَاشْـفَـعْ تُشَـفَّـعْ؛ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيمَنْ قَالَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي
وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

قیامت کا دن ہوگا لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شفاعت کریں وہ کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا' تم لوگ ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ خلیل الرحمٰن ہیں لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ یہ کہیں گے: میں یہ نہیں کرسکتا تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہ کہیں گے: میں یہ نہیں کرسکتا تم عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ ہیں اور اس کا کلمہ ہیں لوگ عیسیٰ کے پاس آئیں گے تو وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔

لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا: ہاں! میں ہی یہ کام کرسکتا ہوں پھر میں اپنے پروردگار سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت ملے گی پھر وہ اس وقت مجھے حمد کا طریقہ الہام کرے گا جو مجھے اس وقت پتہ نہیں ہے میں اس حمد کے مطابق اس کی حمد بیان کروں گا اور اس کی بارگاہ میں سجدے میں چلا جاؤں گا تو وہ فرمائے گا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ بولو تمہاری بات سنا جائے گا مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی' تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! میری امت میری امت (کو بخش دے) وہ فرمائے گا: تم جاؤ اور ہر اس شخص کو نکال دو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے تو میں آؤں گا اور ایسا ہی کروں گا پھر اس کی حمد بیان کروں گا اس کی بارگاہ میں سجدہ کروں گا تو کہا جائے گا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ اور بولو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا' شفاعت کرو قبول کی جائے گی تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! میری امت' میری امت۔ تو وہ فرمائے گا: جاؤ اور

میں سے ہر اس شخص کو نکالو جس کے دل میں ذرّے کے جتنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) رائی کے دانے جتنا ایمان موجود ہے اسے وہاں سے نکال دو تو میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں جاؤں گا اور پھر اس کی حمد بیان کروں گا اور پھر اس کی بارگاہ میں سجدے میں چلا جاؤں گا تو وہ فرمائے گا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ اور بولو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار! میری امت' میری امت (کو بخش دے) تو وہ فرمائے گا جاؤ اور جس شخص کے دل میں کم سے کم تر سے کم تر' جو کے دانے کے وزن جتنا بھی ایمان ہو تو اسے بھی جہنم سے نکال دو تو میں آؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔

پھر میں چوتھی مرتبہ آؤں گا اور اسی طرح حمد بیان کروں گا اور پھر میں سجدے میں چلا جاؤں گا تو کہا جائے گا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ بولو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! مجھے اجازت دیں ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا ہوا ہو؟ تو وہ فرمائے گا: میری عزت وجلال کی قسم اور کبریائی اور عظمت کی قسم! میں اس میں سے اس شخص کو ضرور نکالوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا ہوا ہو۔

أخرجه البخاري في: 97 كتاب التوحيد: 36 باب كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 75 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 7072)

120 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذٰلِكَ يُجْمَعُ النَّاسُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ؛ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ، عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي؛ اذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلٰى نُوحٍ؛ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ؛ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلٰى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ؛ وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلٰى مُوسٰى فَيَأْتُونَ مُوسٰى، فَيَقُولُونَ: يَا

مُوسَى أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ
فِيْهِ فَيَقُوْلُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ
أُوْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِي، اذْهَبُوْا إِلٰى عِيسٰى؛ فَيَأْتُوْنَ عِيسٰى، فَيَقُوْلُوْنَ
أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ
اشْفَعْ لَنَا، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيسٰى، إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ
يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِي، اذْهَبُوْا إِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ؛ فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ
اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ
فَأَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِي
ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ؛ فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ
فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ
النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ
كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا
گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت پسند تھا آپ نے اسے دانت کے ذریعے نوچا اور پھر فرمایا: قیامت کے دن میں
ہوں گا' کیا تم جانتے ہو وہ کیسے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ پہلے اور بعد والے سب لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرے گا پکارنے والا
سکے گا اور دیکھنے والا انہیں دیکھ سکے گا سورج قریب آ چکا ہوگا لوگ انتہائی اضطراب و پریشانی میں ہوں گے
رکھتے ہوں گے اور جس کو وہ برداشت نہیں کر سکتے ہوں گے لوگ کہیں گے: کیا تم لوگ یہ دیکھ نہیں رہے
ہے؟ کیا تم یہ تلاش نہیں کرتے کہ کوئی شخص تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟ تو بعض
تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے۔

پھر وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے آپ تمام بنی نوع انسان کے والد ہیں
کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے اور آپ کے اندر اپنی روح کو پھونکا ہے اس نے فرشتوں کو حکم دیا
سجدہ کیا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں آپ دیکھ رہے ہیں ہم جس پریشانی کا شکار ہیں
ہیں جو مصیبت ہمیں لاحق ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میرا پروردگار آج اتنا غضبناک ہے اس سے پہلے
تھا اور اس کے بعد بھی اتنے غضب میں نہیں ہوگا اور اس نے مجھے درخت کے پاس جانے سے منع کیا
اس لئے مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ! تم حضرت نوح علیہ السلام
یہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں

مبعوث کیا گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندہ قرار دیا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں! کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ ہم جس پریشانی میں مبتلا ہیں‘ تو وہ کہیں گے: آج میرا پروردگار جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا‘ میں نے پروردگار سے ایک دعا کی تھی‘ اپنی قوم کے خلاف اس لئے مجھے صرف اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اور صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ!

لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی ہیں اہل زمین میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں‘ کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہم جس مصیبت کا شکار ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے: آج میرا پروردگار جتنے غضب میں ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا میں نے تین مرتبہ خلاف واقعہ بات کہی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وہ یاد آجائیں گی تو وہ یہ کہیں گے: آج مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم موسیٰ کے پاس جاؤ!

وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ذریعے آپ کو فضیلت عطا کی ہے آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ کہ ہم کس مصیبت کا شکار ہیں؟ تو وہ یہ کہیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے اتنا غضبناک کبھی نہیں تھا اور اس کے بعد بھی اتنا غضبناک کبھی نہیں ہوگا میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں ملا تھا اس لئے مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ

تو وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول ہیں اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف القاء کیا‘ اس کی روح ہیں آپ نے بچپن میں جھولے کے اندر لوگوں سے کلام کیا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ ہم جس مصیبت کا شکار ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے! میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور اس کے بعد بھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا۔ انہیں اپنی کوئی غلطی یاد نہیں آئے گی۔ لیکن وہ یہی کہیں گے: مجھے صرف اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم میری بجائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔

تو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور بولیں گے: آپ اللہ کے رسول ہیں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ تمام ذنب کی مغفرت کر دی ہے آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں آپ دیکھ نہیں رہے ہم کس مصیبت کا شکار ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر میں وہاں سے چلوں گا اور عرش کے پاس آجاؤں گا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ کروں گا اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد اور اپنی تعریف کے بارے میں جو کلمات مجھے بتائے گا وہ اس نے اس سے پہلے کسی کو بھی نہیں بتائے ہوں گے۔ (میں ان کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا) پھر کہا جائے گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے سر کو اٹھاؤ! مانگو جو مانگو دیا

جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا میری اُمت اے پروردگار! میری اُمت اے پروردگار! میری اُمت اے پروردگار! تو کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنی اُمت کو دائیں طرف والے دروازے سے جنت میں داخل کروان سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا یہ لوگ دوسرے دروازوں میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہوں گے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جنت کے دو دروازوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 17 سورة الإسراء: 5 باب ذرية من حملنا مع نوح

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 78 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4435)

•••————•••————•••

اختباء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعوة الشفاعة لأُمته

نبی اکرم ﷺ کا اپنی مخصوص دعا کو اپنی امت کی شفاعت کیلئے سنبھال کر رکھنا

﴿121﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأُرِيْدُ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے میں یہ چاہتا ہوں اگر اللہ نے چاہا، تو میں نے اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے سنبھال کر رکھا ہے۔

أخرجه البخاري في: 97 كتاب التوحيد: 31 باب قوله تعالى (قل لو كان البحر مدادًا لكلمات ربي)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 82 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 7036)

﴿122﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤَالاً أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَتْ. فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر نبی نے کوئی چیز مانگی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ہر نبی کی مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ کرتا ہے تو وہ مستجاب ہوتی ہے، میں نے اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے (سنبھال کر) رکھا ہے۔

أخرجه البخاري في: 80 كتاب الدعوات: 1 باب لكل نبي دعوة مستجابة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 82 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5946)

•••————•••————•••

في قوله تعالى: (وأنذر عشيرتك الأقربين)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''

123 حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ)، قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ، لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لاَ أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

﴿٭﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اور اپنے رشتہ داروں کو ڈراؤ'' تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ یا شاید اس کی مانند کوئی لفظ ارشاد فرمایا۔ تم اپنے آپ کو سیدھا کرلو۔ میں اللہ کے مقابلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا اے عبد مناف کے بچو! میں اللہ کے مقابلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ اے عبدالمطلب کے بیٹے عباس! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ اے محمد کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا! تم مجھ سے میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو لیکن میں اللہ کے مقابلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔

أخرجه البخاري في: 55 كتاب الوصايا: 11 باب هل يدخل النساء والولد في الأقارب
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 82 (جهانگيرى صحيح بخارى مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2602)

124 حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ: يَا صَبَاحَاهْ فَقَالُوْا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوْا إِلَيْهِ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ

رقم الحديث: 123

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **204** اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننہ'' طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحدیث: **2732** اخرجه ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **883** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ، **1993**ء، رقم الحدیث: **646** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبرٰی'' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ، **1994**ء، رقم الحدیث: **12428** اخرجه ابوعبداللہ البخاری فی ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت، لبنان، 1409ھ، **1989**ء، رقم الحدیث: **48** اخرجه ابن راہویہ الحنظلی فی ''مسندہ'' طبع مکتبہ الایمان، مدینہ منورہ، (طبع اول) 1412ھ، **1991**ء، رقم الحدیث: **228** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبرٰی'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: **6471**

خَيْلاً تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ، قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا لَّكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ (تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ)

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ'' (ایک روایت میں یہ الفاظ بھی شامل ہیں)

''اور ان میں سے جو لوگ مخلص ہیں''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ صفا پہاڑ پر چڑھے آپ نے بلند آواز میں کہا' سب لوگ ادھر آؤ! لوگوں نے کہا: یہ کیا ہوا؟ پھر سب لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو گئے' آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کے اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر نکل کر تم پر حملہ کر دے گا تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے تو انہوں نے کہا: ہمیں کبھی آپ سے جھوٹ سننے کا تجربہ نہیں ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں سخت عذاب سے پہلے ڈرا رہا ہوں' ابولہب نے کہا: تم برباد ہو جاؤ کیا تم نے اسی لئے ہمیں جمع کیا تھا وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں اور وہ خود بھی برباد ہو جائے''۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 111 سورة تبت يدا أبي لهب وتب: 1 باب حدثنا يوسف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 83 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4687)

•••————•••————•••

شفاعة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأبي طالب والتخفيف عنه بسببه

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب ابوطالب کی شفاعت کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان کیلئے تخفیف ہونا

﴿125﴾ حديث الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَارٍ وَّلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو کیا فائدہ پہنچایا کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتے رہے اور آپ کی وجہ سے لوگوں سے ناراض ہوتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے والے گڑھے میں ہوتے۔

أخرجه البخاري في: 63 كتاب مناقب الأنصار: 40 باب قصة أبي طالب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 84 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3670)

﴿126﴾ حديث أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ کے سامنے آپ کے چچا کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید انہیں قیامت کے دن میری شفاعت فائدہ دے اور انہیں جہنم کے اوپر والے حصے میں رکھا جائے۔ جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی اور اس کے نتیجے میں ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

أخرجه البخاري في: 63 كتاب مناقب الأنصار: 40 باب قصة أبي طالب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 84 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 3672)

•••———•••———•••

أهون أهل النار عذابًا

وہ شخص جسے جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا

﴿127﴾ حديث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ

✧✧ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے انگارہ رکھ دیا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 51 باب صفة الجنة والنار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 84 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6193)

•••———•••———•••

موالاة المؤمنين ومقاطعة غيرهم والبراءة منهم

اہل ایمان کے ساتھ دوستی رکھنا اور دوسرے (مذاہب کے ماننے والوں سے) لاتعلقی اختیار کرنا اور ان سے برأت ظاہر کرنا

﴿128﴾ حديث عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث 127

اخرجه أبوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 8732

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ: إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فلاں کی آل' فلاں کی آل میرے مددگار نہیں ہیں میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مسلمان ہیں۔

البتہ ان لوگوں کے ساتھ میرا تعلق رشتہ داری کا ہے جس کا فائدہ میں انہیں پہنچاؤں گا یعنی میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 14 باب يبل الرحم ببلالها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 85 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5644)

•••————•••————•••

الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب

اس بات کی دلیل کہ مسلمانوں کے کچھ گروہ کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے

﴿129﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ

ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت کا ایک گروہ جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک دار ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اپنی چادر کو سنبھالتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے ان میں شامل کر دے' پھر ایک اور انصاری شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے تو آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر بازی لے گیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 50 باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب

رقم الحديث 128

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 215 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 17837

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 85 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6176)

﴿130﴾ حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ (لاَ يَدْرِي الرَّاوِي أَيَّهُمَا قَالَ) مُتَمَاسِكُونَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بعضًا، لاَ يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے ستر ہزار افراد (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سات لاکھ افراد ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر جنت میں داخل ہوں گے۔ ان میں سے پہلا شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک آخری شخص داخل نہیں ہو جاتا (یعنی جنت میں سب ایک ساتھ داخل ہوں گے) اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 51 باب صفة الجنة والنار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 86 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6187)

﴿131﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلاَنِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُوْنَ أُمَّتِي، فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهُ؛ ثُمَّ قِيْلَ لِي انْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ، فَقِيْلَ لِي انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ، فَقِيْلَ هٰؤُلاَءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هٰؤُلاَءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ؛ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ، وَلٰكِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَلٰكِنَّ هٰؤُلاَءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لاَ يَتَطَيَّرُوْنَ وَلاَ يَسْتَرْقُونَ وَلاَ يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: میرے سامنے امتوں کو پیش کیا گیا پھر نبی گزرنا شروع ہوئے کسی نبی کے ساتھ ایک شخص تھا کسی نبی کے ساتھ دو شخص تھے کسی نبی کے ساتھ کچھ لوگ تھے کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جنہوں نے افق کو بھر دیا تھا میں نے یہ امید کی کہ یہ میری امت کے لوگ ہوں گے تو مجھے بتایا گیا یہ حضرت موسیٰ اور ان کی قوم ہیں پھر مجھ سے کہا گیا: آپ جائزہ لیں میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا انہوں نے افق کو بھر دیا گیا تھا تو مجھے کہا گیا آپ جائزہ لیں یہاں سے لے کر وہاں تک میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جنہوں نے افق کو بھر دیا ہوا تھا تو بتایا گیا: یہ آپ کی امت ہے جن کے ہمراہ ستر ہزار ایسے افراد ہیں جو جنت

حساب کے بغیر داخل ہوں گے۔

پھر لوگ ادھر اُدھر ہوگئے نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی مزید وضاحت نہیں کی نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے سے کہنے لگے جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم زمانہ شرک میں پیدا ہوئے تھے ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں البتہ یہ لوگ ہمارے اولاد ہوگی اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو فال نہیں نکالتے اور (زمانہ جاہلیت کا) دم نہیں کرتے اور داغ نہیں لگواتے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔

حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کیا: یارسول اللہ! میں ان میں سے ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور بولے: میں ان میں سے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 76 كتاب الطب: 42 باب من لم يرق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 86 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5420)

﴿132﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا نصف ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے؟ مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا نصف ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان لوگ داخل ہوں گے اور (قیامت کے دن) مشرکین کے درمیان تمہاری حیثیت وہی ہوگی جو کسی سیاہ بال والے بیل کے جسم میں سفید بال کی ہوتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو سرخ بیل کی جلد پر سیاہ بال کی ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 45 باب كيف الحشر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 87 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6163)

•••———•••———•••

قوله يقول الله لآدم : أخرج بعث النار من كل ألف تسعمائة وتسعة وتسعين

فرمانِ نبوی ہے: "اللہ تعالیٰ حضرت آدمؑ سے فرمائے گا ہر ایک ہزار میں سے 999 لوگ جہنم کیلئے نکال لو"

﴿133﴾ حديث أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ: يَقُوْلُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ، تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، فَذَاكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ قَالَ: أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْ يَّأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفًا وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي فِيْ يَدِهٖ إِنِّيْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُوْنُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي فِيْ يَدِهٖ إِنِّيْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُوْنُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ، أَوِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! وہ جواب دیں گے میں حاضر ہوں۔ بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں جانے والوں کو نکالو! وہ دریافت کریں گے: جہنم میں جانے والے کون لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حاملہ عورت اپنے حمل کو ضائع کر دے گی اور تم لوگ لوگوں کو مدہوش دیکھو گے جب کہ وہ لوگ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات لوگوں پر بڑی شاق گزری۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ ایک شخص ہم میں سے کون ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو یاجوج اور ماجوج کے ایک ہزار لوگ ہوں گے اور تم میں سے ایک شخص ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہلِ جنت کا ایک تہائی حصہ ہو گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے اس پر الحمدللہ کہا اور اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہلِ جنت کا نصف ہو گے اور تمہاری مثال دیگر امتوں کے درمیان یوں ہوگی جیسے سیاہ بیل کی کھال پر سفید بال ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گدھے کی ٹانگ پر داغ ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: باب قوله عز وجل إن زلزلة الساعة شيء عظيم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 88 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6165)

کتاب الطهارة

طہارت کا بیان

•••———•••———•••

وجوب الطهارة للصلاة

نماز کیلئے طہارت کا واجب ہونا

﴿134﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ بے وضوء شخص کی نماز کو قبول نہیں کرتا جب وہ وضوء کرلے (تو وہ قبول کرلیتا ہے۔)

أخرجه البخاري في: 90 كتاب الحيل: 2 باب في الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 89 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6554)

•••———•••———•••

صفة الوضوء وكماله

وضو کا طریقہ اور اس کا کمال

﴿135﴾ حديث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاَثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ إِلَى

رقم الحديث: 135

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 226 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 106 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 64 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننہ" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 693 اخرجه ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 418 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 3

الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✧✧ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن منگوایا اور تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین، تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک تین، تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس طرح وضو کرنے کے بعد دو نوافل اس طرح ادا کرے کہ اس کے خیالات منتشر نہ ہوں تو اس شخص کے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 24 باب الوضوء ثلاثا ثلاثا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 89 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 158)

•••——•••——•••

في وضوء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان

136 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سُئِلَ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكْفَأَ عَلٰى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ حضرت عبداللہ نے پانی کا برتن منگوایا اور حاضرین کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق وضو کر کے دِکھایا۔ پہلے آپ نے برتن کے ذریعے اپنے ہاتھوں پر پانی انڈیل کر انہیں تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ پانی میں ڈال کر تین مرتبہ پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا پھر اپنا ہاتھ پانی میں ڈال کر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ پانی میں ڈال کر ... سے پیچھے کی طرف اور پھر واپس آگے ہاتھ لا کر سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 39 باب غسل الرجلين إلى الكعبين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 90 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 184)

•••——•••——•••

الإيتار في الاستنثار والاستجمار

(وضو میں) ناک میں پانی ڈالتے ہوئے (اور استنجاء میں) پتھر استعمال کرتے ہوئے طاق تعداد کا خیال رکھنا

﴿137﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وضو کرنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ ناک میں پانی ڈالے اور ڈھیلے استعمال کرنے والے شخص کو طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 25 باب الاستنثار في الوضوء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 90 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 159)

﴿138﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ

رقم الحديث: 137

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 27 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 88 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 406 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى، تحقيق فواد عبدالباقى، رقم الحديث: 33 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، 1407ه، 1987ء، رقم الحديث: 703 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 7220 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 1436 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 75 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 44 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 238 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ه 1985ء، رقم الحديث: 127 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ه/1983ء، رقم الحديث: 3608

رقم الحديث: 138

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 238 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 90 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 149 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 96 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 227

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کر لے تو اسے تین مرتبہ ناک صاف کرنی چاہیے شیطان اس کی ناک کی جڑ میں رات بسر کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 11 باب صفة إبليس وجنوده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 91 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3121)

وجوب غسل الرجلين بكمالهما

پورے پاؤں کو دھونا فرض ہے

﴿139﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا، وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلاَةُ، وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا، فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے تھے جب آپ ﷺ ہم سے ملے تو نماز کا وقت کم رہ گیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے' جلدی میں ہم نے پاؤں پر مسح کیا تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے دو یا تین مرتبہ فرمایا'' جہنمی ایڑھیاں برباد ہوں۔''

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 3 باب من رفع صوته بالعلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 91 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 60)

﴿140﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

كَانَ يَمُرُّ وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ؛ فَقَالَ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ، فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

✧✧ (محمد بن زیاد کہتے ہیں) ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گزرے' لوگ اس وقت وضو کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا' اچھی طرح وضو کرو کیونکہ میں نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بعض ایڑھیوں کو جہنم کا عذاب ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 29 باب غسل الأعقاب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 91 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 163)

رقم الحديث: 139

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 241 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 6976 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 166 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 5885 ذكره ابوبكر البيهقى فى ''سننه الكبرىٰ' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 325

استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء

وضو میں چمک اور روشنی کو زیادہ کرنا مستحب ہے

﴿141﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ

✧✧ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری امت کو قیامت کے دن' وضو کے اثرات کی بدولت' چمکدار پیشانیوں والے' کہہ کر بلایا جائے گا۔ اس لئے تم میں سے جو بھی شخص اپنی چمک میں اضافہ کرسکتا ہو وہ ایسا کرے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 3 باب فضل الوضوء والغر المحجلون من آثار الوضوء.

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 92 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 136)

•••———•••———•••

السواك

مسواک کا بیان

﴿142﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : 141

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 246 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 9184 ذکره ابوبکر البيہقی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 262

رقم الحديث : 142

اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالکتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحديث: 1484 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 967 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1069 اخرجه ابوبکر بن خزيمة النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع المکتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 140 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی ''المستدرک'' طبع دارالکتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 516 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 3034 ذکره ابوبکر البيہقی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 144 اخرجه ابويعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ 1984ء، رقم الحديث: 6617 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2328

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے اپنی امت (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) لوگوں کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 8 باب السواك يوم الجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 92 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 847)

﴿143﴾ حديث أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ، يَقُوْلُ: أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِيْ فِيْهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنے ہاتھوں سے مسواک کر رہے تھے' مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُع اُع کر رہے تھے یوں جیسے قے کر رہے ہوں۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 73 باب السواك

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 92 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 241)

﴿144﴾ حديث حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوص فَاهُ بِالسِّوَاكِ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہونے کے بعد مسواک کے ذریعے منہ صاف کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 73 باب السواك

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 92 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 242)

•••———•••———•••

خصال الفطرة

فطری خصائل

﴿145﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالاِسْتِحْدَادُ،

رقم الحديث: 144

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 255 اخرجه ابوداؤد سجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 55 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2

نَتْفُ الْإِبْطِ، وتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فطرت پانچ چیزیں ہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا۔

أخرجه البخاري في: 77 كتاب اللباس: 63 باب قص الشارب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 92 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5550)

﴿146﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ، وَفِّرُوا اللِّحى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مشرکین کی مخالفت کرو! داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو۔

أخرجه البخاري في: 77 كتاب اللباس: 64 باب تقليم الأظفار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 93 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5553)

﴿147﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحى

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مونچھوں کو چھوٹی کرواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

أخرجه البخاري في: 77 كتاب اللباس: 65 باب إعفاء اللحى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 93 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5554)

•••———•••———•••

الاستطابة

پاکیزگی کا حصول

﴿148﴾ حديث أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

قَالَ أَبُوْ أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّأْمَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالَى

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم پاخانہ کرنے کے لئے آؤ تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور اس کی طرف پیٹھ نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم شام آئے ہم نے وہاں بیت الخلاء دیکھے جو قبلے کی سمت میں بنے ہوئے تھے تو ہم منہ موڑ کر بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 29 باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 93 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 386)

﴿149﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّهُ كَانَ يَقولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّنَا، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلاً بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے' لوگ کہتے ہیں کہ رفع حاجت کے وقت قبلہ یا بیت المقدس کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیے۔ میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا' میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کررہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ بیت المقدس کی طرف تھا۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 12 باب من تبرز على لبنتين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 93 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 145)

﴿150﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک دن میں کسی کام سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کررہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ اس وقت شام کی طرف تھا اور آپ کی پشت قبلے کی طرف تھی۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 14 باب التبرز في البيوت

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 94 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 147)

رقم الحديث : 150

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 456 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 23 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 1421 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ه/1983ء، رقم الحديث: 13312 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 22 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 440 اخرجه ابوجعفر الطحاوي في "شرح معاني الآثار" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، الطبعة الاولىٰ، 1399ه، رقم الحديث: 6108

النهي عن الاستنجاء باليمين
دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

﴿151﴾ حديث أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''کوئی بھی شخص پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے اور بیت الخلاء میں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 18 باب النهي عن الاستنجاء باليمين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 94 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 152)

•••———•••———•••

التيمن في الطهور وغيره
طہارت وغیرہ میں دائیں طرف سے پہل کرنا

﴿152﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

رقم الحديث: 151

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 267 اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 31 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 24 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 310 اخرجه ابومحمد الدارمي في ''سننه'' طبع دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 673 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 19438 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1434 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 68 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 29 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 542

رقم الحديث: 152 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 268 اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4140 اخرجه ابو عيسى الترمذي في ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 608 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 112 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے، غرضیکہ ہر کام میں، دائیں طرف سے آغاز کرنے کو پسند کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 21 باب التيمن في الوضوء والغسل
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 94 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 166)

•••———•••———•••

الاستنجاء بالماء من التبرز

پاخانہ کے بعد پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

153 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِّنْ مَاءٍ وَّعَنَزَةً، يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور کوئی دوسرا لڑکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جاتے، ہمارے پاس پانی اور نیزہ ہوتا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے ذریعے استنجا کرلیں۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 17 باب حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 95 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 151)

154 حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کردیتا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم (بول و براز کے مقام کو) دھو لیتے۔

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: **152** :لبنان، رقم الحدیث: **401** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **24671** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحدیث: **1091** اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390ھ/1970ء**، رقم الحدیث: **9**[illegible] اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411ھ/ 1991ء**، رقم الحدیث: **116** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحدیث: **407** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404ھ-1984ء**، رقم الحدیث: **4851** اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1410** اخرجہ ابن راہویہ الحنظلی فی "مسندہ" طبع مکتبہ الایمان، مدینہ منورہ، طبع اول، **1412ھ/1991ء**، رقم الحدیث: **1462**

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 56 باب ما جاء في غسل البول

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 95 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 214)

•••———•••———•••

المسح على الخفين

موزوں پر مسح کرنا

﴿155﴾ حديث جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَسُئِلَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کر لیا اور پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کر لی ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 25 باب الصلاة في الخفاف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 95 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 380)

﴿156﴾ حديث حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشَى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ، فَبَالَ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے اچھی طرح یاد ہے ایک دفعہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کی آڑ میں چلے گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا' میں دور جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کیا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقب میں کھڑا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے۔

رقم الحديث : 155

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 272 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: **93** اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: **543** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: **19191** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' **1414**ه/**1993**ء' رقم الحديث: **1336** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' **1404**ه/**1983**ء' رقم الحديث: **2421** اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبی' بيروت' قاهره' رقم الحديث: **797** اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' طبع ثانی' **1403**ه' رقم الحديث: **757** اخرجه ابوبكر الكوفی' فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودی عرب' طبع اول' **1409**ه' رقم الحديث: **1857**

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 61 باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 95 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:223)

157 حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ بھی پانی کے برتن کے ہمراہ آپ کے پیچھے چل دیئے جب نبی اکرم ﷺ فارغ ہوئے تو حضرت مغیرہ نے آپ ﷺ کو وضو کروانا شروع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور وضو کے دوران موزوں پر مسح کیا۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 48 باب المسح على الخفين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 95 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:200)

158 حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ؛ فَأَخَذْتُهَا، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي؛ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن لاؤ میں نے اسے پکڑا۔ نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے وہاں آپ ﷺ نے اپنی حاجت پوری کی۔ اس وقت آپ ﷺ نے ایک شامی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی آستین میں سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تو وہ تنگ تھی تو آپ ﷺ نے نیچے کی طرف سے اپنا ہاتھ نکالا میں نے آپ ﷺ کی طرف پانی انڈیلا۔ آپ ﷺ نے نماز کے لئے وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کرنے کے بعد نماز ادا کی۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 7 باب الصلاة في الجبة الشامية

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 96 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:356)

159 حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ: نَعَمْ؛ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں شریک تھا، آپ۔

دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ اپنی سواری سے اترے اور تشریف لے گئے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں میری نظروں سے اوجھل ہو گئے، پھر آپ تشریف لائے میں نے برتن سے آپ پر پانی انڈیلا آپ نے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں بازو دھوئے، آپ نے اونی جبہ پہن رکھا تھا، آپ اپنی کلائیاں اس میں سے نہیں نکال سکے۔ آپ نے جبے کے نیچے سے انہیں باہر نکالا اور دونوں کلائیوں کو دھویا، پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا میں آگے بڑھا تا کہ آپ کے موزے اتاروں آپ نے فرمایا: انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے انہیں (یعنی دونوں پاؤں کو) وضو کی حالت میں ان (موزوں) میں داخل کیا تھا۔ (حضرت مغیرہ فرماتے ہیں) پھر آپ نے ان دونوں پر مسح کرلیا۔

أخرجه البخاري في: 77 كتاب اللباس: 11 باب جبة الصوف في الغزو

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 96 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5463)

•••———•••———•••

حكم ولوغ الكلب

کتے کے (برتن میں) منہ ڈالنے کا حکم

160 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رقم الحديث : 160

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت، لبنان، رقم الحديث: **280** اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **73** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **63** اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **366** اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)، رقم الحديث: **65** اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **737** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **7341** اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **1298** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **97** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **69** ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب، **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **1076** اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، **1405**ھ **1985**ء، رقم الحديث: **256** اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **11566** اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبى، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **2417** اخرجه ابن راهويه الحنظلى فى "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول)، **1412**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **39**

جب کتا کسی برتن میں سے پانی پی لے تو اسے سات مرتبہ دھولو۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 33 باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 97 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 170)

•••———•••———•••

النهي عن البول في الماء الراكد

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

﴿161﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو چل نہ رہا ہو' پیشاب نہ کرے کیونکہ اسی میں غسل کرنا ہوتا ہے۔"

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 68 باب البول في الماء الدائم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 97 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 236)

•••———•••———•••

وجوب غسل البول وغيره من النجاسات إذا حصلت في المسجد وأن الأرض تطهر بالماء من غير حاجة إلى حفرها

پیشاب یا اس کے علاوہ دیگر کوئی نجاست مسجد میں گر جائے تو اسے دھونا واجب ہے' نیز زمین پانی کے ذریعے ہی پاک ہو جاتی ہے اسے کھودنے کی ضرورت نہیں ہے

﴿162﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوْا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزْرِمُوْهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے ایک دن مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسے مارنے کے

رقم الحديث: 161

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 855 خرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1367

لئے بڑھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کچھ نہ کہو! پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوا کر اس جگہ بہا دیا۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 35 باب الرفق في الأمر كله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 97 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5679)

•••————•••————••••

حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله

دودھ پیتے بچے کے پیشاب کا حکم اور اسے دھونے کا طریقہ

﴿163﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ، فَيَدْعُو لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِه، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تھا آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک بچے کو لایا گیا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس پر ڈال کر دھو دیا۔

أخرجه البخاري في: 80 كتاب الدعوات: 3 باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 98 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5994)

﴿164﴾ حديث أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيرٍ لَّمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِه، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

✧✧ سیدہ اُمِّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ وہ اپنے چھوٹے بچے' جس نے ابھی کچھ کھانا شروع نہیں کیا تھا' کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اس بچے نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اسے دھویا نہیں۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 59 باب بول الصبيان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 98 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 221)

•••————•••————•••

غسل المني في الثوب وفركه

کپڑے میں لگی ہوئی منی کو دھونا اور اسے کھرچنا

﴿165﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سُئِلَتْ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهِ، بُقَعُ الْمَاءِ

✧✧ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا' اگر کپڑے کو منی لگ جائے (تو اس کا کیا حکم ہے؟) تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو دھو یا کرتی تھی جبکہ دھونے سے پانی کا نشان ان میں باقی ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 64 باب غسل المني وفركه وغسل ما يصيب المرأة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 98 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز ،رقم الحدیث:228)

•••———•••———•••

نجاسة الدم وكيفية غسله

خون کا نجس ہونا اور اسے دھونے کا طریقہ

﴿166﴾ حديث أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ

رقم الحديث : **165**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **289** ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرٰی' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحديث: **3982**

رقم الحديث : **166**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه''، طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **360** اخرجه ابو عيسیٰ الترمذی، فی ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **138** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام ، **1406ھ، 1986ء**، رقم الحديث: **293** اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **629** اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، **1407ھ، 1987ء**، رقم الحديث: **772** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **26965** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت ، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحديث: **1396** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390ھ/1970ء**، رقم الحديث: **275** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرٰی'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411ھ/ 1991ء**، رقم الحديث: **285** ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرٰی' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحديث: **37** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404ھ/1983ء**، رقم الحديث: **287** اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1638** اخرجه ابوبكر الحميدی فی ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاہره ، رقم الحديث: **320** اخرجه ابوبكر الصنعانی فی ''مصنفه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت لبنان، (طبع ثانی) **1403ھ**، رقم الحديث: **1223**

قَالَ: تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ

✧✧ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ ایک خاتون بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اگر کسی عورت کے کپڑوں کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے اچھی طرح مل کر پانی سے دھو لے پھر اس پر پانی چھڑکے اور پھر انہی کپڑوں میں نماز ادا کرے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 63 باب غسل الدم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 99 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 225)

•••———•••———•••

الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه

پیشاب کے نجس ہونے کی دلیل اور اس (کے چھینٹوں) سے بچنے کا وجوب

﴿167﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ؛ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ؛ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا' ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی وضاحت کی' ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹہنی منگوائی اس کے دو حصے کیے اور دونوں میں سے ہر قبر پر ایک حصہ رکھ دیا۔ عرض کی گئی' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہیں ہو جاتی ہیں اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 56 باب ما جاء في غسل البول

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 99 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 215)

كتاب الحيض
حیض کا بیان

•••———•••———•••

مباشرة الحائض فوق الْإِزار
حیض والی عورت کے ساتھ تہبند کے اوپر مباشرت کرنا

﴿168﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا، أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب ہم (یعنی نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات) میں سے کوئی حائضہ ہوتی اور نبی اکرم ﷺ اس سے مباشرت کا ارادہ کرتے تو اسے ازار باندھنے کا حکم دیتے پھر اس سے مباشرت کر لیتے۔ پھر سیّدہ عائشہ صدیقہ نے (راوی کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا تم میں سے کون اپنی خواہش پر اس طرح قابو رکھ سکتا ہے جیسے نبی اکرم کو اپنی خواہش پر قابو تھا۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 5 باب مباشرة الحائض

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 99 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 296)

﴿169﴾ حديث مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

رقم الحديث : 168

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 293 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 267 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 286 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 635 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1046 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 26093

قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ، أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ

✧✧ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتی تو انہیں حکم دیتے اور وہ ازار باندھ لیتی تھیں۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 5 باب مباشرة الحائض

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 100 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 297)

•••————•••————•••

الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد

حیض والی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹنا

﴿170﴾ حديث أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيْلَةٍ، حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي؛ فَقَالَ: أَنُفِسْتِ قُلْتُ: نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ

✧✧ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ لحاف میں لیٹی ہوئی تھی' مجھے حیض آ گیا تو میں وہاں سے اُٹھی اور حیض کے مخصوص کپڑے پہن لیے۔ آپ نے دریافت کیا' کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی' جی ہاں! آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بُلایا تو میں آپ ﷺ کے ہمراہ لحاف میں لیٹ گئی۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 22 باب من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 100 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 317)

﴿171﴾ حديث أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ

✧✧ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں' نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیتی تھی۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 21 باب النوم مع الحائض وهي في ثيابها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 100 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 316)

•••————•••————•••

جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله

حیض والی عورت کا اپنے شوہر کا سر دھونا اوراس کی کنگھی کرنا جائز ہے

﴿172﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے آپ اس وقت مسجد میں ہوتے تھے۔ میں کنگھی کر دیا کرتی تھی لیکن آپ اپنے گھر میں صرف قضائے حاجت کے لیے تشریف لاتے تھے جبکہ آپ نے اعتکاف کیا ہوتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 33 كتاب الاعتكاف: 3 باب لا يدخل البيت إلا لحاجة

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 100 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1925)

﴿173﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ مباشرت کیا کرتے تھے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔ آپ مسجد سے اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے حالانکہ آپ حالت اعتکاف میں ہوتے تھے۔ میں اسے دھویا کرتی تھی جبکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

أخرجه البخاري في: 33 كتاب الاعتكاف: 4 باب غسل المعتكف

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 101 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1926)

﴿174﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

رقم الحديث : 174: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **301** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **260** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ/**1986**ء، رقم الحديث: **273** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **634** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **798** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/**1991**ء، رقم الحديث: **267** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **1392** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ/**1984**ء، رقم الحديث: **4727** اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **169** اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) **1412**ھ/**1991**ء، رقم الحديث: **1029**

حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِي فِيْ حَجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرأُ الْقُرْآنَ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میری گود میں سر رکھ لیتے تھے میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی مگر آپ ﷺ قرآن کی تلاوت کرلیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 3 باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 101 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 293)

•••———•••———•••

المذى

مذی (کا حکم)

﴿175﴾ حديث عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ ابْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ؛ فَقَالَ: فِيْهِ الْوُضُوءُ

✧✧ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: میری مذی بکثرت خارج ہوتی تھی مجھے اس (کے حکم کے بارے میں) نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے شرم آتی تھی اس لئے میں نے مقداد بن اسود سے کہا: وہ نبی اکرم ﷺ سے اس کا حکم دریافت کریں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس کے خروج کی صورت) میں وضو لازم آتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 34 باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 101 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 176)

•••———•••———•••

جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له

جنبی شخص کا سونا جائز ہے تاہم اس کیلئے وضو کرنا مستحب ہے

﴿176﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

رقم الحديث: 176

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 305 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 222 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 256 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 584 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحديث: 2078 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24129

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شرم گاہ کو دھو کر نماز کے وضوء کی طرح' وضو کرلیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 27 باب الجنب يتوضأ ثم ينام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 101 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:284)

﴿177﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وضو کرنے کے بعد جنبی سوسکتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 26 باب نوم الجنب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 102 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:283)

﴿178﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ رات کے وقت انہیں جنابت لاحق ہوجاتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنی شرم گاہ کو دھو کر وضو کر کے سوجایا کرو۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 27 باب الجنب يتوضأ ثم ينام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 102 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:286)

﴿179﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج

رقم الحديث : 177

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 306 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 585 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحديث: 230 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1215 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 9060 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 913

کے ہاں تشریف لے جاتے تھے (اور غسل کے بغیر ان سب سے یکے بعد دیگرے صحبت کرلیا کرتے تھے) اس وقت آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کی تعداد نو تھی۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 34 باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 102 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 280)

•••———•••———•••

وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها

اگر عورت کی منی خارج ہو جائے تو اس پر غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے

﴿180﴾ حديث أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ، فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ، تَعْنِي، وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ: نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

✧✧ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ محترمہ اُم سلیم' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بولیں: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا اگر کسی عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل فرض ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر اسے پانی (مادہ منویہ کا نشان) نظر آ جائے تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اپنا چہرہ ڈھانپتے ہوئے بولیں' کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' ہاں! تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو' بھلا بچہ اس (ماں) سے مشابہت کیوں رکھتا ہے؟

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 50 باب الحياء في العلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 102 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 130)

رقم الحديث: 180

اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی، تحقیق فواد عبدالباقی، رقم الحدیث: 116 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 313 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 197 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 26546 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1165 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 794 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، طبع ثانی 1403ھ، رقم الحدیث: 1094 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 201 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 763 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان، مدینه منوره، طبع اول، 1412ھ/1991ء، رقم الحدیث: 1819 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہره، رقم الحدیث: 298

صفة غسل الجنابة

غسل جنابت کا طریقہ

181 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعَرِه، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ غسل جنابت کا آغاز کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے' پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر ان کے ذریعے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر دونوں ہاتھوں کے ذریعے تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے اور پھر پورے جسم پر پانی بہادیتے۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 1 باب الوضوء قبل الغسل

رقم الجزء 1 رقم الصفحة: 103 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:245)

182 حديث مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا،

قَالَتْ: صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلاً، فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ، فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ، فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَى

رقم الحديث : 181

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 316 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 244 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 104 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحدیث: 247 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 98 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 748 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 24692 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 9916 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 242 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 246 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 782 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 4430 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1474 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 163 اخرجه ابن راہویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان، مدینه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحدیث: 560

رَأْسِه، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْه، ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ، فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا

✧✧ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا' آپ نے پہلے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر اپنی شرم گاہ کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر مٹی سے ملا پھر اسے دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا چہرہ دھویا پھر اپنے سر پر پانی بہایا پھر وہاں سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے پھر آپ کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا لیکن آپ نے اسے استعمال نہیں کیا۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 7 باب المضمضة والاستنشاق في الجنابة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 103 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 256)

﴿183﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ غسلِ جنابت کے وقت تھوڑا سا ''حلاب'' یا اس جیسی کوئی اور چیز لے کر اپنی ہتھیلی پر ڈالتے پھر پہلے سر کے دائیں حصے پر لگاتے پھر بائیں حصے پر لگاتے اور پھر دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر کے درمیانی حصے میں لگاتے۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 6 باب من بدأ بالحلاب أو الطيب عند الغسل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 104 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 255)

•••———•••———•••

القدر المستحب من الماء فِيْ غسل الجنابة

غسل جنابت کیلئے پانی کی مستحب مقدار کا بیان

﴿184﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جسے ''فرق'' کہا جاتا تھا۔

رقم الحديث : 183

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 318 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 240 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 424 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 835

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 2 باب غسل الرجل مع امرأته

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 104 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 247)

185 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ، فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا؛ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ (قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ)

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے غسل کا طریقہ دریافت کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی کا برتن منگوایا جس میں پانی کی مقدار ایک صاع کے قریب تھی پھر انہوں نے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا اس وقت ہمارے اور ان کے درمیان پردہ موجود تھا۔ (یہ ابوسلمہ کا بیان)

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 3 باب الغسل بالصاع ونحوه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 104 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 248)

186 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ، أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک صاع سے لے کر پانچ مُد کی مقدار کے برابر پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے اور ایک مُد کے برابر پانی سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

رقم الحديث: 184

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 77 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 231 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 750 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 24643 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1111 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 250 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 234 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 846

رقم الحديث: 185: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 320 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 227 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 25150

رقم الحديث: 186: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 326 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 92 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 56 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 346 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان،

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 47 باب الوضوء بالمد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 104 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 198)

•••———•••———•••

استحباب إفاضة الماء على الرأس وغيره ثلاثا

سر اور (جسم) پر تین مرتبہ پانی بہانا مستحب ہے

﴿187﴾ حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا، وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ، كِلْتَيْهِمَا

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین مرتبہ اس طرح پانی ڈالتا ہوں (حضرت جبیر کہتے ہیں) پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اشارہ کیا۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 4 باب من أفاض على رأسه ثلاثا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 105 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 251)

﴿188﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بقیہ رقم الحدیث: 186: رقم الحدیث: 267 اخرجہ ابومحمد الدارمی فی "سننہ" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 688 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر رقم الحدیث: 14289 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 885 اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 4858 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 3438 اخرجہ ابن راہویہ الحنظلی فی "مسندہ" طبع مکتبہ الایمان، مدینہ منورہ، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحدیث: 1270 اخرجہ ابومحمد الکسی فی "مسندہ" طبع مکتبۃ السنۃ، قاہرہ، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحدیث: 1070 اخرجہ ابوبکر الکوفی، فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 706

رقم الحدیث: 187: اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 239 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 250 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 575 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر رقم الحدیث: 16826 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 948 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 1480 اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 7397 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث: 995 اخرجہ ابوبکر الکوفی، فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 695 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 804

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ هُوَ وَأَبُوهُ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِينِي، فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعَرًا، وَخَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ

✧✧ امام ابوجعفر (امام باقر) بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ وہ اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے' کچھ اور حاضرین بھی موجود تھے جنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تمہارے لیے ایک صاع (پانی کی مقدار) کافی ہے تو ایک شخص بولا' میرے لیے تو یہ کافی نہیں ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ بولے: جس ہستی کے بال تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے زیادہ بہتر تھے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے لیے تو اتنی مقدار کافی ہوتی تھی۔ (ابوجعفر کہتے ہیں) اس کے بعد حضرت جابر نے ہمیں نماز پڑھائی اس وقت آپ نے صرف ایک کپڑا (یعنی صرف تہبند یا پاجامہ) پہن رکھا تھا۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 3 باب الغسل بالصاع ونحوه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 105 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 249)

•••———•••———•••

استحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك في موضع الدم

حیض کے بعد غسل کرنے والی عورت کیلئے' خون کے مقام پر' مشک لگی ہوئی روئی استعمال کرنا مستحب ہے

189۔ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، قَالَ: خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ: تَطَهَّرِي بِهَا، قَالَتْ: كَيْفَ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي بِهَا فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ تَتَبَعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ دریافت کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غسل کا طریقہ بتایا اور یہ ہدایت کی کہ تم ایک کپڑا لے کر طہارت حاصل کرو اس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کس طرح طہارت حاصل کروں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اس کے ذریعے طہارت حاصل کرو اس نے عرض کی' کس طرح؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سبحان اللہ! طہارت حاصل کرو۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر سمجھایا

رقم الحديث: 189

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 642 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 332 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 819 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه متنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 167

کہ اس کے ذریعے خون کی جگہ صاف کرلیا کرو۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 13 باب دلك المرأة نفسها إذا تطهرت من المحيض

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 105 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 308)

•••————•••————•••

الستحاضة وغسلها وصلاتها

مستحاضہ، اس کا غسل اور اس کی نماز

﴿190﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَلاَ أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ، إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، فاطمہ بنت ابوحبیش نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، مجھے استحاضہ کی شکایت ہے اور میں پاک نہیں ہو پاتی، کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں" نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ حیض نہیں بلکہ کسی دوسری رگ کا خون ہے جب تمہارے مخصوص ایام آئیں تو تم نماز پڑھنا چھوڑ دو اور جب وہ دن گزر جائیں تو خون کو دھو کر نمازیں پڑھنا شروع کردو تاہم ہر نماز کے وقت وضو ضرور کیا کرو یہاں تک کہ وہی مخصوص ایام دوبارہ آجائیں۔

أخرجه البخاري في: كتاب الوضوء: 63 باب غسل الدم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 106 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 226)

رقم الحديث: 190

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **333** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **280** اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **125** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **212** اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **621** اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: **135** اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **774** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **25663** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **1348** اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرک" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان **1411**ھ/**1990**ء، رقم الحديث: **618** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **217** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **1430**

﴿191﴾ حديث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، فَقَالَ: هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اُم حبیبہ کو سات سال استحاضہ کی شکایت رہی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اس لیے وہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 26 باب عرق الاستحاضة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 106 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 321)

•••———•••———•••

وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة

حیض والی عورت پر روزے کی قضاء واجب ہوگی' نماز کی نہیں

﴿192﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

رقم الحديث : 191

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 285 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی ''جامعه''، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1539

رقم الحديث : 192

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 335 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 262 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی ''جامعه''، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 130 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 382 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 361 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 24082 اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 980 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی ''صحیحه'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1001 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1349 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1570 اخرجه ابویعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 2367 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی ''مصنفه'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث: 1277 اخرجه ابوبکر الکوفی، فی ''مصنفه'' طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 7239 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبرٰی'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 1371 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبرٰی'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 2627 اخرجه ابن راہویه الحنظلی فی ''مسنده'' طبع مکتبه الایمان، مدینه منوره، (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1384

أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهَا: أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ: أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ، أَوْ قَالَتْ: فَلَا نَفْعَلُهُ

✧✧ ایک عورت نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' کیا پاک ہونے کے بعد ہمیں نمازوں کی قضا ادا کرنا ہوگی؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' کیا تم ''حروریہ'' ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں بھی حیض آیا کرتا تھا لیکن آپ نے تو ہمیں اس کا حکم نہیں دیا۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 20 باب لا تقضي الحائض الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 106 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 315)

•••————•••————•••

تستر المغتسل بثوب ونحوه

غسل کرنے والا شخص کپڑے وغیرہ کے ذریعے پردہ کرے گا

193 حديث أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ،

قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، قَالَتْ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ؛ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ؛ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَّجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ، فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِيءٍ، قَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ: وَذَاكَ ضُحًى

✧✧ سیدہ اُم ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تانا ہوا تھا۔ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں اُم ہانی بنت ابوطالب ہوں۔ آپ نے فرمایا اُم ہانی کو خوش آمدید! جب آپ غسل کرکے فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے' آپ نے آٹھ رکعت ادا کیں۔ اس وقت آپ نے ایک کپڑا اوڑھا ہوا تھا۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی' یارسول اللہ! میرے بھائی یہ چاہتے ہیں کہ وہ اس شخص کو قتل کردیں لیکن میں نے پناہ لی ہے وہ ہبیرہ کا بیٹا فلاں شخص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُم ہانی جسے تم نے پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ سیدہ اُم ہانی بیان کرتی ہیں یہ چاشت کا وقت تھا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 4 باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 107 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 350)

•••————•••————•••

جواز الاغتسال عريانًا في الخلوة

تنہائی میں' برہنہ ہوکر غسل کرنا جائز ہے

﴿194﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ؛ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى أَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ، فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَخَرَجَ مُوْسٰى فِي إِثْرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ إِلٰى مُوسٰى، فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ؛ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا

فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' بنی اسرائیل برہنہ ہوکر ایک ساتھ غسل کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ لیا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کے افراد آپس میں یہ کہتے تھے' خدا کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ اس لیے غسل نہیں کرتے کہ ان کی شرم گاہ میں کوئی عیب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ غسل کرتے وقت اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگنے لگا' حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے بھاگے' اے پتھر! میرے کپڑے! اے پتھر! میرے کپڑے! جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو برہنہ حالت میں بھاگتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اعتراف کیا' خدا کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جسم میں کوئی عیب نہیں ہے (وہ پتھر ایک جگہ رُک گیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کپڑے پہن کر اسے مارنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے' اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پتھر کو چھ یا سات ضربیں لگائیں۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 20 باب من اغتسل عريانًا وحده في الخلوة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 107 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 274)

•••———•••———•••

الاعتناء بحفظ العورة

ستر کے پردے کا خیال رکھنا

رقم الحديث: 194

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **339** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **8158** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **6211**

﴿195﴾ حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ، وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ؛ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ؛ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے دیگر لوگوں کے ہمراہ پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند باندھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ اے بھتیجے! تم اگر اسے اتار دو اور اسے اپنے کندھوں پر پتھر کے نیچے رکھ لو (تو یہ مناسب ہوگا) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے کندھوں پر رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہو کر گر گئے اس کے بعد کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برہنہ حالت میں نہیں دیکھا گیا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 8 باب كراهية التعري في الصلاة وغيرها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 108 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 357)

•••———•••———•••

إنما الماء من الماء

منی کے خروج سے غسل واجب ہوتا ہے

﴿196﴾ حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ، فَقَالَ: نَعَمْ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلوایا جب وہ آئے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں عجلت کا شکار کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو

رقم الحديث: 196

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 345 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 606 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 11178 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 749 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 1295 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2185 اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 961

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کو جلدی ہو یا انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو کرنا لازم ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 34 باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 109 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 178)

﴿197﴾ حديث أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے (یعنی حضرت ابی نے) عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے اور اسے انزال نہ ہو (تو اس کا کیا حکم ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا' عورت (کی شرمگاہ سے) لگنے والی (رطوبت یا نجاست) کو دھولے اور پھر وضو کرکے نماز پڑھے۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 29 باب غسل ما يصيب من فرج المرأة

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 109 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 289)

﴿198﴾ حديث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ؛ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جب کوئی شخص صحبت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' وہ نماز کی طرح کا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بولے' میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 34 باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 109 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 177)

رقم الحديث : 197

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 346 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 21125 ذكره ابوبكر البيہقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 747

رقم الحديث : 198

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 347 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 458 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 127 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 227

نسخ (الماء من الماء) ووجوب الغسل بالتقاء الختانين

منی کے خروج سے غسل واجب ہونے کا حکم منسوخ ہے صرف شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل واجب ہوجاتا ہے

﴿199﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْل

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے اور اسے مشقت میں مبتلا کرے (یعنی صحبت کرے) تو اس پر غسل واجب ہوجائے گا۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 28 باب إذا التقى الختانان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 110 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 287)

•••———•••———•••

نسخ الوضوء مما مست النار

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو (ٹوٹ جانے کا حکم) منسوخ ہے

﴿200﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحديث : 199

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 348 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 216 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 191 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 761 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 9096 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1178

رقم الحديث : 200 :اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 355 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 187 اخرجه ابو عيسی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1836 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی، تحقيق فواد عبدالباقی، رقم الحديث: 48 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 988 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1143 اخرجه ابوبکر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المکتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 38 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 4691 ذکره ابوبکر البيهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 689

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانہ کا گوشت تناول کیا اور پھر (ازسرِنو) وضو کیے بغیر نماز ادا کی۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 50 باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 110 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 204)

201 حديث عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✧✧ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے پھر نماز کا وقت ہوا تو آپ نے چھری رکھی اور (ازسرِنو) وضو کیے بغیر نماز ادا کی۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 50 باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 110 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 205)

202 حديث مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✧✧ اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں گوشت تناول کیا اور پھر دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کی۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 51 باب من مضمض من السويق ولم يتوضأ

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 110 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 207)

203 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحديث: 201

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 355 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ه، 1987ء، رقم الحديث: 727 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 17288 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 1141 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 693 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1255

رقم الحديث: 202

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 356 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 26856

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: إِنَّ لَـهُ دَسَمًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دودھ پیا اور پھر کلی کرنے کے بعد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 52 باب هل يمضمض من اللبن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 110 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 208)

•••—————•••—————•••

الدليل على أن من تيقن الطهارة ثم شك في الحدث فله أن يصلي بطهارته

اس بات کی دلیل کہ جس شخص کو باوضو ہونے کا یقین ہو پھر اسے وضو ٹوٹنے کے بارے میں شک ہو تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسی وضو کے ذریعے نماز پڑھ لے

﴿**204**﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : **203**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **358** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **196** اخرجه ابوعيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **89** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **187** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **49** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **1951** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ه/**1970**ء، رقم الحديث: **47** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ه/**1993**ء، رقم الحديث: **1158** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ه، **1984**ء، رقم الحديث: **2418** اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، طبع ثاني، **1403**ه، رقم الحديث: **683** اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول، **1409**ه، رقم الحديث: **628** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ه/**1991**ء، رقم الحديث: **192** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **721** اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، **1408**ه/**1988**ء، رقم الحديث: **649**

رقم الحديث : **204**: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **361** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **176** اخرجه ابوعيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **75** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **160** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **514** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **8351** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ه، **1987**ء، رقم الحديث: **721** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه"

أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

✧✧ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی' جس شخص کو نماز کے دوران یہ وہم ہو کہ شاید اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے (تو اسے کیا کرنا چاہئے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: وہ اس وقت تک نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بو محسوس نہ ہو۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 4 باب لا يتوضأ من الشك حتى يستيقن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 111 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 137)

•••———•••———•••

طهارة جلود الميتة بالدباغ

دباغت کے ذریعے مردار کی کھال پاک ہو جاتی ہے

205 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا، قَالُوْا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ؛ قَالَ: إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک مردار بکری دیکھی جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو صدقے کی طور پر دی گئی تھی۔ یہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی کھال کے ذریعے فائدہ کیوں نہیں حاصل کرتے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھانا حرام ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 61 باب الصدقة على موالي أزواج النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 111 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1421)

•••———•••———•••

بقيه حاشيه رقم الحديث: **204**:

طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ه/**1970**ء، رقم الحديث: **24** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ه/**1983**ء، رقم الحديث: **9230** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ه-**1984**ء، رقم الحديث: **1249** اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت لبنان، (طبع ثاني) **1403**ه، رقم الحديث: **533** اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) **1409**ه، رقم الحديث: **8004** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **555** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت، لبنان، **1411**ه/ **1991**ء، رقم الحديث: **152** اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **413**

التیمم

تیمّم کا بیان

206۔ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي؛ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ؛ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوْا: أَلَا تَرَى إِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؛ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُوْ بَكْرٍ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، فَتَيَمَّمُوا؛ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے جب ہم بیداء یا شاید ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گم ہوگیا اس کی تلاش کے لیے نبی اکرم ﷺ وہیں رُک گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ لوگ بھی

رقم الحديث : 206

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 367 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 317 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 310 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: 120 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 746 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24344 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1300 اخرجه ابوبكر بن خزيمه النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 261 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 299 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 934 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 129 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، طبع اول، 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 966 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 1504 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 165 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، طبع ثاني، 1403ھ، رقم الحديث: 780

والے بھی وہیں ٹھہر گئے اس جگہ پانی موجود نہیں تھا' کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا' آپ نے ملاحظہ کیا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ہم سب کو کیسی پریشانی لاحق ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہم سب کو یہاں رُکنا پڑا ہے' ہمارے پاس پانی موجود نہیں ہے اور اس جگہ بھی پانی موجود نہیں ہے (سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے (خیمے میں) تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت میرے زانو پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بولے' تمہاری وجہ سے اللہ کے رسول ﷺ اور باقی سب لوگوں کو رُکنا پڑا ہے یہاں پانی موجود نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی ختم ہو چکا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی طرح (دھیمی آواز میں) مجھے ڈانٹتے رہے (بلکہ غصے کی شدت کی وجہ سے) میرے پہلو میں مارتے رہے لیکن نبی اکرم ﷺ کی نیند میں خلل آنے سے بچنے کے لیے میں نے حرکت نہیں کی۔ صبح جب نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے اس وقت قافلے والوں کے پاس (وضو کے لیے) پانی نہیں تھا' اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل کی' سب لوگوں نے تیمّم کر کے (نماز ادا کی) اسی موقع پر اسید بن حضیر نے یہ جملہ کہا تھا: ''اے آلِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے۔'' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں روانہ ہوتے وقت' میں جس اونٹ پر سوار ہوئی جب اسے اُٹھایا گیا تو وہ ہار اس کے نیچے موجود تھا۔

أخرجه البخاري في: كتاب التيمم: 1 باب حدثنا عبد الله بن يوسف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 111 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 327)

﴿207﴾ حديث عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيّ، فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ مُوْسٰى لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ أَنْ يَتَيَمَّموا

رقم الحديث: 207

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 685 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 453 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1509 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 26009 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2737 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 303 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 317 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1578 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 2638 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 364 اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 6710

الصَّعِيدَ قُلْتُ: وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ أَبُوْ مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا؛ فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ نَفَضَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ، أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

✧✧ شقیق بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا' حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ سے کہا: اگر کوئی شخص جنبی ہو جائے اور اسے ایک ماہ تک پانی نہ مل سکے تو کیا وہ اس تمام عرصے میں تیمم کر کے نماز پڑھتا رہے گا؟ حضرت عبداللہ نے جواب دیا: اگر اسے ایک ماہ تک بھی پانی نہ ملے تو بھی وہ تیمم نہ کرے۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا' آپ سورۂ مائدہ کی اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے جس میں تیمم کا حکم موجود ہے؟ حضرت عبداللہ نے جواب دیا: اگر ہم اس بارے میں لوگوں کو رخصت دینا شروع کر دیں تو وہ وقت دُور نہیں کہ جب اگر کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہو گا تو وہ بھی مٹی کے ذریعے تیمم کر لے گا۔ (شقیق کہتے ہیں) میں نے عرض کی: کیا آپ صرف اسی وجہ سے تیمم کو ناپسند کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ نے جواب دیا' ہاں! حضرت ابوموسیٰ نے کہا' کیا آپ نے وہ روایت نہیں سنی جس کے مطابق حضرت عمار نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بتایا تھا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی کام سے مجھے بھیجا' راستے میں میں جنبی ہو گیا' مجھے کہیں پانی نہیں ملا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا بالکل اسی طرح جیسے کوئی جانور لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے جب میں نے اس بات کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ تم یہ کر لیتے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر لگائے پھر انہیں جھاڑا اور پھر ان کے ذریعے اپنے بازوؤں اور پھر چہرے کا مسح کیا۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا' آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی۔

أخرجه البخاري في: 7 كتاب التيمم: 8 باب التيمم ضربة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 112 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 340)

﴿208﴾ حديث عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ؛ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ، وَنَفَخَ فِيهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

✧✧ (سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ میں جنابت کا شکار ہو گیا اور مجھے پانی دستیاب نہیں ہو سکا تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ (جو اس وقت وہاں موجود تھے) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو یاد ہے ایک مرتبہ سفر کے دوران ہمیں بھی یہی صورت لاحق ہوئی

تھی آپ نے نماز نہیں پڑھی تھی اور میں نے زمین پرلوٹ پوٹ ہوکر نماز پڑھ لی تھی اور جب میں نے اس بات کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا تھا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا' اور پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر مارکر پہلے ان پر پھونک ماری پھر ان کے ذریعے اپنے چہرے اور بازوؤں کا مسح کیا۔

أخرجه البخاري في: 7 كتاب التيمم: 4 باب المتيمم هل ينفخ فيهما

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 114 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 331)

209 حديث أَبِي الْجُهَيْمِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحرِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ. فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

(عمیر کہتے ہیں) ایک مرتبہ میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن یسار کے ہمراہ حضرت ابوجہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت ابوجہیم نے ہمیں بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ (بئر جمل) کی طرف تشریف لے جارہے تھے' راستے میں ایک شخص آپ ﷺ سے ملا اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا' آپ نے پہلے دیوار پر ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے اور بازوؤں پر مسح کیا (یعنی تیمم کیا) اور پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

أخرجه البخاري في: 7 كتاب التيمم في الحضر إذا لم يجد الماء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 114 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 330)

رقم الحديث: **208**

اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 323 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 312 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 570 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 18357 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1267 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 268 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 303 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 948 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 1607 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 638

رقم الحديث: **209**: اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 311 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 17576 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الآحاد والمثاني" طبع دارالراية، رياض، سعودى عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 2175

الدليل على أن المسلم لا ينجس

اس بات کی دلیل کہ مسلمان نجس نہیں ہوتا

﴿210﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ. فَانْسَلَلْتُ مِنْهُ وَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ؛ فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا أَبَا هِرٍّ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو میں اس وقت جنبی تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام لیا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتا رہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما ہوئے تو میں وہاں سے کھسک گیا' اپنے گھر آ کر میں نے غسل کیا اور دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف فرما ہی تھے آپ نے پوچھا' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے وجہ بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سبحان اللہ! اے ابو ہریرہ! مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 24 باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 115 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 281)

•••————•••————•••

ما يقول إذا أراد دخول الخلاء

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا پڑھیں

﴿211﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: **211** :اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث **375** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: **4** اخرجه ابو عیسی الترمذی فی "جامعه" طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: **5** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام **1406**ھ **1986**ء رقم الحدیث: **19** اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: **298** اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان **1407**ھ **1987**ء رقم الحدیث: **669** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاہرہ مصر رقم الحدیث: **11965** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرسالة بیروت لبنان **1414**ھ/**1993**ء رقم الحدیث: **1407** اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان **1390**ھ/**1970**ء رقم الحدیث: **69** اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان **1411**ھ/**1990**ء رقم الحدیث: **669** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان **1411**ھ **1991**ء رقم الحدیث: **19** ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب **1414**ھ **1994**ء رقم الحدیث: **458** اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام **1404**ھ **1984**ء رقم الحدیث: **3902**

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا مانگتے:

''اے اللہ! میں ناپاکیوں اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 9 باب ما يقول عند الخلاء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 115 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 142)

•••———•••———•••

الدليل على أن نوم الجالس لا ينقض الوُضوء

اس بات کی دلیل کہ بیٹھ کر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

212 حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلاً فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی اور نبی اکرم ﷺ مسجد کے کونے میں ایک صاحب کے ساتھ ہلکی آواز سے گفتگو کرتے رہے آپ نماز پڑھانے کے لئے اس وقت تشریف لائے جب (کچھ) لوگ سو چکے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 27 باب الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 115 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 616)

رقم الحديث: 212

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 376 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 544 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی، فی ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 518 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 791 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 12663 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2035 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1527 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبریٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 866 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبریٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 588 اخرجه ابويعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 3309 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 1188

كتاب الصلاة

نماز کا بیان

•••———•••———•••

بدء الأذان

اذان کا آغاز

﴿213﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلاةَ، لَيْسَ يُنَادِى لَهَا؛ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوْقًا مِثْلَ بُوْقِ الْيَهُوْدِ؛ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَوَلاَ تَبْعَثُوْنَ رَجُلاً يُنَادِيْ بِالصَّلاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلاَلُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلاةِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے وقت اندازے کے ساتھ اکٹھے ہو جایا کرتے تھے اس وقت انہیں نماز کے لئے بلایا نہیں جاتا تھا ایک دن کچھ لوگ اس بارے میں بات کر رہے تھے' ان میں سے بعض نے یہ مشورہ دیا: جس طرح عیسائی بجاتے ہیں اس طرح باجا بجایا جائے' بعض نے کہا: یہودیوں کے بگل جیسا بگل بجایا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کسی آدمی کو مقرر کیوں نہیں کرتے' جو لوگوں کو نماز کے لئے بلایا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال (رضی اللہ عنہ)! تم اٹھو اور نماز کے لئے اعلان کرو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 1 باب بدء الأذان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 116 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 579)

•••———•••———•••

الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة

اذان (کے کلمات) جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں (کہنے کا) حکم ہے

﴿214﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے (نماز کے لیے بلانے کے لئے) آگ اور باجے کا ذکر کیا اور اس بات کو بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ ایسا کرتے ہیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا: وہ اذان (کے کلمات) کو جفت تعداد میں اور اقامت (کے کلمات) کو طاق تعداد میں کہیں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 1 باب بدء الأذان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 116 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 578)

•••———•••———•••

القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثم يسأل له الوسيلة

مؤذن کے الفاظ کی مانند پڑھنا (یعنی اذان کا جواب دینا) اس کے لئے جو اذان سنے، پھر اس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور آپ کے لیے وسیلے کی دعا کرنا

﴿215﴾ حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحدیث: 214: اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 378 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 729 اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1678 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 367 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 1804

رقم الحدیث: 215: اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 383 اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 522 اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعہ"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3614 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 673 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 70 اخرجہ ابوعبداللہ الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 148 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر رقم الحدیث: 11033 اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1686 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 411 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1637 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 1784 اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 1189

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کلمات کہو جو موذن کہہ رہا ہو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 7 باب ما يقول إذا سمع المنادى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 116 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 586)

•••———•••———•••

فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه

اذان کی فضیلت: شیطان کا اسے سن کر بھاگ جانا

﴿216﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے۔ اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے اور اتنی دور چلا جاتا ہے کہ اسے اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے پھر جب نماز کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے تو دوبارہ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے جب تکبیر ختم ہوتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے اور آدمی کے دل میں طرح طرح کے خیال پیدا کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو

رقم الحديث: 216

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 389 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 516 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 670 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: 152 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1204 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 8124 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1663 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 392 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1176 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3615 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2345 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، طبع ثاني 1403ھ، رقم الحديث: 3462

یاد کرو! یہاں تک کہ آدمی اسی کام میں مشغول ہو جاتا ہے اور اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 4 باب فضل التأذين
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 117 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 583)

•••———•••———•••

استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع وفي الرفع من الركوع وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود

تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے، دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرنا مستحب ہے جب آدمی سجدے سے اٹھے گا اس وقت اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے

﴿217﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَيَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا، جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر آجاتے تھے۔ اسی طرح جب آپ رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہتے تھے اس وقت بھی ایسا ہی کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس وقت بھی ایسا ہی کرتے تھے اور پھر سمع اللّٰہ لمن حمدہ پڑھا کرتے تھے۔ البتہ سجدوں کے درمیان آپ ﷺ ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 84 باب رفع اليد إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 117 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 703)

﴿218﴾ حديث مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا

✧✧ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب انہوں نے نماز ادا کی تو تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا۔ جب وہ رکوع میں جانے لگے تو رفع یدین کیا۔ جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا تو رفع یدین کیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ بھی ایسے ہی (رفع یدین) کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 84 باب رفع اليدين إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 118 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 704)

إثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة إلا رفعه من الركوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده

نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہنے کا اثبات' البتہ رکوع سے اٹھتے ہوئے ایسا نہیں کیا جائے گا بلکہ اس وقت سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا جائے گا

﴿219﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہی جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم سب کے مقابلے میں' میں سب سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مبارک کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 115 باب إتمام التكبير في الركوع
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 118 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 752)

﴿220﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ؛ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا؛ وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تھے تو اس وقت بھی تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے اپنی سر اٹھاتے تھے اس وقت سمع الله لمن حمده کہتے تھے اور پھر کھڑے ہوتے ہی ربنا لك الحمد کہا کرتے تھے پھر (سجدے میں جانے کے لئے) جھکتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک اٹھاتے تھے تو اس وقت تکبیر کہتے تھے پھر جب دوبارہ سجدے میں جاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تھے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔ پوری نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مکمل کر لیتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قعدہ کے بعد' دو رکعت ادا کرنے کے بعد' کھڑے ہوتے تھے تو اس وقت بھی تکبیر کہا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 117 باب التكبير إذا قام من السجود
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 118 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 756)

﴿221﴾ حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ؛ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی میرے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بھی تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدے میں گئے تو انہوں نے تکبیر کہی جب انہوں نے (سجدے سے) سر اُٹھایا تو تکبیر کہی جب دو رکعات کے بعد دوبارہ اُٹھے تو تکبیر کہی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اس نماز نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کر دی ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے (عین مطابق) نماز پڑھائی ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 116 باب إتمام التكبير في السجود

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 119 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 753)

•••———•••———•••

وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وأنه إذا لم يحسن الفاتحة ولا أمكنه تعلمها، قرأ ما تيسر له من غيرها

ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے جب آدمی صحیح طریقے سے سورہ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو اور اس کیلئے اسے سیکھنا بھی ممکن نہ ہو تو اسے سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن پاک کا جو بھی حصہ آتا ہو وہ تلاوت کرلے

﴿222﴾ حديث عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ،

رقم الحديث: 222

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 394 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 395 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 821 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه"، طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 822 اخرجه ابو عيسى الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 247 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2953 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 909 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 910 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورت الفاتحہ نہیں پڑھتا۔ اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث : 222: المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406ھ، 1986**ء رقم الحدیث: **911** اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **837** اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **838** اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **839** اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **840** اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **841** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404ھ۔1984**ء رقم الحدیث: **188** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **7400** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411ھ/ 1991**ء رقم الحدیث: **8012** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411ھ/ 1991**ء رقم الحدیث: **8013** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411ھ/ 1991**ء رقم الحدیث: **10982** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/ 1994**ء رقم الحدیث: **2193** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/1994**ء رقم الحدیث: **2194** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/1994**ء رقم الحدیث: **2195** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/ 1994**ء رقم الحدیث: **2196** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/1994**ء رقم الحدیث: **2197** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/ 1994**ء رقم الحدیث: **2199** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/ 1994**ء رقم الحدیث: **2298** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/ 1994**ء رقم الحدیث: **2740** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/ 1994**ء رقم الحدیث: **2741** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/ 1994**ء رقم الحدیث: **2754** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/ 1994**ء رقم الحدیث: **3765** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/ 1994**ء رقم الحدیث: **3767** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404ھ۔1984**ء رقم الحدیث: **6454** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الصغیر" طبع المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، **1405ھ 1985**ء رقم الحدیث: **211** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الصغیر" طبع المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، **1405ھ 1985**ء رقم الحدیث: **257** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، **1404ھ/ 1983**ء رقم الحدیث: **37** اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2561** اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی "مسندہ" طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: **386** اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی "مسندہ" طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: **974** اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، (طبع ثانی) **1403ھ** رقم الحدیث: **2768** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم

أخرجه البخاري في: كتاب الأذان: 95 باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها.
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 120 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 723)

﴿223﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ، وَإِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ، وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن نمازوں میں بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے۔ ہم بھی

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: 222: الحدیث: **7823** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **7888** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **9900** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **9934** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **10201** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **10324** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **22729** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **22801** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **25142** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **26399** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **776** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحدیث: **1782** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحدیث: **1784** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحدیث: **1786**

رقم الحدیث: 223:

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **396** اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **797** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406ھ، 1986ء**، رقم الحدیث: **969** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406ھ، 1986ء**، رقم الحدیث: **970** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **9378** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **7682** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحدیث: **1781** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحدیث: **1853** اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390ھ/1970ء**، رقم الحدیث: **547** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبری" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411ھ/ 1991ء**، رقم الحدیث: **1041** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبری" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411ھ/ 1991ء**، رقم الحدیث: **1042** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحدیث: **2200** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، [illegible] **1414ھ/ 1994ء**، رقم الحدیث: **2299** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الصغیر" طبع المکتب الاسلامی، [illegible] **1405ھ 1985ء**، رقم الحدیث: **1166** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین، [illegible] رقم الحدیث: **990**

تمہارے سامنے ان نمازوں میں بلند آواز میں قرأت کرتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کرتے تھے [illegible] ہم بھی ان نمازوں میں پست آواز میں قرأت کرتے ہیں۔ اگر تم سورۃ الفاتحہ کے علاوہ کوئی اور سورۃ نہیں پڑھتے تو بھی [illegible] جائز ہوگا لیکن اگر کوئی اور سورت پڑھ لیتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 104 باب القراءة في الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 120 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 738)

﴿224﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلاَثًا فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے ایک شخص بھی اندر آیا [illegible] کی اور پھر آ کر نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دے کر فرمایا: واپس جا کر (دوبارہ) نماز پڑھو کیونکہ تم نے (درحقیقت) نماز نہیں پڑھی وہ واپس گیا اس نے پہلے کی طرح نماز پڑھی اور پھر آ کر نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: واپس جا کر (دوبارہ) نماز پڑھو کیونکہ تم نے (درحقیقت) نماز نہیں پڑھی اس شخص نے عرض کی اس ذات کی قسم [illegible] آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں اس سے زیادہ اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا آپ مجھے (نماز پڑھنے کا طریقہ) سکھا دیجئے [illegible]

رقم الحديث: **224**: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: **856** اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: **303** اخرجه [illegible] النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام **1406**ھ **1986**ء رقم الحديث: **884** اخرجه [illegible] النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان **1390**ھ/**1970**ء رقم الحديث: **461** [illegible] النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان **1390**ھ/**1970**ء رقم الحديث: **590** اخرجه [illegible] فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان **1411**ھ/ **1991**ء رقم الحديث: **958** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء رقم الحديث: **2190** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء رقم الحديث: **2302** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه [illegible] مكه مكرمه سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء رقم الحديث: **2585** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه [illegible] مكرمه سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء رقم الحديث: **3758** اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث [illegible] شام **1404**ھ **1984**ء رقم الحديث: **6577**

اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو پہلے تکبیر کہو پھر تم قرآن کا جو بھی حصہ پڑھ سکتے ہو اس کی قرأت کرو پھر رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو اور پھر اُٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر اُٹھو اور اطمینان سے بیٹھو پوری نماز اسی طرح ادا کرو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 122 باب أمر النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذي لا يتم ركوعه بالإعادة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 120 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 724)

•••———•••———•••

حجة من قال لا يجهر بالبسملة

ان حضرات کی دلیل جو بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کے قائل نہیں ہیں

﴿225﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ، كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے آغاز میں (بلند آواز میں) سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 89 باب ما يقول بعد التكبير
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 121 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 710)

•••———•••———•••

التشهد في الصلاة

نماز میں تشہد

﴿226﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،
قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيْلَ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ؛ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ؛ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؛ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کررہے تھے۔ ہم نے پڑھا: اللہ تعالیٰ

کو سلام ہو اس کے بندوں سے پہلے جبرائیل کو سلام ہو، میکائیل کو سلام ہو، فلاں کو سلام ہو اور فلاں کو سلام ہو۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے ہماری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا

کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو یہ پڑھے:

''ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی آپ پر سلام ہو

برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو''۔

جب کوئی شخص نماز میں یہ پڑھ لے گا تو آسمان اور زمین میں موجود تمام نیک بندوں کو یہ سلام پہنچ

''میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے خاص بندے

بعد آدمی کو اختیار ہے کہ وہ جو چاہے پڑھے۔

أخرجه البخاري في: 79 كتاب الاستئذان: 3 باب السلام اسم من أسماء الله تعالى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 121 (جہانگیری صحیح بخاری)

•••———•••———•••

الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد

تشہد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

﴿227﴾ حديث كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: بَلَى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه

رقم الحديث : 227

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت

السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 976 اخرجه

العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 483 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب

1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1287 اخرجه ابوعوانة الشيباني في "مسنده" طبع

ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ 1993ء

"المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ 1990ء رقم الحديث: 4710

الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ 1983ء رقم الحديث: 241 اخرجه

دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 2368

الاسلامي دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء 202 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه"

لبنان طبع ثاني 1403ھ رقم الحديث: 3105 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه

اول 1409ھ رقم الحديث: 8631

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

﴿﴾ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ وہ تحفہ مجھے ضرور دیجئے۔ انہوں نے بتایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تو ہمیں سکھا دیا ہے کہ ہم آپ پر کیسے سلام بھیجیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسے پڑھا کرو۔

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے، اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 10 باب حدثنا موسى بن إسماعيل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 122 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:3190)

228 حديث أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

﴿﴾ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح پڑھو۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی ازواج' اُن کی ذریت پر' درود نازل کر' جیسے تو نے آل ابراہیم پر درود نازل کیا

رقم الحديث : 228

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 395 اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 979 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1294 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 905 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 23648 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 1652 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2685 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1217

ہے، حضرت محمد ﷺ اُن کی ازواج اور اُن کی ذریت پر برکت نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی' بیشک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 10 باب حدثنا موسى بن إسماعيل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 123 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3189)

•••———•••———•••

التسميع والتحميد والتأمين

سمع الله لمن حمده پڑھنا ربنا لك الحمد پڑھنا اور آمین کہنا

﴿229﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ؛ فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جب امام سمع الله لمن حمده پڑھے تو تم اللهم ربنا ولك الحمد پڑھو جس کا پڑھنا' فرشتوں کے پڑھنے کے ساتھ ہوا اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 125 باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 123 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 763)

﴿230﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِيْنَ. فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص آمین کہتا ہے اور آسمان میں موجود فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتی ہیں تو اس شخص کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 112 باب فضل التأمين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 124 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 748)

﴿231﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ؛ فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام غير المغضوب عليهم

ولا الضالین پڑھے تو تم آمین کہو کیونکہ جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے ساتھ ہو جائے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 113 باب جهر المأموم بالتأمين
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 124 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:749)

•••———•••———•••

ائتمام المأموم بالإمام

مقتدی کا امام کی پیروی کرنا

232۔ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا، فَقَعَدْنَا؛ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ؛ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا

◇◇ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے گر گئے تو آپ ﷺ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی، ہم نے بھی بیٹھ کر نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولك الحمد کہو جب وہ سجدے میں جائے تو تم بھی سجدہ کرو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 128 باب يهوي بالتكبير حين يسجد
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 124 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:772)

233۔ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ،

أَنَّهَا قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا. فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا؛ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا

◇◇ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر میں نماز ادا کی۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب آپ ﷺ بیمار تھے۔ آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ ﷺ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے

انہیں اشارہ کیا کہ وہ بیٹھ جائیں۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 51 باب إنما جعل الإمام ليؤتم به

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 125 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 656)

﴿234﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا. وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے تو تم ربنا ولک الحمد پڑھو۔ جب وہ سجدے میں جائے تو تم بھی سجدے میں چلے جاؤ۔ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 82 باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 125 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 701)

•••———•••———•••

استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس

جب امام کو کوئی عذر درپیش ہو جیسے کوئی بیماری سفر یا ان کے علاوہ تو اس کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا جو لوگوں کو نماز پڑھائے

﴿235﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ. قَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ: فَفَعَلْنَا. فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ. ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَفَاقَ؛ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ

أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ؛ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، وَكَانَ رَجُلاً رَقِيقًا: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ، فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ، لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ؛ فَلَمَّا رَاٰهُ أَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ؛ قَالَ: أَجْلِسَانِي إِلٰى جَنْبِهِ، فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ

قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَاتِ؛ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ: لاَ؛ قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ

✧✧ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید بیمار ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ تو ہم نے عرض کی: نہیں۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے بڑے ٹب میں پانی رکھو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھنے کا ارادہ کیا پھر اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے تو ہم نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لیے بڑے برتن میں پانی رکھو۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اعضاء کو دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ تو پھر ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے بڑے برتن میں پانی رکھو۔ پھر آپ تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے کچھ اعضاء کو دھویا اور پھر اٹھنے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' لوگ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز میں انتظار کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں وہ نمائندہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آپ کو ہدایت کی ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی تھے۔

انہوں نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم لوگوں کو نماز پڑھا دو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا: آپ زیادہ حقدار ہیں۔ پھر ان ایام کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی نماز پڑھاتے رہے۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مزاج میں کچھ بہتری محسوس ہوئی۔ آپ دو اشخاص کا سہارا لے کر باہر نکلے۔ ان دو میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے اس کے پہلو میں بٹھا دو۔ ان دونوں حضرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔

عبیداللہ بیان کرتے ہیں۔ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیث سناؤں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں سنائی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ سناؤ' میں نے ان کے سامنے وہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس میں سے کسی بھی بات پر اعتراض نہیں کیا' البتہ انہوں نے یہ دریافت کیا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں ان دوسرے صاحب کا نام بتایا تھا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے جواب دیا: نہیں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 51 باب إنما جعل الإمام ليؤتم به

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 126 (جہانگیری صحیح بخاری مترجمہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 655)

﴿236﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاهُ الأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ؛ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ (راوي الحديث) فَذَكَرْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ؛ فَقَالَ: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید بیمار ہو گئے' آپ کی بیماری بڑھ گئی تو آپ نے اپنی ازواج سے اجازت مانگی کہ آپ اپنی بیماری کے ایام میرے گھر میں بسر کریں۔ ازواج نے آپ کو اجازت دے دی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو افراد کے سہارے اپنے پاؤں گھسیٹتے ہوئے نکلے' آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان چل رہے تھے۔

عبیداللہ بیان کرتے ہیں' میں نے اس حدیث کا تذکرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا' جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو؟ وہ دوسرے صاحب کون تھے؟ جن کا نام سیدہ عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا۔ میں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے بتایا: وہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

أخرجه البخاري في: 51 كتاب الهبة: 14 باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 128 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2448)

﴿237﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ أَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلاً قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَّلَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّهُ لَنْ يَّقُوْمَ أَحَدٌ مَّقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس معاملے میں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار اس لئے کہا تھا' ایسا کرنے پر مجھے اس چیز نے برانگیختہ کیا' جو میرے دل میں یہ بات تھی کہ جو شخص آپ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے کبھی بھی محبت نہیں کریں گے اور میرا یہ خیال تھا جو بھی آپ کی جگہ پر کھڑا ہوگا وہ لوگوں کی نظروں میں برا بنا رہے گا اس لئے میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جگہ کسی اور کو نماز پڑھانے کے لئے کہیں۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 83 باب مرض النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 128 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4180)

﴿238﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ، فَقَالَ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رجلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ، فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ؛ فَخَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ فَصَلّٰى، فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّيْ أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَّتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ نے وصال فرمایا تھا' جب نماز کا وقت ہو گیا اذان دی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو ہدایت کرو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں! آپ کی خدمت میں عرض کی گئی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات دہرائی لوگوں نے بھی اپنی عرض دہرائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار اپنی بات کا تذکرہ کیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو' ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں' سیّدہ رضی اللہ عنہا بیان

کرتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی نبی اکرم ﷺ نے اپنے مزاج میں بہتری محسوس کی تو آپ دو لوگوں کے درمیان سہارا لے کر نکلے مجھے وہ منظر اچھی طرح یاد ہے درد کی شدت کی وجہ سے آپ اپنے پاؤں گھسیٹ رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ پر رہیں پھر آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔

نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی کر رہے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 39 باب حد المريض أن يشهد الجماعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 129 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 633)

239 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَّإِنَّهُ مَتٰى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ؛ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ قَالَ: إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ؛ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ؛ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهُ، ذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ؛ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْتَدِي أَبُوْ بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◇◇ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو قرأت نہیں کر سکیں گے' اگر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کر دیں تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے کہیں! تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات عرض کی) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طبیعت میں بہتری محسوس کی۔ آپ ﷺ دو حضرات کے

درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کو محسوس کیا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا (کہ وہ اپنی جگہ پر رہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں طرف آ کر تشریف فرما ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا کی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کررہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کررہے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 68 باب الرجل يأتم بالإمام ويأتم الناس بالمأموم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 130 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 681)

﴿240﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ، وَصَحِبَهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص اطاعت گزار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص اور صحابی ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ جب پیر کا دن ہوا تو لوگ نماز پڑھتے ہوئے صف بستہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور ہمیں دیکھنا شروع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھڑے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس وقت قرآن مجید کے ورق کی طرح تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے تو ہم نے یہ ارادہ کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خوشی میں اپنی نماز توڑ دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگے۔ وہ یہ سمجھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے تشریف لانے لگے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم نماز مکمل کرو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرادیا۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 46 باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 131 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 684)

﴿241﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا، فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ، وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ، فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک (نماز پڑھانے کے لئے) تشریف نہیں لائے' ایک دن جماعت کھڑی ہوئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے حجرہ مبارک) کے پردے کو اٹھایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک نظر آیا تو ہمارے نزدیک آپ کے چہرہ مبارک کی زیارت سے زیادہ پسندیدہ منظر اور کوئی نہیں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا: وہ آگے بڑھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرادیا اور پھر آپ (حجرے کے دروازے تک بھی نہیں) آسکے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 46 باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 132 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 649)

﴿242﴾ حديث أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِيْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کرگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: ابوبکر کو ہدایت کرو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: وہ نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عرض دوبارہ پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی لوگوں کو نماز پڑھائی۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 46 باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 132 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 646)

•••———•••———•••

تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام ولم يخافوا مفسدة بالتقديم

جب امام کی آمد میں تاخیر ہوجائے تو لوگوں کا کسی شخص کو آگے کر دینا تاکہ وہ انہیں نماز پڑھا دے جبکہ اس شخص کو آگے کرنے میں کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو

243 حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ: نَعَمْ فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ؛ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ. فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى. فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے ہاں صلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس دوران نماز کا وقت ہوگیا۔ موذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا' کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے۔ نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں گزرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے دوران توجہ نہیں دیتے تھے لیکن جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے توجہ کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کا حکم دیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے اور صف میں آکر شامل ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو دریافت کیا۔ اے ابوبکر! میں نے جب تمہیں ہدایت کی تھی تو پھر تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہیں رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو دیکھا ہے کہ تم بکثرت

تالیاں بجارہے تھے جب بھی کسی شخص کو نماز میں کوئی مسئلہ ہوتو وہ ''سبحان اللہ'' کہہ دیا کرے کیونکہ جب وہ ''سبحان اللہ'' کہے گا تو اس کی طرف توجہ مرکوز ہو جائے گی۔ تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے مخصوص ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 48 باب من دخل ليؤم الناس فجاء الإمام الأول فتأخر الآخر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 133 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 652)

•••———•••———•••

تسبيح الرجل وَتصفيق المرأة إِذا نابهما شيء فِي الصلاة

(نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کیلئے) ''سبحان اللہ'' پڑھنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کیلئے ہے جب انہیں نماز کے دوران اس کی ضرورت پیش آجائے

﴿244﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَآءِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنے کا حکم ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانے کا حکم ہے (یعنی امام کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے)

أخرجه البخاري في: كتاب العمل في الصلاة: 5 باب التصفيق للنساء.

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 134 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1146)

•••———•••———•••

رقم الحديث : 243

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 421 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 940 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 784 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی ''الموطا'' طبع داراحياء التراث العربی، تحقيق فواد عبدالباقی، رقم الحديث: 390 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 22867 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2260 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1574 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبری'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 524 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبری'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء، رقم الحديث: 3147 اخرجه ابويعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 7524 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/ 1983ء، رقم الحديث: 5693

الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها

اچھے طریقے سے، مکمل اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم

﴿245﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم یہ سمجھتے ہو میرا رخ اسی طرف ہے اللہ کی قسم! تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے میں تمہیں اپنی کمر کے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: كتاب الصلاة: 40 باب عظة الإمام بالناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 134 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:408)

﴿246﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي، وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، رکوع وسجود (مکمل طور پر) ادا کرو، اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ فرمایا) اپنی پشت کے پیچھے تمہیں دیکھتا ہوں جب تم رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ہو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 88 باب الخشوع في الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 135 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:709)

•••———•••———•••

النهي عن سبق الإمام بركوع أو سجود ونحوهما

امام سے پہلے رکوع یا سجدے وغیرہ میں جانے کی ممانعت صفوں کو درست کرنا اور انہیں قائم کرنا

رقم الحديث: 245

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 424 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 399 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 8011 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6337 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 6335 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1995 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاہره، رقم الحديث: 961

﴿247﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ، أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں ہے: جب کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھائے تو اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ (راوی کو شک ہے شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا) اس کی شکل کو گدھے جیسی بنا دے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 53 باب إثم من رفع رأسه قبل الإمام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 135 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 659)

تسوية الصفوف وإقامتها

صفیں درست کرنا اور انہیں قائم کرنا

﴿248﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : 247

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 623 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1316 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاہره مصر رقم الحديث: 7526 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاہره مصر رقم الحديث: 9885 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1600 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2431 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2432 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاہره مصر 1415ھ رقم الحديث: 3306

رقم الحديث : 248

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 433 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 668 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 993 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1263 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاہره مصر رقم الحديث: 13689 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2171 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4957 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ 1984ء رقم الحديث: 2997 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاہره مصر 1415ھ رقم الحديث: 475 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ 1983ء رقم الحديث: 1744 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1982

عَنِ النبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلاَةِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، صفیں درست رکھو کیونکہ صفیں درست کرنا نماز قائم کرنے کا حصہ ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 74 باب إقامة الصف من تمام الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 135 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:690)

﴿249﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صفیں قائم کرو کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 71 باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 135 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:686)

﴿250﴾ حديث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یا تو تم لوگ اپنی صفیں سیدھی کرلو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت پیدا کردے گا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 71 باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 135 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:685)

﴿251﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: 251

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 437 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 225 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 540 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 796 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 149 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 7724 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1659 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 391 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 387 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 1861 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحدیث: 6475

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کتنا ثواب ہے اور پھر انہیں اس کام کے لئے صرف قرعہ اندازی کے ذریعے ہی موقع مل سکتا ہو تو وہ قرعہ اندازی کریں گے اور اگر انہیں پتا چل جائے کہ جلدی نماز ادا کرنے کا کیا ثواب ہے تو وہ تیزی سے اس کی طرف آئیں گے اور اگر انہیں پتا چل جائے کہ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے میں) کتنا ثواب ہے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں گے خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 9 باب الاستهام في الأذان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 136 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 590)

•••———•••———•••

أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال

(باجماعت) نماز ادا کرنے والی خواتین کیلئے یہ حکم ہے کہ وہ مردوں کے پیچھے ہوں تو سجدے سے اس وقت تک سر نہیں اٹھائیں گی جب تک مرد اٹھ نہ جائیں

252 حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے بچوں کی طرح اپنی گردن پر ازار ڈالے ہوئے ہوتے تھے۔ خواتین کے لئے یہ حکم تھا کہ وہ اس وقت تک اپنا سر نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 6 باب إذا كان الثوب ضيقًا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 136 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 355)

•••———•••———•••

خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة وأنها لا تخرج مطيبة

خواتین کا مسجد میں جانے کیلئے (گھر سے) باہر نکلنا جبکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو' نیز عورت خوشبو لگا کر باہر نہیں نکلے گی

﴿253﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد میں جا کے لیے اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 116 باب استئذان المرأة زوجها في الخروج إلى المسجد وغيره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 137 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4940)

﴿254﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِيْ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک اہلیہ فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد آیا کرتی تھیں ان سے کہا گیا آپ کیوں گھر سے باہر آتی ہیں؟ جبکہ آپ کو پتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات اچھی نہیں لگتی اور انہیں اس بات پر غصہ آتا ہے اس خاتون نے جواب دیا: وہ مجھے روکتے کیوں نہیں ہیں؟ تو کہنے والے نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی کنیزوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجد میں آنے سے نہ روکو۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 13 باب حدثنا عبد الله بن محمد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 137 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 858)

﴿255﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

رقم الحديث: 255

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 445 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 569 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 468 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24646 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1698 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث 5155 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ/1984ء، رقم الحديث: 4493 اخرجه

قَالَتْ: لَوْ أَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ حالت پالیتے جو اس زمانے میں خواتین کی ہے (تو انہیں باہر نکلنے سے) اسی طرح منع کر دیتے جیسے بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کیا گیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 163 باب انتظار الناس قيام الإمام العالم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 137 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 831)

•••———•••———•••

التوسط في الْقِراءة فِي الصلاة الجهرية بين الجهر والإسرار إذا خاف من الجهر مفسدة

جہری نماز میں قرأت میں میانہ روی اختیار کی جائے گی جو زیادہ بلند آواز اور بالکل پست آواز کے درمیان میں ہوگی اگر آواز زیادہ بلند کرنے کے نتیجے میں فساد کا اندیشہ ہو

256 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا)

قَالَ: أُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى (وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا) لاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ حَتّٰى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ، وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلاَ تُسْمِعُهُمْ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً) أَسْمِعْهُمْ وَلاَ تَجْهَرْ حَتّٰى يَأْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْآنَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور تم اپنی نماز میں بلند آواز نہ کرو اور پست آواز بھی نہ کرو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں روپوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ جب آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے تو مشرکین اسے سن لیتے تھے تو وہ قرآن کو اسے نازل کرنے والے کو اور جو اسے لے کر آیا ہے برا کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا:

''اور تم اپنی نماز میں بلند آواز نہ کرو اور پست بھی نہ کرو''۔

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث : **255**: ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الصغیر'' طبع المکتب الاسلامی، دار عمار بیروت لبنان/عمان **1405**ھ **1985**ء رقم الحدیث: **445** اخرجه ابوبکر الصنعانی فی ''مصنفه'' طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) **1403**ھ رقم الحدیث: **5113** اخرجه ابوبکر الکوفی فی ''مصنفه'' طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) **1409**ھ رقم الحدیث: **7610**

بلند آواز کرنے سے مراد یہ ہے: اتنی بلند نہ ہو کہ مشرکین اسے سن لیں اور پست کا مقصد یہ ہے کہ اتنی بھی نہ ہو کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں اور تم ان دونوں کے درمیان راستہ تلاش کرو اور زیادہ اونچی نہ رکھو تا کہ تمہارے ساتھی تم سے قرآن سیکھ لیں۔

أخرجه البخاري في: 97 كتاب التوحيد: 34 باب قوله تعالى (أنزله بعلمه والملائكة يشهدون)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 137 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 7052)

•••———•••———•••

الاستماع للقراءة

قرأت کو غور سے سننا

251 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

فِي قَوْلِهِ (لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ، وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي (لاَ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ) (لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ: عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ، وَقُرْآنَهُ (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ: فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''تم اس کے لئے زبان کو حرکت نہ دو تا کہ تم اس کو جلدی سیکھ لو''۔

وہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان کو اور ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے یہ بات آپ کے لئے مشکل کا باعث ہوتی تھی اور اس بات کا پتہ چل جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی جو سورہ ''القیامہ'' میں ہے۔

''تم اس کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ تم اس کو جلدی سیکھ لو اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے: ہم اسے تمہارے سینے میں جمع کر دیں گے اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔

''اور تم اس کے پڑھنے کی پیروی کرو''۔

اس کا مطلب یہ ہے: جب ہم اسے نازل کریں تو تم اس کو غور سے سنو۔

''اس کا بیان کرنا ہمارا ذمہ ہے''۔

ہمارے ذمہ ہے یعنی ہم تمہاری زبان سے اس کی وضاحت کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر جب جبریل' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے' تو آپ ﷺ خاموش رہتے پھر جب وہ چلے جاتے تو اس کی قرأت کرلیا کرتے تھے جسکا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 75 سورة القيامة: 2 باب قوله (فإذا قرأناه)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 138 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4645)

﴿258﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى (لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وسلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيْدٌ (هُوَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَاوِي الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا): أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ جَمْعُهُ لَهُ فِيْ صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ، (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ ذٰلِكَ. إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وحی کے نزول کے وقت جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان مبارک کو بہت تیزی سے حرکت دیتے تھے۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگردوں کو مخاطب کرکے فرمایا) میں تمہیں اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کے دکھاتا ہوں کہ کس طرح نبی اکرم ﷺ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) سعید بن جبیر فرماتے ہیں: میں آپ کو ہونٹوں کو حرکت دے کے دکھاتا ہوں۔ بالکل اسی طرح جیسے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا تھا۔ (سیدنا ابن عباس' فرماتے ہیں) آپ ﷺ کیونکہ اپنی زبان کو حرکت دیتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا۔ (''اے حبیب ﷺ!) اس (وحی) کو جلدی یاد کرنے کے لیے تم اپنی زبان کو اس کے ساتھ' ساتھ حرکت نہ دو۔ اس کو جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے''۔

رقم الحديث: 258

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **448** اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی ''جامعه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **3329** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **935** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: **3191** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه رساله، بیروت، لبنان، **1414**ھ/ **1993**ء، رقم الحدیث: **39** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **107** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/ **1983**ء، رقم الحدیث: **12297** اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2628** اخرجه ابوبکر الحمیدی فی ''مسنده'' طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہره، رقم الحدیث: **527**

(سیدنا ابن عباس تفسیر فرماتے ہیں: اس آیت میں) ''جمع کرنے'' کا مطلب نبی اکرم ﷺ کے سینہ اقدس میں قرآن مجید کو محفوظ کرنا ہے اور ''پڑھنے'' کا مطلب آپ ﷺ میں تلاوت کلام پاک کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ (مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت تم اس پڑھے ہوئے کی پیروی کرو''۔ (سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما تفسیر فرماتے ہیں) یعنی اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ (مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''پھر اس (قرآن) کو (مزید وضاحت کے ساتھ) بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے''۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تفسیر فرماتے ہیں) یعنی تمہارا تلاوت قرآن کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) اس آیت کے نزول کے بعد جب بھی حضرت جبرائیل امین (وحی لے کر) آتے تو نبی اکرم ﷺ (اس وحی کو) غور سے سنتے۔ پھر جب حضرت جبرائیل امین تشریف لے جاتے تو نبی اکرم ﷺ (ان آیات کو) اسی طرح پڑھتے جیسے حضرت جبرائیل امین نے (وہ آیات) نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھ کر سنائی تھیں۔

أخرجه البخاري في: 1 كتاب بدء الوحي: 4 باب حدثنا موسى بن إسماعيل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 139 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:5)

الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن

صبح کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنا اور جنات کے سامنے (بلند آواز میں) قرأت کرنا

259 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِيْنَ إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ إِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوْا لَهُ، فَقَالُوْا: هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ

رقم الحديث: **259**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **449** اخرجه ابو عيسیٰ الترمذی، فی ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **3323** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **2271** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحديث: **6526** اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی ''المستدرک'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان **1411ھ/1990ء**، رقم الحديث: **3857** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبریٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411ھ/ 1991ء**، رقم الحديث: **11624** ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبریٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحديث: **2890** اخرجه ابويعلیٰ الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404ھ-1984ء**، رقم الحديث: **2369** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404ھ/1983ء**، رقم الحديث: **12449**

السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا: (يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ) وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب شیاطین اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ آ چکی تھی اور انہیں شعلوں کے ذریعے مارا جاتا تھا۔ شیاطین اپنی قوم میں واپس آئے اور بولے: یہ کیا ہو گیا ہے کہ ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ آ گئی ہے اور اب ہمارے پیچھے شعلے آتے ہیں تو دوسرے شیاطین نے یہ جواب دیا: تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان کوئی ایسی چیز حائل ہوئی ہے جو نئی رونما ہوئی ہے تم لوگ روئے زمین کے مشرقی اور مغربی حصوں کا جائزہ لو اور یہ دیکھو کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہوئی ہے وہ شیاطین بکھر گئے ان میں سے کچھ شیاطین تہامہ (یعنی جزیرہ نما عرب) کی طرف بھی آئے۔ ان میں سے کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نخلہ کے مقام پر تھے اور عکاظ کے میلے کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ان شیاطین نے قرآن کو سنا تو غور سے سننے لگے اور بولے: اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ پھر جب وہ لوگ اپنی قوم میں واپس گئے تو انہوں نے یہ کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے قرآن کو ایک حیران کن (کلام) کے طور پر سنا ہے۔ وہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم کسی کو اپنے پروردگار کے ساتھ شریک نہیں بنائیں گے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی:

''تم فرما دو! میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے جب جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا''۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 105 باب الجهر بقراءة صلاة الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 140 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 739)

•••——•••——•••

القراءة في الظهر والعصر

ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرنا

﴿260﴾ حديث أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : **260**: اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **801** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **21115** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **27258** اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ه/**1993**ء، رقم الحديث: **1826** ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ه/ **1994**ء، رقم الحديث: **2882** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ه/**1983**ء، رقم الحديث: **3685**

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ، يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورت الفاتحہ اور دوسورتیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ پہلی رکعات میں طویل قرأت کیا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں اس سے کچھ کم قرأت کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ کوئی آیت بلند آواز میں ہی پڑھ لیا کرتے تھے۔ آپ عصر کی نماز میں سورۃ الفاتحہ کے ہمراہ دوسورتیں پڑھا کرتے تھے اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں بھی پہلی رکعت طویل ادا کیا کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر ادا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب الأذان: 96 باب القراءة في الظهر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 141 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 726)

﴿261﴾ حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحٰقَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ أَبُوْ إِسْحٰقَ: أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ، وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحٰقَ

رقم الحدیث: **261:** اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **453** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر رقم الحدیث: **1518** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **1859** اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **508** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **2313** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **741** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحدیث: **308** اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **217** اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی "مسندہ" طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: **72** اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) **1403**ھ، رقم الحدیث: **3706** اخرجہ ابوبکر الکوفی، فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحدیث: **7757**

فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلاً، أَوْ رِجَالاً، إِلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ، وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ؛ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ، يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ؛ فَقَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لاَ يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلاَ يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلاَ يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلاَثٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ فَكَانَ بَعْدُ، إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ (أَحَدُ رُوَاةِ هذَا الْحَدِيثِ) فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ، قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں معزول کر دیا اور ان کی جگہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو گورنر مقرر کیا۔ ان لوگوں نے شکایت یہ کی تھی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نماز صحیح نہیں پڑھاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: اے ابواسحاق! یہ لوگ بیان کرتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نماز صحیح نہیں پڑھاتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جہاں تک میرا تعلق ہے اللہ کی قسم! میں تو ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مبارک کی طرح نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں ذرا بھی کمی نہیں کرتا میں انہیں عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں اور پہلی دو رکعت طویل پڑھتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر پڑھتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں میرا یہی گمان تھا (کہ آپ کا طریقہ درست ہوگا اور لوگوں کی شکایت غلط ہوگی)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک شخص کو یا چند دیگر افراد کو کوفہ بھیجا تاکہ وہ ان کے بارے میں کوفہ والوں سے دریافت کرے۔ اس شخص نے ہر مسجد میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا۔ ہر جگہ کے لوگوں نے ان کی تعریف کی جب وہ شخص بنوعبس کے محلے میں آیا۔ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اور اس کی کنیت ابوسعدہ تھی۔ وہ شخص بولا اب آپ نے ہمیں قسم دے دی ہے تو ہم مجبوراً بتا رہے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کسی جنگی مہم میں شریک نہیں ہوتے اور مالِ غنیمت کو صحیح طرح تقسیم نہیں کرتے اور فیصلہ کرتے ہوئے بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہارے لیے تین باتوں کے حوالے سے دعائے ضرر کروں گا۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف دکھاوے کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر دے اور اس کی غربت کو طویل کر دے اور اسے فتنے میں مبتلا کر دینا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں جب اس بارے میں دریافت کیا گیا تو راوی نے بتایا: پھر وہ شخص بوڑھا ہو کر فتنے میں مبتلا ہو گیا اور وہ یہ کہا کرتا تھا مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔

عبدالمالک نامی راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے اس زمانے میں اسے دیکھا ہے اس کی دونوں بھنوئیں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ راستے میں چلتی ہوئی خواتین کو چھیڑا کرتا تھا اور انہیں آنکھوں کے ذریعے اشارے کیا کرتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 95 باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 142 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 722)

القراءة في الصبح والمغرب

صبح (فجر) اور مغرب کی نماز میں قرأت کرنا

262 حديث أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے کہ ہم میں سے ہر کوئی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان لیتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیات تلاوت کیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے کہ ہم میں سے کوئی شخص اگر مدینے کے دور دراز کنارے تک جاتا اور واپس آجاتا تو سورج روشن ہوتا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بارے میں کوئی خاص خیال نہیں رکھتے تھے خواہ ایک تہائی رات ہو چکی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' ایک اور روایت میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 11 باب وقت الظهر عند الزوال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 143 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:516)

263 حديث أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحديث :262

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" ، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 818 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 19809 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 530 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 382

رقم الحديث : **263**: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 462 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" ،طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 810 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" ، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 831 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 172 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 26928 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1832 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 519 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1641 ۔۔بکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3841

أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا نے انہیں سورہ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: اے بیٹے! تمہارے اس سورت کی قرأت کرنے نے مجھے یہ بات یاد دلا دی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی آخری مرتبہ اسی سورت کی تلاوت سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں اس کی قرأت کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 98 باب القراءة في المغرب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 144 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 729)

﴿264﴾ حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی قرأت کرتے ہوئے سنا ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 99 باب الجهر في المغرب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 144 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 731)

•••———•••———•••

القراءة في العشاء

عشاء کی نماز میں قرأت کرنا

﴿265﴾ حديث الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُوْنِ

✧✧ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ آپ نے عشاء کی نماز میں ایک رکعت میں سورۃ "وَالتِّينِ" کی تلاوت کی تھی۔

رقم الحديث: 265

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 464 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1221 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 310 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 100 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1001 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي تحقيق فواد عبدالباقي رقم الحديث: 175 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1526 اخرجه ابوعبدالله الشمس...

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 100 باب الجهر في العشاء

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 144 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:733)

﴿266﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ، فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ: فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلّٰى صَلَاةً خَفِيفَةً، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى بِنَا الْبَارِحَةَ، فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ، فَتَجَوَّزْتُ، فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَأْ (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا) وَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَنَحْوَهَا

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ پھر اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے سورۃ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی تو مقتدیوں میں سے ایک شخص پیچھے ہٹا مختصر نماز پڑھی اور چلا گیا اس بات کی اطلاع حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: یہ شخص منافق ہے۔ اس بات کی

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث : 265 :فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 18550 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 18589 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 18662 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 18703 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 18710 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 18720 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 18730 اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1838 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 522 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 524 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 525 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1590 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبری'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1072 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1073 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 11682 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبریٰ' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 2888 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبریٰ' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3845 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبریٰ' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3846 اخرجہ ابویعلی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحدیث: 1665 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 450 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی ''مسندہ'' طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 733 کوفی، امام، ابو بکر، عبداللہ بن محمد بن ابو شیبہ، ''المصنف''، مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ 3612

اطلاع اس شخص کو ملی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ سارا دن اپنے ہاتھ کے ذریعے مزدوری کرتے ہیں اپنے جانوروں کو پانی پلاتے رہتے ہیں حضرت معاذ نے ہمیں گزشتہ رات نماز پڑھاتے وقت سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی تو میں پیچھے ہٹ گیا۔ یہ کہتے ہیں: میں منافق ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تم آزمائش میں مبتلا کرتے ہو؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (نماز میں) وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور اس جیسی (چھوٹی) سورتیں پڑھا کرو۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 74 باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولاً أو جاهلاً

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 144 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5755)

•••————•••————•••

أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام

امام کیلئے یہ حکم ہے کہ وہ مختصر لیکن مکمل نماز پڑھائے

﴿267﴾ حديث أَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ؛ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ

✧✧ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز فلاں شخص کی وجہ سے باجماعت نہیں پڑھتا کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے اس سے زیادہ غضبناک حالت میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ دوسروں کو متنفر کرتے ہیں۔ جس شخص نے دوسروں کو نماز پڑھانی ہو تو وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر کے لوگ بھی ہوتے ہیں' کمزور لوگ بھی ہوتے ہیں اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 93 كتاب الأحكام: 13 باب هل يقضي الحاكم أو يفتي وهو غضبان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 145 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6740)

﴿268﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيرَ؛ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو

اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے کیونکہ لوگوں میں کمزور، بیمار اور بڑی عمر کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ البتہ جب کوئی شخص خود نماز ادا کر رہا ہو تو جتنی چاہے طویل نماز ادا کرے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 62 باب إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء۔

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 146 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 671)

۞269۞ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختصر لیکن مکمل نماز ادا کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 64 باب الإيجاز في الصلاة وإكمالها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 146 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 674)

۞270۞ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَّلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ

رقم الحديث : 268

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **467** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **794** اخرجه ابو عیسی الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **236** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، **1406**ھ **1986**ء، رقم الحدیث: **823** اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: **301** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **7654** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **1760** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **897** ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **5049** اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **6331** اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، طبع ثانی **1403**ھ، رقم الحدیث: **3713**

رقم الحديث : 269

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **469** اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **985** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **12009** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **1759** ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **5044** اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **3722** اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحدیث: **4654**

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی بھی کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم ﷺ سے زیادہ مختصر لیکن مکمل نماز ادا کرتا ہو۔ اگر آپ ﷺ نماز کے دوران کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو نماز مختصر کر دیتے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں اس کی والدہ پریشانی کا شکار نہ ہو جائے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 65 باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 146 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز حدیث 676)

271 حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اوقات میں نماز شروع کرتا ہوں تو میرا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ میں طویل ادا کروں گا۔ لیکن پھر جب مجھے کسی بچے کی رونے کی آواز آتی ہے تو میں نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے اندازہ ہے کہ اس کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے کتنی پریشانی محسوس ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 65 باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 146 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث ...)

•••———•••———•••

اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام

نماز کے ارکان اعتدال سے ادا کرنا اور انہیں مکمل مگر مختصر ادا کرنا

272 حديث الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: **272**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 471 ... السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **852** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **279** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: **1065** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: **1333** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: **18544** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان **1414**ھ **1993**ء رقم الحديث: **1884** اخرجه ابوبكر بن خزيمة في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان **1390**ھ **1970**ء رقم الحديث: **610** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان **1411**ھ **1991**ء رقم الحديث: **652** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكة مكرمه سعودي عرب **1414**ھ **1994**ء رقم الحديث: **2587** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام **1404**ھ **1984**ء رقم الحديث: **1680**

قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع کے بعد کھڑے ہونا اور قعدہ میں بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 121 باب حدّ إتمام الركوع والاعتدال فيه والطمأنينة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 147 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 759)

﴿273﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا

قَالَ ثَابِتٌ (راوي هذا الحديث) كَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ؛ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ لوگوں کو اس طرح نماز پڑھاؤں گا جیسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت بیان کرتے ہیں: (جو اس حدیث کے راوی ہیں) میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک ایسا عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جسے کرتے ہوئے میں تمہیں نہیں دیکھتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تھے تو کھڑے ہو جاتے تھے اور اتنی دیر کھڑے رہتے تھے کہ

کہنے والا یہ سمجھتا تھا کہ شاید وہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں اور وہ دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے تھے کہ بندہ یہ سمجھتا تھا کہ شاید وہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 140 باب المكث بين السجدتين
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 147 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 787)

•••————•••————•••

متابعة الإمام والعمل بعده

امام کی پیروی کرنا اور اس کے بعد عمل کرنا

﴿274﴾ حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ؛ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ جب

آپ ﷺ سمع الله لمن حمده کہتے تھے تو ہم میں سے کوئی بھی شخص (سجدے میں جانے کے لئے) اپنی پشت اس وقت تک نہیں جھکاتا تھا جب تک نبی اکرم ﷺ اپنا سر مبارک زمین پر نہیں رکھ دیتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 133 باب السجود على سبعة أعظم
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 147 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 778)

•••———•••———•••

ما يقال في الركوع والسجود
رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے

﴿275﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،
قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ رکوع اور سجدے میں بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ (اے اللہ تو پاک ہے تو ہمارا پروردگار ہے ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں اے اللہ میری مغفرت کردے)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قرآن میں نبی اکرم ﷺ کو جو حکم دیا گیا ہے آپ اس پر عمل کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 139 باب التسبيح والدعاء في السجود
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 148 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 784)

أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس في الصلاة
سجدے کے اعضاء نماز کے دوران بال سمیٹنا کپڑے سمیٹنا یا بالوں کا جوڑا بنانے کی ممانعت

﴿276﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ،
قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ ، وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا: الْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ

رقم الحديث: 276 :اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 490 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 889 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 273 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1093

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور (نماز پڑھتے ہوئے) کپڑوں کو سمیٹیں نہیں اور بالوں کو سمیٹیں نہیں (سجدے کے اعضاء یہ ہیں) پیشانی' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 133 باب السجود على سبعة أعظم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 148 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 776)

•••——•••——•••

ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختتم به

نماز کا مکمل طریقہ اس کا آغاز اور اختتام کس طرح ہو؟

277 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرتے تھے تو آپ (سجدے میں) اپنے دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 27 باب يبدي ضبعيه ويجافي في السجود

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 148 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 774)

•••——•••——•••

سترة المصلى

نمازی کا سُترہ

278 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا، وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز عید کی ادائیگی کے لیے) عید کے دن جب تشریف لاتے تو آپ کے حکم کے تحت' آپ کے آگے' ایک نیزہ گاڑ دیا جاتا آپ اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے' لوگ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے۔ سفر کے دوران بھی آپ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (آج کل کے) امراء نے یہ طریقہ یہی سے حاصل کیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 90 باب سترة الإمام سترة من خلفه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 149 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 472)

﴿279﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ اپنی سواری کو چوڑائی کی سمت میں بٹھا لیتے تھے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 98 باب الصلاة إلى الراحلة والبعير والشجر والرحل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 149 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 485)

﴿280﴾ حديث أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ

✧✧ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا تو میں بھی اذان کے دوران اپنا منہ ادھر اُدھر (دائیں بائیں) پھیرنے لگے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 19 باب هل يتتبع المؤذن فاه ههنا وههنا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 149 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 608)

﴿281﴾ حديث أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ

✧✧ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو میں نے چمڑے کے بنے ہوئے سرخ خیمے میں دیکھا۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا وضو کا پانی پکڑا ہوا تھا اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کرنے والے اس پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے جس شخص کو وہ مل جاتا تھا وہ اسے اپنے منہ پر پھیر لیتا تھا اور جس شخص کو وہ نہیں ملتا تھا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک نیزہ لیا اور اسے گاڑھ دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ سرخ رنگ کے حلّے میں تہبند اونچا کیے ہوئے تشریف لائے اور اس نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعات پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ اس نیزے کی دوسری جانب سے لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 17 باب الصلاة في الثوب الأحمر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 149 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 369)

﴿282﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الاحْتِلَامَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ، فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكَرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ جب کہ میں قریب البلوغ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کسی آڑ کے بغیر نماز ادا کر رہے تھے' میں گدھی پر سوار ہو کر ایک صف کے آگے سے گزرا پھر میں نے گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود ایک صف میں شامل ہو گیا۔ میرے اس عمل پر کوئی انکار نہیں کیا گیا۔

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 18 باب متى يصح سماع الصغير

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 150 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 76)

•••———•••———•••

منع المار بين يدي المصلي

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنا

﴿283﴾ حديث أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رقم الحديث: 282

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 504 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 337 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 752 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان رقم الحديث: 947 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 366 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1415 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 1891 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2151 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 833 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 8564 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب، 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3292 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 551 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 12217 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاہره، رقم الحديث: 475 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحديث: 2359 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 2865

قَالَ أَبُوْ صَالِحِ السَّمَّانُ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ؛ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُوْلَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيْدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ. فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيْدٍ، وَدَخَلَ أَبُوْ سَعِيْدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

✧✧ ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن کسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے جسے انہوں نے لوگوں کے لئے سترہ بنایا ہوا تھا۔ بنوابومعیط سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ان کے آگے سے گزرنا چاہا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جس کے سینے پر دھکا دیا۔ اس نوجوان نے ادھر ادھر جائزہ لیا لیکن اسے حضرت ابوسعید خدری کے آگے سے گزرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نظر نہیں آیا۔ وہ دوبارہ آگے سے گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے پھر زیادہ شدت کے ساتھ اسے پیچھے کیا وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوا اور مروان کے پاس جا کر یہ شکایت کردی اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے طرز سلوک کے بارے میں بتایا اس کے پیچھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی مروان کے پاس گئے مروان نے دریافت کیا آپ کے اور آپ کے بھتیجے کے درمیان کیا اختلاف ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں

رقم الحديث : 283

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 505 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 697 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 757 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 955 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحياء التراث العربی، تحقيق فوًاد عبدالباقی، رقم الحديث: 361 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1411 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 5585 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2367 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 816 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 921 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 833 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب، 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3257 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 1248 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ/1985ء، رقم الحديث: 54 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 495 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 13573 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، طبع ثانی، 1403ھ، رقم الحديث: 2329

نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص کسی چیز کی طرف سترہ بنالے اور پھر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے تو اسے چاہیے کہ اس شخص کو روکے اور اگر وہ شخص انکار کرے تو اس کے ساتھ لڑائی کرے کیونکہ وہ شخص شیطان ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 100 باب يرد المصلي من مر بين يديه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 150 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 487)

284۔ حديث أَبِي جُهَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

حضرت بسر بن سعید بیان کرتے ہیں، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے دریافت کریں کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانی انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں کیا بات سنی ہے؟ حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو اگر یہ پتا چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ملے گا تو چالیس تک رکے رہنا اس کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہوگا۔

تخریج الحدیث: 284

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 507 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 701 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 336 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 756 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 945 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ 1984ء، رقم الحدیث: 362 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1417 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 17575 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ 1993ء، رقم الحدیث: 2366 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ 1970ء، رقم الحدیث: 813 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 832 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3264 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 420 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 265 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 5235 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 817 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الآحاد والمثانی" طبع دارالرایة، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 2078 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث: 2322

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 101 باب إثم المارّ بين يدي المصلي
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 151 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:488)

•••————•••————•••

دنو المصلي من السترة

نمازی کا سترے سے قریب ہونا

285 حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ

✧✧ حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی جائے نماز اور دیوار (یا سترے) کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کی جگہ' جتنا فاصلہ ہوتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 91 باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 152 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:474)

286 حديث سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مسجد نبوی کی دیوار منبر کے قریب تھی اور کوئی بکری اس کی درمیانی جگہ سے گزر سکتی تھی۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 91 باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 152 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:475)

287 حديث سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ: كُنْتُ اٰتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ،

رقم الحديث : 285

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 508 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1082 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 16590 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1762 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 804 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3287 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ،1984ء، رقم الحدیث: 7538 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 5896

فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا

✧✧ یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں' میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد میں آتا تو وہ بطورِ خاص اس ستون کے پاس نماز ادا کیا کرتے تھے جو مصحف کے پاس تھا میں نے کہا: اے ابومسلم! (سلمہ بن اکوع) آپ اہتمام کے ساتھ اسی ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کوشش کرتے تھے کہ اس کے پاس نماز پڑھیں۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 95 باب الصلاة إلى الأسطوانة

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 152 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:480)

الاعتراض بين يدي المصلي

نمازی کے سامنے لیٹ جانا

﴿288﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتے تھے جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلے کے درمیان سونے کے بستر پر یوں لیٹی ہوتی تھی جیسے جنازہ (چوڑائی کی سمت میں) ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 22 باب الصلاة على الفراش

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 152 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:376)

﴿289﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ

رقم الحديث : 287

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ''طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 509 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی ''سننہ''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1430 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 16564 اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1763 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبرٰی' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3284

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چوڑائی کی سمت میں اپنے بستر پر لیٹی ہوئی ہوتی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا کرتے تو مجھے جگا دیتے تھے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 103 باب الصلاة خلف النائم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 153 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 490)

﴿290﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا

عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِندَهَا (عَائِشَةَ) مَا يَقْطَعُ الصَّلاةَ، الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ: شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، مُضْطَجِعَةً، فَتَبْدو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فأُوذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

✧✧ مسروق بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا' اگر کتا گدھا یا خاتون نمازی کے آگے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگوں نے ہمیں گدھوں اور کتوں کی مانند کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے اچھی طرح یاد ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبلہ کے درمیان بستر پر لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ ایک دفعہ مجھے حاجت پیش آئی تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اٹھ کر بیٹھ جاؤں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دوں اس لیے میں پاؤں کی جانب سے کھسک کر نکل گئی تھی۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 105 باب من قال لا يقطع الصلاة شيء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 153 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 492)

﴿291﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا

قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتِنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ، فَيُصَلِّيْ، فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلِي السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تم لوگوں نے ہمیں (خواتین کو) کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں پلنگ پر لیٹی ہوتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے اور چارپائی کے وسط کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رہوں۔ تو میں چارپائی کے پاؤں کی جانب سے کھسک کر اپنے لحاف سے باہر آ جاتی۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 99 باب الصلاة إلى السرير

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 153 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 486)

﴿292﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلايَ فِيْ قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوتی تھی میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی سمت میں ہوتے تھے جب آپ سجدے میں جانے لگتے تو مجھے ٹہوکا دے دیتے تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ اُٹھ جاتے تو میں انہیں پھیلا لیتی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 104 باب التطوع خلف المرأة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 154 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 491)

﴿293﴾ حديث مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ، وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ

✧✧ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ میں حیض کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ بعض اوقات جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا میرے جسم کے ساتھ مس کر جاتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 19 باب إذا أصاب المصلي امرأته إذا سجد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 154 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 372)

الصلاة فِيْ ثوب واحد وصفة لبسه

ایک کپڑا اوڑھ کر نماز ادا کرنا اور اسے پہننے کا طریقہ

﴿294﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں دریافت کیا: کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 4 باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 154 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 351)

﴿295﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اس طرح ایک کپڑا اوڑھ کر نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کپڑا نہ ہو۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 5 باب إذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 154 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 352)

﴿296﴾ حديث عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،
قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلاً بِه، فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

✧✧ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے اس کے دونوں کنارے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 4 باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 155 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 349)

﴿297﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ

✧✧ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے یہ بات بتائی، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے (یعنی صرف تہبند) میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 3 باب عقد الإزار على القفا في الصلاة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 155 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 346)

رقم الحديث : 295

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **441** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **630** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **766** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **15600** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ه/**1993**ء، رقم الحديث: **23021** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ه/**1970**ء، رقم الحديث: **763** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ه/ **1991**ء، رقم الحديث: **842** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **3117** اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول، **1409**ه، رقم الحديث: **4650**

رقم الحديث : 296: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **516** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **626** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **7305** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **3020** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ه، **1984**ء، رقم الحديث: **6262**

کتاب المساجد ومواضع الصلاة

مساجداورنماز کےمقامات کابیان

﴿298﴾ حدیث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ أيٌّ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصى قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ: أَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلاةُ بَعْدُ، فَصَلِّ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمین میں سب سے پہلی کون سی مسجد بنائی گئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام' میں نے عرض کی: پھر کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ' میں نے عرض کی: ان دونوں کے درمیان کتنا فرق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس برس کا' تاہم تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت آئے تم نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ اصل فضیلت اسی میں ہے۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء : 10 باب حدثنا موسى بن إسماعيل

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 155 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:3186)

رقم الحدیث : 298

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:520 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث:690 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی ''سننہ''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:753 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث:21371 اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث:1598 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث:787 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث:769 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبریٰ' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث:4061 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی ''مسندہ'' طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:462 اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی ''مسندہ'' طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث:134 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی ''مصنفہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث:5925

﴿299﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی ہیں۔ ایک ماہ کے فاصلے سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو سجدہ گاہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ میری امت سے تعلق رکھنے والا جو بھی فرد جہاں بھی نماز کا وقت پائے گا وہاں نماز پڑھ لے گا۔ میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے اور ہر نبی کو کسی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا جبکہ مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا کی جائے گی۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 56 باب قول النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جعلت لي الأرض مسجدا وطهورا
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 156 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 427)

﴿300﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِي
قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے جامع ترین کلمات کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا' میرے سامنے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں

رقم الحديث : 427

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 521 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 432 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1389 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2256 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6398 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 958 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 11047 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 472 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 945 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 31643

اور میرے سامنے رکھ دی گئیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے ہیں لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد: 122 باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نصرت بالرعب مسيرة شهر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 156 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2815)

•••———•••———•••

ابتناء مسجد النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسجد نبوی کی تعمیر

301 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِه، وَأَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتّٰى أَلْقٰى بِفِنَاءِ أَبِيْ أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُّصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلاةُ، وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ

قَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ، قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَفِيْهِ خَرِبٌ، وَفِيْهِ نَخْلٌ؛ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں ایک قبیلے میں تشریف فرما ہوئے جس کا نام بنوعمرو بن عوف تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان چوبیس دن قیام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونجار کو یہ پیغام بھیجا تو وہ اپنی تلواریں لٹکا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے

رقم الحديث: 2815

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3087 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 7575 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6363 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 4295 اخرجه ابويعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ، 1984ء، رقم الحديث: 6287

ہیں وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنونجار کے لوگ آپ ﷺ کے دائیں بائیں موجود تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تک پہنچ گئے۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ جہاں نماز کا وقت ہو آپ ﷺ نماز ادا کر لیں۔ آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے یہ ہدایت کی کہ مسجد تعمیر کی جائے۔ آپ ﷺ نے بنونجار کے افراد کو یہ پیغام بھیجا اور ارشاد فرمایا اے بنونجار تم اپنے اس باغ کا میرے ساتھ سودا کرو۔ انہوں نے عرض کی نہیں۔ اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ سے اس کی قیمت نہیں لیں گے بلکہ یہ اللہ کے نام پر دیتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تمہیں بتاتا ہوں اس باغ میں کیا تھا۔ اس میں کچھ مشرکین کی قبریں تھیں اور کچھ کھنڈرات تھے اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان مشرکین کی قبروں کو کھود دیا گیا۔ ان کھنڈرات کو برابر کر دیا گیا اور کھجوروں کے درختوں کو کاٹ دیا گیا اور انہیں قبلہ کی سمت میں ایک لائن میں لگا دیا گیا۔ لوگوں نے مسجد کے دروازوں کی چوکھٹ پتھروں سے بنائی۔ انہوں نے پتھر لانے شروع کئے۔ اس دوران وہ رجز پڑھ رہے تھے نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے۔

''اے اللہ آخرت کی بھلائی کے علاوہ اور کوئی بھلائی نہیں ہے تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے''۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 48 باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 156 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 418)

•••——•••——•••

تحويل الْقبلة من الْقدس إلى الكعبة

قبلہ کی بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف منتقلی

﴿302﴾ حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي

رقم الحديث : 301

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 453 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 702 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 13231 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2328 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 781 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4093 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ، 1984ء، رقم الحديث: 4180 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2085

السَّمَاءِ) فتَوَجَّهَ نَحوَ الْكَعْبَةِ وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ، وَهُمُ الْيَهُوْدُ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلّٰى، فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يُصَلُّوْنَ نَحوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحوَ الْكَعْبَةِ؛ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوا نَحوَ الْكَعْبَةِ

✧✧ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ یا شاید سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ کعبہ کی طرف کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں''

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ بے وقوف لوگوں نے جو یہودی تھے' یہ کہا ''انہیں ان کے اس قبلے کی طرف سے کس چیز نے پھیرا ہے جس پر یہ پہلے تھے' تم جواب دو مشرق اور مغرب اللہ کے لئے ہے وہ جسے چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے''۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی۔ نماز ادا کرنے کے بعد وہ چلا گیا۔ اس کا گزر کچھ انصاریوں کے پاس سے ہوا جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ رہے تھے تو اس شخص نے گواہی دیتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے تو ان سب لوگوں نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 31 باب التوجه نحو القبلة حيث كان
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 158 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 390)

رقم الحديث: 302

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 525 اخرجه ابو عيسى الترمذي، في ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 340 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 489 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1010 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 460 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 18729 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1716 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 428 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 11003 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2023 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في ''مسنده'' طبع دارالمعرفة بيروت، لبنان، رقم الحديث: 566 اخرجه ابوبكر الكوفي، في ''مصنفه'' طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 3371

﴿303﴾ حديث الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صُرِفُوْا نَحْوَ الْقِبْلَةِ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے 16 یا 17 ماہ تک نماز ادا کرتے رہے پھر لوگوں کا رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 2 سورة البقرة: 18 باب ولكل وجهة هو موليها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 159 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4222)

﴿304﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ قباء میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ ایک شخص وہاں آیا اور وہ بولا: کہ گزشتہ رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کر لیں (راوی بیان کرتے ہیں) ان لوگوں نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا حالانکہ پہلے ان کا رخ شام کی طرف تھا تو انہوں نے گھوم کر اپنا رخ کعبہ کی طرف کر لیا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 32 باب ما جاء في القبلة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 159 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 395)

•••———•••———•••

النهي عن بناء المساجد على الْقبور

قبروں پر مساجد تعمیر کرنے کی ممانعت

﴿305﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ، فِيْهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ

رقم الحديث: 304

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 526 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2021

الصُّوَرَ، فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجے کا ذکر کیا جوانہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس میں تصاویر لگی ہوئیں تھی۔ دونوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ تھے کہ جب ان کے درمیان میں سے کسی نیک آدمی کا انتقال ہوجاتا تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس مسجد میں تصویریں لگا دیا کرتے تھے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب سے بدتر مخلوق ہوں گے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 48 باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 159 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 417)

﴿306﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

قَالَتْ: وَلَوْلَا ذٰلِكَ لأَبْرَزُوا قَبْرَهُ، غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: جس مرض کے دوران آپ کا وصال ہوا اس میں آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اگر یہ بات نہ ہوتی تو لوگ (یعنی صحابہ کرام) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو ظاہر رکھتے' تاہم مجھے (بھی) یہ اندیشہ تھا کہ (ایسا کرنے کی صورت میں) اسے سجدہ گاہ بنالیا جائے گا۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 62 باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 160 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1265)

﴿307﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

رقم الحديث: 305

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 528 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3181 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 790 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7012 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 4629 اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 11815

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا دیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 55 باب حدثنا أبو اليمان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 160 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 426)

﴿308﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالاَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ، وَهُوَ كَذٰلِكَ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید بیمار ہوئے تو آپ اپنی چادر منہ پر رکھ لیتے تھے اور جب آپ کو گھبراہٹ ہوتی تو اسے چہرے سے ہٹا دیتے تھے اسی حالت میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا دیا تھا (راوی کہتے ہیں) آپ نے لوگوں کو ان (یہود و نصاریٰ) کے طرز عمل سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے (یہ بات ارشاد فرمائی)

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 55 باب حدثنا أبو اليمان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 160 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 425)

•••———•••———•••

فضل بناء المساجد والحث عليها

مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب

﴿309﴾ حديث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلاَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ، عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ، حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ

رقم الحديث: 308

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 529 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3227 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 703 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي تحقيق فؤاد عبدالباقي رقم الحديث: 1583 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1403 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1884

✧✧ عبیداللہ خولانی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ارادہ کیا اور اس کے بارے میں لوگوں کے تحفظات کے بارے میں سنا تو ارشاد فرمایا: تم بہت زیادہ باتیں کرتے ہو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اسی کی مانند گھر بنادے گا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 65 باب من بنى مسجدًا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 161 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 439)

•••———•••———•••

الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع ونسخ التطبيق

رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا مستحب ہے اور تطبیق کا حکم منسوخ ہے

﴿310﴾ حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ مُصْعَبُ ابْنُ سَعْدٍ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ، ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي أَبِي، وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ، فَنُهِينَا عَنْهُ، وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ

✧✧ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر دونوں زانوؤں کے درمیان رکھ دیں تو میرے والد نے مجھے اس بات سے منع کیا اور یہ بتایا کہ پہلے ہم اس طرح کیا کرتے تھے لیکن پھر ہمیں اس بات سے منع کر دیا گیا۔

اور ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم (رکوع میں) اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 118 باب وضع الأكف على الركب في الركوع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 161 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 757)

رقم الحديث : 209

اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 533 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 318 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 688 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 735 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1392 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 506

رقم الحديث : 310

اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 535 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 867 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 259 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 1032

تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من إباحته

نماز کے دوران کلام کرنا حرام ہے اور پہلے جو یہ مباح تھا وہ منسوخ ہے

﴿311﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، وَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلاً

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوسلام کرتے اور آپ سلام کا جواب دیتے حالانکہ آپ اس وقت نماز کی حالت میں ہوتے تھے۔ جب ہم نجاشی (کی مملکت) سے واپس آئے ہم نے آپ کوسلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا: نماز میں (صرف اللہ کی طرف) مشغولیت ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 21 كتاب العمل في الصلاة: 2 باب ما ينهى من الكلام في الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 161 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1141)

﴿312﴾ حديث زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ، يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ پہلے نماز کے دوران بات چیت کرلیا کرتے تھے کوئی شخص اپنے ساتھی سے کسی ضرورت کے بارے میں بات کرلیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''اپنی نمازوں کی حفاظت کرواور بطور خاص درمیانی نماز کی حفاظت کرواور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اطمینان سے کھڑے رہو''۔

تو ہمیں خاموشی سے نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 2 سورة البقرة: 43 باب وقوموا لله قانتين أي مطيعين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 162 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4260)

﴿313﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحديث: 311

اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2244 احرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 855 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرٰي'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3719

رقم الحديث: 313: اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 14830 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرٰي'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3164

قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَّهُ، فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُوْلَى؛ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے کسی کام سے بھیجا' میں چلا گیا جب میں واپس آیا تو میں نے سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا میرے دل میں یہی بات آئی' ویسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے' میں نے نبی کریم ﷺ کا کام کرنے میں تاخیر کردی۔ اس لیے آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ پھر میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے پھر جواب نہ دیا اب کی مرتبہ پہلے کی بہ نسبت میرے دل میں یہ خیال زیادہ شدت سے آیا' پھر میں نے سلام کیا پھر آپ نے جواب دیدیا اور فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کیونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) اس وقت آپ سوار تھے اور آپ کا رخ قبلے کی طرف نہ تھا بلکہ دوسری طرف تھا۔

أخرجه البخاري في: 21 كتاب العمل في الصلاة: 15 باب لا يرد السلام في الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 162 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1159)

•••———•••———•••

جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة

نماز کے دوران شیطان پر لعنت بھیجنا جائز ہے

314۔ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ (رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي) فَرَدَّهُ خَاسِئًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گزشتہ رات ایک عفریت نے مجھ پر حملہ کرنے کی

رقم الحدیث : 314

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 541 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 7956 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6419 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 11440 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3001

کوشش کی تاکہ میری نماز میں خلل انداز ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کردیا پہلے میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح تم سب بھی اسے دیکھ لو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آ گئی۔

''اے میرے پروردگار! مجھے ایسی بادشاہی عطا کر! جو میرے بعد کسی کو نہ مل سکے''۔

(تو اللہ تعالیٰ نے)اسے نامراد واپس کردیا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 75 باب الأسير أو الغريم يربط في المسجد
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 163 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 449)

•••———•••———•••

جواز حمل الصبيان في الصلاة

نماز کے دوران بچے کو اٹھالینا جائز ہے

315 حديث أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا

✧✧ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

رقم الحديث : **315**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **543** اخرجه ابوداؤد السجستانى فى ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **917** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **711** اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى ''الموطا'' طبع داراحياء التراث العربى، تحقيق فواد عبدالباقى، رقم الحديث: **410** اخرجه ابومحمد الدارمى فى ''سننه'' طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1359** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **22572** اخرجه ابوحاتم البستى فى ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **1109** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **783** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **521** ذكره ابوبكر البيهقى فى ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **3235** اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى ''معجمه الصغير'' طبع المكتب الاسلامى، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، **1405**ھ **1985**ء، رقم الحديث: **436** اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، **1415**ھ، رقم الحديث: **140** اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **1066** اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **606** اخرجه ابوبكر الحميدى فى ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبى، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **422** اخرجه ابوبكر الصنعانى فى ''مصنفه'' طبع المكتب الاسلامى، بيروت لبنان، طبع ثانى، **1403**ھ، رقم الحديث: **2379**

صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا ہوا ہوتا۔ یہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تھے تو انہیں کھڑا کر دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تھے تو انہیں پھر اٹھا لیتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 106 باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 163 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 494)

•••————•••————•••

جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة

نماز کے دوران ایک یا دو قدم چل لینا جائز ہے

﴿316﴾ حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ أَبُوْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ: إِنَّ رِجَالاً أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ، مِمَّ عُوْدُهُ، فَسَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، وأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فُلَانَةَ (امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ): مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ [ ] الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ ههُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِي

✧✧ ابو حازم بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے درمیان اس موضوع پر بحث ہوگئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر کون سی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ ان لوگوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کون سی لکڑی کا تھا اور جب پہلے دن اسے رکھا گیا تھا تو اس دن میں نے اسے دیکھا تھا اور جب پہلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے تھے تو یہ بات بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والی فلاں خاتون کو یہ پیغام بھیجا تھا (راوی بیان کرتے ہیں حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کا نام لیا تھا) کہ تم اپنے بڑھئی لڑکے سے کہو کہ وہ میرے لیے کچھ لکڑیوں کا منبر بنا دے تاکہ میں اس پر بیٹھ جایا کروں اس وقت جب میں نے لوگوں سے گفتگو کرنی ہوتی ہے۔ اس خاتون نے اس لڑکے کو حکم دیا تو اس لڑکے نے جنگل سے لکڑیاں لا کر اسے تیار کر دیا پھر وہ اس منبر کو لے کر آیا اس خاتون نے وہ منبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوا دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس منبر کو اس کی مخصوص جگہ پر رکھا گیا پھر میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کھڑے ہوتے ہی تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر موجود رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے قدموں نیچے اترے اور منبر

کی بنیاد کے پاس سجدہ کیا پھر آپ ﷺ دوبارہ منبر پر چڑھ گئے پھر جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز کے طریقے سے واقف ہو جاؤ۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 26 باب الخطبة على المنبر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 164 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 875)

•••———•••———•••

كراهة الاختصار في الصلاة

نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے

﴿317﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلو پر ہاتھ (رکھ کر) نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 21 كتاب العمل في الصلاة: 17 باب الخصر في الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 165 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1162)

•••———•••———•••

كراهة مسح الحصى وتسوية التراب في الصلاة

نماز کے دوران کنکریاں ہٹانا یا صاف کرنا مکروہ ہے

﴿318﴾ حديث مُعَيْقِيبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً

✧✧ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے: جو شخص سجدہ میں جاتے ہوئے کنکریاں ایک طرف کرتا ہے تو نبی

رقم الحديث: 317

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحديث: 1428 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 9170 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2285 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 908 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3378 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 6043

اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: تم نے ایسا کرنا ہوتو صرف ایک مرتبہ ہی کرو۔

أخرجه البخاري في: 21 كتاب العمل في الصلاة: 8 باب مسح الحصا في الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 165 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1149)

•••———•••———•••

النهي عن البصاق في المسجد، في الصلاة وغيرها

مسجد میں نماز کے دوران یا اس کے علاوہ تھوکنا منع ہے

319 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی سمت دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو اسے صاف کیا اور پھر لوگوں کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہوتو وہ سامنے کی سمت نہ تھوکا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ سامنے کی سمت میں موجود ہوتا ہے جب انسان نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 33 باب حك البزاق باليد من المسجد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 165 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3398)

320 حديث أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ، ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، أَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی سمت کی طرف (دیوار پر) بلغم لگی ہوئی دیکھی تو آپ نے کنکری کے ذریعے اسے کھرچ دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص نماز کے دوران اپنے سامنے کی طرف یا بائیں طرف نہ تھوکے۔ اسے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 36 باب ليبزق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 166 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 404)

رقم الحديث : 318

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 546 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 15548 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3362 اخرجہ ابوبکر الشیبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالرایۃ، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 310

321۔ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، فَقَالَ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکری لے کر اسے کھرچ کر صاف کر دیا اور ارشاد فرمایا: جب کسی نے تھوک پھینکنا ہو تو سامنے کی سمت میں یا دائیں طرف نہ پھینکے بلکہ بائیں طرف پھینکے یا بائیں پاؤں کے نیچے پھینکے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 34 باب حك المخاط بالحصى من المسجد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 166 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 400)

322۔ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا، أَوْ بُصَاقًا، أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت والی دیوار میں تھوک یا بلغم یا رینٹھ لگا ہوا دیکھا تو اسے صاف کر دیا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 23 باب حك البزاق باليد من المسجد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 166 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 399)

323۔ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن جب نماز کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے اس لیے وہ اپنے سامنے کی طرف اور دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 36 باب ليبزق عن يساره أو تحت قدمه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 166 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 403)

324۔ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : 324

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 552 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 474 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 572 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب، شام

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 37 باب كفارة البزاق في المسجد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 167 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 405)

•••———•••———•••

جواز الصلاة في النعلين

جوتے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے

﴿325﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رقم الحدیث: 324: اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ه، 1987ء، رقم الحدیث: 1395 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 13458 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحدیث: 1635 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحدیث: 1309 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحدیث: 802 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ه/1994ء، رقم الحدیث: 3404 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه۔1984ء، رقم الحدیث: 2850 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، 1405ه 1985ء، رقم الحدیث: 101 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ه/1983ء، رقم الحدیث: 8091 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1988 اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ه، رقم الحدیث: 7463

رقم الحدیث: 325

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 555 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 400 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحدیث: 775 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ه، 1987ء، رقم الحدیث: 1377 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 12988 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحدیث: 1010 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحدیث: 851 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ه/1994ء، رقم الحدیث: 4052 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه۔1984ء، رقم الحدیث: 3667

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيدَ الْأَزْدِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ

✧✧ سعید بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر نماز ادا کی ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 24 باب الصلاة في النعال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 167 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 379)

•••——•••——•••

كراهة الصلاة فِيْ ثوب له أعلام

جس کپڑے پر نقش و نگار بنے ہوں اُسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

﴿326﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيْ خَمِيصَةٍ لَّهَا أَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلَتْنِيْ أَعْلَامُ هٰذِهِ اذهبوا بِهَا إِلٰى أَبِيْ جَهْمٍ وَّأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةٍ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ان تصویروں نے مشغول کر دیا اس لیے اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے انبجانیہ چادر مجھے لا دو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 93 باب الالتفات في الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 167 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 719)

•••——•••——•••

كراهة الصلاة بحضرة الطعام

کھانے کی موجودگی میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے

﴿327﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں، جب نماز کا وقت ہو چکا ہو اور کھانا بھی آ چکا ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔

أخرجه البخاري في: 70 كتاب الأطعمة: 58 باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 167 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5148)

328 حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوْا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، وَلاَ تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب (رات کا) کھانا آ جائے تو مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے کھانا کھالو (کھانا چھوڑ کر) نماز ادا کرنے میں جلدی نہ کرو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 42 باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 168 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 641)

329 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 42 باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 168 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 640)

330 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ، وَلاَ يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا کھانا آ جائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو وہ پہلے کھانا کھالے اور جب تک کھانا کھانے سے فارغ نہیں ہوتا نماز ادا کرنے میں جلدی نہ کرے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 42 باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 168 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 642)

رقم الحديث: 329

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 557 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3757 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي، في "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 353 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 853 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 933 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1280 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 13436 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2066

نهي من أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو نحوها

جس شخص نے لہسن، پیاز، گندنا یا اس کی مانند کوئی چیز کھائی ہو اس کیلئے (مسجد میں آنا) منع ہے

331۔ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس درخت (یعنی لہسن) کھالے وہ ہماری مساجد میں نہ آئے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 160 باب ما جاء في الثوم النيء والبصل والكراث.

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 168 (صرف ابخاری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 815)

332۔ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا، مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّوْمِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا أَوْ لَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا

✧✧ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو لہسن کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص

رقم الحديث: 331

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 563 ... السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3825 اخرجه ابو عيسى ... التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1806 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب ... شام 1406ھ/1986ء رقم الحديث: 707 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر ... 1016 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع دار احياء التراث العربي تحقيق فواد عبدالباقي ... 30 ... الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ/1987ء رقم الحديث: 2053 اخرجه ... طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7573 اخرجه ابوحاتم البستي في ... 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1645 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" ... 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1662 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" ... 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 786 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه ... 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4830 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ/1984ء رقم الحديث: 2322 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي ... 1405ھ/1985ء رقم الحديث: 37 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين قاهره مصر 1415ھ ... 376

(کا پھل یعنی لہسن) کھالے وہ ہمارے قریب ہرگز نہ آئے (یا شاید یہ الفاظ ہیں) وہ ہمارے ساتھ ہرگز نماز نہ پڑھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 160 باب ما جاء في الثوم النيّ والبصل والكرات

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 169 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز،رقم الحدیث:818)

﴿333﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُوْلِ، فَقَالَ: قَرِّبُوهَا إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا، قَالَ: كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَّا تُنَاجِي

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جس نے لہسن یا پیاز کھایا ہو وہ ہم سے دور رہے (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) وہ ہماری مساجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں ہی رہے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ آیا جس میں مختلف سبزیاں پکی ہوئی تھیں۔ آپ نے اس کی مخصوص بومحسوس کر کے ان کے بارے میں دریافت کیا تو آپ کو ان سبزیوں کے بارے میں بتایا گیا آپ نے حکم دیا کہ اسے ان صحابی کے آگے رکھا جائے جو اس وقت آپ کے پاس موجود تھے جب آپ نے دیکھا کہ (آپ کے نہ کھانے کی وجہ سے) وہ بھی اسے نہیں کھانا چاہتے تو آپ نے فرمایا: میں ان (فرشتوں) کے ساتھ گفتگو کرتا ہوں جن کے ساتھ تم (گفتگو) نہیں کرتے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 160 باب ما جاء في الثوم النيّ والبصل والكرات

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 169 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز،رقم الحدیث:817)

•••———•••———•••

السهو في الصلاة والسجود له

نماز کے دوران سہو ہو جانا اور سجدہ سہو کرنا

﴿334﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لاَ يَسْمَعَ الْأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ، حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى، ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان منہ پھیر کر بھاگ جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے اور وہ وہاں تک چلا جاتا ہے کہ اسے اذان کی آواز سنائی

نہیں دیتی جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر بھاگ جاتا ہے پھر جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور انسان کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے اور یہ کہتا ہے فلاں چیز یاد کرو فلاں چیز یاد کرو۔ وہ چیز جو آدمی کو یاد بھی نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ آدمی اسی حالت کے اندر یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے تو جب کسی شخص کو یہ یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ تین یا چار؟ تو اسے آخر میں دو سجدے کر لینے چاہئیں جب وہ بیٹھا ہوا ہو۔

أخرجه البخاري في: 22 كتاب السهو: 6 باب إذا لم يدر كم صلى ثلاثا أو أربعا سجد سجدتين وهو جالس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 169 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1174)

﴿335﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اللہ کے رسول نے ہمیں ایک نماز میں دو رکعت پڑھائیں اور کھڑے ہو گئے۔ آپ بیٹھے نہیں۔ آپ کی اقتداء میں لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپ نے نماز مکمل کر لی۔

ہم آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے۔ اس وقت آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ نے سلام پھیرا۔

أخرجه البخاري في: 22 كتاب السهو: 1 باب ما جاء في السهو إذا قام من ركعتي الفريضة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 170 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1166)

رقم الحديث : 335

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 570 ... السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1034 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" ... المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1222 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "موطأ" ... العربی، تحقيق فواد عبدالباقی، رقم الحديث: 218 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی ... 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1499 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 22970 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2676 اخرجه ... النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 600 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2628 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 903 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت لبنان، طبع ثانی 1403ھ، رقم الحديث: 3449

﴿336﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (قَالَ إِبْرَاهِيمُ، أَحَدُ الرُّوَاةِ، لاَ أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ)؛ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ قَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالُوْا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُوْنِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔ (ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں) مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ اس میں نماز میں اضافہ ہونے کا تذکرہ ہے یا کم ہونے کا ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرلیا تو عرض کی گئی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے متعلق کوئی نیا حکم آیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیوں کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے نماز ادا کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں موڑ کر قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے درمیان کوئی نیا حکم آتا تو میں ضرور اس کے بارے میں بتا دیتا لیکن میں ایک انسان ہوں تمہارے جیسا' میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو جب میں کوئی چیز بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کرا دیا کرو اور جب کسی شخص کو اپنی نماز کے دوران کسی چیز پر شک ہو تو وہ درست نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کرے اور اسی پر نماز مکمل کر لے پھر اسے چاہیے کہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرلے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 31 باب التوجه نحو القبلة حيث كان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 170 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 392)

﴿337﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا؛ وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَقَالُوْا: قَصُرَتِ الصَّلاَةُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُ ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ، فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ، قَالُوْا: بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ،

رقم الحديث: 336

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 572 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1008 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 399 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 1224

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا پھر آپ مسجد میں موجود لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے پھر آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ جلد باز لوگ مسجد سے نکل گئے اور بولے: نماز مختصر ہوگئی ہے۔ حاضرین میں ایک شخص تھا جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) کہا کرتے تھے۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں نہ یہ مختصر ہوئی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! شاید آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے دو رکعت ادا کی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں چلے گئے جیسے عام طور میں سجدہ کرتے ہیں ویسے یا شاید اس سے کچھ طویل سجدہ تھا۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا پھر آپ نے تکبیر کہتے ہوئے اس طرح سجدہ کیا یا شاید اس سے زیادہ طویل تھا۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور تکبیر کہی۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 45 باب ما يجوز من ذكر الناس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 171 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث-5704)

•••————•••————•••

سجود التلاوة

سجود تلاوت

﴿338﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ، فِيهَا السَّجْدَةُ. فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک سورۃ تلاوت کی جس میں سجدہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور ہم نے بھی سجدہ کیا یہاں تک کہ ہم میں سے بعض لوگوں کو پیشانی رکھنے کے لئے جگہ نہیں ملی۔

أخرجه البخاري في: 17 كتاب سجود القرآن: 8 باب من سجد لسجود القارئ.

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 172 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث:1025)

﴿339﴾ حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ، وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۃ النجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔

آپ ﷺ کے ہمراہ موجود سب لوگوں نے سجدہ کیا۔ البتہ ایک بوڑھے شخص نے سجدہ نہیں کیا۔ اس نے کچھ کنکریاں ہتھیلی میں لے کر یا شاید مٹی تھی۔ اسے اپنی پیشانی کے ساتھ لگایا اور یہ کہا: میرے لیے یہی کافی ہے (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے اس بوڑھے کو دیکھا اس کے بعد وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

أخرجه البخاري في: 17 كتاب سجود القرآن: 1 باب ما جاء في سجود القرآن وسنتها
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 172 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1017)

340 حديث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا: حضرت زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم کی تلاوت کی تھی اور اس میں انہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 17 كتاب سجود القرآن: 6 باب من قرأ السجدة ولم يسجد
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 173 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1022)

341 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رقم الحديث: 339
اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 576 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1400 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 4164 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 553 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 283 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3526
رقم الحديث: 340: اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2762 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3502 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 251
رقم الحديث: 341: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 578 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1408 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 573 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 963 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 968 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1058 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1059 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 480 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1468 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ

✧✧ ابو رافع بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز پڑھی انہوں نے (سورۂ انشقاق) اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدے میں چلے گئے میں نے ان سے (اس بارے میں) سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے (اس سورت کے آخر میں) حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں (نماز پڑھتے ہوئے) سجدہ کیا اس لئے میں زندگی بھر اس سورت (کی آخری آیت کی تلاوت کے بعد) سجدہ کرتا رہوں گا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 101 باب القراءة في العشاء بالسجدة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 173 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 732)

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: 341: العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1469 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1470 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1471 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 7140 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 7365 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 7390 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 7764 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ، 1993ء، رقم الحدیث: 2767 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 554 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 555 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 561 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 663 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1034 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1035 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3535 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3536 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3541 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 5950 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 5996 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 6047 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 224 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 1375 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 7393 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2444 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہره، رقم الحدیث: 991 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہره، رقم الحدیث: 992

الذكر بعد الصلاة

نماز کے بعد ذکر کرنا

342 ۔ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کا (بلند آواز میں) تکبیر کے ذریعے پتہ چلتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 155 باب الذكر بعد الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 173 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 806)

•••————•••————•••

استحباب التعوذ من عذاب القبر

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا مستحب ہے

343 ۔ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَتَا لِي، إِنَّ أَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ، فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عَجُوْزَيْنِ، وَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

﴿﴾ مسروق بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مدینہ منورہ کی رہنے والی دو یہودی بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں ان دونوں نے میرے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے میں نے ان کی بات کو غلط قرار دیا مجھے ان کی بات کی تصدیق کرنا اچھا نہیں لگا وہ دونوں جب چلی گئیں اور بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کے سامنے اسی بات کا تذکرہ کرتے ہوئے عرض کی: یارسول اللہ! دو بوڑھی عورتیں آئی تھیں پھر میں نے آپ کو بتایا (انہوں نے کیا کہا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں نے ٹھیک کہا تھا لوگوں کو عذاب ہوتا ہے جسے تمام جانور سنتے ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے بعد' قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے دیکھا ہے۔

أخرجه البخاري في: 80 كتاب الدعوات: 37 باب التعوذ من عذاب القبر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 173 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6005)

ما يستعاذ منه في الصلاة

نماز کے دوران کن چیزوں سے پناہ مانگی جائے

﴿344﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 149 باب الدعاء قبل السلام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 174 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 798)

﴿345﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

رقم الحديث: 344

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 589 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 880 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1309 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24677 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1968 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 852 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1234 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2701

رقم الحديث: 345: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 589 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 880 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1309 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24677 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1968 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 852 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1234 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2701

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں' یہ دعا مانگا کرتے تھے:
''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔
ایک شخص نے عرض کی: آپ قرض سے بکثرت پناہ مانگتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص قرض لیتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 149 باب الدعاء قبل السلام
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 174 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 798)

﴿346﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 88 باب التعوذ من عذاب القبر
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 175 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1311)

•••—————•••—————•••

استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته

نماز کے بعد ذکر کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ

﴿347﴾ حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

✧✧ وراد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھوایا تھا جس میں یہ بات تحریر کروائی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

رقم الحديث: 346
اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی ''المستدرک'' طبع دارالکتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 1011

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ جسے تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دینا چاہے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور تیری مشیت کے مقابلے میں کسی کی کوشش کوئی کام نہیں آتی''۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 155 باب الذكر بعد الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 175 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 808)

﴿348﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : 347

اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1505 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 1341 اخرجه ابومحمد الدارمي في ''سننه'' طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحديث: 1349 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 18183 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2007 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 742 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1264 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 284 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 12796 اخرجه ابوبكر الحميدي في ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 762 اخرجه ابوعبدالله البخاري في ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 460 اخرجه ابوبكر الصنعاني في ''مصنفه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت لبنان، طبع ثاني، 1403ھ، رقم الحديث:3224

رقم الحديث : 348: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 595 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 927 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 21511 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2014 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 748 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 9974 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2845 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الصغير'' طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 802 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 299 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 982 اخرجه ابوبكر الحميدي في ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 133 اخرجه ابوعبدالله البخاري في ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 22 اخرجه ابوبكر الكوفي، في ''مصنفه'' طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 29267 اخرجه ابوبكر الصنعاني في ''مصنفه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت لبنان، طبع ثاني، 1403ھ، رقم الحديث:3185

قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلاَ وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُم فَضْلٌ مِّنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ، وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهٗ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِينَ، فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّثَلاَثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: تَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِينَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ غریب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔امیر لوگ اپنے اموال کی وجہ سے زیادہ درجات حاصل کر گئے ہیں اور جنت کی نعمتیں بھی حاصل کر لیں گے۔ یہ لوگ نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم نماز ادا کرتے ہیں۔جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں ایسے یہ لوگ بھی روزہ رکھتے ہیں لیکن ان لوگوں کے پاس اضافی مال موجود ہوتا ہے جس کے ذریعے یہ لوگ حج کر لیتے ہیں اور عمرہ کر لیتے ہیں۔جہاد میں حصہ لیتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اسے حاصل کر لو گے تو اس مقام تک پہنچ جاؤ گے جہاں تک وہ تم سے آگے نکل چکے ہیں اور تمہارے بعد آنیوالا شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا اور تم ان سب لوگوں کے مقابلے میں بہتر ہو گے۔ ماسوائے اس شخص کے جو اس پر عمل کرے، تم لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس، تینتیس مرتبہ سجان اللہ الحمد اللہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا بعض حضرات یہ بیان کرتے ہیں: ہم تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھیں گے اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھیں گے اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں گے۔ میں دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سبحان اللہ الحمدللہ اور اللہ اکبر میں سے ہر ایک تینتیس مرتبہ پڑھو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 155 باب الذكر بعد الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 175 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 807)

•••———•••———•••

ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کیا پڑھا جائے

﴿349﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً هُنَيَّةً، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ: أَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ

كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ؛ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کرنے کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: میں یہ پڑھتا ہوں۔

''اے اللہ! میرے اور میری کوتاہیوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ مجھے کوتاہیوں سے اس طرح پاک کردے جیسے سفید کپڑے کو میل سے پاک کردیا جاتا ہے۔ اے اللہ میری کوتاہیوں کو برف اور اولوں کے ذریعے دھودے''۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 89 باب ما يقول بعد التكبير

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 176 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 711)

•••———•••———•••

استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة والنهي عن إتيانها سعيًا

نماز کیلئے وقار اور سکون سے چل کر آنا مستحب ہے اور اس کیلئے دوڑ کر آنے کی ممانعت

﴿350﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ، عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نماز پڑھنے کے لئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے اطمینان سے آؤ نماز کا جتنا حصہ مل جائے اسے ادا کرلو اور جو گزر جائے اسے بعد میں مکمل کرلو۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 18 باب المشي إلى الجمعة وقول الله جل ذكره (فاسعوا إلى ذكر الله)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 177 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 866)

﴿351﴾ حديث أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: 351

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 603 اخرجه ابوعبد الله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 22661 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 2147 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1644 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3446

قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے کچھ آدمیوں کی تیز چلنے کی آواز سنی۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو دریافت کیا' تمہیں کیا مسئلہ تھا۔ لوگوں نے عرض کی' ہم جلدی آ کر نماز میں شریک ہونا چاہتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو اگر تم نے نماز کے لئے آنا ہے تو اطمینان سے آؤ۔ جتنی نماز ملے اسے ادا کر لو۔ جو پہلے گزر چکی ہوا سے بعد میں مکمل کر لو۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 20 باب قول الرجل فاتتنا الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 177 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 609)

•••———•••———•••

متى يقوم الناس للصلاة

لوگ نماز کیلئے کب کھڑے ہوں

﴿352﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ؛ فَقَالَ لَنَا: مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہہ لی گئی' صفیں درست ہوگئیں' نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب آپ ﷺ جائے نماز پر کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کو یاد آیا کہ آپ ﷺ جنبی ہیں' آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا' تم یہیں رہو پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے' غسل کرنے کے بعد جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا' آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 17 باب إذا ذكر في المسجد أنه جنب يخرج كما هو ولا يتيمم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 178 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 271)

رقم الحديث: 352

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دار الفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 235 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 792 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 10730 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 2236 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبرٰی'' طبع دار الکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 867

من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك تلك الصلاة

جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے اس نماز کو پالیا

﴿353﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی گویا اس نے پوری نماز پالی۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 29 باب من أدرك من الصلاة ركعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 178 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 555)

•••———•••———•••

أوقات الصلوات الخمس

پانچ نمازوں کے اوقات

﴿354﴾ حديث أَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے مجھے نماز پڑھائی۔ میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ساتھ اگلی نماز ادا کی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ اگلی نماز ادا کی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ اگلی نماز ادا کی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ اگلی نماز ادا کی۔ انہوں نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا حساب کرکے بتایا۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 6 باب ذكر الملائكة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 178 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3049)

﴿355﴾ حديث أَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلاةَ يَوْمًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلاةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ؛ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ؛ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلّٰى

فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ: اعْلَمْ مَا تحَدِّثُ بِهٖ، أَوَ إِنَّ جِبْرِيْلَ هُو أَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلَاةِ قَالَ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

✧✧ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک نماز کو تاخیر سے ادا کیا تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں بتایا: ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک نماز کو تاخیر سے ادا کیا تھا۔ ان دنوں وہ عراق کے گورنر تھے تو حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: اے مغیرہ! یہ آپ نے کیا کیا ہے آپ کو پتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے تھے۔ انہوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔ پھر انہوں نے نماز ادا کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی۔ پھر انہوں نے بھی نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی۔ پھر انہوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی۔ پھر انہوں نے نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا کی پھر انہوں نے بتایا کہ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ذرا جائزہ لیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات کے بارے میں بتایا ہوگا؟ تو عروہ نے کہا: حضرت بشیر بن ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے اسی طرح حدیث نقل کی ہے۔

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 179 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 499)

356 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

رقم الحديث : 355

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" ،طبع دارالفكر،بيروت، لبنان، رقم الحديث: 394 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 1 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1185 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحديث: 22407 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 352 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1580 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 713 أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 1 باب مواقيت الصلاة وفضلها

رقم الحديث : 356: اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" ،طبع دارالفكر،بيروت، لبنان، رقم الحديث: 394 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 1 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1185 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 22407 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 352 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1580 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 713

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی جبکہ دھوپ ابھی حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں موجود تھی اور بلند نہیں ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 1 باب مواقيت الصلاة وفضلها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 180 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 499)

•••———•••———•••

استحباب الإبراد بالظهر فيْ شدة الحر لمن يمضي إلى جماعة ويناله الحر فيْ طريقه

شدید گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا مستحب ہے اس شخص کیلئے' جو جماعت کیلئے جاتا ہو اور اسے راستے میں گرمی کا سامنا کرنا پڑے

﴿357﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب گرمی شدید ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس کا نتیجہ ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 9 باب الإبراد بالظهر فيْ شدة الحر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 180 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 512)

﴿358﴾ حديث أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَالَ: أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ: انْتَظِرْ انْتَظِرْ، وَقَالَ: شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی ٹھنڈا (وقت) ہونے دو۔

(راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ابھی انتظار کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے سانس کا نتیجہ ہوتی ہے۔ لہٰذا جب گرمی شدید ہو تو نماز ٹھنڈی کر لیا کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے وہ نماز اس وقت ادا کی) جب ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 9 باب الإبراد بالظهر فيْ شدة الحر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 180 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 511)

﴿359﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا؛ فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یہ شکایت کی تھی' اے میرے پروردگار! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے دومرتبہ سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس سردی کے موسم میں ہوتا ہے اور ایک سانس گرمی کے موسم میں ہوتا ہے اور یہ وہی شدید ترین گرمی ہوتی ہے جس کا تم سامنا کرتے ہو اور شدید سردی ہوتی ہے جس کا تم سامنا کرتے ہو۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 9 باب الإبراد بالظهر في شدة الحر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 180 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:512)

•••———•••———•••

استحباب تقديم الظهر في أول الوقت في غير شدة الحر

جب شدید گرمی نہ ہو تو ظہر کی نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرلینا مستحب ہے

﴿360﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شدید گرمی کی حالت میں نماز ادا کرتے تھے۔ تو (بعض اوقات) ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنا چہرہ زمین پر نہیں رکھ سکتا تھا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اُس پر سجدہ کرتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 21 كتاب العمل في الصلاة: 9 باب بسط الثوب في الصلاة للسجود

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 181 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1150)

•••———•••———•••

استحباب التبكير بالعصر

عصر کی نماز جلدی ادا کرلینا مستحب ہے

﴿361﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى

الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ؛ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ، أَوْ نَحْوِهِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی بلند اور روشن ہوتا تھا اور پھر کوئی شخص نواحی علاقے میں چلا جاتا تھا تو بھی سورج بلند ہی ہوتا تھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) مدینہ منورہ کے بعض نواحی علاقے چار میل کے فاصلے پر ہیں۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 13 باب وقت العصر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 181 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 525)

﴿362﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ: الْعَصْرُ، وَهٰذِهِ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی۔ پھر ہم لوگ وہاں سے نکلے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں آ گئے تو ہم نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ میں نے عرض کیا چچا

رقم الحدیث : 361

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 404 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 621 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 507 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه''، طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 682 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی ''المؤطا'' طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 11 اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1208 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 13355 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1518 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1495 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبری'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 191 اخرجه ابویعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحدیث: 3593 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2093 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 2069

رقم الحدیث : 362: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 623 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 509 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1514 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 14٥ ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبری'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 1926 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 8233

جان! یہ کون سی نماز ہے جو آپ ادا کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: عصر کی نماز ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کا وقت ہے
اسی وقت آپ کی اقتداء میں یہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 13 باب وقت العصر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 182 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 524)

﴿363﴾ حديث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ، فَنأْكُلُ لَحْ
نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ عصر کی نماز ادا کیا کرتے تھے پھر
ایک اونٹ قربان کرتے تھے اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے تھے پھر ہم سورج غروب ہونے سے پہلے اس کا پکا ہوا گوشت کھا
کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 47 كتاب الشركة: 1 باب الشركة في الطعام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 182 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2353)

•••———•••———•••

التغليظ فِي تفويت صلاة العصر

عصر کی نماز قضاء کرنے کی شدید مذمت

﴿364﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحديث : 363
اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 17314 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيح
طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1515 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرک"
دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 691 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز
مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1923 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والح
موصل 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 4421 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، 1408ھ/1988ء
الحديث: 426 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 625
رقم الحديث : 364: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحد
626 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث:
اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 685 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤ
طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 21 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العر
بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1230 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحد

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہوگئی۔ گویا اس کے گھر والے اور مال برباد ہوگئے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 14 باب إثم من فاتته العصر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 182 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 527)

•••———•••———•••

الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر

ان لوگوں کے موقف کی دلیل جو اس بات کے قائل ہیں کہ "الصلوٰۃ الوسطٰی" سے مراد عصر کی نماز ہے

﴿365﴾ حديث عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا، شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوہ احزاب کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی: "اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا"۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد: 98 باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 182 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2773)

﴿366﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: 364: 4545 اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1469 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 335 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 364 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 1931 اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 5447 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 386 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 13108 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1237 اخرجہ ابوبکر الشیبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالرایۃ، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 952

رقم الحدیث: 365

اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 1245 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 1998

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: واللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلٰى بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ، وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' غزوہ خندق کے دن سورج غروب ہو جانے کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کفار قریش کو برا کہنا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عصر کی نماز اس وقت تک ادا نہیں کر سکا۔ جب سورج غروب ہونے کے قریب تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی اسے ادا نہیں کر سکا (راوی بیان کرتے ہیں) پھر ہم بطحان آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضو کیا ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے غروب ہو جانے کے بعد عصر کی نماز ادا کی اور پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 36 باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 183 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 571)

•••———•••———•••

فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما

فجر اور عصر کی نمازوں کی فضیلت اور ان دونوں کی حفاظت کرنا

﴿367﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ، مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے ایک دوسرے

رقم الحديث: 367

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 632 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 485 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 411 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 8105 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 1736 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 459 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه، 1984ء، رقم الحديث: 6342

کے آگے پیچھے آتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں اور جن فرشتوں نے تمہارے درمیان رات بسر کی ہوتی ہے۔ وہ اوپر چلے جاتے ہیں تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ اس بات سے واقف ہے' تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حالت میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 16 باب فضل صلاة العصر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 183 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 530)

﴿368﴾ حديث جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً، يَعْنِي الْبَدْرَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ)

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے چاند یعنی چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا) اور ارشاد فرمایا: تم اپنے پروردگار کا اسی طرح دیدار کرو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو جسے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل پیش نہیں آ رہی اور اگر تمہارے لیے ممکن ہو تو تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز میں کوتاہی نہ کرنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرو (یعنی نماز ادا کرو)''

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 16 باب فضل صلاة العصر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 184 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 529)

﴿369﴾ حديث أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: 368

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 633 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4729 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2551 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 177 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 19213 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 7442 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 460 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2015 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 2224

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 26 باب فضل صلاة الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 184 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:548)

•••————•••————•••

بيان أن أول وقت المغرب عند غروب الشمس

اس بات کا بیان کہ مغرب کا ابتدائی وقت سورج غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے

370 حديث سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

✧✧ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 18 باب وقت المغرب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 184 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:536)

رقم الحديث : **369**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **635** اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1425** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **16776** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **1739** ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **2018** اخرجه ابويعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **7265**

رقم الحديث : **370**: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **636** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **417** اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی، فی ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **164** اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1209** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **16598** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **1523** ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **1603** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **6289**

﴿371﴾ حديث رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کرتے تھے تو نماز پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد کوئی شخص اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 18 باب وقت المغرب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 185 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 534)

•••————•••————•••

وقت العشاء وتأخيرها

عشاء کی نماز کا وقت اور اسے تاخیر سے ادا کرنا

﴿372﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

رقم الحديث: 371

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 416 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 520 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 687 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12987 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 337 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1604 اخرجه ابويعلي الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 3308 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 4422 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفه بيروت لبنان رقم الحديث: 1335 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب طبع اول 1409ھ رقم الحديث: 3320 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان طبع ثاني 1403ھ رقم الحديث: 2091

رقم الحديث: 372: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 638 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 199 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 531 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1213 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 25671 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1099 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 343 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 388 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1628 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان طبع ثاني 1403ھ رقم الحديث: 2116

قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَّفْشُوَ الْإِسْلَامُ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ: نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ، فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ: مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی' یہ اسلام کے (ریاستی سطح پر) پھیل جانے سے پہلے کا واقعہ ہے آپ (مسجد میں) تشریف نہیں لائے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (مسجد میں سے بلند آواز میں) عرض کی' عورتیں اور بچے سو چکے ہیں تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے مسجد میں موجود حاضرین سے فرمایا: (اس وقت) روئے زمین پر' تمہارے علاوہ اور کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب المواقيت 22 فضل العشاء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 185 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 541)

373 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً، فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کسی کام میں مشغول تھے۔ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی۔ یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں ہی سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت روئے زمین میں تمہارے علاوہ کوئی بھی شخص اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 24 باب النوم قبل العشاء لمن غُلِب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 185 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 545)

374 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ حُمَيْدٌ: سُئِلَ أَنَسٌ، هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ: أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا

✧✧ حمید بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کیا نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھی پہنی ہے، انہوں نے بتایا: آپ نے ایک رات عشاء کی نماز نصف رات تک موخر کر دی پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کی انگوٹھی کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ نے فرمایا: لوگ نماز ادا کرنے کے بعد سو چکے ہیں اور تم جب تک نماز کے انتظار میں رہے نماز کی حالت میں شمار ہوئے۔

أخرجه البخاري في: 77 كتاب اللباس: 48 باب فص الخاتم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 185 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5531)

375 حديث أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِي فِي السَّفِيْنَةِ نُزُولاً فِيْ بَقِيعِ بُطْحَانَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا وَأَصْحَابِي، وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: عَلَى رِسْلِكُمْ، أَبْشِرُوا، إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ، أَوْ قَالَ: مَا صَلَّى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ أَبُوْ مُوسَى، فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے ساتھی جو کشتی میں آئے تھے ہم لوگوں نے "بقیع بطحان" کی جگہ پر پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھے۔ ہم لوگ باری باری عشاء کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ میں اور میرے کچھ ساتھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کسی معاملے میں مشغول تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے میں تاخیر کی۔ یہاں تک کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا: اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ اور یہ خوشخبری سنائی: اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ نعمت کی ہے کہ اس وقت تمام بنی نوع انسان میں کوئی بھی شخص تمہارے علاوہ نماز ادا نہیں کر رہا۔ (راوی کو شک ہے اس کی جگہ دوسرے الفاظ ہیں)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم واپس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنے ہوئے اس فرمان کی بدولت بہت خوش تھے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 22 باب فضل العشاء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 186 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 542)

376 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: الصَّلَاةَ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هٰكَذَا (قَالَ

رقم الحديث: **375**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **641** اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ/**1984**ء، رقم الحديث: **7300**

ابْنُ جُرَيْجٍ الرَّاوِيْ عَنْ عَطَاءٍ، الرَّاوِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَبَدَّدَ لِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيْدٍ،
وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا، يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُ
مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ، لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ إِلَّا كَذٰلِكَ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّ
لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی۔ یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی نماز کا وقت ہو چکا ہے۔
عطاء بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں گویا اس وقت بھی اس منظر کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ اقدس سر مبارک پر رکھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کے لئے مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ اس نماز کو اس وقت میں ادا کریں۔

اس روایت کو عطاء (جنہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے نقل کیا ہے) کے حوالے سے نقل کرنے والے راوی ابن جریج بیان کرتے ہیں:

میں نے عطاء سے مزید وضاحت چاہی (اور دریافت کیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک' اپنے سر مبارک پر کیسے رکھا تھا؟ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا تھا' تو عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں' پھر ان انگلیوں کے کنارے (پوریں) سر کے کنارے رکھیں اور انہیں ملا کر' اسی طرح سر پر پھیرنے لگے' یہاں تک کہ ان کے انگوٹھے نے کان کے اس کنارے کو مس کیا' جو چہرے کے ساتھ' کنپٹی کے پاس' داڑھی کے کنارے پر ہوتا ہے۔ انہوں نے کسی تیزی یا آہستگی کے بغیر ایسا کیا'
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اس (عشاء کی نماز) کو اسی وقت میں ادا کریں''۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة 24 باب النوم قبل العشاء لمن غلب
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 187 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 545)

•••————•••————•••

استحباب التبكير بالصبح في أول وقتها وهو التغليس وبيان قدر القراءة فيه

صبح کی نماز جلدی ادا کر لینا مستحب ہے اس وقت میں جو اس کا ابتدائی وقت ہوتا ہے اور یہ اندھیرے کا وقت ہوتا ہے اور اس نماز میں قرأت کی مقدار کا بیان

﴿377﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مومن خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں چادر لپیٹ کر شریک ہوا کرتی تھیں اور پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنے گھر واپس جاتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 27 باب وقت الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 188 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 553)

﴿378﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا: إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَوْا أَخَّرَ؛ وَالصُّبْحَ كَانُوْا، أَوْ. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت ادا کر لیتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج چمک دار ہوتا تھا اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز مختلف اوقات میں پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ یہ ملاحظہ فرماتے کہ لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں تو جلدی ادا کر لیتے تھے اور جب یہ ملاحظہ فرماتے کہ لوگ ابھی نہیں آئے تو اسے مؤخر کر دیتے تھے' فجر کی نماز آپ ﷺ اندھیرے میں ادا کر لیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 27 باب وقت الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 188 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 535)

﴿379﴾ حديث أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

وَقَدْ سُئِلَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ، وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ (قَالَ الرَّاوِي عَنْ أَبِي بَرْزَةَ: وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ) وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا، وَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ؛ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ

✧✧ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے۔ جب سورج ڈھل جاتا تھا اور عصر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے کہ اگر عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد کوئی شخص مدینہ کے کنارے تک جائے تو اس کے واپس آنے تک سورج پھر بھی روشن ہوتا تھا (راوی بیان کرتے ہیں) مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو فرمایا تھا۔ وہ میں بھول چکا ہوں البتہ آگے یہ فرمایا تھا) البتہ نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ تہائی رات کا وقت ہو گیا ہے۔ تاہم آپ ﷺ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونے کو اور

عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔صبح کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ادا کرتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان سکتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کی دو رکعات میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہے)ایک رکعت میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیات تلاوت کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 104 باب القراءة في الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 188 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز،رقم الحدیث:516)

•••———•••———•••

فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها

باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت اور جماعت میں شامل نہ ہونے والوں کے بارے میں شدید وعید

﴿380﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا، وتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا)

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے پر پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو۔

''بے شک صبح کی تلاوت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں''۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 31 باب فضل صلاة الفجر في جماعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 189 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز،رقم الحدیث:621)

﴿381﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحديث : 381

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه''طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 650 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 215 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 837 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 189 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 288 اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 277 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 4670 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2052 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: باجماعت نماز پڑھنا' تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 30 باب فضل صلاة الجماعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 190 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 619)

﴿382﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں کچھ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور جب وہ جمع ہو جائیں تو پھر میں نماز کے لئے ہدایت کروں اس کے لئے اذان دی جائے پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو نماز میں شریک نہیں ہوئے تھے) اوران سمیت ان کے گھروں کو آگ لگادوں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی ایک کو یہ پتہ ہو کہ اُسے ایک پُر گوشت ہڈی یا دو بہترین پائے کھانے کو مل سکتے ہیں تو وہ عشاء کی نماز میں ضرور حاضر ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 29 باب وجوب صلاة الجماعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 190 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 618)

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: 381: العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 911 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبری'' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 4734 اخرجہ ابویعلی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحدیث: 5752

رقم الحدیث: 382: اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 651 اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی ''سننہ'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 548 اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی فی ''جامعہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 217 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 848 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی ''سننہ'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 791 اخرجہ ابوعبداللہ الاصبحی فی ''الموطا'' طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 290 اخرجہ ابومحمد الدارمی فی ''سننہ'' طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1274 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 7324 اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 2096 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1481

﴿383﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ اٰخُذُ شُعَلًا مِّنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَّا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: منافقین کے لئے فجر اور عشاء سے زیادہ اور کوئی بھاری نماز نہیں ہے اگر ان لوگوں کو پتا چل جائے کہ ان دونوں نمازوں میں کتنی فضیلت ہے تو وہ اس میں ضرور شریک ہوں۔ خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے۔ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں موذن کو ہدایت کروں کہ وہ اقامت کہے اور میں کسی شخص کو ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادے اور پھر میں آگ کے شعلے لے کر ان لوگوں کو جا کر جلادوں جو نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 34 باب فضل العشاء في الجماعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 190 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 62)

•••———•••———•••

الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر

کسی عذر کی وجہ سے جماعت میں شریک نہ ہونے کی رخصت

﴿384﴾ حديث عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَهُمْ، فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، وَوَدِدْتُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِيْنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ، فَأَشَرْتُ لَهُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَّنَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، قَالَ، فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ، فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ

✧✧ (محمود بن ربیع انصاری بیان کرتے ہیں) حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں شامل ہیں۔ جن کا تعلق انصار سے تھا اور جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت عتبان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بینائی کمزور ہو چکی ہے میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہوتی ہے تو سارا علاقہ پانی سے بھر جاتا ہے جو میرے اور لوگوں کے درمیان ہے اس لیے میں ان کی مسجد تک نہیں آ سکتا کہ انہیں نماز پڑھا سکوں اس لیے میری یہ خواہش ہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز ادا کریں میں اس جگہ کو اپنی نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کرالوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں عنقریب ایسا کروں گا۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دن چڑھنے کے بعد تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے بلکہ گھر میں آنے کے بعد دریافت کیا: تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں کہاں نماز ادا کروں۔ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کھڑے ہو کر تکبیر کہی ہم کھڑے ہوئے اور صف قائم کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے روک لیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا گیا تھا اس دوران میرے گھر میں محلے کے کچھ لوگ اکٹھے ہو گئے جن کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ ان میں سے ایک شخص نے دریافت کیا مالک بن دخیشن یا ابن دخشن کہاں ہے؟ ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا: وہ منافق ہے وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کہو کیا تم نے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے نہیں سنا۔ اس نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ اس کا تعلق اور خیر خواہی منافقین کے ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے جہنم کو حرام قرار دے دیا ہے جو اس کی رضا کے حصول کے لئے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 46 باب المساجد في البيوت

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 191 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 414)

﴿385﴾ حديث مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيْعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

زَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِيْ دَارِهِمْ. ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عِتْبَانَ حَدِيْثَهُ السَّابِقَ

✧✧ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات اچھی طرح یاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول میں سے

رقم الحديث: 384

أخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان 1390هـ، 1970م، رقم الحديث: 1673

پانی پی کر ان کے اوپر کلی کر دی تھی۔ جو ان کے گھر میں تھا' پھر انہوں (حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ) نے حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سابقہ روایت نقل کی ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 154 باب من لم ير رد السلام على الإمام واكتفى بتسليم الصلاة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 192 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 804)

•••——————•••——————•••

جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير وخمرة وثوب وغيرها من الطاهرات

نفل نماز باجماعت ادا کرنا جائز ہے چٹائی، وغیرہ کپڑے یا کسی بھی پاک چیز پر نماز ادا کرنا (جائز ہے)

386 حديث مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ، وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

✧✧ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ میں حیض کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ بعض اوقات جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا میرے جسم کے ساتھ مس کر جاتا تھا۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 19 باب إذا أصاب ثوب المصلى امرأته إذا سجد على الخُمْرَة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 193 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 372)

•••——————•••——————•••

فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة

باجماعت نماز ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت

387 حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِيْ سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ، وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّي فِيهِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: باجماعت نماز ادا کرنا گھر یا بازار میں (تنہا)

نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ (اجر و ثواب کے حصول کا باعث بنتا ہے) جب کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف جائے اس کا مقصد صرف نماز کی ادائیگی ہو تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ ختم کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ جب تک نماز کے انتظار میں مسجد میں رہتا ہے نماز (کی حالت میں شمار) ہوتا ہے اور جس جگہ اس نے نماز ادا کی ہو جب تک وہاں بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں۔ اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! اس پر رحم کر! (دعا کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وہ شخص ہوا خارج کر کے فرشتوں کو ایذا نہیں دیتا اور) بے وضو نہیں ہو جاتا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 87 باب الصلاة في مسجد السوق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 193 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 465)

•••———•••———•••

فضل كثرة الخطا إلى المساجد

مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کی فضیلت

﴿388﴾ حديث أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ

✧✧ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (با جماعت) نماز کا سب سے زیادہ ثواب اس شخص کو ملے گا جو زیادہ دور سے چل کر آئے‘ جو نماز کا انتظار کرے اور اسے امام کے ساتھ ادا کرے اسے اس شخص سے زیادہ اجر ملے گا جو (تنہا) نماز پڑھ کے سو جائے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 31 باب صلاة الفجر في جماعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 194 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 623)

•••———•••———•••

رقم الحديث: 388

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 662 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1501 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4758 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ/1984ء، رقم الحديث: 7294

المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات

نماز کیلئے چل کر جانا گناہوں کومٹادیتا ہےاوراس کی وجہ سے درجات بلند ہوتے ہیں

﴿389﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوْا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ: فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تمہارے خیال میں کسی شخص کے دروازے کے پاس نہر ہواوروہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو تم کیا کہتے ہو کیا اس کا میل باقی رہے گا۔ لوگوں نے عرض کی: اس کے میل میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے تمام گناہوں کومٹادیتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 6 باب الصلوات الخمس كفارة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 194 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 505)

﴿390﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جوشخص صبح وشام کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے وہ جب بھی جاتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں مہمان نوازی کا بندوبست کردیتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 37 باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 194 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 631)

•••———•••———•••

من أحق بالإمامة

امامت کازیادہ حقدارکون ہے ؟

﴿391﴾ حديث مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيْمًا رَّفِيقًا، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِيْنَا، قَالَ: ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ، وَعَلِّمُوْهُمْ، وَصَلُّوْا؛ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ

لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

✧✧ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی قوم کے چند افراد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے بیس دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں قیام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مہربان اور نرم دل تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ہم اپنے گھر واپس جانا چاہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ واپس چلے جاؤ اور وہاں رہنا اور ان لوگوں کو تعلیم دینا اور نماز ادا کرتے رہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تم میں سے جو شخص زیادہ عمر والا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 17 باب من قال ليؤذن في السفر مؤذن واحد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 195 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 602)

•••———•••———•••

استحباب الْقنوت فِيْ جميع الصلاة إِذا نزلت بالمسلمين نازلة

جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو تمام نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنا مستحب ہے

392۔ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ. وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رکوع سے) سر اٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پڑھتے تھے اور پھر کچھ لوگوں کا نام لے کر ان کے لئے دعا کرتے تھے۔ آپ دعا کرتے تھے "اے اللہ! ولید بن

رقم الحديث: 391

احرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 674 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 635 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1253 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 153636 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ 1993ء رقم الحديث: 1658 اخرجه ابوبكر بن خزيمه النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ 1970ء رقم الحديث: 397 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ 1991ء رقم الحديث: 1599 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ 1994ء رقم الحديث: 1678 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ 1989ء رقم الحديث: 213 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 635

ولید کو' سلمہ بن ہشام کو' عیاش بن ابوربیعہ کو اور کمزور مسلمانوں کو نجات عطا کر' اے اللہ! مضر (قبیلہ کے لوگوں) کو برباد کردے! اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسی' قحط سالی نازل کردے''۔

(راوی کہتے ہیں) اس زمانے میں اہل مشرق مضر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 128 باب يهوى بالتكبير حين يسجد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 195 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 771)

﴿393﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رعد اور ذکوان (قبیلوں) کے لئے دعائے ضرر کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 14 كتاب الوتر: 7 باب القنوت قبل الركوع وبعده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 196 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 958)

﴿394﴾ حديث أَنَسٍ عَنْ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ الْقُنُوتِ، قَالَ: قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَقُلْتُ: إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ: كَذَبَ؛ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُو عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ: بَعَثَ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ (يَشُكُّ فِيْهِ) مِنَ الْقُرَّاءِ إِلٰى أُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَعَرَضَ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ، فَقَتَلُوْهُمْ؛ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلٰى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ

✧✧ عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب

رقم الحديث: 393

اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)، رقم الحديث: 909 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 677 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1070 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 12173 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1989 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى ''مصنفه'' طبع المكتب الاسلامى، بيروت لبنان، (طبع ثانى) 1403ھ، رقم الحديث: 9742 اخرجه ابوبكر الكوفى، فى ''مصنفه'' طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودى عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 6980 ذكره ابوبكر البيهقى فى ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2916 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 657 اخرجه ابوجعفر الطحاوى فى ''شرح معانى الآثار'' طبع دارالكتب العلميه ' بيروت' الطبعة الاولىٰ ' 1399ھ، رقم الحديث: 1352

دیا: رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی میں نے جواب دیا: فلاں صاحب یہ کہتے ہیں: آپ نے فرمایا: رکوع کے بعد پڑھی جائے گی۔ انہوں نے فرمایا: وہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ ایک ماہ تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے رہے۔ جس میں آپ نے بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے چند قبیلوں کے خلاف دعائے ضرر کی۔ نبی اکرم ﷺ نے 40 (راوی کو شک ہے شاید) 70 قاری حضرات کو مشرکین کی طرف بھیجا تھا ان لوگوں نے ان پر حملہ کر کے سب کو شہید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ اور ان مشرکین کے درمیان عہد موجود تھا۔ (لیکن انہوں نے اس کا خیال نہیں کیا) نبی اکرم ﷺ کو اس بات پر جتنا افسوس تھا اتنا غضب آپ کو اور کسی بات پر نہیں آیا۔

أخرجه البخاري في: 58 كتاب الجزية: 8 باب دعاء الإمام على من نكث عهدا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 196 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 2999)

﴿395﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، فَأُصِيبُوا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيَقُولُ: إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جس کے افراد کو قاری صاحبان کہا جاتا تھا۔ وہ لوگ شہید ہو گئے میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس سے زیادہ غمگین کبھی نہیں دیکھا آپ نے ایک مہینے تک فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔

''عصیہ'' قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے''۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الدعوات: 58 باب الدعاء على المشركين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 196 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6031)

•••———•••———•••

قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها

قضاء نمازوں کو ادا کرنا اور انہیں جلدی ادا کرنے کا مستحب ہونا

﴿396﴾ حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : 396

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 682 اخرجه ابو حاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1461 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 113 ذكره ابوبكر البيهقي في "سنه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 987 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، طبع اول، 1409ھ، رقم الحديث: 31726

أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ، حَتّٰى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُوْ بَكْرٍ، وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ وَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ؛ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ. ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ؛ فَقُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ: إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ: يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتّٰى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا، فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا، أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا، حَتّٰى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا، وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰى أَتَتْ أَهْلَهَا فَقَالَتْ: لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوْا فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوْا

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ یہ لوگ رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک کہ صبح قریب ہوئی تو یہ لوگ رات کے وقت ٹھہر گئے۔ ان کی آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ سورج نکل آیا سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سو رہے ہوتے تو آپ کو بیدار نہیں کیا جاتا تھا آپ خود ہی بیدار ہوتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس بیٹھے اور بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کی۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے (آپ وہاں سے روانہ ہوئے) پھر آپ نے پڑاؤ کیا اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب الگ رہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی۔

اس نے جواب دیا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ وہ مٹی کے ذریعے تیمم کرے۔ پھر اس نے نماز ادا کی۔ (حضرت عمران فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند افراد کے ہمراہ آگے بھیج دیا۔ ہم شدید پیاس کا شکار تھے اور چل رہے تھے۔ اسی دوران ایک عورت سامنے سے آئی جس نے مشکیزوں کے درمیان پاؤں لٹکائے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے دریافت کیا: چشمہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: یہاں کوئی چشمہ نہیں ہے۔ ہم نے دریافت کیا: تمہارے گھر اور چشمے کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ وہ بولی: ایک دن اور ایک رات کا' ہم نے کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو! وہ بولی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ ہم نے اس کے ساتھ یہی کیا کہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہی بات بتائی جو ہمیں

بتائی تھی۔ تاہم یہ بات اضافی بتائی کہ وہ یتیم بچوں کی پرورش کررہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے مشکیزوں کے بارے میں حکم دیا آپ نے ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا تو ہم چالیس پیاسوں نے پانی پی لیا۔ یہاں تک کہ ہم سیر ہوگئے۔ ہم نے اپنے پاس ہر برتن بھی بھرلیا البتہ ہم نے اپنے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ لیکن وہ مشکیزے اسی طرح بھرے ہوئے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس کھانے کو جو کچھ ہے وہ لے آؤ۔ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کی گئی اور اس عورت کو دے دی گئی۔ جب وہ عورت اپنے خاندان میں آئی تو بولی آج میں سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں۔ یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وجہ سے اس قبیلے کو ہدایت بخشی وہ عورت بھی مسلمان ہوئی اور وہ تمام لوگ بھی مسلمان ہوگئے۔

أخرجه البخاري في: 61 كتاب المناقب: 25 باب علامات النبوة في الإسلام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 197 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3378)

﴿397﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ، (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي)

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جیسے ہی اسے یاد آئے اس نماز کو ادا کرلے کیونکہ اس کا کفارہ صرف اسی میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو''۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 37 باب من نسي صلاة فليصل إذا ذكرها ولا يعيد إلا تلك الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 199 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 572)

کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا

مسافروں کی نماز اور قصر نماز کا بیان

صلاۃ المسافرین وقصرھا

مسافروں کی نماز اور قصر نماز کا بیان

﴿398﴾ حدیث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

قَالَتْ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِيْ صَلَاةِ الْحَضَرِ

✧✧ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تھی تو اس وقت حضر اور سفر (دونوں حالتوں میں) دو، دو رکعت نماز فرض کی تھی۔ پھر سفر کی نماز کو اسی صورت میں برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 1 كيف فرضت الصلوات في الإسراء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 199 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 343)

رقم الحديث: 398

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 517 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 628 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى، فى "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 339 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 764 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1049 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)، رقم الحديث: 317 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 16376 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2291 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 761 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 840

﴿399﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

✧✧ حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر پر روانہ ہوئے تو انہوں نے یہ بات بتائی: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران نفلی نماز ادا کی ہو جب کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''تمہارے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی سنت میں) بہترین نمونہ ہے''

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 11 باب من لم يتطوع في السفر دبر الصلاة وقبلها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 199 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1050)

﴿400﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں (ظہر کی نماز میں) چار رکعت ادا کی اور ذوالحلیفہ میں (عصر کی نماز میں) دو رکعت ادا کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 5 باب يقصر إذا خرج من موضعه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 200 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1039)

﴿401﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى

رقم الحدیث : 400

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **690** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1202** اخرجه ابو عيسى الترمذی، فی ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **546**

رقم الحديث : 401: اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1233** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ **1986**ء، رقم الحديث: **1452** اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1077** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **12698** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **2996** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **1910** ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرى' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **5172**

رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
سَأَلَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے روانہ ہو کر مکہ آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ واپس مدینہ آ گئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا آپ حضرات نے مکہ میں کتنا عرصہ قیام کیا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم نے وہاں 10 دن قیام کیا۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 1 باب ما جاء في التقصير وكم يقيم حتى يقصر رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 200 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1031)

•••———•••———•••

قصر الصلاة بمنى

منیٰ میں قصر نماز ادا کرنا

﴿402﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،
قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ إِمَارَتِهِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں منیٰ میں دو رکعت ادا کی ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے مکمل دور خلافت میں) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے ابتدائی حصے میں (منیٰ

رقم الحديث : 402

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 694 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1506 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 3953 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2758 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2963 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1905 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 5110 اخرجه ابويعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 4271 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 777 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 10142 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1947 اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 13982 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحديث: 4269

میں دو رکعت ہی ادا کی ہیں) البتہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوری نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 2 باب الصلاة بمنى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 200 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1032)

﴿403﴾ حديث حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ، بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

✧✧ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تھی یہ امن کی حالت تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعت ہی پڑھائی تھیں۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 84 باب الصلاة بمنى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 200 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1033)

•••———•••———•••

الصلاة في الرحال في المطر

بارش کے وقت اپنی رہائشگاہ میں نماز ادا کرنا

﴿404﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

أَنَّهُ أَذَّنَ بِالصَّلاَةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ، يَقُولُ: أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ

✧✧ (نافع بیان کرتے ہیں:) ایک مرتبہ سردی اور آندھی والی رات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز کے لئے اذان دی اور پھر فرمایا اپنی اپنی جگہ پر نماز ادا کرلو پھر انہوں نے بتایا: جب سرد یا بارانی رات ہوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو یہ ہدایت کرتے تھے وہ یہ اعلان کر دیتا تھا: اپنی جگہ پر نماز ادا کرلو۔

﴿405﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلاَ تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا، قَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 40 باب الرخصة في المطر والعلة أن يصلي في رحله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 201 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 635)

رقم الحديث: 403

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 696 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 882

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش کے دن اپنے موذن سے یہ کہا اشھد ان محمد رسول اللہ کہہ لو تو حی علی الصلوٰۃ نہیں کہنا بلکہ یہ کہنا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو (راوی بیان کرتے ہیں) لوگوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ عمل اس ذات نے کیا تھا جو مجھ سے زیادہ بہتر ہیں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا) بیشک جمعہ کی نماز پڑھنا فرض ہے لیکن مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں تمہیں گھروں سے نکلواؤں اور تم کیچڑ اور پھسلن میں چلتے ہوئے آؤ۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 14 باب الرخصة لمن لم يحضر الجمعة في المطر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 201 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 859)

•••———•••———•••

جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت

سفر کے دوران سواری پر نفل نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو

﴿406﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ، يُومِءُ إِيمَاءً، صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ، وَيُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی نماز ادا کر لیتے تھے خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل اشارے کے ذریعے ادا کیا کرتے تھے۔ البتہ فرائض (با قاعدہ طور پر ادا کرتے تھے) البتہ وتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی ادا کر لیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 14 كتاب الوتر: 6 باب الوتر في السفر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 201 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 955)

﴿407﴾ حديث عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

✧✧ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران رات کے وقت سواری کی پشت پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 12 باب تطوع في السفر في غير دبر الصلاة وقبلها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 202 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1053)

﴿408﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: اسْتَقْبَلْنَا أَنَسًا حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلٰى

حِمَارٍ، وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ، يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ، فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ

✧✧ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا جب وہ شام سے تشریف لائے تھے ''عین تمر'' کے مقام پر ہمارا ان سے سامنا ہوا میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے گدھے پر نماز ادا کر رہے تھے اور ان کا رخ دوسری طرف تھا یعنی قبلہ کے بائیں طرف تھا۔ میں نے کہا میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ قبلہ کی بجائے دوسری طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی ایسا نہ کرتا۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 10 باب صلاة التطوع على الحمار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 202 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1049)

•••———•••———•••

جواز الجمع بين الصلاتين في السفر

سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز ہے

﴿409﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ

رقم الحديث: 408

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحديث: 13135 اخرجه ابو عيسى الترمذي في ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2039

رقم الحديث: 409: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 703 اخرجه ابو عيسى الترمذي في ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 555 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 592 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في ''الموطا'' طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 329 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحديث: 5305 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 964 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1566 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 5300 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 13107 اخرجه ابوبكر الحميدي في ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاہره، رقم الحديث: 616 اخرجه ابومحمد الكسي في ''مسنده'' طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 748 اخرجه ابوبكر الصنعاني في ''مصنفه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت لبنان، (طبع ثاني) 1403ھ، رقم الحديث: 4403

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 6 يصلي المغرب ثلاثا في السفر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 202 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1041)

﴿410﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زوال سے پہلے روانہ ہونا ہوتا تو ظہر کی نماز کو عصر کی نماز تک مؤخر کر دیتے تھے اور پھر سواری سے اتر کر دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کر دیتے تھے لیکن اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے سے پہلے زوال کا وقت ہو چکا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد پھر سوار ہوتے۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 16 باب إذا ارتحل بعدما زاغت الشمس صلى الظهر ثم ركب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 203 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1061)

•••———•••———•••

الجمع بين الصلاتين في الحضر

حضر میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

﴿411﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعت ایک ساتھ ادا کی ہیں اور سات رکعت ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 30 باب من لم يتطوع بعد المكتوبة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 203 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1120)

•••———•••———•••

جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال

نماز کے بعد دائیں یا بائیں طرف سے اٹھنا

﴿412﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهِ، يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں کوئی بھی شخص اپنی نماز میں شیطان کے لئے کچھ نہ کرے (یعنی) وہ یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد صرف دائیں طرف سے اُٹھا جا سکتا ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ بائیں طرف سے اُٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 195 باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 203 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 814)

•••———•••———•••

كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن

مؤذن (کے اقامت کا) آغاز کر دینے کے بعد نفل نماز شروع کرنا مکروہ ہے

﴿413﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلاً، وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ، وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصُّبْحَ أَرْبَعًا الصُّبْحَ أَرْبَعًا

رقم الحديث : 412

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **707** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1042** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **1360** اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **930** اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحدیث: **1350** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: **4084** اخرجه ابوبکر بن خزیمه النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **1714** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **1283** ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **3425** اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ، **1984**ء، رقم الحدیث: **5174** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحدیث: **1061** اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **284** اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہره، رقم الحدیث: **127** اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، (طبع ثانی) **1403**ھ، رقم الحدیث: **3208** اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحدیث: **3108**

✧✧ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جب نماز کیلئے اقامت کہی جا چکی تھی تو وہ دو رکعت نماز ادا کر رہا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس شخص کو گھیر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: صبح کی نماز میں چار رکعات (تم پڑھتے ہو؟) صبح کی نماز میں چار رکعات (تم پڑھتے ہو؟)۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 38 باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 203 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 632)

•••———•••———•••

استحباب تحية المسجد بركعتين وكراهة الجلوس قبل صلاتهما وأنها مشروعة في جميع الأوقات

تحیۃ المسجد کی دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے اور ان دو رکعات کو ادا کرنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے تحیۃ المسجد کی نماز کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہے

﴿414﴾ حديث أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

رقم الحديث: 414

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 714 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 467 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى، فى "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 316 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 730 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1012 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)، رقم الحديث: 386 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1393 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 22576 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2497 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1827 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 519 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4701 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 2117 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 3280 اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبى، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 421

✧✧ حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کر لینی چاہئے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 60 باب إذا دخل المجلس فليركع ركعتين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 204 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 433)

•••———•••———•••

استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه

سفر سے واپسی پر پہلے مسجد آکر دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے

﴿415﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا، فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: جَابِرٌ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: مَا شَأْنُكَ قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: الْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوا میرا اونٹ سست ہو گیا وہ تھک چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا۔ جابر! میں نے عرض کی جی! آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی میرا اونٹ سست ہو گیا ہے۔ یہ تھک چکا ہے۔

میں اگلے دن آیا جب میں مسجد کے پاس آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اب پہنچے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اونٹ کو یہیں چھوڑو اور (مسجد کے) اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میں اندر آیا اور نماز ادا کی۔

أخرجه البخاري في: 34 كتاب البيوع: 34 باب شراء الدواب والحمير

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 204 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1991)

•••———•••———•••

استحباب صلاة الضحى وأن أقلها ركعتان

چاشت کی نماز ادا کرنا مستحب ہے اور اس کی کم از کم رکعات دو ہیں

﴿416﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ

النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کوئی عمل چھوڑ دیا کرتے تھے حالانکہ وہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہوتا تھا اس اندیشہ کے تحت کہ لوگ بھی وہ عمل کریں گے اور پھر وہ ان پر فرض ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چاشت کی نماز ادا نہیں کی البتہ میں چاشت کی نماز ادا کرتی تھی۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 5 باب تحريض النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 205 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1076)

417 حديث أُمِّ هَانِيءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِيءٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

✧✧ ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: ہمیں کسی نے بھی یہ بات نہیں بتائی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے البتہ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں غسل کیا اور پھر آٹھ رکعت ادا کیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدوں کو مکمل طور پر ادا کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 12 باب من تطوع في السفر في غير دبر الصلوات وقبلها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 205 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1052)

418 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلاثٍ، لاَ أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلاَةِ الضُّحَى،

رقم الحديث: **416**

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **718** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1293** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **357** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: **24603** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **312** اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **2104** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **480** ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **4692** اخرجه ابن راہویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان، مدینه منوره، (طبع اول) **1412**ھ/**1991**ء، رقم الحدیث: **819**

وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی۔ ساری عمر میں یہ کام ترک نہیں کروں گا۔ تین روزے رکھنا، دوسرے چاشت کی نماز ادا کرنا اور تیسرے وتر پڑھ کر سونا۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 33 باب صلاة الضحى في الحضر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 205 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1124)

•••———•••———•••

استحباب ركعتي سنة الفجر والحث عليهما

فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا مستحب ہے اور ان کی ترغیب

﴿419﴾ حديث حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ، إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ، وَبَدَا الصُّبْحُ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ

✧✧ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب موذن صبح کی اذان کے لئے کھڑا ہوتا اور صبح ہو جاتی تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 12 باب الأذان بعد الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 206 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 593)

﴿420﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 12 باب الأذان بعد الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 206 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 594)

﴿421﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى إِنِّي لَأَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنت) مختصر ادا کیا کرتے تھے

یہاں تک کہ میں یہ سوچا کرتی کہ آپ نے سورہ فاتحہ بھی پڑھی ہے (یا نہیں)

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 28 باب ما يقرأ في ركعتي الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 206 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1118)

﴿422﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ ان دونوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ (یعنی فجر کی دو رکعت)

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 27 باب تعاهد ركعتي الفجر ومن سماها تطوعا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 206 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1116)

•••——•••——•••

فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن

فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد سنتیں ادا کرنے کی فضیلت اور ان کی تعداد کا بیان

﴿423﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ؛ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ، فَفِي بَيْتِهِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہر سے پہلے دو رکعت ادا کی ہیں اور ظہر کے بعد دو رکعت ادا کی ہیں۔ مغرب کے بعد دو رکعت ادا کی ہیں اور عشاء کے بعد دو رکعت ادا کی ہیں اور جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کی ہیں۔ یہاں تک مغرب اور عشاء (کی سنتوں) کا تعلق ہے تو وہ گھر میں ادا کی جاتی تھیں۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 29 باب التطوع بعد المكتوبة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 207 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1119)

•••——•••——•••

رقم الحديث : 423

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 4506 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 2454 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 1197 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، (طبع ثاني) 1403ه، رقم الحديث: 4809

جواز النافلة قائما وقاعدا وفعل بعض الركعة قائما وبعضها قاعدا

نفل نماز کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے ایک رکعت کا کچھ حصہ کھڑے ہوکر اور بقیہ حصہ بیٹھ کر ادا کرنا بھی جائز ہے

﴿424﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتّٰى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نوافل بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر قرأت کیا کرتے تھے جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوجاتے ان کی تلاوت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 16 باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 207 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1097)

﴿425﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ،

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا، وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ، يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ نَظَرَ، فَإِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِيْ، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ہی قرأت کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور قیام کی حالت میں تلاوت کرتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے جاتے پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو میرے ساتھ کچھ گفتگو کر لیتے اور اگر میں سو چکی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لیٹ جاتے۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 20 باب: إذا صلى قاعدا ثم صح أو وجد خفة تمم ما بقي

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 207 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1068)

•••————•••————•••

صلاة الليل وعدد ركعات النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الليل وأن الوتر ركعة، وأن الركعة صلاة صحيحة

رات کی نماز' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی رکعات کی تعداد کا بیان' وتر ایک رکعت ہوتا ہے اور ایک رکعت نماز ادا کرنا درست ہے

﴿426﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کس طرح (رات کے وقت نوافل) نماز ادا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں یا رمضان کے علاوہ کبھی بھی گیارہ رکعت سے زیادہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ادا کرتے تھے پھر چار رکعت ادا کرتے تھے۔ ان کی خوبصورتی اور توازن کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت ادا کرتے تھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا کیے بغیر ہی سو جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 16 باب قيام النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالليل في رمضان وغيره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 208 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1096)

﴿427﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا الْوِتْرُ، وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے جن میں وتر (کی ایک رکعت شامل ہوتی تھی) اور فجر کی (سنتوں کی) دو رکعت ہوتی تھیں۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 10 باب كيف كان صلاة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وكم كان النبي يصلي من الليل

رقم الحديث: 426

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 393 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1166

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 209 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1089)

﴿428﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، كَيْفَ كَانَ صَلاَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ، وَيَقُوْمُ اٰخِرَهُ، فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ، وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ

✧✧ اسود بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کس طرح نوافل ادا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے اور آخری حصے میں اٹھ جاتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے اور پھر واپس اپنے بستر پر آ جاتے تھے جب موذن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھ جاتے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے تشریف لے جاتے۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 15 باب من نام أول الليل وأحيا آخره

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 209 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1095)

﴿429﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: الدَّائِمُ، قُلْتُ: مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

✧✧ مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جسے باقاعدگی سے ہمیشہ کیا جائے' میں نے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کب نوافل ادا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرغ کی آواز سنتے تھے اس وقت اٹھ جاتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 7 باب من نام عند السحر

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 209 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1080)

رقم الحديث : 428

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **739** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **1640** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **24750** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **2593** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبری'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **1389**

رقم الحديث : 429: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **741** اخرجه ابو عيسی الترمذی، فی ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2856** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **1616**

﴿430﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: مَا أَلْفَاهُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی میرے ہاں ہوتے تو سحری کے وقت آپ ﷺ سوئے ہوتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 7 باب من نام عند السحر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 209 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1082)

﴿431﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے۔ تاہم آپ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت صبح صادق سے کچھ پہلے ہوتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 14 كتاب الوتر: 2 باب ساعات الوتر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 210 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 951)

•••——•••——•••

صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل

رات کی نماز 2,2 کر کے ادا کی جائیگی اور رات کی نماز کے آخر میں وتر کی ایک رکعت ادا کی جائے گی

﴿432﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحديث: 430

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **742** اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1318** اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1197** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **25105** اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحديث: **2637** ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحديث: **4433** اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404ھ-1984ء**، رقم الحديث: **4662**

رقم الحديث: **431**: اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404ھ-1984ء**، رقم الحديث: **4370** اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **745** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406ھ، 1986ء**، رقم الحديث: **1681** اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1186** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **653**

أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مثنى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ، صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: رات کی (نفل نماز) دو دو کر کے ادا کی جائے' جب تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت نماز پڑھ کر اس نماز کو طاق تعداد میں کرلو جو پہلے ادا کی ہے۔

أخرجه البخاري في: 14 كتاب الوتر 1 باب ما جاء في الوتر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 210 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 946)

﴿433﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہاری رات کی سب سے آخری نماز وتر ہونی چاہئے۔

أخرجه البخاري في: 14 كتاب الوتر: 4 باب ليجعل اخر صلاته وترا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 210 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 953)

•••———•••———•••

الترغيب في الدعاء والذكر فِيْ اٰخر الليل والإجابة فيه

رات کے آخری حصے میں دعا اور ذکر کی ترغیب دینا اور اس وقت دعا کی قبولیت

﴿434﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، يقولُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ

رقم الحديث: 433

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **751** اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1438**

رقم الحديث: 434: اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1315** اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **446** اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1366** اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1479** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **7582** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **10313** ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **4427** اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، **1408**ھ/**1988**ء، رقم الحديث: **753**

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر رات میں ہمارا پروردگار آسمان دنیا کی طرف خاص توجہ کرتا ہے اس وقت جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے اور میں اسے مغفرت عطا کروں۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 14 باب الدعاء والصلاة في آخر الليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 210 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1094)

•••———•••———•••

الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح

رمضان میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دینا اس سے مراد نماز تراویح ہے

﴿435﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا واحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص رمضان میں حالتِ ایمان میں صرف حصولِ ثواب کے لیے نوافل (نمازِ تراویح) ادا کرے گا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے۔"

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 27 باب تطوع قيام رمضان من الإيمان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 211 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 37)

﴿436﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رِجَالٌ

رقم الحديث: 435

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 759 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 683 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 1602 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع کتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 1326 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 249 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1776 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 9459 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 2546 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2203 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1295 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 4374

بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ؛ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، لٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نصف رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی۔ بعض لوگوں نے آپ کی پیروی میں نماز ادا کی۔ اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں گفتگو کی تو دوسرے دن لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ان سب نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلے دن لوگوں کے اندر اس بات کا چرچا ہوا تو تیسری رات مسجد میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب چوتھی رات آئی تو مسجد لوگوں سے بھر چکی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھا لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کلمہ شہادت پڑھا اور پھر ارشاد فرمایا مجھے تمہاری موجودگی کا پتا تھا لیکن مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ یہ نماز تم پر فرض ہو جائے گی اور تم اسے ادا نہیں کر سکو گے۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 29 باب من قال في الخطبة بعد الثناء أما بعد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 211 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 882)

•••———•••———•••

الدعاء في صلاة الليل وقيامه

رات کی نماز میں دعا کرنا اور (طویل) قیام کرنا

﴿437﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى حَاجَتَهُ، غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ، فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ، وَقَدْ أَبْلَغَ، فَصَلّٰى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرٰى أَنِّي كُنْتُ أَرْقُبُهُ، فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي. فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ؛ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِيْ نُوْرًا، وَتَحْتِيْ نُوْرًا، وَأَمَامِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا

قَالَ كُرَيْبٌ (الرَّاوِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَسَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ، فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ وَّلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعَرِيْ وَبَشَرِيْ، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے آپ نے اپنی حاجت پوری کی آپ نے اپنے چہرہ مبارک اور دونوں پاؤں کو دھویا پھر سو گئے پھر آپ اٹھے اور آپ مشکیزے کے پاس آئے آپ نے اس کے منہ کو کھولا پھر آپ نے وضو کیا جو درمیانے درجے کا تھا۔ بہت زیادہ نہیں دھویا لیکن مکمل وضو کیا۔ پھر آپ نے نماز ادا کی میں بھی کھڑا ہوا میں نے یوں ظاہر کیا جیسے میں ابھی بیدار ہوا ہوں اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں آپ یہ محسوس نہ کریں کہ میں آپ کا جائزہ لے رہا تھا۔

میں نے وضو کیا آپ نماز ادا کر رہے تھے میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھے میرے کان سے پکڑا اور گھما کر دائیں طرف لے آئے۔ پھر آپ نے اپنی نماز میں تیرہ رکعات ادا کی پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ جب آپ سوتے تھے تو خراٹے لیا کرتے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی تو آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے میری بصارت میں نور کر دے میری سماعت میں نور کر دے اور میرے دائیں طرف نور کر دے اور میرے بائیں طرف نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے میرے نیچے نور کر دے میرے آگے نور کر دے میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور کر دے"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (دعا کے الفاظ میں نور کرنے کے حوالے سے) پٹھوں، گوشت، خون، بالوں، جلد اور دو دیگر اعضاء کا تذکرہ بھی کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 80 كتاب الدعوات: 10 باب الدعاء إذا انتبه من الليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 212 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5957)

﴿438﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا؛ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ؛ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک رات وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے جوان کی سگی خالہ بھی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں' میں چوڑائی کی سمت میں لیٹ گیا اور نبی اکرم ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کے ہمراہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے۔ نبی اکرم ﷺ سو گئے جب نصف رات کا وقت ہوا یا شاید اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد میں نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر نیند ختم کرنے لگے پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں پھر لٹکے ہوئے مشکیزے میں سے پانی نکال کر آپ ﷺ نے اچھی طرح وضو کیا اور نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں' میں بھی اُٹھا اور میں نے بھی آپ ﷺ ہی کی طرح (وضو) کیا پھر میں آپ ﷺ کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر ہلکا سا دبایا پھر آپ ﷺ نے دو نوافل ادا کیے پھر دو نوافل ادا کیے پھر دو نوافل ادا کیے پھر دو نوافل ادا کیے پھر دو نوافل ادا کیے پھر دو نوافل ادا کیے پھر وتر ادا کیے پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن (بیدار کرنے کے لیے دروازے پر) حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اُٹھے (فجر کی سنت) دو مختصر رکعات ادا کیں اور پھر تشریف لے جا کر نماز پڑھائی۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 36 باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 213 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 181)

﴿439﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يَعْنِي بِاللَّيْلِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی رات کے نوافل میں)

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 10 باب كيف كانت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم وكم كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 214 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1087)

﴿440﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت تہجد کی نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! حمد' تیرے لئے ہے تو آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے ہے تو آسمانوں اور زمین کو

قائم کرنے والا ہے' حمد تیرے لئے ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا پروردگار ہے۔ تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے۔ تیرا فرمان حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' جنت حق ہے' تمام نبی حق ہیں' قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لئے مسلمان ہوا۔ تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا۔ تیری طرف میں نے رجوع کیا۔ تیرے لئے میں نے جھگڑا کیا اور تجھے ہی ثالث تسلیم کیا' جو گزشتہ اور آئندہ اور جو خفیہ اور جو اعلانیہ غلطیاں مجھ سے ہوئیں انہیں بخش دے تو میرا پروردگار ہے تو معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

أخرجه البخاري في: 97 كتاب التوحيد: 35 باب قول الله تعالى (يريدون أن يبدلوا كلام الله)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 214 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 7060)

•••———•••———•••

استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل

رات کی نماز میں طویل قرأت کرنا مستحب ہے

﴿441﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ؛ قِيْلَ لَهُ: وَمَا هَمَمْتَ قَالَ: هَمَمْت أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے یہاں تک کہ مجھے ایک غلط خیال آیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے دریافت کیا آپ کو کیا خیال آیا تھا۔ انہوں نے بتایا: مجھے یہ خیال آیا کہ میں بیٹھ جاتا ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز کی حالت میں ہی) کھڑے رہنے دیتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 9 باب طول القيام في صلاة الليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 215 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1084)

•••———•••———•••

رقم الحديث : **441**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **773** اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1418** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **3646** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحديث: **2414** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390ھ/1970ء**، رقم الحديث: **1154** ذكره ابوبكر البيہقی فی ''سننه الكبرٰی' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحديث: **4460** اخرجه ابويعلٰی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404ھ-1984ء**، رقم الحديث: **5165**

ما روي فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح

جو شخص رات بھر صبح تک سوتا رہے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

﴿442﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتّٰى أَصْبَحَ، قَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ: فِيْ أُذُنِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح تک سوتا رہتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 11 باب صفة إبليس وجنوده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 215 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 3097)

﴿443﴾ حديث عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً، فَقَالَ: أَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)

✧✧ (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام حسین رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا ہے:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات انہیں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں' کو اٹھانے کے لئے تشریف لائے اور دریافت کیا: کیا تم دونوں نے نماز نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے نفس اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہیں وہ جب ہمیں اٹھانا چاہتا ہے ہمیں اٹھا دیتا ہے جب میں نے یہ بات کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مڑ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا واپس جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہلو پر ہاتھ مارا اور یہ ارشاد فرمایا: انسان بحث بہت کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 5 باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 215 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1075)

رقم الحديث: 443: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 775 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1611 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 575 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2566 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1140 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1311

﴿444﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ، عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گردن کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ لگاتے ہوئے یہ کہتا ہے: آرام کرو ابھی بڑی لمبی رات باقی ہے۔ اگر وہ شخص بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ان میں سے ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وہ وضو کر لے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وہ نماز ادا کرنے لگے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور اگلے دن وہ شخص خوش مزاج اور پاکیزہ خیالات کا مالک ہوتا ہے ورنہ دوسری صورت میں وہ کاہل اور سست ہوتا ہے (یا بدمزاج اور سست ہوتا ہے)

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 12 باب عقد الشيطان على قافية الرأس إذا لم يصل بالليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 216 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1091)

•••———•••———•••

استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد

نفل نماز اپنے گھر میں ادا کرنا مستحب ہے تاہم مسجد میں اسے ادا کرنا جائز ہے

﴿445﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

رقم الحديث: 444

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 776 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1306 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 1607 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1327 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 424 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 7306 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 2553 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1131 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1301 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 4503 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 6278 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبة المتنبی بیروت، قاہره، رقم الحدیث: 960

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گھر میں بھی کچھ (نفل یا سنت) نماز پڑھا کرو اور اسے قبرستان نہ بناؤ۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 52 باب كراهية الصلاة في المقابر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 216 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 422)

﴿446﴾ حديث أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا ان کی مثال زندہ اور مردہ شخص کی مانند ہے۔

أخرجه البخاري في: 80 كتاب الدعوات: 66 باب فضل ذكر الله عز وجل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 217 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6044)

﴿447﴾ حديث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً، مِنْ حَصِيْرٍ، فِيْ رَمَضَانَ، فَصَلَّى فِيْهَا لَيَالِيَ، فَصَلَّى بِصَلاَتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاَةِ صَلاَةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد نبوی میں) ایک حجرہ بنوایا (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ وہ چٹائی کا تھا یہ رمضان کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس میں نوافل ادا کرتے رہے آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے بعض لوگوں نے ان نوافل میں آپ کی اقتداء کرنا شروع کر دی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ بیٹھے رہے (اور نوافل ادا نہیں کئے) پھر ان لوگوں کے پاس تشریف لا کر فرمایا: تم نے جو کیا وہ میں نے دیکھ لیا اے لوگو! تم اپنے گھروں میں (نوافل) نماز ادا کیا کرو کیونکہ سب سے افضل (نفل) نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں ادا کی جائے البتہ فرض (کا حکم مختلف ہے)۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 81 باب صلاة الليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 217 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 698)

رقم الحديث: 445

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 777 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1043 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 451 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1598 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1376 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 402

أمر من نعس في صلاته أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بأن يرقد أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك

جس شخص کو نماز کے دوران اونگھ آجائے یا وہ قرآن پاک کی تلاوت صحیح طرح سے نہ کرسکتا ہو یا ذکر صحیح طرح سے نہ کرسکتا ہو تو وہ سو جائے یا بیٹھ جائے یہاں تک کہ یہ کیفیت ختم ہو جائے

﴿448﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَّمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ؛ فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا: هٰذَا حَبْلٌ لِّزَيْنَبَ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَت

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاحُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف لائے تو وہاں دوستونوں کے ساتھ رسی باندھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ رسی کس لیے ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: یہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے جب وہ تھک جاتی ہیں تو اسے پکڑ لیتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ اسے کھول دو! ہر شخص کو اپنی خوشی سے نماز ادا کرنی چاہئے جب وہ تھک جائے تو وہ بیٹھ جائے۔

رقم الحديث: 448

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 784 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1312 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1643 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1371 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 12035 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2492 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1180 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1306 ذكره ابوبكر البيبقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4516 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1180 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1306 ذكره ابوبكر البيبقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4516 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 3843 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 1404 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 8890 اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 3402

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 18 باب ما يكره من التشديد في العبادة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 217 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1099)

﴿449﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ، قَالَ: مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ: فُلَانَةُ، تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا، قَالَ: مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

✧✧ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لائے تو اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھیں' آپ ﷺ نے دریافت کیا' یہ کون ہے؟ اُم المومنین نے بتایا کہ فلاں خاتون ہے' ساتھ ہی اس خاتون کی کثرت عبادت کا بھی ذکر کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار! اپنی طاقت کے مطابق (عبادت و ریاضت) کیا کرو' خدا کی قسم! (کثرت عبادت کی وجہ سے) تم تھک جاتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا۔ (یادرکھو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین دین (عمل) وہ ہے جسے باقاعدگی سے انجام دیا جائے۔''

أخرجه البخاري في: 2 كتاب الإيمان: 32 باب أحب الدين إلى الله أدومه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 218 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 43)

﴿450﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

رقم الحديث : 450

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 786 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1310 اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 355 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 162 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1370 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)، رقم الحديث: 257 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1383 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 24332 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2583 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 907 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 154 ذكره ابوبكر البيہقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4504 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحديث: 2800 اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبى، بيروت، قاہره، رقم الحديث: 185 اخرجه ابن راہويه الحنظلى فى "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 617 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت لبنان، (طبع ثانى) 1403ھ، رقم الحديث: 4222

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آئے تو اسے چاہیے کہ وہ سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند پوری ہو جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نیند کے شدید غلبے کے دوران نماز پڑھنے والا اپنے خیال میں استغفار پڑھ رہا ہو اور درحقیقت خود کو بُرا بھلا کہہ رہا ہو۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 53 باب الوضوء من النوم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 218 (جہانگیری صحیح بخاری ہمطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:209)

•••———•••———•••

الأمر بتعهد القرآن وكراهة قول نسيت آية كذا وجواز قول أنسيتها

قرآن پاک کو باقاعدگی سے پڑھنے کا حکم۔ ہہ اور یہ کہنا مکروہ ہے"میں فلاں آیت بھول گیا" البتہ یہ کہنا جائز ہے' وہ مجھے بھلا دی گئی

﴿451﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا، آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت مسجد میں ایک شخص کو قرأت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں آیت یاد کروا دی جو فلاں سورت میں ہے اور میرے ذہن میں نہیں رہی تھی۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 27 باب من لم ير بأسا أن يقول سورة البقرة وسورة كذا وكذا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 219 (جہانگیری صحیح بخاری ہمطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:4755)

﴿452﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن پڑھنے والے کی مثال باندھے ہوئے اونٹ کے مالک شخص جیسی ہے اگر وہ ان کا خیال رکھے گا تو اسے روک کے رکھے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 23 باب استذكار القرآن وتعاهده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 219 (جہانگیری صحیح بخاری ہمطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:4743)

﴿453﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُوْلَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ نُسِّيَ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے: میں فلاں آیت کو بھول گیا ہوں' بلکہ وہ آیت اسے بھلا دی گئی ہے۔ تم قرآن پڑھتے رہو کیونکہ یہ آدمی کے سینے سے وحشی جانوروں سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 23 باب استذكار القرآن وتعاهده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 219 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4744)

﴿454﴾ حديث أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِه لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قرآن باقاعدگی سے پڑھتے رہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جتنی تیزی سے کوئی اونٹ اپنی رسی سے نکلتا ہے یہ (قرآن آدمی کے سینے سے) اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 23 باب استذكار القرآن وتعاهده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 219 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4746)

استحباب تحسين الصوت بالقرآن

اچھی آواز میں قرأت کرنا مستحب ہے

﴿455﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِه

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ نبی کو سنتا ہے جو قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ قرأت ہے جو بلند آواز میں کی جائے۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 19 باب من لم يتغن بالقرآن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 220 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4735)

﴿456﴾ حديث أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا أَبَا مُوسٰى لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' آپ نے ان سے فرمایا: اے ابوموسیٰ! تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی سی خوش الحانی دی گئی ہے۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 31 باب حسن الصوت بالقراءة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 220 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4761)

•••———•••———•••

ذكر قراءة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سورة الفتح يوم فتح مكة

فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ فتح کی تلاوت کرنے کا تذکرہ

﴿457﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ، يُرَجِّعُ، قَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور سورۂ فتح کی تلاوت کررہے تھے۔ آپ قرأت میں ترجیع کررہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میرے اردگرد لوگ اکٹھے ہوجائیں گے تو میں بھی اسی طرح ترجیع کرکے دکھاتا جیسے انہوں نے ترجیع کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 48 باب أين ركز النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الراية يوم الفتح

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 220 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4031)

•••———•••———•••

رقم الحديث: 457

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 794 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1467 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 16835 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6748 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 8054 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 2252 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان، 1410ھ/1990ء، رقم الحديث: 1112

نزول السكينة لقراءة القرآن

قرآن پاک کی قرأت کی وجہ سے سکینت کا نازل ہونا

﴿458﴾ حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَسَلَّمَ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ؛ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اقْرَأْ فُلاَن فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک صحابی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہے تھے۔ گھر میں ایک جانور بھی موجود تھا۔ اس نے اچھلنا شروع کر دیا، ان صحابی نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ ایک بادل کے ٹکڑے نے انہیں ڈھانپ لیا ہے۔ انہوں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! تم قرأت کرتے رہتے کیوں کہ یہ سکینت تھی۔ جو قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی۔

أخرجه البخاري في: 61 كتاب المناقب: 25 باب علامات النبوة في الإسلام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 220 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3418)

﴿459﴾ حديث أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرسُ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ، فَلَمَّا اجْتَرَّهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حتّى مَا يَرَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ، فَخَرَجَتْ حَتّى لاَ أَرَاهَا قَالَ: وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ: لاَ؛ قَالَ: تِلْكَ الْمَلاَئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لاَ تَتَوَارى مِنْهُمْ

✧✧ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ رات کے وقت سورۂ بقرہ پڑھنے لگے۔ ان کا گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا۔ گھوڑے نے بدکنا شروع کر دیا۔ وہ خاموش ہوئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر تلاوت شروع کی تو گھوڑے نے پھر بدکنا شروع کر دیا وہ پھر خاموش ہوئے تو گھوڑا ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر تلاوت کی تو گھوڑے نے پھر بدکنا شروع

رقم الحديث 458

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 795 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 18497 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ/1984ء، رقم الحديث: 1722

کر دیا۔ انہوں نے نماز ختم کی ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے پاس موجود تھا۔ انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ گھوڑا اسے کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ انہوں نے بچے کو اپنی طرف کھینچا اور سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔ انہیں کوئی چیز نظر آئی' جب صبح ہوئی تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم قرأت کرتے رہتے، اے ابن حضیر! تم قرأت کرتے رہتے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ یحییٰ کو پاؤں تلے نہ روند دے' کیونکہ یحییٰ اس گھوڑے کے قریب تھا اور میں نماز ختم کر کے اس کی طرف آیا پھر میں نے جب آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو وہاں ایک سائبان سا موجود تھا جس میں چراغ موجود تھے۔ پھر وہ (اوپر کی طرف) چلا گیا یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر قریب آ گئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو (صبح) لوگ انہیں دیکھ لیتے اور وہ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل نہ رہتے۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 15 باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 221 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4730)

•••———•••———•••

فضيلة حافظ القرآن

قرآن پاک حفظ کرنے والے کی فضیلت

﴿460﴾ حديث أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ؛ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لاَ رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو کوئی نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظلہ کی طرح ہے جس کی کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 70 كتاب الأطعمة: 30 باب ذكر الطعام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 222 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5111)

•••———•••———•••

فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه

اچھی طرح سے قرآن پاک پڑھنے والے کی فضیلت اور جو شخص اس میں اٹکتا ہو (اسکی فضیلت)

﴿461﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُو حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ، فَلَهُ أَجْرَان

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اس کی حفاظت بھی کرتا ہو وہ معزز اور نیک سفیروں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور محنت کے ساتھ پڑھتا ہو تو یہ پڑھنا اس کے لئے دگنے اجر کا باعث ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 80 سورة عبس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 222 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4653)

•••———•••———•••

استحباب قراءة القرآن على أهل الفضل والحذاق فيه وإن كان القارء أفضل من المقروء عليه

صاحب فضیلت اور ماہرین کے سامنے قرآن پاک کی قرأت کرنا مستحب ہے اگرچہ قرأت کرنے والا اس شخص سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو جس کے سامنے تلاوت کی جارہی ہو

﴿462﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ (لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا) قَالَ:

رقم الحديث 461

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **798** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1454** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2904** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **3779** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ **1987**ء، رقم الحديث: **3368** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1499** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحديث: **24257** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **767** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **8045**

وَسَمَّانِي قَالَ: نَعَمْ فَبَكَى

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی (بن کعب) سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے' میں تمہارے سامنے یہ سورت پڑھوں "لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ"

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا اس نے میرا نام لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ رو پڑے۔

أخرجه البخاري في: 63 كتاب مناقب الأنصار: 16 باب مناقب أبي بن كعب رضي الله عنه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 223 (جهانگيرى صحيح بخارى مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3598)

•••———•••———•••

فضل استماع الْقرآن وطلب الْقراءة من حافظه للاستماع والبكاء عند الْقراءة والتدبر

قرآن پاک کو غور سے سننے کی فضیلت' قرأت سننے کیلئے حافظ سے فرمائش کرنا قرأت کے وقت رونا اور (قرأت کے دوران) غور وفکر کرنا

463 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ: قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ، حَتّٰى إِذَا بَلَغْتُ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا) قَالَ لِيْ: كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے قرأت کرو۔ میں نے عرض کی: کیا میں آپ کے سامنے قرأت کروں؟ جبکہ آپ پر قرآن نازل ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ میں دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا:

"اس وقت کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ لے آئیں گے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: رک جاؤ! جب میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 35 باب البكاء عند قراءة القرآن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 223 (جهانگيرى صحيح بخارى مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4768)

464 حديث ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ، فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ

☆☆ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حمص میں موجود تھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک شخص بولا! یہ آیت اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی ہے اور آپ نے فرمایا تھا: تم نے ٹھیک قرأت کی ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس شخص سے شراب کی بو آئی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کی کتاب کا انکار بھی کرتے ہو اور شراب بھی پیتے ہو دونوں کام ایک ساتھ کرتے ہو۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 8 باب القراء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 224 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4715)

•••———•••———•••

فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة والحث على قراءة الآيتين من آخر البقرة

سورہ فاتحہ کی فضیلت اور سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کی ترغیب دینا

﴿465﴾ حديث أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

رقم الحديث 464

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 3591 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ/1984ء، رقم الحديث: 5193 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 9713 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول)، 1409ھ، رقم الحديث: 28629 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991، رقم الحديث: 8080

رقم الحديث: 465: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 807 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1397 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2881 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1368 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 1487 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 17109 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 781 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1141 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 8003 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4537 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

✧✧ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سورہ بقرہ کی آخری دو آیات ایسی ہیں کہ جو شخص رات کے وقت انہیں پڑھ لے گا تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي 12 باب حدثني خليفة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 224 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3786)

•••———•••———•••

فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة من فقه أو غيره فعمل بها وعلمها

جو شخص قرآن پاک کے ساتھ مصروف رہے، اس کی تعلیم دے، اس کی فضیلت اور جو شخص حکمت کا علم حاصل کرے خواہ اس کا تعلق فقہ سے ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو وہ اس پر عمل کرے اور اس کی تعلیم دے (کی فضیلت)

﴿466﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کا علم عطا کیا ہو، وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ رات دن اسے خرچ کرتا رہتا ہو۔

أخرجه البخاري في: 97 كتاب التوحيد: 45 باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 224 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 7091)

﴿467﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي

رقم الحديث: 465: الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 541 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 614 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دار الكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاہره، رقم الحديث: 452 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 233 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت لبنان، (طبع ثاني) 1403ھ، رقم الحديث: 6020

الْحَقِ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''صرف دو لوگوں پر رشک کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ بے دریغ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا جائے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرے اور اس کی تعلیم بھی دے۔

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 15 باب الاغتباط في العلم والحكمة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 225 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 73)

بيان أن القرآن على سبعة أحرف وبيان معناه

نمبر: اس بات کا بیان کہ قرآن پاک ''سات حروف'' پر نازل ہوا ہے اور اس کا مفہوم

﴿466﴾ حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : 467

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **815** اخرجه ابو عيسى الترمذي، في ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1936** اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **4208** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **3651** اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحديث: **90** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411ھ/ 1991ء**، رقم الحديث: **5840** ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحديث: **7615** اخرجه ابويعلى الموصلي في ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404ھ-1984ء**، رقم الحديث: **1085** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، **1415ھ**، رقم الحديث: **231** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404ھ/1983ء**، رقم الحديث: **13162** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **369** اخرجه ابوبكر الحميدي في ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاہره، رقم الحديث: **99** اخرجه ابومحمد الكسي في ''مسنده'' طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، **1408ھ/1988ء**، رقم الحديث: **729**

رقم الحديث : 468: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **818** اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1475** اخرجه ابو عيسى الترمذي، في ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2943** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406ھ، 1986ء**، رقم الحديث: **936** اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: **473** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **158** اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحديث: **741** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411ھ/ 1991ء**، رقم الحديث: **1008** ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحديث: **3799** اخرجه ابوبكر الشيباني في ''الاحاد والمثاني'' طبع دارالراية، رياض، سعودي عرب، **1411ھ/1991ء**، رقم الحديث: **598**

قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا، وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا؛ فَقَالَ لِيْ: أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْرَأْ فَقَرَأَ، قَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ: اقْرَأْ فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

✧✧ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا جو اس طریقے سے مختلف تھی جو میں پڑھتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے پڑھنے کا طریقہ سکھایا ہوا تھا۔ پہلے میں جلدی سے ان کی طرف بڑھنے لگا پھر میں نے انہیں مہلت دی، جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں نے اپنی چادر کے ذریعے ان کو پکڑا اور انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا میں نے عرض کی: میں نے انہیں اس طریقے سے مختلف قرأت کرتے ہوئے سنا ہے: جو طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرأت کا سکھایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! پھر آپ نے فرمایا: تم پڑھو۔ اس نے پڑھا تو آپ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: تم پڑھو! پھر جب میں نے پڑھا تو آپ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے، قرآن سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے، ان میں سے تمہیں جو آسان لگے تم اس کے مطابق پڑھ لو۔

أخرجه البخاري في: 44 كتاب الخصومات: 4 باب الخصوم بعضهم في بعض

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 225 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2287)

﴿469﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَقْرَأَنِي جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتّٰى انْتَهَى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جبرائیل نے مجھے ایک قرأت کا طریقہ بتایا اور میں اس میں مزید اضافے کے لئے کہتا رہا، یہاں تک کہ انہوں نے سات طریقے بتائے۔

•••———•••———•••

رقم الحدیث : 469

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 2860 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 1792 اخرجه ابوالحسین مسلم النيسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 819 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3803

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 6 باب ذكر الملائكة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 226 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3047)

ترتيل القراءة واجتناب الهذّ وهو الإفراط في السرعة وإباحة سورتين فأكثر في ركعة

ٹھہر ٹھہر کر قرأت کرنا' تیزی سے پڑھنے سے اجتناب کرنا' اس سے مراد بہت زیادہ تیزی ہے ایک ہی رکعت میں دو یا اس سے زیادہ سورتیں پڑھنا جائز ہے

﴿470﴾ حديث ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ. فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ، سُوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

✧✧ ابووائل بیان کرتے ہیں۔ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں نے گزشتہ رات ایک رکعت میں تمام مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو شعروں کو تیزی سے پڑھنے کی مانند ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور وہ ایک ہی مرتبے کی ہیں پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بیس سورتوں کا نام لیا اور یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 106 باب الجمع بين السورتين في الركعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 226 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 742)

•••———•••———•••

ما يتعلق بالقراءات

قرأت سے متعلق احکام

﴿471﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے: ''فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ''۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 54 سورة اقتربت الساعة: 2 باب تجري بأعيننا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 226 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 4589)

﴿472﴾ حديث أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَقْرَأُ قِرَاءَةَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُلُّنَا؛ قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ فَأَشَارُوْا إِلٰى عَلْقَمَةَ؛ قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى قَالَ عَلْقَمَةُ: وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى؛ قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هٰكَذَا، وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنِيْ عَلٰى أَنْ أَقْرَأَ (وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى)، وَاللّٰهِ لَا أُتَابِعُهُمْ

✧✧ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور دریافت کیا: تم میں سے کون حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق قرأت کرسکتا ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم سب کر سکتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: تم میں سے کون زیادہ حافظ ہے تو سب لوگوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے "واللیل اذا یغشٰی" کو کیسے پڑھتے ہوئے سنا ہے: تو علقمہ نے "الذکر والانثٰی" پڑھا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

لیکن یہ لوگ یہ چاہتے ہیں' میں اسے "وما خلق الذکر والانثٰی" پڑھوں اللہ کی قسم! میں ان کی بات کبھی نہیں مانوں گا۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 92 سورة والليل: 7 باب وما خلق الذكر والأنثى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 227 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4660)

•••————•••————•••

الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها

ان اوقات کا بیان جن میں نماز ادا کرنا منع ہے

﴿473﴾ حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحدیث: 473: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 826 اخرجه ابوعبدالرحمن نسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء رقم الحدیث: 562 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1248 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 355 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1543 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1271 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 7130 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 368 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم

قَالَ: شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَّرْضِيُّوْنَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' وہ حضرات جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں اور ان میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں' انہوں نے اس بات کی گواہی دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکل آنے تک کوئی بھی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک (کوئی بھی نماز ادا کرنے سے) منع کیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 30 باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 227 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 556)

﴿474﴾ حديث أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فجر کی نماز کے بعد نماز ادا نہیں کی جاسکتی یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز اس وقت تک ادا نہیں کی جاسکتی جب تک سورج غروب نہ ہو جائے۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 31 باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 228 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 561)

﴿475﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سورج طلوع ہوتے وقت یا غروب ہوتے وقت کوئی نماز نہ پڑھو۔

بقیہ حاشیہ رقم الحديث : **473**: الحديث: **4163** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ/**1984**ء، رقم الحديث: **147** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہرہ، مصر، **1415**ھ، رقم الحديث: **115** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **379** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **29** اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاہرہ، رقم الحديث: **731** اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية، رياض، سعودی عرب، **1411**ھ/**1991**ء، رقم الحديث: **1966**

رقم الحديث : 475: اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحديث: **4612** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحديث: **4695** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحديث: **4772**

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 30 باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 228 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 558)

﴿476﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيبَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز ترک کر دو یہاں تک کہ وہ اچھی طرح نکل آئے سورج کا کنارہ چھپ جائے تو نماز ترک کر دو یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر غروب ہو جائے۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 11 باب صفة إبليس وجنوده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 228 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3099)

•••———•••———•••

معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد العصر

ان دو رکعات کی معرفت' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد ادا کیا

﴿477﴾ حديث أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا، وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقُلْ لَّهَا: إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُمَا

قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِي؛ فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا، فَرَدُّوْنِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُوْنِي بِهِ إِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ

رقم الحديث: 477

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 834 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1273 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرسالة بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1576 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4186 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالراية، رياض، سعودی عرب 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 637 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1436

أَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ، فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ، قُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ

✧✧ کریب بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر نے کریب کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور یہ ہدایت کی کہ انہیں ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کی نماز کے بعد والی دو رکعت کے بارے میں دریافت کرنا اور انہیں یہ بتانا کہ ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ آپ یہ دو رکعت ادا کرتی ہیں؟ جبکہ ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو رکعت ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر ان لوگوں کی پٹائی کیا کرتا تھا (جو عصر کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے) کریب بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور جس مقصد کے لیے ان حضرات نے مجھے بھیجا تھا وہ انہیں بتایا تو انہوں نے ہدایت کی تم سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کرو۔

میں ان حضرات کے پاس آیا اور انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کے بارے میں بتایا تو ان حضرات نے مجھے اسی پیغام کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا جو پیغام انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تھا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان رکعت سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور میں نے آپ کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اس دن جب آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے اور میرے ہاں تشریف لائے تھے۔ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلے بنو حرام سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین موجود تھیں۔ میں نے ایک لڑکی کو آپ کے پاس بھیجا اور یہ ہدایت کی کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور ان سے یہ کہنا کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں یہ عرض کر رہی ہیں کہ یا رسول اللہ! میں نے تو آپ کو ان دو رکعت سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور اب آپ یہ دو رکعت ادا کر رہے ہیں؟ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ اس لڑکی نے ایسا ہی کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا وہ لڑکی پیچھے ہٹ گئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو ارشاد فرمایا: اے ابوامیہ کی بیٹی! تم نے مجھ سے عصر کی نماز کے بعد والی دو رکعت کے بارے میں دریافت کیا ہے میرے پاس عبدالقیس قبیلے کے کچھ لوگ آ گئے تھے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد والی دو رکعت ادا کرنے کا موقع نہیں دیا یہ وہی دو رکعت ہیں۔

أخرجه البخاري في: 22 كتاب السهو: 8 باب إذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 228 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1176)

﴿478﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً: رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ

الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات کو سلوت یا جلوت میں کبھی بھی ترک نہیں کیا ان میں دو رکعت فجر کی نماز سے پہلے والی ہیں اور دو رکعات عصر کی نماز کے بعد والی ہیں۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 33 باب ما يصلي بعد العصر من الفوائت ونحوها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 230 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 567)

●●●———●●●———●●●

استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب

مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے

﴿479﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ، قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مؤذن اذان دے دیتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم تیزی سے اٹھ کر ستونوں کی طرف جاتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے تو وہ لوگ اسی حالت میں مغرب سے پہلے کے وقت کے دو نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے حالانکہ اس اذان اور اقامت کے درمیان کوئی زیادہ وقت نہیں ہوتا تھا۔

●●●———●●●———●●●

رقم الحديث : 478

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 577 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 25301 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "السنن الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 373 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ، 1984ء، رقم الحديث: 4940

رقم الحديث : 479

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 14015

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 14 باب كم بين الأذان والإقامة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 230 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 599)

بين كل أذانين صلاة

ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت کے دوران) نماز ادا کی جاسکتی ہے

﴿480﴾ حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ كلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر دو اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان نماز پڑھی جاتی ہے۔ ہر دو اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جاتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ تیسری مرتبہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص پڑھنا چاہے تو (پڑھ سکتا ہے)

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 16 باب بين كل أذانين صلاة لمن شاء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 230 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 601)

صلاة الخوف

نمازخوف کابیان

481 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا. فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، فَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ. وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک گروہ کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل تھا۔ پھر یہ لوگ واپس چلے گئے اور اپنے ان ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے پھر وہ لوگ آئے اور انہوں نے (نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں) ایک رکعت ادا کی پھر آپ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا تو یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے (اپنی باقی رہ جانے والی) ایک رکعت ادا کی اور دوسرے لوگوں نے بھی کھڑے ہو کر (اپنی باقی رہ جانے والی) ایک رکعت ادا کی۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 31 باب غزوة ذات الرقاع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 231 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3904)

482 حديث سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: يَقُوْمُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَطَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ، وُجُوْهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ، فَيُصَلِّي بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہوگا' ایک گروہ اس کے ساتھ کھڑا ہوگا اور دوسرا دشمن کے مدمقابل ہوگا۔ ان کا رُخ دشمن کی طرف ہوگا' امام اپنے ساتھ والے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے گا پھر وہ لوگ کھڑے ہو کر ایک رکعت خود ادا کریں گے اور چلے جائیں گے اور دوسرے لوگ ان کی جگہ آ جائیں گے۔ امام انہیں بھی ایک رکعت پڑھائے گا اس طرح امام کی دو رکعات ہو جائیں گی۔ پھر وہ لوگ دوسری رکعت خود ادا کرلیں گے۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 31 باب غزوة ذات الرقاع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 231 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3902)

﴿483﴾ حديث خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ؛ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وُجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوا وُجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمِ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ

✧✧ صالح بن خوات ان صحابی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں شرکت کی تھی۔ (وہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف ادا کی۔ ایک گروہ نے آپ کے ہمراہ نماز ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل رہا۔ جو گروہ آپ کے ساتھ تھا آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز مکمل کر لی اور وہ واپس چلے گئے اور دشمن کے مدمقابل کھڑے ہو گئے پھر دوسرا گروہ آیا تو آپ نے انہیں اپنی باقی رہ جانے والی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی بقیہ نماز مکمل کی پھر آپ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 31 باب غزوة ذات الرقاع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 232 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3900)

﴿484﴾ حديث جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَإِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ، فَاخْتَرَطَهُ، فَقَالَ: تَخَافُنِيْ قَالَ: لَا قَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ: اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا، وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ؛ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم ایک (گھنے) سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیا۔ (آپ اس کے نیچے آرام فرما ہوئے) ایک مشرک شخص آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار اس درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے) اُس نے وہ تلوار سونت لی اور دریافت کیا: آپ کو مجھ سے ڈر لگ رہا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نہیں۔ اُس نے دریافت کیا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی

رقم الحديث : 483

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 842 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1238 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 440 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1537

اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ (تو اُس نے وہ تلوار نیچے رکھ دی)۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اُسے ڈرایا دھمکایا۔

نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں۔ پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ نے دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ کی چار رکعات ہو گئیں اور لوگوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 31 باب غزوة ذات الرقاع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 232 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3906)

كتاب الجمعة

جمعہ کا بیان

•••———•••———•••

﴿485﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہئے۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 2 باب فضل الغسل يوم الجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 233 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 837)

﴿486﴾ حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ

رقم الحديث: 485

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 844 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 492 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1407 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1088 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 231 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1536 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 4466 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1223 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1749 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1670 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 5529 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 540 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 26 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 11468 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1848 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 608

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ قَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ، فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے۔اسی دوران مہاجرین اوّلین سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی مسجد میں داخل ہوئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بلند آواز میں دریافت کیا: یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں ایک کام میں مصروف تھا اور اپنے گھر واپس گیا جیسے ہی اذان کی آواز آئی تو میں وضو کر کے فوراً یہاں آ گیا ہوں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف وضو کیا ہے یہ ایک اور غلطی ہے آپ جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 2 باب فضل الغسل يوم الجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 233 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 838)

وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال وبيان ما أمروا به

جمعہ کے دن ہر بالغ مرد پر غسل کرنا واجب ہے اور ان لوگوں کا بیان' جنہیں یہ حکم دیا گیا ہے

﴿487﴾ حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

رقم الحدیث: **486** : اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی ''سننہ'' ،طبع دارالفکر،بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **340** اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی، فی ''جامعہ''، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **494** اخرجہ ابوعبداللہ الاصبحی فی ''المؤطا'' طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: **229** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر،رقم الحدیث: **202** اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **1230** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبریٰ' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **5454**

رقم الحدیث: **487** : اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **846** اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی ''سننہ'' ،طبع دارالفکر،بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **344** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **1375** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر،رقم الحدیث: **11268** اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **1227** اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **1746** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبریٰ' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **5747** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **978** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، **1415**ھ، رقم الحدیث: **809** اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی ''مسندہ'' طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2216** اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی ''مسندہ'' طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: **736** اخرجہ ابوبکر الکوفی، فی ''مصنفہ'' طبع مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحدیث: **4997**

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 161 باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 234 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:820)

﴿488﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي، فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ، يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِّنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ اپنے گھروں اور نواحی علاقوں سے نماز جمعہ میں شرکت کے لیے آتے تھے۔ وہ لوگ گرد وغبار میں آتے تھے۔ گرد وغبار ان کے جسم پر لگ جاتا تھا اور پسینہ نکلا ہوا ہوتا تھا اسی طرح کا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس دن کے لئے غسل کر لیتے تو یہ مناسب ہوتا۔

﴿489﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوْا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوْا فِيْ هَيْئَتِهِمْ، فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پہلے زمانے میں لوگ خود کام کیا کرتے تھے اور جب وہ جمعہ کے لئے آتے تھے تو اسی حالت میں آ جاتے تھے ان سے یہ کہا گیا: اگر تم غسل کر لیا کرو تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الجمعة: 16 باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 234 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:861)

رقم الحديث : 488

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 847 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1055 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1237 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1754 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 5370 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 5457 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 5458

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 15 باب من أين تؤتى الجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 234 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 860)

•••———•••———•••

الطيب والسواك يوم الجمعة

جمعہ کے دن خوشبو استعمال کرنا اور مسواک کرنا

﴿490﴾ حديث أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: أَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ، وَأَنْ يَمَسَّ طيبًا، إِنْ وَجَدَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات گواہی دے کر بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔ اسی طرح مسواک کرنا اور خوشبو لگانا بھی ضروری ہے' اگر دستیاب ہو۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 3 باب الطيب للجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 234 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 840)

﴿491﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَيَمَسُّ طيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ فَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' انہوں نے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا اس شخص کو خوشبو یا تیل بھی لگانا چاہئے۔ اگر اس کے ہاں موجود ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 6 باب الدهن للجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 235 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 845)

﴿492﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مسلمان پر یہ لازم ہے کہ وہ ہفتے میں ایک مرتبہ غسل کرے جس میں وہ اپنے سر اور پورے جسم کو دھوئے۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 12 باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 235 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 856)

﴿493﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّما قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص غسل جنابت کی مانند جمعہ کے دن غسل کرے اور پھر مسجد کی طرف آئے تو گویا اس شخص نے ایک اونٹ صدقہ کیا جو شخص اس کے بعد آئے گا گویا اس نے ایک گائے کی قربانی دی جو شخص اس کے بعد آئے گا اس نے گویا ایک دنبے کی قربانی دی جو شخص اس کے بعد آئے گا۔ اس نے گویا ایک مرغی کی قربانی دی جو شخص اس کے بعد آئے گا۔ اس نے گویا ایک انڈا صدقہ کیا اور پھر جب امام آ جائے تو فرشتے آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور تقریر سننے لگتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 4 باب فضل الجمعة

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 235 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 841)

•••———•••———•••

في الإنصات يوم الجمعة في الخطبة

جمعہ کے دن خطبے کے دوران کسی کو خاموش ہونے کیلئے کہنا

﴿494﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ

رقم الحديث : 493

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 350 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 351 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 499 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ/ 1986ء، رقم الحديث: 1388 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 227 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1696 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 5655

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اگر تم جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہو' خاموش رہو! جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو تم نے ایک لغو حرکت کی۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 36 باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 236 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:892)

•••———•••———•••

في الساعة التي في يوم الجمعة

جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی (جس میں دعا قبول ہوتی ہے)

﴿495﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: فِيهِ سَاعَةٌ لا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا: اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت میں جو بھی مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے تو اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ وقت بہت مختصر ہوتا ہے۔

رقم الحديث : 494

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه"طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 851 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" ،طبع دارالفكر،بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1112 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى، فى "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 512 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1402 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" ، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1110

رقم الحديث : 495: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه"طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 852 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى، فى "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 490 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" ،طبع دارالفكر،بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1048 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1432 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" ، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1137 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)، رقم الحديث: 240 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء،رقم الحديث: 1569 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر ،رقم الحديث: 7151 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت ، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2561 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1735 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 1032

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 37 باب الساعة التي في يوم الجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 236 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 893)

•••———•••———•••

هداية هذه الأمة ليوم الجمعة

اس امت کی جمعہ کے دن کے بارے میں رہنمائی ہونا

﴿496﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ كُلُّ أُمَّةٍ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوْتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ؛ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ؛ فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارى

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (دنیا میں آنے میں) ہم سب سے بعد میں ہیں اور قیامت میں ہم سب سے پہلے ہوں گے ہم سے پہلے ہر امت کو کتاب دی گئی اور ان کے بعد ہمیں بھی کتاب دی گئی ہے وہ دن ہے جس کے بارے میں ہم نے اختلاف کیا کل (ہفتہ) یہودیوں کا ہے اس کے بعد والا (اتوار) عیسائیوں کا دن ہے۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 54 باب حدثنا أبو اليمان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 236 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3298)

•••———•••———•••

صلاة الجمعة حين تزول الشمس

جمعہ کی نماز سورج ڈھلنے کے بعد ادا کی جائے گی

﴿497﴾ حديث سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

✧✧ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں:

ہم جمعہ پڑھنے کے بعد ہی کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 40 باب قول الله تعالى: (فإذا قضيت الصلاة فانتشروا في الأرض)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 237 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 897)

﴿498﴾ حديث سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيْهِ

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کیا کرتے تھے جب

ہم واپس آتے تھے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ ہم ان کے سائے میں آ جائیں۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 35 باب غزوة الحديبية

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 237 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:3935)

•••———•••———•••

ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيهما من الجلسة

نماز سے پہلے دو خطبے ہوں گے اور ان کے درمیان بیٹھا جائے گا

﴿499﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُوْمُ، كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ

رقم الحديث: **499**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1093** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **1416** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **1574** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1105** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1106** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **20832** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **20837** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **20849** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **20898** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **2801** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **1446** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **1711** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **1722** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **1783** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **5497** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء۔ رقم الحديث: **5500** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ۔**1984**ء، رقم الحديث: **2620** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ۔**1984**ء، رقم الحديث: **7441** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **1886** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **1887** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **1965** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **11517** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1558**

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو جاتے تھے پھر کھڑے ہوکر دیا کرتے تھے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج کل تم دیتے ہو۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 27 باب الخطبة قائما

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 237 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:878)

•••———•••———•••

في قوله تعالى: (وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها وتركوك قائما)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب ان لوگوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے''

500 حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا، حتى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا)

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ اس دوران ایک قافلہ آیا جس پر اناج لادا ہوا تھا۔ لوگ اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا)

''اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے''۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 38 باب إذا نفر الناس عن الإمام في صلاة الجمعة فصلاة الإمام ومن بقي جائزة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 237 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:894)

رقم الحديث : 500

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **863** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحديث: **14395** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **1823** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **11593** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **5414** اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **1818** اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، طبع اول) **1409**ھ، رقم الحديث: **5184**

تخفيف الصلاة والخطبة

نماز اور خطبے کو مختصر طور پر ادا کرنا

﴿501﴾ حديث يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَنَادَوْا يَا مَالِكُ)

✧✧ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے منبر پر یہ آیت پڑھی، ''اور وہ ندا دیں گے اے مالک''۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 7 باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 238 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3058)

•••———•••———•••

التحية والإمام يخطب

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت تحیۃ المسجد ادا کرنا

﴿502﴾ حديث جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ قَالَ: لَا، قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جمعہ کے دن ایک شخص (مسجد میں) آیا نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے آپ نے دریافت کیا' کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے۔ اس نے عرض کی: نہیں! آپ نے فرمایا: اُٹھ کے دو رکعات پڑھ لو۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 33 باب من جاء والإمام يخطب صلى ركعتين خفيفتين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 238 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 889)

﴿503﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

رقم الحديث: 501

اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 871 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3992 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی ''جامعه''، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 508 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 17990 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 11479 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبریٰ' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 5517 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی ''مسنده'' طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 787

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَخْطُبُ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو یا امام آ چکا ہو تو اس شخص کو پہلے دو رکعت نماز پڑھ لینی چاہیے۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 25 باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 238 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1113)

•••————•••————•••

ما يقرأ في يوم الجمعة

جمعہ کے دن کس سورت کی قرأت کی جائے

﴿504﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: 504

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 879 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1074 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع دار احياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 520 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 956 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 821 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 822 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 823 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 824 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحديث: 1542 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 9557 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 1993 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2456 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2800 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2908 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 3040 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 3096 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 3325 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 3326 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 10104 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1820 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1821 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 533 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1027

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ، فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، الٓمٓ تَنْزِيلُ، السَّجْدَةَ، وَ هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ آلمٓ تنزیل السجدہ اور سورۃ هل اتٰی علی الانسان کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 10 باب ما يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 239 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 851)

کتاب صلاۃ العیدین

عیدین کا بیان

﴿505﴾ حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ، حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ، مَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ: (يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ) الْآيَةَ ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا: أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ قَالَ: فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاءً أَبِي وَأُمِّي فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عیدالفطر کی نماز ادا کی ہے۔ یہ تمام حضرات خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے اور پھر خطبہ دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے مجھے یہ منظر اچھی طرح یاد ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے لوگوں کو بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا اور خود ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے خواتین کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

''اے نبی جب مومن خواتین تمہارے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں''۔

یہ پڑھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ کرتی ہو؟ ان خواتین میں سے ایک خاتون نے عرض کی: جی ہاں! اور کسی نے جواب نہیں دیا تھا۔ راوی کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ خاتون کون تھیں؟ پھر ان خواتین نے صدقہ کرنا شروع کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر کو پھیلا لیا اور کہا: اور ڈالیے میرے ماں باپ فدا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان خواتین نے اپنی انگوٹھیاں وغیرہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیں۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب العيدين: 19 باب موعظة الإمام النساء يوم العيد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 239 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 936)

﴿506﴾ حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى

النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ، يُلْقِي فِيهِ النِّسَآءُ الصَّدَقَةَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے نماز ادا کی پھر خطبہ دیا اس سے فارغ ہونے کے بعد آپ خواتین کے پاس تشریف لائے اور انہیں بطورِ خاص وعظ و نصیحت کی۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر کو پھیلایا ہوا تھا۔ خواتین اس چادر میں صدقے کے طور پر چیزیں ڈال رہی تھیں۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب العيدين: 19 موعظة الإمام النساء يوم العيد
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 240 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 935)

﴿507﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰى

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن (عید کی نماز کے لیے) اذان نہیں دی جائے گی۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب العيدين: 7 باب المشي والركوب إلى العيد، والصلاة قبل الخطبة بغير أذان ولا إقامة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 240 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 917)

﴿508﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ، إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا جب ان کی آغاز میں بیعت کی گئی تھی کہ عید الفطر کی نماز کیلئے اذان نہیں دی جائے گی اور خطبہ نماز کے بعد ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب العيدين: 7 باب المشي والركوب إلى العيد، والصلاة قبل الخطبة بغير أذان ولا إقامة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 240 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 916)

﴿509﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ، يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے سے پہلے عیدین کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب العيدين: 8 باب الخطبة بعد العيد
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 240 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 920)

﴿510﴾ حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا، قَطَعَهُ؛ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ، أَمَرَ بِهِ؛ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ، فَجَبَذَنِي، فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ؛ فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ: أَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ؛ فَقُلْتُ: مَا أَعْلَمُ، وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے آپ سب سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے‘ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں کے مقابل کھڑے ہو جاتے تھے لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے‘ آپ انہیں وعظ و نصیحت کرتے تھے انہیں نیکی کی تلقین کرتے تھے اور انہیں ہدایات دیا کرتے تھے اگر آپ نے کوئی جنگی مہم روانہ کرنی ہوتی تھی تو اسے الگ کر لیا کرتے تھے یا پھر آپ نے جو حکم دینا ہوتا تھا وہ حکم دے دیتے تھے اور پھر واپس شہر میں تشریف لے آتے تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ اسی طرح عمل کرتے رہے یہاں تک کہ میں ایک مرتبہ مروان کے ساتھ نماز پڑھنے گیا۔ یہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا موقعہ تھا وہ ان دنوں مدینہ منورہ کا گورنر تھا جب ہم عیدگاہ میں آئے تو وہاں ایک منبر موجود تھا جسے کثیر بن صلت نے بنایا تھا مروان نماز ادا کرنے سے پہلے اس پر چڑھنے لگا (تاکہ خطبہ دے) تو میں نے اس کے کپڑے کو کھینچا اس نے کپڑے کو اپنی طرف کھینچا اور اوپر چڑھ گیا پھر اس نے نماز پڑھنے سے پہلے ہی خطبہ دیا میں نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! تم نے (شرعی حکم میں) تبدیلی کر دی ہے اس نے کہا: اے ابوسعید! آپ جس چیز کی بات کر رہے ہیں اس کا زمانہ گزر گیا ہے میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے جس چیز کا علم ہے وہ اس چیز سے بہتر ہے جس کا مجھے علم نہیں ہے مروان نے کہا نماز پڑھنے کے بعد لوگ ہمارا خطبہ سننے کے لئے نماز کے بعد بیٹھتے نہیں ہے اس لئے میں نے خطبہ نماز سے پہلے رکھ لیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب العيدين: 6 باب الخروج إلى المصلى بغير منبر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 241 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 913)

•••———•••———•••

ذكر إباحة خروج النساء في العيدين إلى المصلى وشهود الخطبة مفارقات للرجال

عیدین کیلئے خواتین کا عیدگاہ میں جانا جائز ہے وہ خطبے میں شامل ہوں گی لیکن مردوں سے الگ رہیں گی

﴿511﴾ حديث أُمّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ، يَوْمَ الْعِيدَيْنِ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ

قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ، قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

✧✧ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہمیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہم عیدین کے دن حیض والی عورتوں اور جوان لڑکیوں کو بھی لے کر آئیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ اور ان کی دعا میں شریک ہوں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی۔ ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی ایک کے پاس چادر نہیں ہوتی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی ساتھی خاتون اپنی چادر اسے پہننے کیلئے دے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 2 باب وجوب الصلاة في الثياب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 242 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 344)

•••———•••———•••

الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد

ایسا کھیل کود جس میں کوئی گناہ نہ ہو' عید کے ایام میں اس کی اجازت ہے

﴿512﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ

قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَّهٰذَا عِيدُنَا

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے میرے پاس انصار سے تعلق رکھنے والی دو لڑکیاں تھیں جو گیت گا رہی تھیں وہ گیت جنگ بعاث کے بارے میں تھا۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ دونوں باقاعدہ گانے والی نہیں تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا شیطانی آلات اللہ کے رسول کے گھر میں موجود ہیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا وہ عید کا دن تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! ہر قوم کا کوئی تہوار ہوتا ہے اور آج ہمارا تہوار ہے۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب العيدين: 3 باب سنة العيدين لأهل الإسلام

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 242 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:909)

﴿513﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، وَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَانْتَهَرَنِي، وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ فِيهِ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ: تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: دُوْنَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ: حَسْبُكِ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَاذْهَبِي

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی گانا گا رہی تھیں جو جنگ بعاث کے بارے میں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک دوسری طرف کرلیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: شیطانی آلات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: انہیں گانے دو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا تو وہ دونوں اٹھ کر چلی گئیں یہ عید کا دن تھا اور اس دن سیاہ فام لوگ ڈھالوں اور نیزوں کے ذریعے کرتب دکھا رہے تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم ان کا مظاہرہ دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا۔ میرا رخسار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کے پاس تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے: اے بنوارفدہ! (یعنی وہ سیاہ فام حبشی) اچھی طرح مظاہرہ کرو۔

(سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) جب میں تھک گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اتنا ہی کافی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم چلی جاؤ۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب العيدين: 2 باب الحراب والدرق يوم العيد

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 243 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:907)

رقم الحديث : 513

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 892 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1898 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 5877 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 20766 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 20801

﴿514﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ، دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوٰى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا، فَقَالَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ حبشی اپنے نیزوں کے ذریعے اپنے کرتب دکھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے وہ کنکریاں پکڑ کر انہیں مارنے کیلئے جھکے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! انہیں چھوڑ دو۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد والسير: 79 باب اللهو بالحراب ونحوها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 243 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:2745)

رقم الحديث414

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:893

كتاب صلاة الاستسقاء

نماز استسقاء کا بیان

•••———•••———•••

﴿515﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا کی اور اپنی چادر کو الٹا دیا۔

أخرجه البخاري في: 15 كتاب الاستسقاء: 4 باب تحويل الرداء في الاستسقاء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 244 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 965)

•••———•••———•••

رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء

بارش کیلئے دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

﴿516﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ

رقم الحديث: 516

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 1748 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1180 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 14038 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1411 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 1220 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1436 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6238 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ 1984ء، رقم الحديث: 2966

حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی دعا کے وقت ہاتھ بلند نہیں کیے البتہ بارش کی دعا کرتے ہوئے ہاتھ بلند کیے تھے اوراتنے بلند کیے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

أخرجه البخاري في: 15 كتاب الاستسقاء: 22 باب رفع الإمام يده في الاستسقاء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 244 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 984)

•••———•••———•••

الدعاء في الاستسقاء

بارش کیلئے دعا مانگنا

﴿517﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ، وَبَعْدَ الْغَدِ، وَالَّذِيْ يَلِيْهِ، حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ، أَوْ قَالَ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهٖ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِيْءْ أَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

رقم الحديث: 517

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **897** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1174** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **1504** اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: **450** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **13718** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **992** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **1788** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **1805** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **5630** اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **3509** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، **1415**ھ، رقم الحديث: **592**

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال تباہ و برباد ہو گیا اور گھر والے بھوکے ہیں۔ آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ہمیں آسمان میں کوئی بھی بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں کی مانند بادل آ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنے منبر سے نیچے بھی نہیں اترے تھے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک پر بارش کے قطرے گرتے ہوئے دیکھے۔ اس دن بارش ہوتی رہی اگلے دن بھی ہوتی رہی اس سے اگلے دن بھی ہوتی رہی یہاں تک کہ اگلا جمعہ آ گیا۔ وہی دیہاتی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گھر گر رہے ہیں مال ڈوب رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں کے اوپر بارش برسا ہمارے اوپر بارش نہ برسا! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے بادل کے جس حصے کی طرف اشارہ کرتے تھے بادل اس جگہ سے پھٹ جاتا تھا اور مدینہ منورہ اس طرح ہو گیا جیسے گول حوض ہوتا ہے اور وادی قنات میں ایک ماہ تک پانی بہتا رہا تھا اور آس پاس کے علاقوں سے جو بھی شخص آتا تھا وہ یہی بتاتا تھا کہ بہت زبردست بارش ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في: 11 كتاب الجمعة: 35 باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 244 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 891)

•••———•••———•••

التعوذ عند رؤية الريح والغيم، والفرح بالمطر

آندھی یا بادل دیکھ کر (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگنا اور بارش دیکھ کر خوش ہونا

518 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَدْرِي، لَعَلَّهُ

رقم الحديث : 518

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3257 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3891 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 25381 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1831 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6261 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 4713 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، طبع اول، 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 1220 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 908

كَمَا قَالَ قَوْمٌ (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ) الْآيَة

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایسے بادل کو دیکھتے جس کے برسنے کا امکان ہوتا تو پھر آپ ادھر ادھر چلنا پھرنا شروع کر دیتے۔ کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر آتے۔ آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو جاتا لیکن جب بارش نازل ہونا شروع ہوتی تو آپ کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے نہیں پتہ! شاید یہ وہی ہو جس کے بارے میں کسی قوم نے کہا تھا۔ (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

''جب ان لوگوں نے اسے دیکھا کہ وہ ان کی وادی کی طرف آ رہا ہے''۔

أخرجه البخاري في: 59 كتاب بدء الخلق: 5 باب ما جاء في قوله (وهو الذي أرسل الرياح بُشْراً بين يدي رحمته)
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 245 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3034)

في ريح الصبا بالدبور

تیز ہوا اور شدید ترین آندھی

﴿519﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صبا (ہوا) کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور آندھی کے ذریعے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 15 كتاب الاستسقاء: 26 باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نصرت بالصبا
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 246 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 988)

رقم الحدیث: **519**: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **900** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: **1955** اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **6421** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **11467** ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبریٰ' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **6276** اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **2563** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الصغیر'' طبع المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، **1405**ھ **1985**ء، رقم الحدیث: **1069** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحدیث: **11044** اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2641** اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی ''مسنده'' طبع موسسة الرسالة، بیروت، لبنان **1407**ھ/ **1986**ء، رقم الحدیث: **572** اخرجه ابومحمد الکسی فی ''مسنده'' طبع مکتبة السنة، قاہره، مصر، **1408**ھ/**1988**ء، رقم الحدیث: **537** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہره، مصر، **1415**ھ، رقم الحدیث: **3941**

كتاب صلاة الكسوف

نماز کسوف کا بیان

•••———•••———•••

صلاة الكسوف

نماز کسوف

﴿520﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُوْلٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ، لاَ يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا اور قیام کو طول دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو رکوع کو بھی طول دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو کافی دیر کھڑے رہے البتہ یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا۔ البتہ یہ رکوع پہلے رکوع کی نسبت کم تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو طویل سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی جس طرح پہلی ادا کی تھی۔ پھر سلام پھیر دیا اس وقت تک سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی: بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم (گرہن دیکھو) تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اس کی کبریائی کا تذکرہ کرو نماز ادا کرو اور صدقہ کرو۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی' اے محمد ﷺ کی امت! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیور کوئی نہیں ہے۔ اس بات پر کہ جب اس کا کوئی بندہ زنا کرے یا اس کی کوئی کنیز زنا کرے۔ اے محمد ﷺ کی امت! اگر تم اس چیز کا علم حاصل کرلو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔

أخرجه البخاري في: 16 كتاب الكسوف: 2 باب الصدقة في الكسوف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 246 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 997)

﴿521﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَكَبَّرَ، فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلاً، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ، وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً، هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً، وَهُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ؛ ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفَ؛ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: هُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں قائم کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل قرأت شروع کر دی۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر پڑھی اور رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا اور کھڑے ہو گئے لیکن سجدے میں نہیں گئے۔ پھر آپ ﷺ نے طویل قرأت کی جو پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر آپ ﷺ نے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پڑھا اور پھر سجدے میں چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔ یوں آپ ﷺ نے چار مکمل رکعت ادا کیں جو چار سجدوں پر مشتمل تھیں۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج گرہن ختم ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انہیں (اس حالت میں) دیکھو تو نماز کی طرف جاؤ۔

أخرجه البخاري في: 16 كتاب الكسوف: 4 باب خطبة الإمام في الكسوف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 247 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 999)

﴿522﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ

ايَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيْدُ أَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ، حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ، وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سورج گرہن ہوگیا اور آپ ﷺ نمازِ کسوف کے لیے کھڑے ہوگئے اور طویل سورۃ کی قرأت شروع کردی۔ پھر آپ رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا اور پھر کھڑے ہوگئے اور پھر طویل سورۃ پڑھنا شروع کی اور پھر رکوع میں چلے گئے اسے پورا کیا اور سجدے میں چلے گئے اور پھر دوسری رکعت بھی ایسے ہی پڑھی پھر ارشاد فرمایا: یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں: جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ (گرہن) ختم ہوجائے۔ میں نے اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر ہر چیز دیکھ لی ہے جس کا میرے ساتھ وعدہ کیا تھا یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا، میں جنت کا ایک خوشہ پکڑ لوں یہ اس وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے جہنم کو دیکھا تھا جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو نگل رہا تھا۔ یہ اس وقت تھا جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تھا۔

میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا تھا جس نے بتوں کے نام پر جانور مخصوص کرنے کا رواج قائم کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 21 كتاب العمل في الصلاة: 11 باب إذا انفلتت الدابة في الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 248 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1154)

•••————•••————•••

ذكر عذاب الْقبر فِيْ صلاة الخسوف

نمازِ کسوف (کے بعد خطبے میں) قبر کے عذاب کا ذکر کرنا

﴿523﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا، فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلاً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ایک یہودی عورت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی بات پوچھنے کے لئے آئی تو اس نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگتے ہوئے جواب دیا: ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگلے دن سوار ہوئے تو سورج گرہن ہو گیا آپ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجروں کے پاس سے گزرے اور نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا پھر اللہ نے جو چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگیں۔

أخرجه البخاري في: 16 كتاب الكسوف: 7 باب التعوذ من عذاب القبر في الكسوف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 249 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1002)

•••———•••———•••

ما عرض على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار

نمازکسوف میں جنت اور جہنم کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جانا

﴿524﴾ حديث أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَـالَـتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي، فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ: ايَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي الْمَاءَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِي، حَتّٰى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ (قَالَ الرَّاوِي: لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ (لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا، هُوَ مُحَمَّدٌ (ثَلَاثًا)؛ فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا، قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ؛ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ (لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ

✧✧ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ لوگ اس وقت (سورج یا چاند گرہن کی) نماز پڑھ

رہے تھے، میں نے دریافت کیا: کیا کوئی نشانی ظاہر ہوئی ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں بھی نماز پڑھنے کے لیے کھڑی ہوگئی۔ (قیامت کے خوف کے باعث) مجھ پر غشی طاری ہونے لگی، میں نے اپنے سر پر پانی ڈالا (نماز سے فراغت کے بعد نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا: اب تک میں نے جو بھی چیز نہیں دیکھی تھی، وہ ابھی یہاں کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ لی ہیں اور مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ تمہیں قبر کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں) مجھے صحیح طرح سے یاد نہیں ہے کہ سیدہ اسماء نے کیا کہا تھا؟ یا انہوں نے یہ کہا تھا کہ دجال کے فتنہ کے قریب کے زمانے میں یا پھر یہ کہا تھا کہ دجال کے فتنے کی مانند (تمہیں قبر کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا) قبر میں (ایک شخصیت کے بارے میں) پوچھا جائے گا، تم ان کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ پس اگر مردہ مومن یا یقین رکھنے والا (راوی کو یاد نہیں) کہ سیدہ اسماء نے دونوں میں سے کون سا لفظ استعمال کیا تھا، ہوگا تو وہ جواب دے گا، یہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ ہیں جو واضح دلائل اور ہدایت کے ہمراہ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے اسے قبول کیا اور ان کی پیروی کی۔ مردہ تین مرتبہ کہے گا، یہ حضرت محمد (ﷺ) ہیں تو اس سے کہا جائے گا، آرام سے سو جاؤ، ہمیں معلوم تھا کہ تم ان پر یقین رکھتے ہو لیکن اگر مردہ منافق یا شک و شبہ کا شکار ہوگا (راوی کو یاد نہیں ہے) کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے دونوں میں سے کون سا لفظ استعمال کیا تھا، تو مردہ جواب دے گا: میں نہیں جانتا، میں لوگوں کو ان کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا کرتا تھا اور وہی کچھ میں بھی کہہ دیتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 24 باب من أجاب الفتيا بإشارة اليد والرأس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 250 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 86)

﴿525﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلاً نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ ركوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُوْنَ الرُّكوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكوعًا طَوِيْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ

رقم الحديث : 524

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: 47 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 905 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 26970 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3114 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 315 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول 1409ھ، رقم الحديث: 37510 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6153

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ؛ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ: يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنا شروع کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا جس میں تقریباً سورۃ البقرہ کی تلاوت جتنا قیام تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدے میں چلے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر لیا۔ اور سورج روشن ہو چکا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں ان دونوں کو کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو لوگوں نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے کسی چیز کی طرف بڑھے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا تھا میں اس کا ایک گچھا پکڑنا چاہتا تھا۔ اگر میں اسے پکڑ لیتا تو تم لوگ رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے۔ پھر مجھے جہنم دکھائی گئی۔ میں نے آج جو خوفناک منظر دیکھا ہے ایسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ جہنم میں اکثریت خواتین کی ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی: کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم کسی عورت کے ساتھ ایک طویل عرصے تک اچھا سلوک کرتے رہو اور پھر اسے تمہاری طرف سے کوئی پریشانی دیکھنی پڑے تو وہ یہی کہے گی: میں نے تو تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

أخرجه البخاري في: 16 كتاب الكسوف: 9 باب صلاة الكسوف في جماعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 251 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1004)

•••———•••———•••

ذكر النداء بصلاة الكسوف، الصلاة جامعة

نماز کسوف کیلئے اعلان کرنا کہ نماز ہونے والی ہے

526 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُوْدِيَ: إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ، ثُمَّ جَلَسَ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب سورج گرہن ہوا تو یہ اعلان کیا گیا: نماز ہونے والی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں دو رکوع کیے پھر تشریف فرما ہو گئے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ بات بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی اتنا طویل سجدہ نہیں کیا۔ (جتنا اس نماز میں کیا تھا)

أخرجه البخاري في: 16 كتاب الكسوف: 8 باب طول السجود في الكسوف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 253 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1003)

527 حديث أَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رقم الحديث : **527**

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: **444** اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت لبنان، رقم الحديث: **901** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان، رقم الحديث: **1177** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **1470** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان، رقم الحديث: **1263** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **5883** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت لبنان، **1407**ه، **1987**ء، رقم الحديث: **1525** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت لبنان، **1390**ه، **1970**ء، رقم الحديث: **1370** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت لبنان، **1414**ه/**1993**ء، رقم الحديث: **2827** اخرجه ابوالحسن ... في "سننه" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان، **1966**ء/**1386**ه، رقم الحديث: **8** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان، رقم الحديث: **2103** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ه/**1983**ء، رقم الحديث: **1094** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، **1415**ه، رقم الحديث: **2162** اخرجه ابوبكر ... المصري في "مسنده" رقم الحديث: **1554** اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت لبنان، طبع ثاني **1403**ه، رقم الحديث: **4922** اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول **1409**ه، رقم الحديث: **8297** ذكره ابوبكر

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، وَلٰكِنَّهُمَا ايَتَانِ مِنْ ايَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک سورج اور چاند کو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو اٹھ کر نماز ادا کرنا شروع کر دو۔

أخرجه البخاري في: 16 كتاب الكسوف: 1 باب الصلاة في كسوف الشمس
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 253 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 994)

528 حديث أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا، يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ؛ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ، لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِ عِبَادَهُ. فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے عالم میں کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ تھا کہ شاید قیامت آنے والی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانی شروع کی جو طویل قیام' رکوع اور سجود پر مشتمل تھی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنی طویل نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے (ظاہر نہیں ہوتی ہیں) بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے لہٰذا جب تم کبھی کوئی ایسی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے' اس سے دعا مانگنے اور اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

أخرجه البخاري في: 16 كتاب الكسوف: 14 باب الذكر في الكسوف
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 253 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 528)

529 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا ايَتَانِ مِنْ ايَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: 527: البیہقی فی ''سننہ الکبریٰ' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 6092 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 1840 اخرجہ ابوجعفر الطحاوی فی ''شرح معانی الآثار'' طبع دارالکتب العلمیہ' بیروت' الطبعة الاولیٰ' 1399ھ، رقم الحدیث: 1779 اخرجہ ابن راہویہ الحنظلی فی ''مسندہ'' طبع مکتبہ الایمان، مدینہ منورہ، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحدیث: 595 اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی ''مسندہ'' طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 455

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: بیشک سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز (کسوف) ادا کرو۔

أخرجه البخاري في: 16 كتاب الكسوف: 1 باب الصلاة في كسوف الشمس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 254 (صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 995)

◦ **530** ◦ حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ: فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے) کا انتقال ہوا تو سورج گرہن ہو گیا۔ لوگوں نے یہ کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم انہیں (اس حالت میں) دیکھو تم نماز (کسوف) ادا کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔

أخرجه البخاري في: 16 كتاب صلاة الكسوف: 1 باب الصلاة في كسوف الشمس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 254 (صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 996)

کتاب الجنائز

جنائز کابیان

•••————•••————•••

البکاء علی المیت

میت پررونا

﴿531﴾ حدیث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَـالَ: أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ، إِنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَأْتِنَا، فَأَرْسَلَ يُقْرِءُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ، تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا؛ فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرِجَالٌ؛ فَرُفِعَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا شَنٌّ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ: هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءُ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت

رقم الحدیث : 531

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' ،طبع دارالفکر،بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3125 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 1868 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه'' ، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1588 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع مؤسسه قرطبه، قاہرہ مصر، رقم الحدیث: 21824 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت ، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 461 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1995 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبری' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 6921 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 636 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلامیه، بیروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحدیث: 512 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی ''مصنفه'' طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث:6670

ہونے والا ہے' آپ ہمارے ہاں تشریف لے آئیں تو نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام بھجوایا اور یہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو عطا کرے وہ بھی اسی کا ہے اور جو واپس لے وہ بھی اسی کا ہے اور ہر شے کی اس کی بارگاہ میں طے شدہ مدت ہے۔ اس لیے تمہیں صبر سے کام لینا چاہئے اور ثواب کی امید رکھنی چاہئے۔ ان صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھجوایا اور آپ کو قسم دی کہ آپ ضرور ان کے ہاں تشریف لائیں تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور چند دیگر حضرات بھی اٹھ گئے۔ اس بچے کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس کا سانس اکھڑ کر آ رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ الفاظ بھی استعمال کیے تھے۔ وہ ایک مشکیزے کی طرح تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے' رحم کرنے والوں پر' رحم کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 32 كتاب الجنائز: 33 باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 255 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1224)

532 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعُوْدُهُ، مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ، فَقَالَ: قَدْ قَضَى قَالُوْا: لاَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، فَقَالَ: أَلاَ تَسْمَعُوْنَ، إِنَّ اللّٰهَ لاَ يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلاَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

◇◇ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کے لیے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تشریف لائے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ان کے اہل خانہ نے انہیں گھیر رکھا ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے؟ لوگوں نے بتایا' نہیں بیمار ہیں تو آپ ﷺ رونے لگے تو سب لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر رونے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو یہ پتا نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے یا دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا بلکہ وہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے (راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا) اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے اور اس کی وجہ سے رحمت

رقم الحديث : 1242

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 924 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3195 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6944

کرتا ہے اور میت کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 54 باب البكاء عند المريض

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 255 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1242)

•••————•••————•••

في الصبر على المصيبة عند أول الصدمة

مصیبت پر صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے

﴿533﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ؛ فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر سے کام لو۔ وہ بولی آپ اپنا کام کریں' آپ کو میری مصیبت لاحق نہیں ہوئی ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتی نہیں تھی۔ بعد میں اسے بتایا گیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی۔ اسے وہاں کوئی دربان نظر نہیں آیا۔ اس نے عرض کی میں آپ کو پہچانتی نہیں تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر' صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 32 باب زيارة القبور

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 256 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1223)

•••————•••————•••

الميت يعذب ببكاء أهله عليه

میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے اسے عذاب دیا جاتا ہے

﴿534﴾ حديث عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: میت پر جو نوحہ کیا جاتا ہے اس کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 34 باب ما يكره من النياحة على الميت

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 257 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1230)

535 ۔ حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَاأَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کر دیا: ہائے میرا بھائی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان فرمائی ہے: زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 32 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 257 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1228)

536 ۔ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعُمَرَ، وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رضي الله عنه بِمَكَّةَ، وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا (أَوْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ، قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ: قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَاأَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ: وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللّٰهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا

✧✧ عبداللہ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہو گیا۔ ہم ان کے جنازے میں شریک ہونے کے لیے آئے وہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی آئے ہوئے تھے۔ میں ان دونوں کے درمیان میں بیٹھ گیا (راوی کو شک ہے) میں ان میں سے ایک صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ پھر دوسرا صاحب آ کر

میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا: تم (خواتین) کو رونے سے روکتے کیوں نہیں ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس طرح کی بات کہا کرتے تھے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ سے واپس آ رہا تھا۔ جب ہم لوگ ''بیداء'' پہنچے تو وہاں کچھ سوار ایک درخت کے سائے کے نیچے موجود تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) فرمایا: جاؤ! اور دیکھو! یہ سوار کون ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انہوں نے فرمایا: انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ! میں واپس حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: آپ سوار ہو جائیں اور امیر المؤمنین کے ہمراہ (سفر کریں)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے ان کے ہاں داخل ہوئے اور بولے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! کیا تم مجھ پر رو رہے ہو؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس بات کا تذکرہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے' اللہ تعالیٰ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی:

''اللہ تعالیٰ' بندہ مؤمن کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے''۔ بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا:

''اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے''۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے لیے قرآن (کی یہ آیت) کافی ہے۔

''کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کے ساتھ ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت بھی تلاوت کی۔

''(اللہ تعالیٰ ہی) ہنساتا ہے اور رلاتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں' اللہ کی قسم! اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوئی جواب نہیں دیا۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 33 باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 257 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1226)

﴿537﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ: وَهَلَ ابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ: وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ مَا أَقُوْلُ إِنَّمَا قَالَ: إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُوْنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى) وَ (وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ) يَقُوْلُ حِيْنَ تَبَوَّءُوْا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ

﴿﴾ عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات نقل کی گئی' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: میت کو اس کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جبکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہوتے ہیں۔

پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ بالکل اسی طرح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گڑھے کے قریب کھڑے تھے جس میں مشرکوں کے مقتولین پڑے تھے تو آپ نے ان سے کلام کیا تھا آپ نے یہ نہیں کہا تھا: میں جو کہہ رہا ہوں وہ یہ سن رہے ہیں۔ آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اب ان لوگوں کو پتہ چل گیا ہے میں ان لوگوں سے جو کہا کرتا تھا' وہ بات سچ تھی۔ پھر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم مردوں کو نہیں سنا سکتے''

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جو لوگ قبروں میں ہیں تم انہیں نہیں سنا سکتے''

یہ بات وہ اس وقت کہتے ہیں' جب جہنم میں وہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ جائیں۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 8 باب قتل أبي جهل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 259 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3759)

﴿538﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَتْ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُوْدِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

﴿﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کے پاس سے گزرے جس کے اہل خانہ اس پر رو رہے تھے اور فرمایا: یہ لوگ اس عورت پر رو رہے ہیں حالانکہ اس عورت کو عذاب دیا جا رہا ہے۔

رقم الحديث : 538

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 26223

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 33 باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 260 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز ،رقم الحدیث:1227)

539 حديث الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جس شخص پر نوحہ کیا جائے گا اس پر کیے جانے والے نوحہ کی وجہ سے اس کو عذاب دیا جائے گا۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 34 باب ما يكره من النياحة على الميت

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 260 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز ،رقم الحدیث:1229)

•••———•••———•••

التشديد في النياحة

نوحہ کرنے کی شدید ممانعت

540 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ، جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ، شَقِّ الْبَابِ؛ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، لَمْ يُطِعْنَهُ، فَقَالَ: أَنْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ

رقم الحديث: 539

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3659 اخرجه ابو عيسیٰ الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2659 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 30 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 584 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 231 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 31 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرک" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 5141 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 342 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 204 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 3686 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 67 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 259 اخرجه ابوبكر البزار البصری فی "مسنده" رقم الحديث: 384 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحديث: 20494

أَنَّه قَالَ: فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

❖❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی حالت تشریف لائے کہ آپ پر غم کے آثار نمایاں تھے۔ میں دروازے کی درز سے دیکھ رہی تھی۔ آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور آپ کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خواتین کے بارے میں بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ جا کر انہیں منع کر دو۔ وہ شخص گیا اور دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ وہ اطاعت نہیں کرتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں منع کرنے کا فرمایا۔ وہ شخص تیسری مرتبہ آیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم وہ ہم پر غالب آ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دل میں کہا (اس شخص کے بارے میں) تمہاری ناک خاک آلود ہو تم وہ کیوں نہیں کرتے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں بتایا ہے اور نہ ہی تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرنے سے باز آ رہے ہو۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 41 باب من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 260 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1237)

541۔ حديث أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوْحَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ

رقم الحديث: 540

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 935 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3122 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1847 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24358 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ، 1993ء، رقم الحديث: 3147 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ، 1990ء، رقم الحديث: 4951 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ، 1991ء، رقم الحديث: ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، 1414ھ، 1994ء، رقم الحديث: 6687 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول، 1409ھ، رقم الحديث: 12119

رقم الحديث: 541: اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 4180 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 20810 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ، 1991ء، رقم الحديث: 7803 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، 1414ھ، 1994ء، رقم الحديث: 6899 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ، 1983ء، رقم الحديث: 134 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 963

نِسْوَةٍ: أُمُّ سُلَيْمٍ، وَأُمُّ الْعَلاَءِ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ، وَامْرَأَتَيْنِ؛ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ، وَامْرَ
أُخْرٰى

✧✧ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم خواتین سے اسلام لانے کے وقت یہ عہد لیا تھا کہ نو
نہیں کریں گی ان خواتین میں سے صرف پانچ خواتین نے اس عہد کو پورا کیا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے سیّدہ ام علاءٔ ابوسبر
صاحبزادی نے اور حضرت معاذ کی اہلیہ نے اور ایک اور خاتون نے اس عہد کو پورا کیا۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 46 باب ما ينهى عن النوح والبكاء والزجر عن ذلك
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 261 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1244)

﴿542﴾ حديث أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا (أَنْ لَّا يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا) وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا، فَقَالَتْ: أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ أُرِيْدُ أَنْ أَجْزِيَهَا، فَمَا قَالَ لَهَا النَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا

✧✧ سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کی
''وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بنائیں گی''۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع کیا تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور بولی: فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی' میں نے اس کو بدلہ نہیں دیا' وہ عورت چلی گئی پھر وہ عورت واپس آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیعت لی۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 60 سورة الممتحنة: 3 باب إذا جاءك المؤمنات يبايعنك
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 261 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4610)

•••————•••————•••

نهي النساء عن اتباع الجنائز
خواتین کے جنازے کے ساتھ جانے کی ممانعت

﴿543﴾ حديث أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

✧✧ سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہمیں (خواتین کو) جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا تاہم اس معاملے میں ہم پر سختی نہیں کی گئی۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 30 باب اتباع النساء الجنائز
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 262 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1219)

•••————•••————•••

في غسل الميت
میت کو غسل دینا

﴿544﴾ حديث أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ

قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ، بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ. فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ

✧✧ سیدہ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا جب انتقال ہوا تو آپ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہدایت کی: اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار غسل دینا اور ہاں پانی اور بیری کے پتے استعمال کرنا اور آخر میں کافور لگا دینا جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا (وہ خاتون بیان کرتی ہیں) جب ہم فارغ ہوئے اور ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اپنی چادر دے کر ارشاد فرمایا: یہ اسے پہنا دو۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 8 باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 262 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1195)

﴿545﴾ حديث أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ،

قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

فَقَالَ أَيُّوبُ (أحد الرواة): وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ، وَكَانَ فِي حَدِيْثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا كَانَ فِيْهِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَّكَانَ فِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيْهِ، أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

✧✧ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اس وقت آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگے تھے۔ آپ نے ہدایت کی: اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ (طاق تعداد میں) پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور لگا دینا۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا' جب ہم فارغ ہوئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: یہ اسے اوڑھا دو۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: اسے طاق تعداد میں غسل دینا، (امام بخاری فرماتے ہیں:) اس میں تین، پانچ اور سات سب آ جاتے ہیں۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: دائیں طرف سے آغاز کرنا اور وضو کے اعضاء کی طرف سے آغاز کرنا۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے ان کی کنگھی کر کے ان کی تین چوٹیاں بنادی تھیں۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: باب ما يستحب أن يغسل وترا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 262 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1196)

546 حديث أُمّ عَطِيَّةَ،

قَالَتْ: لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا، وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا: ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینا شروع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی: دائیں طرف سے آغاز کرنا اور وضو کے اعضاء سے آغاز کرنا۔

أخرجه البخاري في: 33 كتاب الجنائز: 11 باب مواضع الوضوء من الميت

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 263 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1198)

•••———•••———•••

في كفن الميت

میت کا کفن

547 حديث خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ؛ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ

رقم الحديث: 547

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 940 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3853 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1903 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 21096 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ، 1991ء، رقم الحديث: 2030 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ، 1994ء، رقم الحديث: 6474 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 3657 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاہره، رقم الحديث: 155

✧✧ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی۔ ہمارا مقصد اللہ کی رضا کا حصول تھا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہمارا اجر ہو گیا۔ ہم میں سے بعض لوگ اس حالت میں انتقال کر گئے جنہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ حاصل نہیں کیا تھا۔ ان میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے اور ہم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو اپنا پھل کھا رہے ہیں اور وہ ان کے لیے تیار ہو چکا ہے۔ وہ غزوہ احد کے دن شہید ہوئے تھے۔ ہمیں انہیں کفن دینے کے لیے ایک چادر ملی تھی۔ جب ہم ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں کے اوپر ''اذخر'' نامی گھاس رکھ دیں۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 28 باب إذا لم نجد كفنا إلا ما يوري رأسه أو قدميه غطى رأسه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 263 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1217)

548 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَّلاَ عِمَامَةٌ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روئی سے بنے ہوئے تین سفید یمانی سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 19 باب الثياب البيض للكفن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 264 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1205)

في تسجية الميت

میت کو ڈھانپ دینا

549 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کو یمنی چادروں میں ڈھانپ دیا گیا۔

رقم الحديث : **548**

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي تحقيق فواد عبدالباقي رقم الحديث: **523** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام **1406**ه **1986**، رقم الحديث: **1898** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: **25049** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان **1414**ه/**1993**، رقم الحديث: **3037**

أخرجه البخاري في: 77 كتاب اللباس: 18 باب البرود والحبرة والشملة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 264 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 5477)

الإسراع بالجنازة

جنازے کو جلدی لے جانا

﴿550﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَسْرِعُوْا بِالْجِنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا، وَإِنْ يَّكُ سِوٰى ذٰلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنازے کو تیزی سے لے کر چلو کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جا رہے ہو۔ اگر وہ اس کے علاوہ ہوگا تو تم شر کو اپنی گردن سے ہٹا دو گے۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 52 باب السرعة بالجنازة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 264 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1252)

•••———•••———•••

فضل الصلاة على الجنازة واتباعها

نماز جنازہ ادا کرنے اور جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

﴿551﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ، قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جنازے میں شریک ہوا اور صرف نماز ادا کرے تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا اور میت کے دفن ہونے تک ساتھ رہے تو اسے دو قیراط کا ثواب ملے گا۔

رقم الحديث: 550

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **944** اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **3181** اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعہ"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1015** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **1910** اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1477** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **7269** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **6635** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **2037** اخرجہ ابوجعفر الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، **1399**ھ، رقم الحدیث: **2526** اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی "مسندہ" طبع دارالکـ [illegible] ـلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قا[illegible]رہ، رقم الحدیث: **1022**

ان سے دریافت کیا گیا' دو قیراط کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: دو بڑے پہاڑوں جتنا (اجر و ثواب)

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 59 باب من انتظر حتى تدفن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 265 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1261)

﴿552﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا، فَصَدَّقَتْ، يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ: فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جو شخص صرف جنازے کی نماز ادا کرتا ہے تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں اکثر حدیث سناتے ہیں پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر تو ہم نے بہت سے قیراط کا ثواب ضائع کر دیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب الجنائز: 58 باب فضل اتباع الجنائز

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 265 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1260)

•••———•••———•••

فيمن يثنى عليه خير أو شر من الموتى

جس مرحوم شخص کی اچھے یا برے لفظوں میں تعریف کی جائے

﴿553﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : 553

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3233 اخرجه ابو عیسی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1058 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 1932 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1491 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 7543 اخرجه ابو حاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3023 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 2059 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 6976 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ،1984ء، رقم الحدیث: 3325 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2062 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة، قاہره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحدیث: 1357 اخرجه ابوالحسن الجوہری فی "مسنده" طبع موسسه نادر، بیروت، لبنان، 1410ھ/1990ء، رقم الحدیث: 1442 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 949

قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا وَجَبَتْ قَالَ: هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ

﴿٭﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی تعریف کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی! کچھ دن کے بعد ایک اور جنازہ گزرا لوگوں نے اسے برے لفظوں میں یاد کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' کیا چیز واجب ہوگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے لیے تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی' تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 86 باب ثناء الناس على الميت

رقم الجلد: 1 رقم الصفحة: 266 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1301)

•••———•••———•••

ما جاء فِي مستريح ومستراح منه

یہ جو منقول ہے "یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے نجات مل گئی"

554۔ حديث أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

﴿٭﴾ حضرت ابوقتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ نے فرمایا: اس نے راحت حاصل کرلی ہے یا اسے راحت مل گئی ہے' لوگوں نے عرض کی: اس کے راحت حاصل کرنے یا اس سے

تخریج الحدیث 554:

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 950 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 1930 اخرجہ ابوعبداللہ الاصبحی فی "الموطأ" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 573 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 22589 اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ، 1993ء، رقم الحدیث: 3012 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ، 1991ء، رقم الحدیث: 2057 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ، 1994ء، رقم الحدیث: 6366 اخرجہ ابومحمد الکسی فی "مسندہ" طبع مکتبۃ السنۃ، قاہرہ، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحدیث: 193 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث: 6254

راحت مل جانے سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بندۂ مومن دنیا کی تکلیفوں اور اذیتوں سے راحت حاصل کر لیتا ہے اور اللہ کی رحمت میں چلا جاتا ہے اور گنہگار بندے سے تمام شہر، درخت اور جانور راحت حاصل کر لیتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 42 باب سكرات الموت

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 266 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 6147)

في التكبير على الجنازة

نماز جنازہ میں تکبیریں کہنا

555 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

<◇> حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا پھر آپ جنازگاہ کی طرف تشریف لائے۔ لوگوں کی صفیں قائم کیں، چار تکبیریں کہہ کر (نماز جنازہ ادا کی)

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 4 باب الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 267 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1188)

556 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: نَعَى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ، صَاحِبَ الْحَبَشَةِ، الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ

<◇> حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن حبشہ کے حکمران نجاشی کا انتقال ہوا اسی دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے انتقال کی اطلاع دی اور فرمایا: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا کرو۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 61 باب الصلاة على الجنائز بالمصلى والمسجد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 267 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1263)

رقم الحديث : **555**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **951** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **3204** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **1879** اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: **532** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **9644** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/ **1993**ء، رقم الحديث: **3088** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **2098** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/ **1994**ء، رقم الحديث: **6722** اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ، **1984**ء، رقم الحديث: **5968**

﴿557﴾ حدیث جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَصْحَمَہ نجاشی کی نمازِ جنازہ چار تکبیروں کے ہمراہ ادا کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 65 باب التكبير على الجنازة أربعاً

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 267 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1269)

﴿558﴾ حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ، فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ: فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَنَحْنُ صُفُوفٌ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج ایک نیک آدمی کا حبشہ میں انتقال ہو گیا ہے آؤ! اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں' ہم نے صفیں بنالیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی اور ہم نے صفوں میں (آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔)

ایک روایت میں ہے: میں دوسری صف میں موجود تھا۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 55 باب الصفوف على الجنازة

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 267 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1257)

•••————•••————•••

الصلاة على القبر

قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنا

﴿559﴾ حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو: مَنْ حَدَّثَكَ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

رقم الحديث : 559

اخرجه ابو عيسى الترمذى في "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1037 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2023 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 3134 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3088 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 2150 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6790

✧✧ شعبی بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے بتایا ہے جو نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک الگ موجود قبر کے پاس سے گزرے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی اوران حضرات نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صف قائم کر لی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا اے ابوعمرو! آپ کو یہ کس نے یہ حدیث سنائی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 161 باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 267 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 819)

﴿560﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ أَسْوَدَ، رَجُلاً أَوِ امْرَأَةً، كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَ، وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ، فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْإِنْسَانُ قَالُوْا: مَاتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِي فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، قِصَّتَهُ؛ قَالَ: فَحَقَرُوْا شَأْنَهُ قَالَ: فَدُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهِ فَأَتٰى قَبْرَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک سیاہ فام شخص (راوی کو شک ہے یا شاید عورت) کا انتقال ہو گیا وہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع نہیں ہوئی ایک دن آپ نے پوچھا کہ اس فلاں شخص کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ وہ شخص تو فوت ہو گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کہ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں کی لوگوں نے بتایا کہ اس کے ساتھ ایسا ایسا معاملہ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے جاؤ! پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 67 باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 268 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1272)

•••———•••———•••

القيام للجنازة

جنازے کیلئے کھڑے ہو جانا

﴿561﴾ حديث عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ،

رقم الحديث: 561

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 958 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3172 اخرجه ابو عيسی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1042 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1916 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 11211 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3051 اخرجه ابوعبدالرحمن

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ

✧✧ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب تم کسی جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 47 باب القيام للجنازة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 268 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1245)

562 حديث عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَّعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا أَوْ تخَلِفَهُ أَوْ توضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ

✧✧ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم میں سے کوئی بھی جنازے کو دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہ جا سکتا ہو تو اسے کھڑا ہو جانا چاہیے اس وقت تک' جب وہ آگے گزر جائے یا آگے گزرنے سے پہلے اسے رکھ دیا جائے۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 48 باب متى يقعد إذا قام للجنازة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 269 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1246)

563 حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص ساتھ جا رہا ہو تو وہ اس وقت نہ بیٹھے جب تک جنازے کو زمین پہ رکھ نہ دیا جائے۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 49 باب من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال' فإن قعد أمر بالقيام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 269 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1248)

564 حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُمْنَا بِهِ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: **561**: النسائی فی ''سننه الکبرٰی'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **2042** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبرٰی' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **6605** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **1157** اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی ''مسندہ'' طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2190** اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی ''مسندہ'' طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: **142** اخرجہ ابوبکر الشیبانی فی ''الاحادوالمثانی'' طبع دارالرایۃ، ریاض، سعودی عرب، **1411**ھ/**1991**ء، رقم الحدیث: **324**

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہو گئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے ہم نے عرض کیا: یہ یہودی کا جنازہ تھا تو آپ نے فرمایا: جب تم کوئی بھی جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 50 باب من قام لجنازة يهودى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 269 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1249)

565 حديث سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ؛ فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا

✧✧ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، حضرت سہل بن حنیف، حضرت قیس بن سعد دونوں حضرات قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے جنازہ گزرا یہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں سے یہ کہا گیا کہ یہ اس علاقے سے تعلق رکھنے والا شخص تھا یعنی غیر مسلم تھا۔ ان دونوں نے جواب دیا: ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے کسی نے کہا یہ غیر مسلم تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا یہ انسان نہیں تھا۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 50 باب من قام لجنازة يهودى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 269 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1250)

•••————•••————•••

أين يقوم الإمام من الميت للصلاة عليه

نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے امام (میت کے سامنے) کہاں کھڑا ہو

566 حديث سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: 564

اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 1929 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 14467 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 1321 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 5606 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 8113 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 6668 اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 2055

قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا، وَسَطَهَا

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ ادا کی جو نفاس کی حالت میں فوت ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے درمیان کے مقابل میں کھڑے ہوئے تھے۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 63 باب الصلاة على النفساء إذا ماتت في نفاسها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 270 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1266)

كتاب الزكاة

زکوٰۃ کا بیان

•••———•••———•••

○ **567** ○ حديث أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ اوقیہ سے کم میں صدقہ (یعنی

رقم الحديث: 567

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **979** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **1558** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **626** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام **1406**ه **1986**ء رقم الحديث: **2445** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **1793** اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي تحقيق فواد عبدالباقي رقم الحديث: **577** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان **1407**ه **1987**ء رقم الحديث: **1633** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: **5670** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان **1414**ه **1993**ء رقم الحديث: **3282** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان **1390**ه **1970**ء رقم الحديث: **2263** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان **1411**ه **1991**ء رقم الحديث: **2225** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب **1414**ه **1994**ء رقم الحديث: **7035** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام **1404**ه **1984**ء رقم الحديث: **1200** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي دارعمار بيروت لبنان / عمان **1405**ه **1985**ء رقم الحديث: **658** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين قاهره مصر **1415**ه رقم الحديث: **693** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: **1702** اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دار الكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: **735** اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر **1408**ه **1988**ء رقم الحديث: **1103** اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان طبع ثاني **1403**ه رقم الحديث: **7250**

زکوٰۃ) واجب نہیں ہوتی اور پانچ ذود (یعنی اونٹ) سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 4 باب ما أدى زكاته فليس بكنز

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 270 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1340)

•••———•••———•••

لا زكاة على المسلم في عبده وفرسه

مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

568 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 45 باب ليس على المسلم في فرسه صدقة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 270 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1394)

•••———•••———•••

رقم الحديث: **568**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1595** اخرجه ابو عيسى الترمذي، في ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **628** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **2467** اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1812** اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: **611** اخرجه ابومحمد الدارمي في ''سننه'' طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1632** اخرجه ابومحمد الدارمي في ''سننه'' طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **7293** اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3271** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **2285** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرٰى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **2246** ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرٰى' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **7195** اخرجه ابويعلي الموصلي في ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ، **1984**ء، رقم الحديث: **6138** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2527** اخرجه ابوبكر الحميدي في ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **1073** اخرجه ابوالحسن الجوهري في ''مسنده'' طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان، **1410**ھ/**1990**ء، رقم الحديث: **1596** اخرجه ابوبكر الكوفي، في ''مصنفه'' طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اوّل) **1409**ھ، رقم الحديث: **10139**

في تقديم الزكاة ومنعها

زکوٰۃ کوادا کرنا اور اسے ادا کرنے سے انکار کرنا

569 - حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَقِيْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ، فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وصول کرنے کا حکم دیا۔ آپ کو بتایا گیا ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل کو انکار نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ وہ تو پہلے غریب تھا۔ اللہ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا ہے۔

جہاں تک خالد کا تعلق ہے تو تم نے خالد کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے پہلے ہی اپنی زرہوں اور جنگی ساز و سامان کو اللہ کی راہ کے لیے وقف کر دیا ہے۔ جہاں تک عباس بن عبدالمطلب کا تعلق ہے تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں۔ اس کی ادائیگی ان پر لازم ہے اور اس کے ہمراہ مزید اتنی ہی ادائیگی لازم ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 49 باب قول الله تعالى وفي الرقاب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 271 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1399)

•••———•••———•••

رقم الحديث: 569

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان رقم الحديث: 983 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1623 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3760 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2464 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 8267 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3273 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 23٪ اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 2243 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7150 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، طبع ثاني، 1403ھ، رقم الحديث: 6918

زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير

مسلمانوں پر صدقہ فطر کے طور پر کھجور اور ''جو'' دینا لازم ہے

570 حديث ابن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، عَلٰى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى، مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کی ادائیگی میں ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو کی ادائیگی ہر آزاد' غلام' مرد یا عورت مسلمان پر لازم کی ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 71 باب صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 271 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1433)

571 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' صدقۂ فطر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ادا کیا جائے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اب لوگوں نے گندم کے دو مُدّ کو اس کے مساوی قرار دیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 74 باب صدقة الفطر صاعًا من تمر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 272 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1436)

572 حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم صدقۂ فطر کے طور پر ایک صاع اناج یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش نکالا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 73 باب صدقة الفطر صاعًا من طعام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 272 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1435)

573 حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نُعْطِيْهَا، فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ، قَالَ: أُرٰى مُدًّا مِّنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم ایک صاع اناج ایک صاع کھجوریں ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش صدقۂ فطر کے طور پر ادا کیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا اور گندم کا زمانہ آ گیا تو پھر اس کے ایک مد کو ان چیزوں کے دو مد کے برابر قرار دیا گیا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 75 باب صاع من زبيب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 272 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1437)

•••————•••————•••

إثم مانع الزكاة

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ

﴿574﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ؛ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذٰلِكَ

وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ، فَقَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ (مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھوڑے کی تین قسمیں ہیں ایک شخص کے لیے یہ اجر ہوتا ہے ایک شخص کے لیے یہ رکاوٹ ہوتا ہے اور ایک شخص کے لیے یہ گناہ ہوتا ہے۔

جس کے لیے اجر ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) باندھے تو وہ کسی چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کو جتنا لمبا کرتا ہے اور وہ گھوڑا اس رسی کے ساتھ جہاں تک چراگاہ یا باغ میں جاتا ہے (اس کے ہر قدم کے عوض میں) اس شخص کو نیکیاں ملتی ہیں اگر وہ اس رسی کو توڑ کر کسی ایک ٹیلے یا دو ٹیلے تک چڑھ جاتا ہے تو اس کی لید اور قدموں کے نشانات اس شخص کے لیے نیکیاں ہوں گے اگر وہ گھوڑا نہر کے پاس سے گزرتے ہوئے وہاں سے پانی پی لیتا ہے حالانکہ مالک کا ارادہ اسے پانی پلانے کا نہیں تھا تو یہ بات بھی اس شخص کے لیے نیکی ہوگی۔ دوسرا وہ شخص جو اس گھوڑے کو فخر، دکھاوے اور اسلام کی دشمنی کے لیے باندھتا ہے یہ اس کے لیے گناہ ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خچروں کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: اس بارے میں مجھ پر صرف یہی ایک جامع آیت نازل ہوئی ہے۔

''اور جو شخص ایک ذرّے (چھوٹی چیونٹی) کے وزن کے برابر کوئی نیک عمل کرے گا وہ اس (کا اجروثواب) دیکھ لے گا اور جو شخص ایک ذرّے (چھوٹی چیونٹی) کے وزن کے برابر کوئی برائی کرے گا وہ اس (کا اجروثواب) دیکھ لے گا''۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد والسير: 48 باب الخيل لثلاثة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 272 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2705)

•••———•••———•••

تغليظ عقوبة من لا يؤدي الزكاة

جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' اسے شدید عذاب ہوگا

﴿575﴾ حديث أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ، فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ: هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ: مَا شَأْنِي أَيُرٰى فِيَّ شَيْءٌ مَّا شَأْنِي فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ، فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ، وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالاً إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ خانہ کعبہ کے سائے میں موجود تھے اور یہ فرما رہے تھے: وہ لوگ خسارے کا شکار ہیں' ربّ کعبہ کی قسم وہ لوگ خسارے کا شکار ہیں، ربّ کعبہ کی قسم! میں نے سوچا میرے معاملے میں کچھ ہوا ہے؟ شاید میرے معاملے میں آپ کو کچھ دکھایا گیا ہے۔ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا آپ یہ ہی کہتے رہے مجھ سے خاموش نہیں رہا گیا اور میرے ذہن میں عجیب سے' آتے رہے' میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جن کے پاس زیادہ مال ہو، ماسوائے اس شخص کے جو یہ کہے: اتنا اور اتنا اور اتنا (یعنی جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے)۔

أخرجه البخاري في: 83 كتاب الأيمان والنذور: 8 باب كيف كانت يمين النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 273 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6262)

﴿576﴾ حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي لاَ إِلٰهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لاَ يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُوْلاَهَا، حَتّٰى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) یا جیسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلف اٹھایا تھا (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ فرمایا) جس شخص کے پاس اونٹ گائے یا بکری ہو اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ ان کے ہمراہ آئے گا اور وہ جانور پہلے سے زیادہ بڑا ہو گا اور پہلے سے زیادہ موٹا تازہ ہو گا اور وہ اس شخص کو اپنے پاؤں کے ذریعے روندے گا اور اپنے سینگوں کے ذریعے مارے گا جب بھی آخری جانور اس کے اوپر سے گزرے گا تو پہلا جانور واپس اس کے پاس آ جائے گا اور جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا اس کے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہے گا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 43 باب زكاة البقر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 274 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1391)

•••———•••———•••

الترغيب في الصدقة

صدقہ دینے کی ترغیب

577 حديث أَبِي ذَرٍّ،

قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً، اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ. فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا، يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلاَثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، ثُمَّ قَالَ لِي: مَكَانَكَ، لاَ تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَبْرَحْ، فَمَكُثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ، أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کے پتھریلے میدان سے گزر رہا تھا ہمارے سامنے "جبل احد" آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے پاس "احد" پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر رات کے وقت (راوی کو شک ہے) تین دن تک ان میں سے ایک دینار بھی میرے پاس رہے ماسوائے اس کے جسے قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھا ہو میں اللہ کے بندوں کے بارے میں صرف یہی کہتا رہوں گا: اس کو اتنا مل جائے اس کو اتنا مل جائے اور اس کو اتنا مل جائے۔

راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ایسا کر کے دکھایا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: زیادہ (مال دار)

لوگ ہی کم (مرتبے والے) ہوں گے: ماسوائے اس کے جو یہ کہے: اتنا اور اتنا' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اس جگہ کھڑے رہو' ابوذر! جب تک میں واپس نہ آ جاؤں' آگے نہیں آنا۔ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے میں نے ایک آواز سنی: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ شاید نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آ گیا ہے میں آگے بڑھنے لگا تو مجھے نبی اکرم ﷺ کی بات یاد آ ئی کہ آگے نہیں بڑھنا' تو میں وہیں کھڑا رہا (پھر آپ تشریف لے آئے) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ شاید آپ کو کوئی مشکل پیش آ گئی ہے' پھر مجھے آپ کا فرمان یاد آ گیا تو میں ٹھہرا رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا: میری امت کا جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ سمجھتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ زنا کا ارتکاب کرے، چوری کرے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ زنا کا ارتکاب کرے یا چوری کرے۔

أخرجه البخاري في: 79 كتاب الاستئذان: 3 باب من أجاب بلبيك وسعديك

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 274 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5913)

578۔ حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ؛ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِيْ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ، جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ، قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَه قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: إِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيْهِ يَمِيْنَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَ هُ وَعَمِلَ فِيْهِ خَيْرًا قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ لِيْ: اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ: فَأَجْلَسَنِيْ فِيْ قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ، فَقَالَ لِيْ: اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ، فَلَبِثَ عَنِّيْ فَأَطَالَ اللُّبْثَ، ثُمَّ إِنِّيْ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ، وَهُوَ يَقُوْلُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ، مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَرَضَ لِيْ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ: نَعَمْ قَالَ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نکلا نبی اکرم ﷺ تنہا چل رہے تھے۔ آپ کے ساتھ کوئی شخص نہیں تھا مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید آپ اس بات کو ناپسند کریں کہ آپ کے ساتھ کوئی چلے۔ میں چاندنی کے سائے میں چلتا رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے مڑ کر دیکھا آپ نے مجھے ملاحظہ فرمالیا۔ آپ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ابوذر ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوذر آگے آ جاؤ۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ کے ساتھ کچھ دیر چلتا رہا۔ پھر آپ نے فرمایا: (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت والے آخرت میں (اجر و ثواب کے اعتبار سے) کم حیثیت

کے مالک ہوں گے ماسوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ بھلائی عطا کرے اور وہ اپنے مال کو دائیں بائیں آگے پیچھے خرچ کرے اور اسے اچھی طرح استعمال کرے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ دیر چلتا رہا پھر آپ نے فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک جگہ پر بٹھا دیا جس کے آس پاس پتھر تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں بیٹھے رہو! یہاں تک کہ میں تمہارے پاس واپس آ جاؤں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پتھریلی زمین پر چلے گئے یہاں تک کہ میں آپ کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ابھی کچھ دیر گزری تھی کہ میں نے ایک آواز سنی۔ آپ تشریف لا رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے: اگرچہ اس نے چوری کی ہو یا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آپ تشریف لے آئے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کرے آپ کس کے ساتھ پتھریلی زمین کی طرف باتیں کر رہے تھے۔ میں نے کسی کو آپ کو جواب دیتے ہوئے نہیں سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو اس پتھریلی زمین کے کنارے پر میرے پاس آئے تھے اور بولے: آپ اپنی امت کو بشارت دے دیں کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اے جبرائیل علیہ السلام! اگرچہ اس نے چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اگرچہ اس نے شراب بھی پی ہو (آخری جملہ یا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مکالمہ ہے یا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مکالمہ ہے۔)

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 13 باب المكثرون هم المقلون

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 276 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6078)

•••———•••———•••

في الكنازين للأموال والتغليظ عليهم

مال کو جمع کرنے والوں کا بیان اور اس کی شدید مذمت

579 حديث أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى مَلَإٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ، حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ، وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ إِلٰى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ، فَقُلْتُ لَهُ: لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ، قَالَ: إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا، قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ: قُلْتُ مَنْ خَلِيلُكَ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا

ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ، إِنَّمَا يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا، لَا وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا، وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى أَلْقَى اللّٰهَ

✧✧ احنف بن قیس بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں قریش کے کچھ افراد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران کھردرے بالوں اور کپڑوں اور بظاہر الجھی ہوئی حالت کا مالک شخص وہاں آیا اور ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس نے سلام کیا اور پھر کہا جو لوگ مال اکٹھا کرتے ہیں ان کے لیے گرم کپڑوں کی وعید ہے جنہیں جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا اور پھر انہیں سینے پر رکھ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کمر کی ہڈی کی طرف سے نکل آئے گا پھر اسے کمر کی ہڈی کے اوپر رکھا جائے گا اور وہ سینے کی طرف سے نکل آئے گا اور پھر وہ صاحب مڑے اور ایک ستون کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔

احنف بن قیس کہتے ہیں میں ان کے پیچھے گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ کون صاحب ہیں؟ میں نے ان سے کہا میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ لوگوں کو آپ کی بات اچھی نہیں لگی۔ انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کو کسی بات کی سمجھ نہیں ہے۔ میرے خلیل نے یہ بات مجھ سے ارشاد فرمائی تھی۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا آپ کے خلیل کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (آپ نے یہ فرمایا تھا) اے ابوذر! کیا تم احد پہاڑ کو دیکھ رہے ہو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ دن کا کتنا حصہ باقی ہے اور میرا یہ اندازہ تھا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے کسی کام کے سلسلے میں کہیں بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور میں اس سب کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں' لیکن تین دینار اپنے پاس رکھوں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کو کسی چیز کی سمجھ نہیں ہے یہ دنیا اکٹھی کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں مرتے دم تک نہ ان سے دنیا کی چیز مانگوں گا اور نہ دین کے بارے میں کوئی مسئلہ دریافت کروں گا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 4 باب ما أدى زكاته فليس بكنز

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 277 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1342)

•••———•••———•••

الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف

خرچ کرنے کی ترغیب اور خرچ کرنے والوں کو مزید ملنے کی خوشخبری

﴿580﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: 579

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 992 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3259

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ: يَدُ اللّٰهِ مَلأَى، لاَ تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں رات اور دن کا لگاتار خرچ کرنا ان میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:) کیا تم نے غور کیا ہے اس نے جب سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس وقت سے خرچ کر رہا ہے اور اس کے دست قدرت میں جو موجود ہے اس میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دست قدرت میں میزان ہے جسے وہ پست اور بلند کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 11 سورة هود: 2 باب قوله وكان عرشه على الماء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 278 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4407)

••• ———••• ——— •••

الابتداء في النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة

نمبر: خرچ کا آغاز اپنی ذات سے کرنا چاہئے پھر اپنے اہل خانہ پر خرچ کرے اور پھر دیگر رشتہ داروں پر (خرچ کرے)

581 حديث جَابِرٍ، قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلاً مِّنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلاَمًا عَنْ دُبُرٍ، لَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا کہ آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا ہے اور اس شخص کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو 8 سو درہم کے عوض میں فروخت کر دیا اور اس کی قیمت اس کے مالک کو بھجوا دی۔

أخرجه البخاري في: 93 كتاب الأحكام: 32 باب بيع الإمام على الناس أموالهم وضياعهم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 279 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6763)

رقم الحديث: **580**: اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **3045**
اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **8125**

فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين

قریبی رشتے داروں، شوہر، اولاد، والدین پر خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی فضیلت، خواہ وہ مشرک ہوں

582 - حديث أنس رضي الله عنه.

قال: كان أبو طلحة أكثر الأنصار بالمدينة مالاً من نخل، وكان أحب أمواله إليه بيرحاء، وكانت مستقبلة المسجد. وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب؛ قال أنس: فلما أنزلت هذه الآية (لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون) قام أبو طلحة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله إن الله تبارك وتعالى يقول (لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون) وإن أحب مالي إلي بيرحاء، وإنها صدقة لله، أرجو برها وذخرها عند الله. فضعها يا رسول الله حيث أراك الله قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بخ ذلك مال رابح. ذلك مال رابح، وقد سمعت ما قلت، وإني أرى أن تجعلها في الأقربين فقال أبو طلحة: أفعل يا رسول الله فقسمها أبو طلحة في أقاربه وبني عمه

[illegible] بیان کرتے ہیں: کھجوروں کے باغ کے حوالے سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار میں سب سے [illegible] تھے۔ انہیں اپنے اموال میں سب سے زیادہ بیرحاء کا باغ پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ نبی [illegible] تشریف لایا کرتے تھے اور اس کے میٹھے پانی کو پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ [illegible]

"[illegible] تم (کامل) نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز کو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہیں کر [illegible]"

[illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"[illegible] تم (کامل) نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز کو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہیں کر

رقم الحديث 582

[illegible] 998 [illegible] أخرجه أبو عبدالله
[illegible] 1607 [illegible] أخرجه أبومحمد [illegible] في "سننه"
[illegible] 1407هـ 1987م [illegible] 1655 [illegible] في "مسنده" طبع موسسة
[illegible] 12461 [illegible] في "صحيحه" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1414هـ/1993ء
[illegible] 3340 [illegible] في "السنن الكبرى" طبع دار الكتب العلمية بيروت لبنان 1411هـ/1991ء رقم
[illegible] 11066 [illegible] طبع مكتبة دار الباز مكة مكرمة سعودي عرب 1414هـ/1994ء رقم الحديث:
11700 [illegible] طبع مكتب المطبوعات الإسلامية حلب شام 1406هـ/1986ء رقم الحديث: 3602
[illegible] في "صحيحه" طبع المكتب الإسلامي بيروت لبنان 1390هـ/1970ء رقم الحديث: 2460

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: [illegible]

رقم نمبر: [illegible] صفحہ 279 [illegible]

583 حديث ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها أعتقت [illegible] لو وصلت بعض أخوالك كان أعظم لأجرك

[illegible]

[illegible]

اخرجه البخاري في: 51 كتاب الهبة: 16 باب [illegible]

رقم نمبر: [illegible] صفحہ 280 [illegible]

584 حديث زينب امرأة عبد الله

قالت: كنت في المسجد فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: تصدقن ولو من حليكن، وكانت زينب تنفق على عبد الله وأيتام في حجرها، فقالت لعبد الله: سل رسول الله صلى الله عليه وسلم أيجزي عني أن أنفق عليك وعلى أيتامي في حجري من الصدقة؟ فقال: سلي أنت رسول الله صلى الله عليه وسلم. فانطلقت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فوجدت امرأة من الأنصار على الباب حاجتها مثل حاجتي، فمر علينا بلال، فقلنا: سل النبي صلى الله عليه وسلم أيجزي عني أن أنفق على زوجي وأيتام لي في حجري؟ وقلنا: لا تخبر بنا. فدخل فسأله، فقال: من هما؟ قال: زينب. قال: أي الزيانب؟ قال: امرأة عبد الله. قال: نعم لها أجران، أجر القرابة وأجر الصدقة

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرو۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون بھی موجود تھی۔ اسے بھی یہی مسئلہ درپیش تھا جو مجھے درپیش تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کریں کہ کیا ہمارے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ ہم اپنے شوہر اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کریں۔ ہم نے یہ ہدایت کی کہ آپ ہمارے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بتائیے گا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہ دونوں خواتین کون ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: زینب ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کون سی زینب ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! انہیں دو طرح کا اجر ملے گا۔ ایک رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 48 باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 281 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحديث: 1397)

585 حديث أُمِّ سَلَمَةَ،

قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ مِنْ أَجْرٍ فِيْ بَنِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ: نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

✧✧ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بچوں پر کچھ خرچ کروں تو کیا مجھے اس کا کوئی اجر ملے گا۔ میں انہیں ایسے اس حال میں نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ آخر وہ میرے بھی بچے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ تم ان پر خرچ کرو گی تو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔

أخرجه البخاري في: 69 كتاب النفقات: 14 باب وعلى الوارث مثل ذلك:

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 282 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحديث: 5054)

586 حديث أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى أَهْلِهِ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً

✧✧ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے گھر والوں پر کوئی چیز خرچ کرتا ہے جبکہ اسے اس کے ذریعے ثواب کی امید ہو تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 69 كتاب النفقات: 1 باب في فضل النفقة على الأهل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 282 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحديث: 5036)

587 حديث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ،

رقم الحديث: **587**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1003** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1668**

قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ، وَهِيَ رَاغِبَةٌ: أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ: نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

✧✧ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میری والدہ میرے ہاں آئیں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے وہ مشرکہ تھیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: وہ کچھ مالی امداد چاہتی ہیں کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

أخرجه البخاري في: 51 كتاب الأذان: 29 باب الهدية للمشركين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 282 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2477)

وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه

میت کی طرف سے جو صدقہ کیا جاتا ہے‘ اس کا ثواب اسے مل جاتا ہے

588 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: میری والدہ اچانک فوت

رقم الحديث : 588

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1004 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2881 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 669 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3649 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2717 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 1451 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24296 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3353 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2499 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 6476 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6895 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ/1984ء، رقم الحديث: 4434 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 703 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 243 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، طبع اول، 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 751 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 93 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول، 1409ھ، رقم الحديث: 12077

ہوتی تیں کہ اگر انہیں کوئی موقع ملتا تو وہ مجھے صدقہ کرنے کی ہدایت کرتیں۔ نوجوان نے دریافت کیا: اگر میں صدقہ کردوں تو انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 95 باب موت الفجأة البغتة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 282 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1322)

•••———•••———•••

بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف

اس بات کا بیان: لفظ صدقہ کا اطلاق ہر طرح کی نیکی پر ہوتا ہے

589 - حديث أبي موسى،

قال: قال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ قَال: فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَه وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ: فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ

◇◇ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے عرض کیا: اگر کسی کو صدقہ کے لئے کچھ نہ ملے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کام کرے اور اس کے ذریعے اپنی ذات کو بھی فائدہ دے اور صدقہ بھی کرے لوگوں نے عرض کی: اگر وہ ایسا نہ کر سکے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اگر وہ ایسا نہ کرے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کسی ضرورت مند کی مدد کرے لوگوں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی نہ کرے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ بھلائی کا حکم دے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نیکی کا حکم دے۔ کسی نے عرض کی: اگر وہ ایسا بھی نہ کرے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ برائی سے بچا رہے کیونکہ یہ بھی اس کے حق میں صدقہ ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 78 كتاب الأدب: 33 باب كل معروف صدقة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 283 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5676)

590 - حديث أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ: يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلى دَابَّتِه فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف سے روزانہ صدقہ دینا اس پر لازم ہے جو شخص دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے کام لے تو یہ صدقہ ہے جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دے تو یہ صدقہ ہے یا کوئی شخص کسی کا سامان اٹھا کر رکھوا دے تو یہ بھی صدقہ ہے، اچھی بات کہنا بھی

صدقہ ہے اور [illegible] صدقہ ہے [illegible] صدقہ ہے۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد: 128 باب من أخذ بالركاب ونحوه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 283 (مرشد البخاري صحيح بخاري [illegible] حديث 2827)

•••———•••———•••

في المنفق والممسك

خرچ کرنے والے اور خرچ نہ کرنے والے کا حکم

591 ۔ حديث أبي هريرة رضي الله عنه،

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما من يوم يصبح العباد فيه إلا ملكان ينزلان فيقول أحدهما: اللهم أعط منفقا خلفا، ويقول الآخر: اللهم أعط ممسكا تلفا

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: [illegible] وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک فرشتہ یہ کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو [illegible] کرتا ہے اے اللہ! کنجوسی کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 27 باب قول الله تعالى فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 284 (مرشد البخاري صحيح بخاري [illegible] حديث 1374)

•••———•••———•••

الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها

صدقہ کرنے کی ترغیب اس سے پہلے کہ اسے قبول کرنے والا نہ ملے

592 ۔ حديث حارثة بن وهب،

قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها، يقول الرجل: لو جئت بها بالأمس لقبلتها، فأما اليوم فلا حاجة لي بها

◇◇ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو [illegible] صدقہ کرو کیونکہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب کوئی شخص صدقے کی چیز لے کر چلے گا اور [illegible] شخص [illegible] صدقہ قبول [illegible]

رقم الحديث 591

أخرجه [illegible] 1010 [illegible]

أبو عبد الرحمن النسائي في السنن الكبرى [illegible] 1411ھ 1991 [illegible] 9178 [illegible]

البيهقي في السنن الكبرى [illegible] 1414ھ 1994 [illegible] 7605

لے۔ ہر شخص یہ کہے گا: اگر تم کل آ گئے ہوتے تو میں اسے قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 9 باب الصدقة قبل الرد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 284 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1345)

593 حديث أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب کوئی شخص سونا لے کر صدقہ دینے کے لیے چکر لگائے گا اور پھر بھی اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس سے اس سونے کو وصول کرے اور یہ وقت بھی آئے گا: ایک شخص کے پیچھے چالیس عورتیں ہوں گی جو اس مرد کی پناہ میں ہوں گی ایسا مردوں کی کمی اور خواتین کی کثرت کی وجہ سے ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 9 باب الصدقة قبل الرد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 284 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1348)

594 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِيْ

رقم الحديث: **592**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1011** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **2555** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **18748** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **6678** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **2336** اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **1475** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **3259** اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1239** اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، **1408**ھ/**1988**ء، رقم الحديث: **479** اخرجه ابوالحسن الجوہری فی "مسنده" طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان، **1410**ھ/**1990**ء، رقم الحديث: **621** اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحديث: **9811**

رقم الحديث: **593**: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1012** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **6769** اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **7299**

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہارے درمیان اتنا زیادہ مال نہیں ہو جائے گا کہ وہ بہنا شروع ہو جائے گا' کوئی مالدار شخص یہ چاہے گا کہ کوئی شخص صدقہ لے لیکن وہ جس کے سامنے بھی صدقہ پیش کرے گا وہ یہی کہے گا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 9 باب الصدقة قبل الرد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 285 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 1346)

•••————•••————•••

قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها

صدقہ صرف پاکیزہ مال میں سے قبول ہوتا ہے اور وہ بڑھتا ہے

595۔ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک کھجور کے برابر پاکیزہ کمائی میں سے کوئی چیز صدقہ کرے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف پاکیزہ چیزیں ہی چڑھتی ہیں' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں قبول کرے گا اور پھر اس کرنے والے کے لیے اس کی تربیت کرے گا جیسے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ جتنا ہو جائے گا۔

أخرجه البخاري في: 97 كتاب التوحيد: 23 باب قول الله تعالى (تعرج الملائكة والروح إليه)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 285 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 6993)

•••————•••————•••

الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة وأنها حجاب من النار

صدقہ کرنے کی ترغیب' خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو' یا وہ کوئی اچھی بات ہو' نیز یہ (یعنی صدقہ) جہنم کیلئے آڑ بن جاتا ہے

596۔ حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

﴿﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو خواہ نصف کھجور کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 10 اتقوا النار ولو بشق تمرة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 286 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1351)

597 حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

وَعَنْهُ أَيْضًا،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا النَّارَ، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ؛ ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ براہ راست کلام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ بندہ دیکھے گا اسے اپنے آگے، دائیں بائیں کوئی چیز نظر نہیں آئے گی پھر وہ اپنے سامنے آگ کو پائے گا اور تم میں سے جو شخص اس سے بچ سکتا ہو وہ اس سے بچے! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے بچے۔

ایک روایت میں حضرت عدی بن حاتم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم سے بچو! پھر آپ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا پھر آپ نے فرمایا: جہنم سے بچو اور پھر آپ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔ ایسا آپ نے تین مرتبہ کیا: یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جہنم سے بچو! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے بچو! اور جو اسے بھی نہ پائے وہ اچھی بات کے ذریعے اس سے بچے۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 49 باب من نوقش الحساب عذب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 286 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6174)

•••———•••———•••

الحمل أجرة يتصدق بها والنهي الشديد عن تنقيص المتصدق بقليل

بوجھ اٹھا کر (یعنی مزدوری کرکے) اُس کا معاوضہ صدقہ کرنا' تھوڑی چیز صدقہ کرنے والے کی تنقیص کی شدید ممانعت

598 حديث أَبِي مَسْعُودٍ

قَالَ: لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ؛ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ؛ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا، وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْآخَرُ إِلَّا رِئَاءً فَنَزَلَتْ (الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ

الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ) الآيَة

<> <> حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا گیا تو ہم بوجھ اٹھایا کرتے تھے پھر حضرت ابو عقیل رضی اللہ عنہ نصف صاع لے کے آئے ایک اور صاحب اس سے زیادہ لے کے آئے تو منافقین نے کہا اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ سے غنی ہے اور اس دوسرے شخص نے صرف دکھاوے کے لئے ایسا کیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی

''اور جو لوگ مومنین میں سے نیک لوگوں کے صدقات کے بارے میں عیب لگاتے ہیں اور ان لوگوں پر عیب لگاتے ہیں جو صرف اپنی محنت کی مزدوری حاصل کرتے ہیں''۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 9 سورة التوبة: 11 باب قوله الذين يلمزون المطوعين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 287 (صحیح بخاری) [illegible] 4391

•••———•••———•••

فضل المنيحة

(دودھ دینے والا جانور کسی معاوضے کے بغیر) کسی کو دینے کی فضیلت

599 - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ

<> <> حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے اچھا عطیہ (زیادہ دودھ دینے) والی اونٹنی اور دودھ دینے والی بکری ہے جو صبح وشام برتن بھر کے دودھ دے۔

أخرجه البخاري في: 51 كتاب الهبة: 35 باب فضل المنيحة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 287 (صحیح بخاری) [illegible] رقم الحدیث 2486

•••———•••———•••

مثل المنفق والبخيل

خرچ کرنے والے اور کنجوسی کرنے والے کی مثال

600 - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

قَالَ: ضَرَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ

رقم الحديث 599

خرجه [illegible] في مسنده [illegible] دمشق [illegible] 1404ھ 1984 [illegible] 6288

[illegible] في مسند [illegible] 1405ھ 1984 [illegible] 3308

حَدِيدٍ، قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا؛ فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ؛ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هكَذَا فِي جَيْبِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجوس اور صدقہ کرنے والے کی مثال دو آدمیوں کی طرح دی ہے جن پر لوہے کے جبے ہوں اور ان کے ہاتھ ان کے سینے پر بندھے ہوں۔ جب صدقہ کرنے والا صدقہ کرتا ہے تو وہ کشادہ ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے ناخنوں تک آ جاتے ہیں اور اس کے پاؤں کو ڈھانپ لیتے ہیں، جبکہ (نیچے گر جاتے ہیں) اور بخیل شخص جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ مزید تنگ ہو جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر سخت ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنی انگلی کے ذریعے فرمایا: اس طرح آپ نے اپنی انگلی اپنے گریبان میں داخل کی، آپ نے فرمایا: اگر تم اسے دیکھو تو وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرے گا لیکن وہ کشادہ نہیں ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 77 كتاب اللباس: 9 باب جيب القميص من عند الصدر وغيره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 287 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5461)

•••———•••———•••

ثبوت أجر المتصدق وإن وقعت الصدقة في يد غير أهلها

صدقہ کرنے والے کا اجر ثابت ہو جاتا ہے اگرچہ وہ صدقہ کسی ایسے شخص کو مل جائے جو اس کا اہل نہ ہو

﴿601﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ

رقم الحديث: 600

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1021 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2547 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 9045 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3313 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2437 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 2327 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7599 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 1064

سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ، تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ؛ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ؛ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ، تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ؛ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ؛ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ؛ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ؛ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ، تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: ایک شخص نے یہ تہیہ کیا کہ وہ صدقہ کرے گا اس نے اپنے صدقے کا مال لیا اور جا کر غلطی سے چور کو دے آیا۔ اگلے دن لوگ یہ گفتگو کر رہے تھے کسی چور کو صدقہ دیا گیا ہے (یہ بات اس شخص نے بھی سن لی) اور کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔ میں صدقہ ضرور کروں گا پھر اس نے اپنے صدقے کا مال لیا اور (غلطی سے) ایک زنا کرنے والی عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا۔ اگلے دن لوگ یہ بات کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت کو صدقہ دیا گیا ہے (اس شخص نے بھی یہ بات سن لی) اور کہا اے اللہ ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔ اگرچہ زانیہ عورت کو صدقہ ملا ہے لیکن میں پھر بھی صدقہ ضرور کروں گا پھر وہ اپنا صدقے کا مال لے کر نکلا اور (غلطی سے) ایک مالدار شخص کو دے آیا۔ اگلے دن لوگ باتیں کر رہے تھے کہ مالدار شخص کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس شخص نے عرض کی: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔ خواہ صدقہ چور کو ملا ہے یا زنا کرنے والی عورت کو ملا ہے یا مال والے کو ملا ہے۔ پھر اس شخص کے پاس کوئی آیا اور اس شخص سے کہا: تم نے چور کو جو صدقہ دیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اب وہ چوری کرنے سے باز آ جائے تم نے زنا کرنے والی عورت کو جو دیا تھا ہوسکتا ہے کہ وہ اس کی وجہ سے زنا کرنے سے باز آ جائے اور تم نے جو مالدار شخص کو صدقہ دیا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ اس سے اسے نصیحت حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو مال اسے عطا کیا ہے وہ بھی اسے خرچ کرنے لگے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 14 باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 288 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 1355)

•••———•••———•••

رقم الحديث : 601

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1022 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2523 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8265 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3356 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2302 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7635

أجر الخازن الأمين والمرأة إذا تصدقت من بيت زوجها غير مفسدة بإذنه الصريح أو العرفي

امانت دار خزانچی اور اس عورت کا اجر: جوکوئی خرابی پیدا کیے بغیر' اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کر دیتی ہے خواہ وہ اس کیا قاعدہ اجازت کے ساتھ کرے یا عام دستور کے مطابق کرے

602 - حديث أبي موسى،

عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: الخازن المسلم الأمين الذي ينفذ، وربما قال: يعطي ما أمر به كاملا موفرا طيبة به نفسه، فيدفعه إلى الذي أمر له به أحد المتصدقين

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: امانت دار مسلمان خزانے (مالی امور) کے نگران جسے مالی امور سرانجام دیتا ہو (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) اسے جس چیز کی ہدایت کی گئی ہو اسے مکمل طور پر ادا کرتا ہو اور خوش دلی سے ایسا کرتا ہو اور وہ اسے اس شخص کو ادا کر دیتا ہے جس کے بارے میں ہدایت کی گئی تھی تو یہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 25 باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد

(صحیح بخاری، جلد 1، رقم الصفحة: 289 (مطبوعہ شبیر برادرز) رقم الحدیث: 1371)

603 - حديث عائشة رضي الله عنها،

قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة، كان لها أجرها بما أنفقت، ولزوجها أجره بما كسب، وللخازن مثل ذلك، لا ينقص بعضهم أجر بعض شيئا

تخريج الحديث 602

أخرجه مسلم في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1023 اخرجه ابوحاتم ابن حبان في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه / 1993ء رقم الحديث: 3359 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1684 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 2560 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 19530 اخرجه ابوبكر بن ابي شيبة الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب طبع اول 1409ه رقم الحديث: 10717 اخرجه ابوبكر البيهقي في "شعب الايمان" طبع دار الكتب العلميه بيروت الطبعة الاولى 1410ه رقم الحديث: 7659 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه / 1994ء رقم الحديث: 7336 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه / 1991ء رقم الحديث: 2341 اخرجه ابوبكر الروياني في "مسنده" طبع دار الكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: 769 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1407ه / 1986ء رقم الحديث: 302

❖❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت خرابی کیے بغیر اپنے گھر کے اناج میں سے کوئی چیز (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کردے تو اس عورت کو اس کا اجر ملے گا۔ اس بات پر جو اس نے خرچ کیا ہے اس کے شوہر کو بھی اس کا اجر ملے گا کیونکہ اس نے کمایا ہے اسی طرح خزانے کے نگران شخص کا بھی حکم ہے اور ان میں سے کسی ایک کی وجہ سے دوسرے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 17 باب من أمر خادمه بالصدقة ولم يناول بنفسه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 289 ([illegible] صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1359)

604 ۔ حديث أبي هريرة رضي الله عنه،

عن النبي صلى الله عليه وسلم: لا تصوم المرأة، وبعلها شاهد، إلا بإذنه

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 84 باب صوم المرأة بإذن زوجها تطوعا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 290 ([illegible] صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 4896)

605 ۔ حديث أبي هريرة رضي الله عنه،

رقم الحديث 603

أخرجه الإمام مسلم النيسابوري في صحيحه طبع دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1024 أخرجه أبو داود السجستاني في سننه طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1685 أخرجه أبو عيسى الترمذي في الجامع طبع دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 672 أخرجه ابن ماجه القزويني في سننه طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2294 أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في مسنده طبع مؤسسة قرطبة القاهرة مصر رقم الحديث: 26413 أخرجه ابن حبان البستي في صحيحه طبع مؤسسة الرسالة بيروت لبنان 1414ه 1993، رقم الحديث: 3358 أخرجه أبو عبد الرحمن النسائي في السنن الكبرى طبع دار الكتب العلمية بيروت لبنان 1411ه 1991، رقم الحديث: 9197 ذكره أبو بكر البيهقي في السنن الكبرى طبع مكتبة دار الباز مكة مكرمة سعودي عرب 1414ه 1994، رقم الحديث: 7637 أخرجه أبو بكر الحميدي في مسنده طبع دار الكتب العلمية مكتبة المتنبي بيروت قاهرة رقم الحديث: 276 أخرجه ابن راهويه الحنظلي في مسنده طبع مكتبة الإيمان مدينة منورة 1412ه 1991، رقم الحديث: 1418 أخرجه أبو بكر الصنعاني في مصنفه طبع المكتب الإسلامي بيروت لبنان طبع ثاني 1403ه رقم الحديث: 7275

رقم الحديث: 604: أخرجه أبو الحسين مسلم النيسابوري في صحيحه طبع دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1026 أخرجه أبو داود السجستاني في سننه طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2458 أخرجه أحمد بن حنبل في مسنده طبع مؤسسة قرطبة القاهرة مصر رقم الحديث: 8173 أخرجه ابن حبان البستي في صحيحه طبع مؤسسة الرسالة بيروت لبنان 1414ه 1993، رقم الحديث: 3572 ذكره أبو بكر البيهقي في السنن الكبرى طبع مكتبة دار الباز مكة مكرمة سعودي عرب 1414ه 1994، رقم الحديث: 8281 أخرجه أبو بكر الصنعاني في مصنفه طبع المكتب الإسلامي بيروت لبنان 1403ه رقم الحديث: 7886

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے تو شوہر کو بھی اس کا نصف اجر ملے گا۔

أخرجه البخاري في: 69 كتاب النفقات: 5 باب نفقة المرأة إذا غاب عنها زوجها ونفقة الولد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 290 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5045)

•••———•••———•••

من جمع الصدقة وأعمال البر

جو شخص صدقہ بھی کرے اور دوسرے نیک اعمال بھی کرے

606 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ. مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ: نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کے راستے میں کسی بھی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اسے جنت کے دروازوں کی طرف سے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ بھلائی ہے، جو لوگ نمازی

رقم الحديث: **606**

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1027** اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **3674** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، **1406**ھ **1986**ء، رقم الحدیث: **2238** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **7621** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **308** اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **2480** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **2219** ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **18344** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، **1415**ھ، رقم الحدیث: **1366** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحدیث: **1645** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله، بیروت، لبنان، **1405**ھ/**1984**ء، رقم الحدیث: **3062**

ہیں انہیں نماز والے دروازے سے آواز دی جائے گی۔ جو لوگ جہاد کرنے والے ہیں انہیں جہاد والے دروازے سے آواز دی جائے گی۔ جو لوگ روزہ رکھنے والے ہیں انہیں ''ریان'' نامی دروازے سے آواز دی جائے گی اور جو لوگ صدقہ کرنے والے ہیں انہیں صدقہ والے دروازے سے آواز دی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو ظاہری بات ہے کہ جسے ان میں سے کسی بھی دروازے سے آواز دی جائے وہ فائدے میں رہے گا لیکن کیا کوئی ایسا بھی شخص ہوگا؟ جسے ان تمام دروازوں سے آواز دی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں! مجھے امید ہے کہ ان میں تم بھی شامل ہو۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 4 باب الريان للصائمين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 290 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1798)

607۔ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ، أَيْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِيْ لاَ تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی بھی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اسے جنت کے دربان بلائیں گے ہر دروازے کا دربان بلائے گا کہ فلاں ادھر آجاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا شخص تو بہت خوش نصیب ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ایک ہو گے۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد والسير: 37 باب فضل النفقة في سبيل الله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 291 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2686)

•••————•••————•••

الحث على الإنفاق وكراهة الإحصاء

خرچ کرنے کی ترغیب اور گنتی کرنے (یعنی جمع کرکے رکھنے) کا مکروہ ہونا

608۔ حديث أَسْمَاءَ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَنْفِقِي وَلاَ تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلاَ تُوعِي فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

◇◇ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے خرچ کرو! اسے گن گن کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے حوالے سے گنتی کرنا شروع کردے گا، اور اسے سنبھال کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے اسے سنبھال کے رکھ لے

گا(یعنی تمہیں عطانہیں کرے گا)

أخرجه البخاري في: 51 كتاب الهبة: 15 باب هبة المرأة لغير زوجها

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 291 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:2451)

•••————•••————•••

الحث على الصدقة ولو بالقليل، ولا تمتنع من الْقليل لاحتقاره

صدقہ کرنے کی ترغیب خواہ وہ تھوڑا ہی ہواور تھوڑے صدقے کو حقیر سمجھ کرواپس نہیں کیا جائیگا

﴿609﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا نِسَاءُ الْمُسْلِمَاتِ لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:''اے مسلمان خواتین!تم میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کی طرف سے آنے والی کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا ایک پایہ ہی کیوں نہ ہو''۔

أخرجه البخاري في: 51 كتاب الهبة: 1 باب الهبة وفضلها والتحريض عليها

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 292 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:2427)

•••————•••————•••

فضل إخفاء الصدقة

خفیہ طور پرصدقہ کرنے کی فضیلت

﴿610﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث : 609

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى ''صحيحه''طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1030 اخرجه ابو عيسى الترمذى فى ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2130 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)، رقم الحديث: 1809 اخرجه ابومحمد الدارمى فى ''سننه'' طبع دارالكتاب العربى بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1672 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث 7581 ذكره ابوبكر البيہقى فى ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7636 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 715 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى ''مسنده'' طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2316 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 122 اخرجه ابوالحسن الجوہرى فى ''مسنده'' طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان 1410ھ/1990ء، رقم الحديث: 2848 اخرجه ابن ابى اسامه فى ''مسند الحارث'' طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه، مدينه منوره 1413ھ/1992ء، رقم الحديث: 299

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ، فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتّٰى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ سات طرح کے لوگوں کو اپنا سایہ عطا کرے گا عادل حکمران' وہ جوان جس کی پرورش اپنے پروردگار کی عبادت میں ہوئی ہو' وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف لگا رہے' وہ دو لوگ جو اللہ کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اسی وجہ سے ملتے ہوں اور اسی وجہ سے جدا ہوتے ہوں' اور وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے تو وہ یہ جواب دے' مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے' اور وہ شخص جو اس طرح خفیہ صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چل سکے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الزكاة: 36 باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 292 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 629)

•••————•••————•••

بيان أن أفضل الصدقة صدقة الصحيح الشحيح

اس بات کا بیان کہ زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ ہے جو تندرستی کے عالم میں ہو اور (آدمی کو مال کی) طلب بھی ہو

رقم الحديث : 610

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1031** اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2391** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **5380** اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: **1709** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **9663** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **4486** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **358** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **5291** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **4767** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **7935** اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2462**

﴿611﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى، وَلاَ تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ، قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجر کے اعتبار سے کون سا صدقہ بڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم ایسی حالت میں صدقہ کرو کہ تم تندرست بھی ہو اور لالچی بھی ہو اور تمہیں غریب ہو جانے کا اندیشہ بھی ہو اور مالدار رہنے کی خواہش بھی ہو، تم اسے اتنی دیر تک مؤخر نہ کرو کہ جب جان تمہارے حلق تک پہنچ جائے اس وقت تم یہ کہو (میرے مرنے کے بعد) فلاں شخص کو اتنے دے دیے جائیں اور فلاں کو اتنے دے دیے جائیں حالانکہ فلاں کو وہ ویسے ہی مل جائیں گے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 11 باب أي الصدقة أفضل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 292 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1353)

بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى وأن اليد العليا هي المنفقة وأن السفلى هي الآخذة

اس بات کا بیان کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اور اوپر والے ہاتھ سے مراد دینے والا اور نیچے والے ہاتھ سے مراد لینے والا ہے

رقم الحديث: 611

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1032 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2865 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3611 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 9367 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3312 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2454 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 6438 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7621 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 6080 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 8503 اخرجه ابن راهويه الحنظلى فى "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 170 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 778

612 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْئَلَةَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے آپ نے صدقہ کرنے' مانگنے سے بچنے اور مانگنے کا تذکرہ کیا تھا (اس وقت یہ بات ارشاد فرمائی) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید راوی فرماتے ہیں) اوپر والے ہاتھ سے مراد خرچ کرنے والا ہاتھ ہے اور نیچے والے ہاتھ سے مراد مانگنے والا ہاتھ مراد ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 18 لا صدقة إلا عن ظهر غنى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 293 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1362)

613 حديث حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم (صدقہ کرنے کا) آغاز ان لوگوں سے کرو وہ جو تمہارے زیر کفالت ہوں اور بہترین صدقہ وہ ہے جسے کرنے کے بعد بھی آدمی محتاج نہ ہو اور جو شخص (لوگوں سے مانگنے سے) بچنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بچا کر رکھے گا اور جو شخص غنی (یعنی لوگوں سے بے نیاز) ہونے کی آرزو کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 18 باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 293 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1361)

رقم الحديث : 612

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1033** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1648** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **2533** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **5344** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ه **1987**ء، رقم الحديث: **1652** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ه/**1993**ء، رقم الحديث: **3364**

رقم الحديث : 613 : اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **15361** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ه/**1983**ء، رقم الحديث: **3091** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **7541** اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان **1407**ه/ **1986**ء، رقم الحديث: **1228**

﴿614﴾ حديث حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي؛ ثُمَّ قَالَ: يَاحَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَّهُ فِيْهِ، كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ، فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ، فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيمٍ، أَنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ

فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى تُوُفِّيَ

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ آپ نے مجھے عطا کر دیا۔ میں نے پھر مانگا آپ نے پھر عطا کر دیا جب میں نے پھر مانگا آپ نے پھر عطا کر دیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز و شاداب اور مزیدار (پرکشش) ہوتا ہے۔ جو شخص اسے نفس کی سخاوت کے ہمراہ حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس مال میں برکت رکھی جاتی ہے۔ جو شخص اسے نفس کے نیچ پن کے ہمراہ حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی۔ وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ آپ کے بعد میں اب مرتے دم تک کسی شخص سے کچھ نہیں مانگوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلایا تاکہ انہیں کچھ دیں تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا تاکہ انہیں ان کا حصہ عطا کریں تو انہوں نے پھر اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں۔ حکیم کے بارے میں کہ میں نے مال غنیمت میں سے انہیں ان کا حق دینے کی کوشش کی تھی لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' اللہ کے رسول کے بعد حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے کسی بھی شخص سے مرتے دم تک کچھ نہیں مانگا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 50 باب الاستعفاف عن المسئلة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 294 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1403)

•••———•••———•••

النهي عن المسئلة
مانگنے کی ممانعت

﴿615﴾ حديث مُعَاوِيَةَ،

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ، لا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ

✧✧ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ جس شخص کے لیے بھلائی کا ارادہ کر لے اسے دین کا فہم عطا کر دیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی اور قیامت تک کسی کی مخالفت اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 13 باب من يرد الله به خيرًا يفقهه في الدين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 295 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 71)

•••———•••———•••

رقم الحديث : 615

حدیث: "مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا" اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1037 اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2645 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 220 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2791 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 224 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 89 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 666 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 8956 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 1436 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 810 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ 1984ء رقم الحديث: 7381 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحديث: 2051 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 31045 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 5839 اخرجه ابن راہويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء رقم الحديث: 439 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/ 1988ء رقم الحديث: 412 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 345

المسكين الذي لا يجد غني ولا يفطن له فيتصدق عليه

وہ مسکین جو اپنی ضرورت بھی پوری نہ کرسکتا ہو اور اس کی حالت پتہ بھی نہ چل سکے کہ اسے صدقہ ہی دیا جاسکے

﴿616﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب وہ نہیں ہوتا ہے جو لوگوں کے چکر لگاتا ہے ایک یا دو لقمے لے کر یا ایک یا دو کھجوریں لے کر چلا جاتا ہے بلکہ غریب وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس ضروریات کے لیے چیزیں کافی نہ ہوں اور اس کے بارے میں پتا بھی نہ چل سکے کہ اسے صدقہ ہی دے دیا جاتا اور وہ خود بھی لوگوں سے مانگتا نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 35 باب قول الله تعالى (لا يسألون الناس إلحافا)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 295 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1409)

•••————•••————•••

كراهة المسألة للناس

لوگوں سے مانگنے کا مکروہ ہونا

﴿617﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ

رقم الحديث : 617

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1040 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ/ 1986ء، رقم الحديث: 2585 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 4638 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 2366 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 5581 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 323 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 828

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی لوگوں سے مانگتا رہے گا یہاں تک کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو اس کے چہرے کے اوپر گوشت کا ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 34 كتاب الزكاة: 52 باب من سأل الناس تكثرا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 295 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1405)

﴿618﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَّحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شخص کا اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا لینا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی سے کچھ مانگے اور وہ دوسرا اسے دے یا نہ دے۔

رقم الحديث: 1968 – اطراف الحديث: (ر 1401)

أخرجه البخاري في: 34 كتاب البيوع: 15 باب كسب الرجل وعمله بيده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 296 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1968)

•••———•••———•••

إباحة الأخذ لمن أعطى من غير مسألة ولا إشراف

جس شخص کو مانگے اور لالچ کیے بغیر کچھ دیا جائے اس کیلئے وصول کرنا مباح ہے

﴿619﴾ حديث عُمَرَ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ: خُذْهُ، إِذَا جَاءَ كَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَّأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

رقم الحديث: 619

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1045 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2608 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1647 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 136 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7676 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية، رياض، سعودي عرب، 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 833 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 115 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 2389

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی چیز عطا کی۔ میں نے عرض کیا: یہ چیز اس کو عطا کر دیں جسے اس کی مجھ سے زیادہ ضرورت ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس ایسا کوئی مال آئے حالانکہ تمہیں اس کا لالچ نہ ہو اور تم نے وہ مانگا بھی نہ ہو تو اسے وصول کرلو اور وہ نہ آئے تو تم خود اس کے پیچھے جانے کی کوشش نہ کرو۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 51 باب من أعطاه الله شيئًا من غير مسألة ولا إشراف نفس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 296 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1404)

•••———•••———•••

كراهة الحرص على الدنيا

دنیا کے لالچ کا مکروہ ہونا

﴿620﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لاَ يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْاَمَلِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بڑی عمر کے شخص کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے ایک دنیا کی محبت اور دوسرا طویل عمر۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 5 باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 296 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6057)

﴿621﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْبَرُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ: حُبُّ الْمَالِ وَطُولُ الْعُمُرِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم کا بیٹا عمر رسیدہ ہو جاتا ہے اور اس کے ہمراہ اس کی دو خواہشات بھی لمبی ہو جاتی ہیں ایک مال کی محبت اور (دوسری) طویل عمر۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 5 باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 297 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6058)

•••———•••———•••

رقم الحدیث **621**:

اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **8403** اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414ھ/1993ء**، رقم الحدیث: **3219** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الکبیر'' طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، **1404ھ/1983ء**، رقم الحدیث: **6888** اخرجہ ابویعلٰی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404ھ۔1984ء**، رقم الحدیث: **3010** اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی ''مسندہ'' طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2005**

لو أن لابن آدم واديين لابتغى ثالثًا

اگر ابن آدم کے پاس (مال و دولت کی) دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری (کے حصول) کی آرزو کرے گا

﴿622﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو اس کی یہ خواہش ہوگی کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں' اس کا منہ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 10 باب ما يتقي من فتنة المال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 297 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6075)

﴿623﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ، وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر ابن آدم کے پاس مال کی ایک وادی ہو تو اسے یہ پسند ہوگا کہ اس کے پاس اتنی ہی اور ہو' ابن آدم کی آنکھ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 10 باب ما يتقي من فتنة المال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 297 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6073)

•••———•••———•••

ليس الغنى عن كثرة العرض

خوشحالی' سامان (مال و دولت) کی کثرت (کا نام) نہیں ہے

﴿624﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث 624:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1051 اخرجه ابو عیسی الترمذی فی ''جامعه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2373 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 4137 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 9050

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خوشحالی مال کی زیادتی کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اصل خوشحالی نفس کی بے نیازی ہے۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 15 باب الغنى غنى النفس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 297 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6081)

•••———•••———•••

تخوف ما يخرج من زهرة الدنيا

دنیاوی آرائش وزیبائش کے ظہور کا اندیشہ

625 حديث أَبِي سَعِيْدٍ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ قِيْلَ: وَمَا بَرَكَات الْاَرْضِ قَالَ: زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِيْنِهِ، فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ: أَنَا قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِيْنَ طَلَعَ ذٰلِكَ، قَالَ: لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرَةِ، أَكَلَتْ، حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ؛ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ؛ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زمین کی برکتیں عطا کردے گا۔ عرض کی گئی: دنیا کی برکتوں سے کیا مراد ہے؟ ایک شخص نے دریافت کیا: کیا یہ بھلائی برائی کو لے کر آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہورہی ہے' پھر آپ نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے دریافت کیا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ صورت حال ہوئی تو ہم نے اس سوال کرنے والے کی تعریف کی آپ نے فرمایا۔ بھلائی صرف بھلائی لے کر آتی ہے اور یہ سرسبز اور مزیدار ہے بہار کا موسم جو چیز اگاتا ہے وہ زیادہ کھانے والے

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث **624**: اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **679** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **3079** اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، **1409**ھ/**1989**ء، رقم الحديث: **276** اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان **1407**ھ/ **1986**ء، رقم الحديث: **1207**

جانور کو ہلاک کر دیتی ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتی ہے البتہ سبزی کھانے والے جانور کا پیٹ پھول جاتا ہے وہ دھوپ میں آ کر بیٹھ جاتا ہے جگالی کرتا رہتا ہے۔ لید کرتا ہے پیشاب کرتا ہے اور واپس جا کر کھاتا ہے یہ مال اس کے لئے مزیدار ہے جو حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا' یہ بہترین صورت ہوگی اور جو ناحق حاصل کرے گا تو اس کی مثال اس کی مانند ہوگی جو کھانے کے بعد بھی سیر نہیں ہوتا۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 7 باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 298 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 6063)

626 حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخدرِيّ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّهِ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ؛ فَقَالَ: إِنَّهُ لا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ، وَإِنَّ هذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم لوگ آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے بعد تمہارے بارے میں مجھے صرف اسی بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا کی آرائش و زیبائش و تمہارے لیے کشادہ کر دیا جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس بہتری کے ہمراہ کوئی خرابی ہو جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی۔ اس شخص سے کہا گیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے یہ بات نوٹ کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ (جب یہ نازل ہو گئی) تو آپ نے اپنا پسینہ صاف کیا اور دریافت کیا سوال کرنے والا شخص کہاں ہے۔ گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بہتری برائی کو لے کر نہیں آتی ہے۔ بہار کے موسم میں ایسی بوٹیاں بھی اُگتی ہیں جو انسان کو مار دیتی ہیں یا بیمار کر دیتی ہیں لیکن جو جانور گھاس کھاتا ہے وہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دھوپ میں بیٹھتا ہے۔ پھر وہ لید کرتا ہے۔ اور چرتا رہتا ہے۔ یہ مال سرسبز و شاداب اور مزیدار ہے اور وہ مسلمان بہت اچھا ہے جو اس میں سے غریب یتیم اور مسافر کو دیتا ہے۔ (راوی نے یہ بات کہی ہے) یا جیسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ نے مزید ارشاد فرمایا) اور جو شخص اس کو ناحق طور پر وصول کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور قیامت کے دن وہ مال اس کے خلاف گواہ ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 47 باب الصدقة على اليتامى

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 299 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1396)

•••———•••———•••

فضل التعفف والصبر

مانگنے سے بچنے اور صبر کرنے کی فضیلت

﴿627﴾ حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُم، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انہیں عطا کر دی۔ انہوں نے مزید مانگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید عطا کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس موجود سارا مال ختم ہو گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ میرے پاس جو بھی بھلائی موجود ہے۔ وہ تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا۔ جو شخص مانگنے سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص بے نیازی اختیار کرنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔ اور جو شخص صبر اختیار کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی بھی شخص کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع کوئی دوسری چیز عطا نہیں کی گئی۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 50 باب الاستعفاف عن المسئلة

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 300 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1400)

•••———•••———•••

رقم الحديث :627

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1053 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' ،طبع دارالفكر ،بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1644 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی، فی ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2024 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2588 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 1812 اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه '' طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء،رقم الحديث: 1646 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر،رقم الحديث: 11908 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت ، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3400 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 2369 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبرىٰ' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7655 اخرجه ابويعلى الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ،1984ء، رقم الحديث: 1352

في الكفاف والقناعة

بقدر ضرورت رزق اور قناعت

﴿628﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْ اٰلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو بقدر ضرورت خوراک عطا فرما۔

أخرجه البخاري في: 81 كتاب الرقاق: 17 باب كيف كان عيش النبي صلّى الله عليه وسلّم وأصحابه وتخليهم من الدنيا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 300 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6095)

•••———•••———•••

إعطاء من سأل بفحش وغلظة

جو شخص بدتمیزی اور سختی سے مانگے اسے کچھ دینا

﴿629﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ؛ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

رقم الحديث 628:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1055 اخرجه ابو عیسی الترمذی فی ''جامعہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2361 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننہ'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 4139 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر رقم الحدیث: 7173 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسه الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 6343 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبری'' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 2684 اخرجه ابویعلی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ، 1984ء، رقم الحدیث: 6103 اخرجه ابن راہویہ الحنظلی فی ''مسندہ'' طبع مکتبہ الایمان، مدینہ منورہ، طبع اول، 1412ھ/1991ء، رقم الحدیث: 175

رقم الحديث: 629

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1057 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر رقم الحدیث: 13363 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسه الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 6375

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا آپ نے ایک نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی جس کا کنارہ موٹا تھا ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زور سے کھینچا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر اس چادر کے کنارے کا نشان دیکھا کیونکہ اس نے زور سے کھینچا تھا وہ شخص بولا: آپ اللہ تعالیٰ کے مال میں سے مجھے کچھ دینے کے لئے حکم دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے اور اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

أخرجه البخاري في: 57 كتاب فرض الخمس: 19 باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 301 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2980)

۰ **630** ۰ حديث الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ

﴿﴾ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں تقسیم کیں، آپ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو ان میں سے کچھ نہیں دیا۔ حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے میرے بیٹے! میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ مخرمہ نے کہا: اے میرے بیٹے! اندر جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لاؤ میں آپ کو بلا کر لایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک قبا تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارے لئے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے۔

أخرجه البخاري في: 51 كتاب الهبة: 19 باب كيف يقبض العبد والمتاع إعطاء من يخاف على إيمانه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 301 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2459)

۰ **631** ۰ حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ،

قَالَ: أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، قَالَ: فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رقم الحديث: **630**

اخرجہ ابو الحسین مسلم نیسابوری فی "صحیحہ" طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1058** اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دار الفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **4028** اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعہ" طبع دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2818** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406**ھ **1986**، رقم الحدیث: **5324** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **18947** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **4817** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **9663** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دار الباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **5898**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلاً لَمْ يُعْطِهِ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا قَالَ. فَسَكَتُّ قَلِيْلاً، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيْلاً، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا فَقَالَ: إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِه

﴿﴾ حضرت عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو کوئی چیز دی۔ میں بھی ان لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو کچھ نہیں دیا وہ صاحب مجھے بہت پسند تھے میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آہستہ آواز میں عرض کی: آپ ﷺ نے فلاں صاحب کو کچھ نہیں دیا۔ اللہ کی قسم! میں تو انہیں مومن سمجھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا (مومن سمجھتے ہو) یا مسلمان؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا۔ اس شخص کے بارے میں میرا جو گمان تھا وہ مجھ پر غالب آ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فلاں صاحب کو کیوں کچھ نہیں دیا۔ اللہ کی قسم! میں تو انہیں مومن سمجھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مومن سمجھتے ہو) یا مسلمان؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر اس شخص کے بارے میں میرا جو علم تھا وہ مجھ پر غالب آیا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ نے فلاں صاحب کو کیوں کچھ نہیں دیا۔ اللہ کی قسم! میں تو انہیں مومن سمجھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے (مومن سمجھتے ہو) یا مسلمان؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات میں کسی شخص کو کوئی چیز دیتا ہوں حالانکہ اس سے زیادہ مجھے دوسرا شخص پسند ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ کہیں وہ (پہلا) شخص منہ کے بل جہنم میں نہ ڈال دیا جائے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 53 باب قول الله تعالى (لا يسألون الناس إلحافا)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 302 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1408)

•••———•••———•••

إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام وتصبر من قوى إيمانه

اسلام کی وجہ سے مؤلفۃ القلوب کو دینا اور جس شخص کا ایمان قوی ہو اس کا صبر کرنا

﴿632﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالاً مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ: أَمَّا

ذَوو اٰرَاءِ نَـا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلوا شَيْئًا، وَأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُ الْاَنْصَارَ، وَسُيُوفُنا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ لَأُعْطِي رِجَالاً حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُوْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهِ، خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهِ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً شَدِيْدَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ نَصْبِرْ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کچھ انصاریوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اس وقت جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فے عطا کیا تھا۔ بنو ہوازن کے مال میں سے' اور آپ نے قریش کے کچھ افراد کو سو، سو اونٹ دیئے تھے۔ ان انصاریوں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مغفرت کرے انہوں نے قریش کو تو دے دیا ہے لیکن ہمیں نہیں دیا جبکہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کی اس بات کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے انصار کو بلوایا اور ان سب کو ایک چمڑے کے خیمے میں اکٹھا کر دیا وہاں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا وہ لوگ اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے حوالے سے مجھ تک ایک بات پہنچی ہے۔ انصار کے سمجھدار لوگوں نے عرض کی: ہم میں سے سمجھدار لوگ تو اس طرح کی کوئی بات نہیں کر سکتے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! البتہ کچھ نوجوانوں نے اس طرح کی بات کی ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مغفرت کرے انہوں نے قریش کو تو دے دیا ہے اور انصار کو کچھ نہیں دیا جبکہ ان کا خون ہماری تلواروں میں سے ٹپک رہا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کیونکہ وہ زمانہ کفر کے قریب ہوتے ہیں۔ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ تعالیٰ کے رسول کو ساتھ لے کر جاؤ؟ اللہ کی قسم! تم جو ساتھ لے کر جاؤ گے یہ اس سے بہتر ہے جسے وہ اپنے ساتھ لے کر جائیں گے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس بات سے راضی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تم اپنے ساتھ امتیازی سلوک دیکھو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ اور حوض پر (رسول سے ملو)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پھر ہم سے صبر نہیں ہو سکا (اور ہم نے رونا شروع کر دیا)

أخرجه البخاري في: 57 كتاب فرض الخمس: 19 باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 303 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2978)

633 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْت

لَنَا: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں (صرف) ہمارا ایک بھانجا ہے آپ نے فرمایا: بھانجا قوم کا ایک فرد ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 61 كتاب المناقب: 14 باب ابن أخت القوم ومولى القوم منهم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 304 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 3327)

634 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وأَعْطَى قُرَيْشًا: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تَرُدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ، فَقَالَ: مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ قَالَ: أَوَ لَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلٰى بُيُوْتِهِمْ، وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' فتح مکہ کے موقع پر کچھ انصار نے یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو (مالِ غنیمت) میں (بہت کچھ) عطا کردیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ تو بڑی حیرانگی کی بات ہے کیونکہ ابھی ہماری تلواروں سے قریش کے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں اور ہمارا مالِ غنیمت انہیں دیا جارہا ہے اس بات کا پتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چلا آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: تمہارے حوالے سے مجھ تک کیا اطلاع پہنچی ہے، انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یہ بات ٹھیک ہے جو آپ تک پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں میں مالِ غنیمت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ؟ اگر انصار ایک وادی (راوی کو شک ہے یا شاید) ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی (راوی کو شک ہے) یا گھاٹی میں چلوں گا۔

أخرجه البخاري في: 63 كتاب مناقب الأنصار: 1 باب مناقب الأنصار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 304 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 3567)

635 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقَى هَوَازِنُ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ الْآفٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوْا قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ، نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوا: فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا

لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر جب ہوازن کے ساتھ سامنا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار افراد تھے اور طلقاء تھے یہ لوگ مڑ کر پیچھے ہٹے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی: اے انصار کے گروہ! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم حاضر ہیں' ہم آپ کے سامنے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے نیچے اترے آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکین پسپا ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلقاء اور مہاجرین کو عطا کیا لیکن انصار کو کچھ بھی عطا نہیں کیا ان لوگوں نے کچھ کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور انہیں ایک خیمے میں اکٹھا کیا اور فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو ساتھ لے جاؤ؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 56 باب غزوة الطائف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 305 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4078)

636 حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ،

قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا؛ فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا، إِذْ لَّمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ، فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالاً فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي، وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِي، وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا، قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَنُّ؛ قَالَ: مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا، قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَنُّ قَالَ: لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ: جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا، أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو غزوہ حنین کے موقع پر مال فے عطا کیا تو آپ نے کچھ لوگوں کی تالیف قلب کے لئے اسے ان لوگوں میں تقسیم کر دیا آپ نے انصار کو اس میں سے کچھ نہیں دیا

رقم الحديث : 636

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1059 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 12719 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 7278 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبری'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 11222 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبری'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 12713 اخرجه ابويعلى الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 3594

لوگوں کو جو توقع تھی جب انہیں نہیں ملا تو اس پر انہیں افسوس ہوا نبی اکرم ﷺ نے انہیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا میں نے تمہیں گمراہ پایا تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعے ہدایت نہیں دی؟ اور میں نے تمہیں ایک دوسرے سے الگ پایا تو اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے درمیان الفت پیدا نہیں کر دی؟ اور میں نے تمہیں غریب پایا تو اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں خوشحال نہیں کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جو بھی بات ارشاد فرمائی انہوں نے یہی کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا بڑا افضل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ آپ ہمارے پاس ایسی حالت میں آئے تھے (تو ہم نے آپ کی مدد کی) کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اللہ تعالیٰ کے نبی کو اپنے گھر میں لے جاؤ؟ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی اور ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا انصار لباس کا اندرونی حصہ ہیں اور لوگ لباس کا بیرونی حصہ ہیں۔ عنقریب میرے بعد تم لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک ہوگا تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم لوگ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 56 باب غزوة الطائف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 306 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4075)

637 ۔ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَأَعْطَى أُنَاسًا مِّنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ، فَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ: قَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ رَحِمَ اللّٰهُ مُوسَى، قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

◇◇ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے دن نبی اکرم ﷺ نے تقسیم کرتے ہوئے کچھ لوگوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا آپ ﷺ نے "اقرع" کو سو اونٹ دیئے "عیینہ" کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے اور عربوں کے سرداروں کو بھی کچھ عطا کیا آپ ﷺ نے تقسیم کرتے ہوئے ان کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا تو ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! یہ وہ تقسیم ہے جس میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا اور اس میں اللہ کی رضامندی کا خیال نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو ضرور بتاؤں گا۔

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کریں گے تو پھر کون انصاف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

رقم الحديث: **637**

أخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1062** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **4829** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **45133** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **4148**

أخرجه البخاري في: 57 كتاب فرض الخمس: 19 باب ما كان النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 307 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2981)

•••—————•••—————•••

ذكر الخوارج وصفاتهم

خوارج کا تذکرہ اوران کی صفات

638 حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ، إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ: شَقِيتُ إِنْ لَّمْ أَعْدِلْ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر مالِ غنیمت تقسیم کررہے تھے ایک شخص نے آپ سے کہا: انصاف سے کام لیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں انصاف سے کام نہ لوں پھر تو میں شقی ہوں گا۔

أخرجه البخاري في: 57 كتاب فرض الخمس: 15 باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 308 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2969)

639 حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ، الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ؛ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَّالْأَنْصَارُ قَالُوْا: يُعْطِي صَنَادِيْدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَّيَدَعُنَا قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقٌ، فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ: مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنَنِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ، أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ: إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِي هٰذَا أَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سونے کا ایک ٹکڑا

رقم الحدیث 638:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 172 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی ''مسنده'' طبع دار الکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 1271 اخرجه ابو عبدالله البخاری فی ''الادب المفرد'' طبع دارالبشائر الاسلامیه، بیروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحدیث: 774 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 11554 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 9060

بھیجا آپ نے اسے چار افراد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی، جو بنو نبہان سے تعلق رکھتا تھا اور علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنو کلاب سے تعلق رکھتا تھا۔ قریش اور انصار کو اس بات پر بڑا غصہ آیا۔ انہوں نے کہا: یہ نجد کے بڑے سرداروں کو عطا کر رہے ہیں اور ہمیں نہیں دے رہے۔ آپ نے فرمایا: میں ان کی تالیف قلب کے لئے انہیں دے رہا ہوں۔ پھر ایک شخص آیا اس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ رخسار ابھرے ہوئے تھے، پیشانی آگے نکلی ہوئی تھی، داڑھی گھنی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ وہ بولا: اے محمد! اللہ سے ڈرو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کے بارے میں مجھے امین بنایا ہے لیکن تم مجھے امین تسلیم نہیں کرتے۔ ایک شخص نے اس کے قتل کی آپ سے اجازت مانگی (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید تھے) لیکن نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع کر دیا۔ جب وہ شخص واپس چلا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اس شخص کی اولاد میں سے وہ لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں باہر نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے باہر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اگر میں نے ان لوگوں کو پایا تو انہیں اسی طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الأنبياء: 6 باب قول الله تعالى (وإلى عاد أخاهم هودا)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 308 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3166)

640 حديث أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ،

قَالَ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ، لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ: وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ

قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ: لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ، وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب نے نبی اکرم ﷺ کو یمن سے بچے میں

لپٹے ہوئے چمڑے میں تھوڑا سا سونا بھیجا جس کی مٹی الگ نہیں کی گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سونے کو چار افراد میں تقسیم کر دیا۔ عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے شخص کا نام علقمہ تھا یا عامر بن طفیل تھا۔ آپ کے کچھ ساتھیوں نے کہا: ہم اس سونے کے ان لوگوں سے زیادہ حقدار تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں آسمان میں موجود ذات کا امین ہوں۔ میرے پاس آسمان سے صبح و شام خبریں آتی ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ رخسار ابھرے ہوئے تھے۔ پیشانی چوڑی تھی۔ داڑھی گھنی تھی سر منڈا ہوا تھا اس نے اونچا تہبند باندھا ہوا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ سے ڈریے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا میں روئے زمین میں' میں اس بات کا سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں کہ اللہ سے ڈروں۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید وہ نماز پڑھ رہا ہوگا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتنے ہی نمازی ایسے ہیں جو زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں موجود نہیں ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں ان کے دلوں میں جھانکوں اور ان کے پیٹ کو چیروں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو واپس جاتے ہوئے دیکھا اور فرمایا: اس کی اولاد میں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو کتاب کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گی۔ وہ لوگ دین سے ایسے باہر نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے باہر نکل جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے حدیث میں یہ بھی الفاظ ہیں: اگر میں نے ان کو پالیا تو میں انہیں ''قوم ثمود'' کی طرح قتل کروں گا۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 61 باب بعث علي ابن أبي طالب عليه السلام وخالد بن الوليد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إلى اليمن قبل حجة الوداع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 309 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4094)

641 حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا، وَيَتَمَارٰى فِي الْفُوقِ

✧✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمہارے درمیان وہ لوگ آئیں گے تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے، ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے عمل کے مقابلے میں اپنے عمل کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ جب آدمی اس کے پھل کا جائزہ لیتا ہے تو اسے کچھ نظر نہیں آتا جب اس

کے پچھلے حصے پر دیکھتا ہے تب بھی کچھ نظر نہیں آتا اور جب اس کے "پر" کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا تو اسے اس بارے میں اندیشہ ہوتا ہے کہ کیا یہ نشانے سے پار ہوا بھی ہے۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 36 باب من رايا بقراءة القرآن أو تأكل به أو فخر به

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 311 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 4771)

﴿642﴾ حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا، أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ، فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ؛ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ؛ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ، وَهُوَ قِدْحُهُ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ؛ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ؛ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ، وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ، فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ کوئی چیز تقسیم کر رہے تھے۔ اسی دوران ذوالخویصرہ آیا۔ جو بنی تمیم سے تعلق رکھنے والا ایک فرد تھا۔ وہ بولا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! انصاف سے کام لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو۔ اگر میں انصاف سے کام نہیں لوں گا تو اور کون لے گا؟ اگر میں انصاف سے کام نہیں لیتا تو تم ذلت اور رسوائی کا شکار ہو جاؤ گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی بھی ہیں جن کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے سامنے تم اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ جب اس کے پھل کا جائزہ لیا جاتا

رقم الحديث : 642

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6741 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 8560 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 16479

ہے تو وہاں کچھ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے پروں کا جائزہ لیا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہیں ہوتا۔ پھر اس کی پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہیں ہوتا حالانکہ وہ گندگی اور خون میں سے نکل کر آیا ہے۔ ان لوگوں کی نشانی ایک سیاہ فام شخص ہے جس کا ایک کندھا عورت کی چھاتی کی مانند ہوگا۔ (راوی کو شک ہے) یا گوشت کے ایک ٹکڑے کی مانند ہوگا جو پھڑک رہا ہوگا اور یہ اس وقت سامنے آئیں گے جب لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں یہ گواہی دیتا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ حدیث سنی ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں' جناب علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں حکم دیا، اسے تلاش کر کے لایا گیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ حلیہ کے مطابق اس شخص کو پایا۔

أخرجه البخاري في: 61 كتاب المناقب: 25 باب علامات النبوة في الإسلام
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 311 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3414)

•••———•••———•••

التحريض على قتل الخوارج
خوارج سے جنگ کرنے کی ترغیب

643 حديث عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَأْتِي فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تمہارے سامنے کوئی حدیث بیان کروں تو آسمان سے گر جانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوگا۔ کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی جھوٹی بات بیان کروں اور جب میں اپنے اور تمہارے معاملے (یا اختلاف) سے متعلق تمہارے سامنے تمہاری کوئی بات کروں تو جنگ دھوکا دہی کا نام ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آخری زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جن کی عمریں کم ہوں گی۔ وہ بے وقوف ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث نقل کریں گے۔ اسلام سے یوں باہر چلے جائیں گے جیسے تیر نشانے سے باہر چلا جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ تم جہاں بھی ان کا سامنا کرو انہیں قتل کر دینا کیونکہ جو اسے قتل کرے گا اسے قیامت کے دن ان کو قتل کرنے کا اجر ملے گا۔

أخرجه البخاري في: 61 كتاب المناقب: 25 باب علامات النبوة في الإسلام
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 313 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3415)

الخوارج شر الخلق والخليقة

خوارج، مخلوق میں سب سے بدتر لوگ ہیں

﴿644﴾ حديث سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ، وَأَهْوٰى بِيَدِهِ قِبَلَ الْعِرَاقِ: يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

﴿﴾ یسیر بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو خوارج کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے اپنے دست مبارک عراق کی طرف بڑھا کر فرمایا تھا: یہاں سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھے گی' لیکن قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 88 كتاب استتابة المرتدين: 7 باب من ترك قتال الخوارج للتألف وأن لا ينفر الناس عنه رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 313 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6535)

•••———•••———•••

تحريم الزكاة على رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلى آله وهم بنو هاشم وبنو المطلب دون غيرهم

نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل کیلئے زکوۃ لینا حرام ہے آپ کی آل سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں ان کے علاوہ دیگر لوگ نہیں ہیں

﴿645﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ: فَيَجِيْءُ هٰذَا بِتَمْرِهِ، وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهِ، حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ

رقم الحديث : 645

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبری" طبع مکتبہ دار الباز، مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13011

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب کھجوریں توڑنے کا موسم آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوریں لائی جاتی تھی۔ ایک شخص ادھر سے کھجوریں لے کر آرہا ہے دوسرا ادھر سے کھجوریں لے کر آرہا ہے۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کھجوروں کا ڈھیر اکٹھا ہوگیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ ان کھجوروں کے ساتھ کھیلتے رہے۔ ان میں سے کسی ایک نے کھجور پکڑی اور اسے اپنے منہ میں ڈالنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو ان کے منہ میں سے کھجور کو نکالا اور فرمایا: 'کیا تمہیں پتا نہیں ہے؟ محمد ﷺ کی آل صدقہ نہیں کھاتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 57 باب أخذ صدقة التمر عند صرام النخل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 314 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1414)

﴿646﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلٰى أَهْلِيْ فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بعض اوقات جب میں گھر جاتا ہوں تو وہاں بستر پر پڑی ہوئی ایک کھجور ملتی ہے میں اسے اٹھا کر کھانے لگتا ہوں مگر پھر مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقے کی نہ ہو' تو میں اسے رکھ دیتا ہوں۔

أخرجه البخاري في: 45 كتاب اللقطة: 45 باب إذا وجد تمرة في الطريق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 315 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2300)

﴿647﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُها

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: اگر یہ صدقے کی نہ ہوتی تو میں اسے کھالیتا۔

أخرجه البخاري في: 34 كتاب البيوع: 4 باب ما يتنزه من الشبهات

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 315 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1950)

•••———•••———•••

رقم الحديث: 647

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1071 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 3011 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1652 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 12211 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1999 اخرجه ابن راہویه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 18642

إباحة الهدية للنبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولبني هاشم وبني المطلب، وإن كان المهدي ملكها بطريق الصدقة وبيان أن الصدقة إذا قبضها المتصدق عليه زال عنها وصف الصدقة وحلت لكل أحد ممن كانت الصدقة محرمة عليه

نبی اکرم ﷺ ٗبنو ہاشم اور بنو مطلب کیلئے تحفہ لینا جائز ہے اگر چہ تحفہ دینے والے کی ملکیت میں وہ چیز صدقے کے طور پر آئی ہو اور اس بات کا بیان کہ جس شخص کو صدقہ دیا گیا ہے جب وہ اسے اپنے قبضے میں لے تو اس چیز سے صدقے کی حیثیت زائل ہو جاتی ہے اور وہ ہر اس شخص کیلئے حلال ہو جاتی ہے جس کیلئے صدقہ لینا حرام ہوتا ہے

648 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا جو (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیز) بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 62 باب إذا تحولت الصدقة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 315 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1424)

649 حديث أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ،

قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ: لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

سیدہ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا' کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں البتہ کچھ گوشت ہے جو ''نسیبہ'' نے بھیجا تھا اور وہ اسے صدقے کے طور پر دیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے مقام تک پہنچ گیا تھا (ہم تک آ کر اس کی حیثیت مختلف ہو چکی ہے)۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 62 باب إذا تحولت الصدقة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 315 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1423)

قبول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الهدية ورده الصدقة

نبی اکرم ﷺ کا تحفہ قبول کرنا اور صدقہ قبول نہ کرنا

650 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ: أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوْا، وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلَ مَعَهُمْ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو نبی اکرم ﷺ یہ دریافت کرلیا کرتے تھے کہ کیا یہ تحفہ ہے یا صدقہ ہے۔ اگر یہ کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے: تم اسے کھالو لیکن آپ خود اسے نہ کھاتے' اگر یہ بتایا جاتا کہ ہدیہ ہے' تو آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ان لوگوں کے ساتھ اسے کھا لیتے۔

أخرجه البخاري في: 51 كتاب الهبة: 7 باب قبول الهدية

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 316 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2437)

•••———•••———•••

الدعاء لمن أتى بصدقة

صدقہ لانے والے کو دعا دینا

651 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ، فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ أَبِي أَوْفَى

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب بھی لوگ زکوٰۃ کا مال لے کر آتے تھے تو آپ فرماتے: اے اللہ! آل فلاں پر رحم فرما! جب میرے والد ابواوفیٰ اپنا صدقہ لے کر آئے تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! آل ابواوفیٰ پر رحم فرما۔

أخرجه البخاري في: 24 كتاب الزكاة: 64 باب صلاة الإمام ودعائه لصاحب الصدقة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 316 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1426)

رقم الحديث 605:

اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2613 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 11827 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 2395 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 805

كتاب الصيام

روزوں کا بیان

•••———•••———•••

فضل شهر رمضان

رمضان کے مہینے کی فضیلت

652 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ. وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب رمضان کا مہینہ آجاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 5 باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 316 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1800)

•••———•••———•••

رقم الحديث: 652

أخرجه أبو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1079 أخرجه أبو عبد الرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الإسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2099 أخرجه أبو عبد الله الشيباني في "مسنده" طبع مؤسسة قرطبة قاهرة مصر رقم الحديث: 7767 أخرجه ابن حبان البستي في "صحيحه" طبع مؤسسة الرسالة بيروت لبنان 1414ھ 1993ء رقم الحديث: 3434 أخرجه أبو بكر الصنعاني في "المصنف" طبع المكتب الإسلامي بيروت لبنان طبع ثاني 1403ھ رقم الحديث: 7384 ذكره أبو بكر البيهقي في "شعب الإيمان" طبع دار الكتب العلمية بيروت لبنان الطبعة الأولى 1410ھ رقم الحديث: 3597

وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، والفطر لرؤية الهلال، وأنه إذا غم في أوله أو آخره أكملت عدة الشهر ثلاثين يوما

پہلی کا چاند دیکھ کر رمضان کے روزے شروع کر دینا واجب ہے اسی طرح پہلی کا چاند دیکھ کر عیدالفطر کرنا واجب ہے نیز جب مہینے کے آغاز میں یا اختتام میں بادل چھائے ہوئے ہوں تو 30 کی گنتی پوری کی جائے گی

653 ۔ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس وقت تک روزہ رکھنا شروع نہ کرو جب تک پہلی کے چاند کو دیکھ نہ لو اور اس وقت تک عیدالفطر نہ کرو جب تک اس (پہلی کے) چاند کو دیکھ نہ لو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو مہینے کے دن پورے کر لو۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 11 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الهلال فصوموا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 317 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1807)

654 ۔ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ قَالَ: وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ، يَقُوْلُ، مَرَّةً ثَلَاثِيْنَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

رقم الحديث 653

اخرجه مالك بن انس الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: **630** اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1080** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **2121** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **4488** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1684** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ھ، **1970**ء، رقم الحديث: **1907** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3445** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، **1405**ھ/**1984**ء، رقم الحديث: **466** اخرجه ابوالحسن الدارقطني في "سننه" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، **1966**ء/**1386**ھ، رقم الحديث: **21** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **7711** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/**1991**ء، رقم الحديث: **2431**

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ (کبھی) اتنا، اتنا اور اتنا ہوتا ہے یعنی 30 دن کا ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا: (کبھی) اتنا، اتنا اور اتنا ہوتا ہے یعنی 29 دن کا ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے 30 دن کا اشارہ کیا اور ایک مرتبہ آپ نے 29 دن کا اشارہ کیا۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 25 باب اللعان وقول الله تعالى (والذين يرمون أزواجهم)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 317 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4996)

﴿655﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هكَذَا وَهكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ، وَمَرَّةً ثَلاَثِيْنَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہم "اُمی" قوم ہیں ہم نہ ہی لکھتے ہیں اور نہ ہی حساب رکھتے ہیں مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے (راوی بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ آپ نے انتیس کر کے بتایا اور ایک مرتبہ تیس کر کے بتایا۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 13 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا نكتب ولا نحسب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 317 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1814)

﴿656﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوا لِرُؤْيَتِه وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِه، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلاَثِيْنَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسے (یعنی چاند کو) دیکھ کر روزہ شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی عیدالفطر کرو اور اگر بادل چھا جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 11 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 318 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1810)

•••————•••————•••

لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين

رمضان سے پہلے ایک یا دو دن روزے نہیں رکھے جائیں گے

﴿657﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلاَّ أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ

كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص رمضان شروع ہونے سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے البتہ اگر کسی شخص کے روزے کے عام معمول میں یہ دن آجائے تو وہ اس دن روزہ رکھ لے۔

اخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 14 باب لا يتقدمن رمضان بصوم يوم ولا يومين
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 318 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1815)

•••———•••———•••

الشهر يكون تسعا وعشرين
مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے

658 ۔ حديث أُمِّ سَلَمَةَ.

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا؛ فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ، فَقِيْلَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا

﴿﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اپنی ازواج کے گھر میں ایک مہینے تک داخل نہیں ہوں گے جب انتیس دن گزر گئے تو آپ صبح کے وقت یا شام کے وقت ان کے ہاں آئے تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی اے اللہ کے نبی! آپ نے تو یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ ایک ماہ تک ان کے ہاں نہیں آئیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

اخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 92 باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم نساءه في غير بيوتهن
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 318 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:4906)

•••———•••———•••

بيان معنى قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شهرا عيد لا ينقصان
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مفہوم "عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے"

659 ۔ حديث أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

رقم الحديث : **659**: اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **1089** اخرجه ابو داؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **2323** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **692** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **1659** اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: **20415** اخرجه

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ، شَهْرَا عِيْدٍ، رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

﴿﴾ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دو مہینے کبھی کم نہیں ہوتے وہ دو مہینے عید کے ہیں رمضان اور ذی الحج۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 12 باب شهرا عيد لا ينقصان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 319 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1813)

•••———•••———•••

بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، وأن له الأكل وغيره حتى يطلع الفجر وبيان صفة الفجر الذي تتعلق به الأحكام من الدخول في الصوم، ودخول وقت صلاة الصبح وغير ذلك

اس بات کا بیان کہ صبح صادق کے ساتھ روزہ شروع ہو جاتا ہے اور آدمی کو اس وقت تک کھانے وغیرہ کا اختیار ہوتا ہے جب تک صبح صادق نہ ہو جائے نیز صبح صادق کی وضاحت جس سے مختلف احکام متعلق ہیں جیسے روزے کا آغاز ہونا' صبح کی نماز کے وقت کا آغاز ہونا وغیرہ

660 حديث عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ، وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

﴿﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی

''جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہیں ہو جاتا''

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: **659**: ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان **1414**ھ **1993**ء رقم الحدیث: **325** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبری" طبع مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سعودی عرب **1414**ھ **1994**ء رقم الحدیث: **7992** خرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دار المعرفۃ بیروت لبنان رقم الحدیث: **863**

رقم الحدیث: **660**: اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دار الفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: **2749** اخرجہ ابوعیسی الترمذی فی "جامعہ" طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: **2970** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب شام **1406**ھ **1986**ء رقم الحدیث: **2169** اخرجہ ابومحمد الدارمی فی "سننہ" طبع دار الکتاب العربی بیروت لبنان **1407**ھ **1987**ء رقم الحدیث: **1694** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسۃ قرطبہ قاہرہ مصر رقم الحدیث: **19389**

تو میں نے ایک سیاہ دھاگہ لیا اور ایک سفید دھاگہ لیا اور اسے اپنی تکیے کے نیچے رکھ لیا' میں رات کے وقت انہیں دیکھتا رہا جب تک وہ میرے سامنے واضح نہیں ہو گئے۔ (میں نے یہی سمجھا کہ روزے کا وقت شروع نہیں ہوا) اگلے دن میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

أخرجه البخاري: 30 كتاب الصوم: 16 باب قول الله تعالى (وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 319 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1817)

661 حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

قَالَ: أُنْزِلَتْ (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ، إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ، رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہیں ہو جاتا تم کھاتے پیتے رہو''

لیکن یہ نازل نہیں ہوا ''من الفجر'' تو جن لوگوں نے روزہ رکھنا ہوتا تھا ان میں سے ایک نے اپنے پاؤں کے ساتھ سفید اور سیاہ دھاگہ باندھ لیا اور اس وقت تک کھاتا رہا جب تک یہ دونوں اسے نظر نہیں آنے لگے'

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نازل کیے ''من الفجر''

تو لوگوں کو پتا چلا' اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 16 باب قول الله تعالى (وكلوا واشربوا حتى يتبين)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 319 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1818)

662 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحديث: **661**

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **11022** ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبری'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **7790** اخرجه ابویعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ، **1984**ء، رقم الحدیث: **7540** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحدیث: **5791** اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1091**

رقم الحديث: **662**

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1092** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2347** اخرجه ابوعیسی الترمذی فی ''جامعه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **203**

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی اذان دے دیتا ہے اس لئے تم (سحری کھاتے ہوئے) کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 11 باب أذان الأعمى إذا كان له من يخبره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 320 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 592)

663 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ بِلَالاً كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی اذان دے دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتے کیونکہ یہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک صبح صادق طلوع نہیں ہو جاتی۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 17 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يمنعكم من سحوركم أذان بلال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 320 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1819)

664 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدًا مِّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَقُوْلَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقُ وَطَأْطَأَ إِلَى أَسْفَلُ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تم میں سے کسی شخص کو سحری کھانے سے روکے نہیں کیونکہ وہ رات کے وقت میں ہی اذان دے دیتا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص نماز پڑھ رہا ہو وہ نماز ختم کرلے اور جو شخص سویا ہوا ہو وہ بیدار ہو جائے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی شخص اسے صبح صادق کا وقت سمجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اسے اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر نیچے کی طرف لائے اور فرمایا: (صبح صادق کا

رقم الحديث: 664

أخرجه أبو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1093 أخرجه أبو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبة العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 10558 أخرجه أبو يعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المأمون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ/1984ء، رقم الحديث: 5228 أخرجه أبو بكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 402 أخرجه أبو عبد الله الشيباني في "مسنده" طبع مؤسسة قرطبة، قاهره، مصر، رقم الحديث: 4147

وقت) اس طرح ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 10 كتاب الأذان: 13 باب الأذان قبل الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 321 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:596)

•••———•••———•••

فضل السحور وتأكيد استحبابه، واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر

نمبر: سحری کرنے کی فضیلت' اس کے مستحب ہونے کی تاکید' اسے تاخیر سے کرنا مستحب ہے اور افطار جلدی کرنا مستحب ہے

665 ۔ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً

◇◇ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 10 باب بركة السحور من غير إيجاب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 321 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1823)

رقم الحديث: 665

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1095** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **708** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **2144** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ه، **1987**ء، رقم الحديث: **1696** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **13414** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ه/**1993**ء، رقم الحديث: **3466** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ه/**1970**ء، رقم الحديث: **1936** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ه/ **1991**ء، رقم الحديث: **2454** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **7902** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ه-**1984**ء، رقم الحديث: **2848** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، **1405**ه **1985**ء، رقم الحديث: **60** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ه/**1983**ء، رقم الحديث: **10235** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2006** اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان **1407**ه **1986**ء، رقم الحديث: **676** اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان، **1410**ه/**1990**ء، رقم الحديث: **1425** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، **1405**ه/**1984**ء، رقم الحديث: **16**

666۔ حدیث زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ. قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ، يَعْنِي آيَةً

◇◇ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سحری کی۔ پھر یہ حضرات نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے جواب دیا: پچاس یا ساٹھ آیات کی تلاوت جتنے وقت کا فاصلہ تھا۔

أخرجه البخاري في: 9 كتاب مواقيت الصلاة: 27 باب وقت الفجر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 321 (حسب ترقيم صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم حدیث 550)

667۔ حدیث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

◇◇ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔

رقم الحديث 666

أخرجه أبو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1097 أخرجه أبو عيسى الترمذي في "الجامع" طبع دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث 703 أخرجه أبو عبد الرحمن النسائي في "السنن" طبع مكتب المطبوعات الإسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2155 أخرجه أبو عبد الله القزويني في "السنن" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1694 أخرجه أبو محمد الدارمي في "السنن" طبع دار الكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1695

رقم الحديث: 667: أخرجه أبو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث 1098 أخرجه أبو عيسى الترمذي في "الجامع" طبع دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 699 أخرجه أبو عبد الله القزويني في "السنن" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1697 أخرجه أبو عبد الله الأصبحي في "الموطأ" طبع دار إحياء التراث العربي (تحقيق فؤاد عبد الباقي) رقم الحديث: 634 أخرجه أبو محمد الدارمي في "السنن" طبع دار الكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1699 أخرجه أبو عبد الله الشيباني في "المسند" طبع مؤسسة قرطبة القاهرة مصر رقم الحديث 22856 أخرجه أبو حاتم البستي في "صحيحه" طبع مؤسسة الرسالة بيروت لبنان 1414ھ 1993ء رقم الحديث 3502 أخرجه أبو بكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الإسلامي بيروت لبنان 1390ھ 1970ء رقم الحديث 2059 أخرجه أبو عبد الرحمن النسائي في "السنن الكبرى" طبع دار الكتب العلمية بيروت لبنان 1411ھ 1991ء رقم الحديث: 3312 ذكره أبو بكر البيهقي في "السنن الكبرى" طبع مكتبة دار الباز مكة مكرمة سعودي عرب 1414ھ 1994ء رقم الحديث: 7907 أخرجه أبو يعلى الموصلي في "المسند" طبع دار المأمون للتراث دمشق شام 1404ھ 1984ء رقم الحديث: 7511 أخرجه أبو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبة العلوم والحكم موصل 1404ھ 1983ء رقم الحديث: 5768 أخرجه أبو بكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبة الرشد رياض سعودي عرب طبع اول 1409ھ رقم الحديث: 8945

أخرجه البخاری فی: 30 کتاب الصوم: 45 باب تعجیل الإفطار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 321 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1856)

•••———•••———•••

بيان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار

روزہ پورا ہونے اور دن ختم ہونے کا وقت

668 حديث عُمَرَ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب رات اس طرف آ جائے اور دن اس طرف کو چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار شخص روزہ افطار کر لے۔

أخرجه البخاری فی: 30 کتاب الصوم: 43 باب متی یحل فطر الصائم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 322 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1853)

669 حديث ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَه، فَشَرِبَ؛ ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهٖ هٰهُنَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

✧✧ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے آپ نے

رقم الحديث: **668**

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **2058** اخرجه ابوبكر البزار البصری فی "مسنده" رقم الحديث: **260**

رقم الحديث: **669**: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1101** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2352** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **19414** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3511** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/**1991**ء، رقم الحديث: **3311** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **7795** اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **714** اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت لبنان، (طبع ثانی) **1403**ھ، رقم الحديث: **7594** اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحديث: **8942**

ایک صاحب سے فرمایا: اترو! اور ہمارے لیے ستو تیار کردو۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ابھی سورج موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کردو۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! دھوپ موجود ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کردو۔ وہ صاحب اترے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے ستو تیار کر دیئے۔ آپ نے انہیں پی لیا پھر آپ نے اپنے دست اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب تم رات کو دیکھو کہ وہ اس طرف سے آ گئی ہے تو اس وقت روزہ دار روزہ کھول لے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 33 باب الصوم في السفر والإفطار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 322 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1839)

•••———•••———•••

النهي عن الوصال في الصوم

صوم وصال رکھنے کی ممانعت

﴿670﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: نَهى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال رکھنے سے منع کیا لوگوں نے عرض کی: آپ صوم وصال رکھتے ہیں' آپ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 48 باب الوصال ومن قال ليس في الليل صيام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 322 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1861)

﴿671﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: نَهى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِيْنَ أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال رکھنے سے منع کیا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کیوں صوم وصال رکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کون میری مانند ہے؟ میں رات کے وقت ایسی حالت میں ہوتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا اور پلا دیتا ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات نہیں مانی اور صوم وصال رکھنے سے باز نہیں آئے اور وہ لگاتار روزے رکھتے رہے' جب پہلی کا چاند نظر آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اور دن ہوتے تو میں اس میں مزید اضافہ کرتا (راوی بیان کرتے ہیں) یعنی آپ لوگوں کے باز نہ آنے کی وجہ سے ان کے لیے ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 49 باب التنكيل لمن أكثر الوصال

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 323 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1864)

﴿672﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيلَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو! یہ بات آپ نے دومرتبہ ارشاد فرمائی' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی' آپ بھی صوم وصال رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں' میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے' تم وہی عمل کرنے کے پابند ہو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 49 باب التنكيل لمن أكثر الوصال

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 323 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1865)

﴿673﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالاً يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ؛ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنا شروع کیے۔ یہ مہینے کے آخری دنوں کی بات ہے۔ آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کیے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے فرمایا: اگر یہ مہینہ لمبا ہو جاتا تو میں مسلسل صوم وصال رکھتا رہتا' اور اپنے اوپر سختی کرنے والوں کو ان کی سختی کی حالت میں رہنے دیتا۔ میں تم لوگوں کی مانند نہیں ہوں۔ میرا پروردگار مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 94 كتاب التمني: 9 باب ما يجوز من اللو

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 323 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:6814)

﴿674﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنے سے منع کیا' کیونکہ آپ کو لوگوں کے ساتھ محبت تھی۔ لوگوں نے عرض کی: آپ بھی صوم وصال رکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے میرا پروردگار کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 48 باب الوصال ومن قال ليس في الليل صيام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 324 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1863)

•••————•••————•••

بيان أن الْقُبلة فِي الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته

اس بات کا بیان کہ روزے کی حالت میں بوسہ لینا اس شخص کیلئے حرام نہیں ہے جس کی شہوت متحرک نہیں ہوتی

675 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ ضَحِكَتْ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ کا روزے کی حالت میں بوسہ لیا کرتے تھے پھر آپ مسکرا دیں۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 24 باب القبلة للصائم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 324 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1827)

676 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ بھی لے لیا کرتے تھے اور مباشرت بھی کر لیا کرتے تھے حالانکہ آپ کو اپنے جذبات پر سب سے زیادہ قابو تھا۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 23 باب المباشرة للصائم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 324 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1826)

•••————•••————•••

رقم الحديث: 676

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **2382** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **729** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **1684** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: **24200** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان **1411**ھ **1991**ء رقم الحديث: **3081** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب **1414**ھ **1994**ء رقم الحديث: **7865** اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره طبع اول **1412**ھ **1991**ء رقم الحديث: **1494**

صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب

جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو اس کا روزہ درست ہوتا ہے

677 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَأُمِّ سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحرِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحمنِ بْنِ الْحرِثِ: أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ؛ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي هرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكَ أَمْرًا، وَلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ؛ فَقَالَ: كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ أَعْلَمُ

﴿﴾ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' ان کے والد عبدالرحمٰن نے مروان کو بتایا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح کے وقت' صحبت کرنے کی وجہ سے' حالت جنابت میں ہوتے تھے اور پھر آپ غسل کر کے روزہ رکھ لیتے تھے۔

مروان نے عبدالرحمٰن سے یہ کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ نے اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بات کرنی ہے۔ مروان ان دنوں مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔ ابوبکر بیان کرتے ہیں' یہ بات حضرت عبدالرحمٰن کو بری لگی پھر اتفاقاً ہمیں ذوالحلیفہ جانے کا اتفاق ہوا وہاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کچھ زمین تھی تو عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: میں آپ سے ایک معاملہ ذکر کرنے لگا ہوں اگر اس بارے میں مجھے مروان نے قسم نہ دی ہوتی تو میں اس بات کا آپ سے ذکر نہ کرتا۔ پھر عبدالرحمٰن نے وہ بات ذکر کی اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے بارے میں بتایا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایسا ہی ہے' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی مجھے اس بارے میں حدیث سنائی ہے' ویسے وہ بہتر جانتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 22 باب الصائم يصبح جنبا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 324 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1825)

رقم الحديث: 677

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 26706 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3487 اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول، 1409ھ، رقم الحديث: 9577 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 2951 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحديث: 3136

تغليظ تحريم الجماع فِيْ نهار رمضان على الصائم، ووجوب الكفارة الكبرى فيه، وأنها تجب على الموسر والمعسر، وتثبت فِيْ ذمة المعسر حتى يستطيع

رمضان کے مہینے میں دن کے وقت روزہ دار کیلئے صحبت کرنا شدید ترین حرام ہے اور اس میں بڑے کفارے کی ادائیگی واجب ہے اور یہ ادائیگی خوشحال' تنگ دست ہر شخص پر لازم ہوتی ہے اور تنگدست شخص کے ذمے اس وقت تک واجب رہے گی جب تک وہ اسے ادا کرنے کی استطاعت حاصل نہیں کر لیتا

﴿678﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلى امْرَأَتِه فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ: لاَ، قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لاَ قَالَ: أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِه سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ: لاَ قَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، وَهُوَ الزَّبِيْلُ، قَالَ: أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ: فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: ایک نالائق شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں (یعنی روزے کی حالت میں) صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں موجود تھیں آپ نے فرمایا: اسے اپنی طرف سے لوگوں کو کھلا دو اس نے عرض کی: کیا ہم سے بھی زیادہ کوئی اور ضرورت مند ہے؟ اس شہر کے دونوں کناروں کے درمیان میرے گھر سے ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم یہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 31 باب المجامع في رمضان هل يطعم أهله من الكفارة إذا كانوا محاويج
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 326 (جلد اول صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1835)

﴿679﴾ حديث عَائِشَةَ،

قَالَتْ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: احْتَرَقْتُ قَالَ: مِمَّ ذَاكَ قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَأَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ لَهُ: تَصَدَّقْ قَالَ: مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوْقُ حِمَارًا، وَمَعَهُ طَعَامٌ (قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، أَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ: مَا أَدْرِيْ مَا هُوَ) إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِه قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنِّيْ مَا لِأَهْلِيْ طَعَامٌ قَالَ: فَكُلُوْهُ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا اور بولا: میں جل گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان کے مہینے میں (دن کے وقت) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کرو۔ اس نے عرض کی: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ شخص بیٹھ گیا پھر ایک صاحب اپنے گدھے کو ساتھ لے کر آئے۔ ان کے ساتھ اناج تھا۔ عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں پتہ کہ وہ اناج کیا تھا؟ وہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جلنے والے صاحب کہاں ہیں۔ اس نے عرض کی: میں یہاں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: کیا میں اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر اس اناج کو صدقہ کروں؟ میرے گھر والوں کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کھا لو۔

أخرجه البخاري في: 86 كتاب الحدود: 26 باب من أصاب ذنبا دون الحد فأخبر الإمام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 326 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:6436)

•••——•••——•••

جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية إذا كان سفره مرحلتين فأكثر

رمضان کے مہینے میں مسافر کیلئے (سفر کے دوران) روزہ رکھنا اور نہ رکھنا (دونوں صورتیں) جائز ہیں جبکہ اس کا سفر کسی معصیت کیلئے نہ ہو اور دو مرحلوں کا ہو یا اس سے زیادہ ہو

680 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب آپ قدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کر لیا تو لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا۔

رقم الحديث: **680**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1113** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390ه/1970ء**، رقم الحديث: **2035** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414ه/1993ء**، رقم الحديث: **3563** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404ه/1983ء**، رقم الحديث: **7264**

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 34 باب إذا صام أياما من رمضان ثم سافر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 327 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1842)

681۔ حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ،

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى زِحَامًا وَّرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ؛ فَقَالَ: مَا هٰذَا فَقَالُوْا: صَائِمٌ فَقَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

<> <> حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں شریک تھے آپ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور ایک شخص کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا' آپ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ روزہ دار ہے' آپ نے فرمایا: سفر کے دوران روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 36 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لمن ظلل عليه واشتد الحر ليس من البر الصوم في السفر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 327 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1844)

682۔ حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

<> <> حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں شریک ہوتے تھے روزہ دار شخص روزہ نہ رکھنے والے اور روزہ نہ رکھنے والا شخص' روزہ دار شخص پر کوئی اعتراض نہیں کرتا تھا۔

أخرجه البخاري: 30 كتاب الصوم: 37 باب لم يعب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بعضاً في الصوم والإفطار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 327 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1845)

•••——•••——•••

رقم الحديث : 681

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحديث: 1709 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2016 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفه، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1721 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتب العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 13403 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ1984ء، رقم الحديث: 1883 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7942

رقم الحديث : 682

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: 652 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1118 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2405

أجر المفطر في السفر إذا تولى العمل

سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کا اجر' جبکہ وہ کوئی کام کرے

683 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَكْثَرُنَا ظِلاًّ الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ؛ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِيْنَ أَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ہم میں سب سے زیادہ سایہ اس شخص کے پاس تھا جو اپنی چادر کے ذریعے سایہ کرسکتا تھا۔جن لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' انہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا انہوں نے سواریوں کو بٹھایا' خیمے لگائے، کھانے پینے کا انتظام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن روزہ نہ رکھنے والے زیادہ اجر حاصل کرگئے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد والسير: 18 باب فضل الخدمة في الغزو

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 328 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2733)

•••———•••———•••

التخيير في الصوم والفطر في السفر

سفر کے دوران روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کے بارے میں اختیار ہے

684 حديث عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کیا میں سفر کے دوران روزہ رکھ سکتا ہوں؟ (سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) وہ صاحب بکثرت روزے رکھا کرتے تھے' تو نبی

رقم الحديث683:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1119** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **2283** اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **2032** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **2592** ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **7944**

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اگر چاہو تو نہ رکھو۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 33 باب الصوم في السفر والإفطار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 328 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1841)

685 حديث أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فِي يَوْمٍ حَارٍّ، حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ، إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک ہوئے گرمی شدید تھی یہاں تک کہ ہر شخص نے گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ہوا تھا اور ہم میں صرف نبی اکرم ﷺ نے اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

رقم الحديث 684

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1121** اخرجه ابو داؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2402** اخرجه ابو عيسى الترمذي، في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **711** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام **1406**ھ **1986**ء، رقم الحديث: **2294** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1662** اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: **653** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ **1987**ء، رقم الحديث: **1707** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **16080** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ / **1993**ء، رقم الحديث: **3560** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ھ / **1970**ء، رقم الحديث: **2028** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ / **1991**ء، رقم الحديث: **2602** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ / **1994**ء، رقم الحديث: **7945** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ **1984**ء، رقم الحديث: **4502** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان / عمان، **1405**ھ **1985**ء، رقم الحديث: **679** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ / **1983**ء، رقم الحديث: **2962** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1175** اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) **1412**ھ / **1991**ء، رقم الحديث: **665**

رقم الحديث : 685: اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2409** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1663** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **21743** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ / **1994**ء، رقم الحديث: **7956** اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، **1408**ھ / **1988**ء، رقم الحديث: **208** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، **1405**ھ / **1984**ء، رقم الحديث: **278** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، **1415**ھ، رقم الحديث: **3224**

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 35 باب حدثنا عبد الله بن يوسف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 328 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1843)

•••———•••———•••

استحباب الفطر للحاج بعرفات يوم عرفة

عرفہ کے دن میدان عرفات میں حاجیوں کیلئے روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

686 حديث أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ،

أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا، يَوْمَ عَرَفَةَ، فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ

حضرت اُم فضل بنت حارث بیان کرتی ہیں: ان کے سامنے کچھ لوگوں نے' عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف کیا بعض نے یہ کہا کہ آپ روزہ دار ہیں اور بعض نے کہا: آپ روزہ دار نہیں ہیں۔ تو سیّدہ اُم فضل نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا' نبی اکرم ﷺ اس وقت اونٹ پر (میدانِ عرفات) میں وقوف کیے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے اُسے پی لیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 88 باب الوقوف على الدابة بعرفة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 329 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1875)

687 حديث مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں شک کا اظہار کیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ بھیجا۔ آپ اس وقت موقف میں قیام فرماتے تھے نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا اور لوگوں نے آپ کو دیکھ لیا۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 65 باب صوم عرفة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 329 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1888)

رقم الحديث: **687**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1124** اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3607** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الكبير'' طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **59** ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **8169**

صوم یوم عاشوراء

عاشورہ کے دن روزہ رکھنا

۞ **688** ۞ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں زمانہ جاہلیت میں قریش کے لوگ عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چاہے اس دن روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 1 باب وجوب صوم رمضان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 329 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1794)

۞ **689** ۞ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَصُوْمُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، قَالَ: مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عاشورہ کے دن زمانہ جاہلیت کے لوگ روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کا حکم نازل ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہے اس (عاشورہ کے) دن روزہ رکھ لے اور جو چاہے اس دن روزہ نہ رکھے۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 2 سورة البقرة: 24 باب (يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 330 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4231)

۞ **690** ۞ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ، فَقَالَ: الْيَوْمُ عَاشُوْرَاء، فَقَالَ: كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ، فَادْنُ فَكُلْ

رقم الحديث **690**:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1127** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: **4024** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ه / **1991**ء، رقم الحديث: **2845** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ه / **1994**ء، رقم الحديث: **8194** اخرجه ابوبكر البزار البصري في "مسنده" رقم الحديث: **1573** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، **1415**ه، رقم الحديث: **2566** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ه / **1983**ء، رقم الحديث: **10385** اخرجه ابويعلي الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ه-**1984**ء، رقم الحديث: **5175** اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) **1409**ه، رقم الحديث: **9370**

﴿٭﴾ (علقمہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اشعث ان کے ہاں آئے وہ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ اشعث نے کہا: آج تو عاشورہ کا دن ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: رمضان کا حکم نازل ہونے سے پہلے اس دن روزہ رکھا جاتا تھا مگر جب رمضان کا حکم نازل ہوگیا تو اس دن روزہ رکھنا ترک کر دیا گیا' تم آگے آؤ اور کھانا کھاؤ۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 2 سورة البقرة 24: باب (يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 330 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4233)

691 حديث مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، عَامَ حَجَّ، عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ

﴿٭﴾ حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں' انہوں نے حج کے بعد' عاشورہ کے دن' حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں۔ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکھنا فرض نہیں کیا گیا لیکن میں روزہ دار ہوں جو شخص چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 69 باب صيام يوم عاشوراء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 330 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1899)

692 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، فَرَأَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا قَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ، هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسٰى، قَالَ: فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

﴿٭﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے آپ نے یہود کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ ایک بہترین دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ

رقم الحديث: 692

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1130** اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1734** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: **2644** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411ھ/ 1991ء** رقم الحدیث: **2835** ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414ھ/1994ء**، رقم الحدیث: **8198** اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاهره، رقم الحدیث: **515** اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) **1403ھ**، رقم الحدیث: **7843**

نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات عطا کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دن روزہ رکھا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے مقابلے میں ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے کے زیادہ حقدار ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کی ہدایت بھی کی۔

أخرجه البخاري في: كتاب الصوم: 69 باب صيام يوم عاشوراء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 331 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1900)

693 حديث أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصُوْمُوْهُ أَنْتُمْ

<> حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عاشورہ کے دن کو یہودی "عید" تصور کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے (مسلمانوں کو) فرمایا: تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 69 باب صيام يوم عاشوراء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 331 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1901)

694 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهٰذَا الشَّهْرَ، يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ

<> حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جن دنوں کو دوسرے دنوں پر فضیلت دی گئی ہے ان میں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے آپ اہتمام کے ساتھ عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور اس مہینے میں یعنی رمضان کے مہینے میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 69 باب صيام يوم عاشوراء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 331 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1902)

•••———•••———•••

رقم الحديث: 694

أخرجه أبو عبد الرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2370 أخرجه أبو عبد الله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 1938 أخرجه أبو بكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ، 1970ء، رقم الحديث: 2086 أخرجه أبو عبد الرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1411ھ، 1991ء، رقم الحديث: 26789 ذكره أبو بكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، 1414ھ، 1994ء، رقم الحديث: 8181 أخرجه أبو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ، 1983ء، رقم الحديث: 11252 أخرجه أبو بكر الحميدي في "مسنده" طبع دار الكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 484

من أكل في عاشوراء فليكفّ بقية يومه

جو شخص عاشورہ کے دن کچھ کھا لے اسے باقی دن کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے

695 حديث سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا جس نے عاشورہ کے دن لوگوں میں یہ اعلان کیا' جس شخص نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے اور کچھ نہیں کھایا وہ آگے بھی کچھ نہ کھائے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 21 باب إذا نوى بالنهار صوما

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 331 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1824)

696 حديث الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ،

قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلٰى قُرَى الْاَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتّٰى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

✧✧ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن انصار کی بستیوں میں ایک صاحب کو

رقم الحديث: 695

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 2321 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1735 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1761 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 2058 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3619 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2092 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 6253 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 2630 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 7824 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 589 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 5312 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحدیث: 1398 اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 9367

بھیجا (جنہوں نے یہ اعلان کیا) جس شخص نے روزہ نہیں رکھا ہوا وہ باقی دن روزے سے رہے اور جن صاحب نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ اسے برقرار رکھیں وہ خاتون بیان کرتی ہیں۔ ہم لوگ اس کے بعد روزہ رکھتے رہے اور ہم اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے رہے ہم ان کے لیے آٹے سے گڑیا بنا دیتے تھے جب ان میں سے کوئی بچہ روتا تھا تو ہم اسے وہ گڑیا دے دیتے تھے یہاں تک کہ افطاری کا وقت ہو جاتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 47 باب صوم الصبيان
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 332 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 1859)

•••———•••———•••

النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

697 حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا: يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَالْيَوْمُ الْاٰخَرُ تَأْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ

◇◇ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ ایک عید الفطر کے دن، جب تم روزے رکھنا ختم کرتے ہو اور دوسرا اس دن جس دن تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 66 باب صوم يوم الفطر
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 332 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 1889)

698 حديث أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى

◇◇ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: دو دن روزہ نہ رکھا جائے ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ کے دن۔

رقم الحديث: 697

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع دار احياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: **429** اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **1137** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: **282** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414هـ/1993ء رقم الحديث: **3600** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414هـ/1994ء رقم الحديث: **8037** اخرجه ابوجعفر الطحاوي في "شرح معاني الآثار" طبع دار الكتب العلميه بيروت الطبعة الاولى 1399هـ رقم الحديث: **3816**

أخرجه البخاری فی: 20 کتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة: 6 باب مسجد بيت المقدس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 332 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1139)

699 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ زِيَادِ ابْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَّصُوْمَ يَوْمًا، قَالَ: أَظُنُّهُ، قَالَ: الاثْنَيْنِ، فَوَافَقَ يَوْمَ عِيْدٍ؛ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ

✧✧ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں' ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے یہ بتایا: ایک شخص نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ ایک مخصوص دن روزہ رکھے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں' میرا یہ خیال ہے کہ اس نے پیر کے دن کا ذکر کیا تھا اور وہ دن عید کے دن آ گیا ہے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پوری کرنے کا حکم دیا ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

أخرجه البخاری فی: 30 کتاب الصوم: 67 باب الصوم يوم النحر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 333 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1892)

•••———•••———•••

كراهة صيام الجمعة منفردا

صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

700 حديث جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمْعَةِ قَالَ: نَعَمْ

✧✧ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صرف) جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

أخرجه البخاری فی: 30 کتاب الصوم: 63 باب صوم يوم الجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 333 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1883)

رقم الحديث: **699**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1139** اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **19931** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **6235** اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحديث: **9771**

701 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لاَ يَصُوْمَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی شخص اس جمعہ کے دن روزہ رکھنا چاہے تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 63 باب صوم يوم الجمعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 333 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1884)

•••———•••———•••

بيان نسخ قوله تعالى (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ) بقوله (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ)

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا منسوخ ہونا "اور جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ ادا کریں"

یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ذریعے منسوخ ہے

"اور تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے وہ اس کے روزے رکھے"

702 حديث سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ، حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

✧✧ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے اس کا فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔"

رقم الحديث : 701

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2420 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 743 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 10817 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ 1993ء رقم الحديث: 3614 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ 1970ء رقم الحديث: 2158 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ 1991ء رقم الحديث: 2756 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ 1994ء رقم الحديث: 8271 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2595 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره طبع اول 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 525 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر بيروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحديث: 518

راوی بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص نے روزہ نہ رکھنا ہوتا تھا تو وہ فدیہ دیدیا کرتا تھا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس سے پہلی والی آیت منسوخ ہوگئی۔

أخرجه البخاری فی: 65 كتاب التفسير: 2 سورة البقرة: 26 باب (فمن شهد منكم الشهر فليصمه)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 333 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:4237)

•••———•••———•••

قضاء رمضان فِيْ شعبان

شعبان کے مہینے میں رمضان کی قضاء ادا کرنا

703۔ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضا لازم ہوتی تھی لیکن میں وہ قضا ادا نہیں کرسکتی تھی میں وہ صرف شعبان میں ادا کرتی تھی۔

أخرجه البخاری فی: 30 كتاب الصوم: 40 باب متى يُقْضَى قضاء رمضان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 334 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1849)

•••———•••———•••

قضاء الصيام عن الميت

میت کی طرف سے روزوں کی قضا

704۔ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

رقم الحديث: 703

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1146 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2399 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 783 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2319 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1669

رقم الحديث: 704: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1147 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2400 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2052 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع مؤسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3569 اخرجه ابوالحسن الدارقطنی فی "سننه" طبع دارالمعرفة بيروت، لبنان 1386ھ/1966ء، رقم الحديث: 79 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاہرہ، مصر، 1415ھ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے رکھنا لازم ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 42 باب من مات وعليه صوم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 334 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1851)

705 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں ان کے ذمے ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم تھا' کیا میں ان کی طرف سے قضا رکھ سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 42 باب من مات وعليه صوم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 334 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1852)

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث : 704: رقم الحديث: **4121** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام **1404**ھ **1984**ء رقم الحديث: **4417** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب **1414**ھ/ **1994**ء رقم الحديث: **8010** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان **1411**ھ/ **1991**ء رقم الحديث: **2919**

رقم الحديث : 705: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **1148** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **1656** اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **1759** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: **1970** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان **1390**ھ/ **1970**ء رقم الحديث: **2053** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان **1414**ھ/ **1993**ء رقم الحديث: **4396** اخرجه ابوالحسن الدارقطني في "سننه" طبع دار المعرفة بيروت لبنان **1386**ھ/ **1966**ء رقم الحديث: **84** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل **1404**ھ/ **1983**ء رقم الحديث: **12330** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي دار عمار بيروت لبنان/عمان **1405**ھ **1985**ء رقم الحديث: **777** اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان طبع ثاني **1403**ھ رقم الحديث: **7645** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب **1414**ھ/ **1994**ء رقم الحديث: **8012** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان **1411**ھ/ **1991**ء رقم الحديث: **2912** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان **1405**ھ/ **1984**ء رقم الحديث: **2446**

حفظ اللسان للصائم

روزے دار شخص کا زبان کی حفاظت کرنا

706 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ، مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي، الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ ایک ڈھال ہے جس میں برا کام نہ ہو اور جہالت کا کام نہ ہو اور اگر کوئی شخص روزہ دار کے ساتھ بحث کرنے کی کوشش کرے اور اسے برا کہے تو وہ یہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں (یہ بات آپ نے دومرتبہ ارشاد فرمائی) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش صرف میرے لیے ترک کرتا ہے' روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزادوں گا' ویسے ایک نیکی کی جزا دس گنا ہوتی ہے۔

أخرجه البخاری فی: 30 کتاب الصوم: 2 باب فضل الصوم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 334 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1795)

•••———•••———•••

فضل الصيام

روزہ رکھنے کی فضیلت

707 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے' ماسوائے روزے کے' کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزادوں گا روزہ ڈھال ہے جب کسی شخص کا روزہ

رقم الحدیث 706

أخرجه ابو عبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 682 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1151

ہو تو وہ اس دوران کوئی بری حرکت نہ کرے اور شور شرابا نہ کرے اگر کوئی شخص اسے برا کہے یا اس کے ساتھ بحث کرنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوں گی ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی جب وہ روزہ افطار کرے گا اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور یہ خوشی اسے اپنے روزے کی وجہ سے حاصل ہوگی۔

أخرجه البخاري في: 69 كتاب النفقات: 14 باب هل يقول إني صائم إذا شتم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 335 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1805)

708 حديث سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، يدخلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ، فَيَقُوْمُوْنَ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام "ریان" ہے اور اس سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے اور کوئی دوسرا داخل نہیں ہوگا۔ یہ کہا جائے گا: روزہ رکھنے والے لوگ کہاں ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے پھر اس دروازے سے روزہ داروں کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور وہاں سے کوئی دوسرا داخل نہیں ہو سکے گا۔

رقم الحديث : **708**

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان رقم الحديث: **1152** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **765** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب، شام، **1406**ھ **1986**ء، رقم الحديث: **2236** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1640** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: **22869** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3420** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **1902** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلمية، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **2544** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **8294** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **7529** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **5754** اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر **1408**ھ **1988**ء، رقم الحديث: **455** اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول **1409**ھ رقم الحديث: **8896**

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 4 باب الريان للصائمين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 335 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1797)

•••———•••———•••

فضل الصيام في سبيل الله لمن يطيقه بلا ضرر ولا تفويت حق

اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کیلئے جاتے ہوئے) روزہ رکھنے کی فضیلت جبکہ آدمی اس کی طاقت رکھتا ہو اور اسے کوئی ضرر لاحق نہ ہو اور وہ کسی حق کو فوت نہ کرے

709 حديث أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّهِ بَعَّدَ اللّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيفًا

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر برس کے فاصلے جتنا دور کر دے گا۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد والسير: 36 باب فضل الصوم في سبيل الله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 336 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 2685)

•••———•••———•••

أكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر

بھول کر کھانے پینے اور صحبت کرنے والے شخص کا روزہ نہیں ٹوٹتا

710 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: **709**

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت، لبنان رقم الحديث: **1153** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1622** اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب، شام، **1406**ھ **1986**، رقم الحديث: **2245**

رقم الحديث **710**

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1155** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت، لبنان، رقم الحديث: **721** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1673** اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت، لبنان **1407**ھ **1987**، رقم الحديث: **1726** اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: **9485** اخرجه ابو حاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**، رقم الحديث: **3520** اخرجه ابوبكر بن خزيمه النيسابوري

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 26 باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 336 (حوالہ کتب صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 831)

•••———•••———•••

صيام النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غير رمضان واستحباب أن لا يخلى شهرا عن صوم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان کے مہینے کے علاوہ روزے رکھنا
یہ بات مستحب ہے کہ ہر مہینے میں کوئی نہ کوئی روزہ رکھا جائے

711۔ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: 710: فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث 1989 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبری" طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث 3275 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبری" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7819 اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ/1984ء رقم الحدیث: 6038 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین قاہرہ مصر 1415ھ رقم الحدیث: 85 اخرجہ ابن راہویہ الحنظلی فی "مسندہ" طبع مکتبہ الایمان مدینہ منورہ طبع اول 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 18 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسہ الرسالہ بیروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحدیث: 2677

رقم الحدیث: 711: اخرجہ ابوعبداللہ الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث 681 اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث 1156 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب شام 1406ھ/1986ء رقم الحدیث 2177 اخرجہ ابوعبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1711 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ قاہرہ مصر رقم الحدیث: 2046 اخرجہ ابومحمد الدارمی فی "سننہ" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ/1987ء رقم الحدیث: 1739 اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3648 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 528 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین قاہرہ مصر 1415ھ رقم الحدیث: 1773 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان طبع ثانی 1403ھ رقم الحدیث: 7861 اخرجہ ابوبکر الکوفی فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد ریاض سعودی عرب طبع اول 1409ھ رقم الحدیث: 9748 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "شعب الایمان" طبع دارالکتب العلمیہ [illegible]

قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُه أَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِيْ شَعْبَانَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اب آپ روزہ نہیں چھوڑیں گے' پھر آپ (نفلی) روزے چھوڑنا شروع کر دیتے تھے تو ہم یہ سمجھتے تھے' آپ اب نفلی روزہ نہیں رکھیں گے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں نفلی روزے رکھے ہوں۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 52 باب صوم شعبان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 336 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1868)

◦ 712 ◦ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ: خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ، وَكَانَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھے۔ آپ شعبان کے مہینے میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے: تم وہ عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ (اللہ تعالیٰ ثواب عطا کرنے میں) اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا لیکن تم اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ نماز وہ تھی جسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جائے خواہ اس کی تعداد کم ہو (اس سے مراد نفلی نماز ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی جب کوئی (نفلی) نماز ادا کیا کرتے تھے تو اسے باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 52 باب صوم شعبان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 337 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1869)

◦ 713 ◦ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَيَصُوْمُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ، لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ، لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُوْمُ

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: 711: الطبعة الاولى '1410ھ، رقم الحديث: 3799 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 8208 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 2487 اخرجه ابوجعفر الطحاوي في "شرح معاني الآثار" طبع دار الكتب العلميه بيروت الطبعة الاولى 1399ھ، رقم الحديث: 3081 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر 1408ھ 1988ء رقم الحديث: 1395

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورے مہینے میں روزے نہیں رکھے آپ پچھودن روزے رکھا کرتے یہاں تک کہ کہنے والا یہ کہتا تھا: اللہ کی قسم! اب آپ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے پھر آپ (نفلی) روزہ رکھنا یوں چھوڑ دیتے تھے کہ کہنے والا یہ کہتا تھا: اللہ کی قسم! اب آپ کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔

اخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 53 باب ما يذكر في صوم النبي صلى الله عليه وسلم وإفطاره
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 337 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1870)

•••————•••————•••

النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، أو فوت به حقا أو لم يفطر العيدين والتشريق، وبيان تفضيل صوم يوم وإفطار يوم

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت اس شخص کیلئے جس کو اس کی وجہ سے کوئی ضرر لاحق ہو یا اس وجہ سے کوئی حق فوت ہو رہا ہو یا جو شخص عیدین کے دن بھی روزہ نہ چھوڑتا ہو اور ایام تشریق میں بھی نہ چھوڑتا ہو ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ نہ رکھنے کی فضیلت کا بیان

714 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

قَالَ: أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُوْلُ، وَاللّٰهِ لَأَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ. فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتا چلا کہ میں نے یہ کہا ہے: اللہ کی قسم! میں روزانہ (نفلی) روزہ رکھوں گا اور رات بھر نفل پڑھتا رہا کروں گا جب تک میں زندہ رہوں (آپ کے دریافت فرمانے پر) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے ایسا ہی کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہیں کر سکو گے تم (نفلی) روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ نفلی نماز پڑھا بھی کرو اور سو بھی جایا کرو۔ تم ہر مہینے میں تین

رقم الحديث. 713

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1157 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2182 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 2450

روزے رکھ لیا کرو ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے مترادف ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور دو دن روزانہ نہ رکھا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے افضل طریقہ ہے۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ افضل نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 56 باب صوم الدهر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 338 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1875)

715 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ: وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: نِصْفُ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعْدَمَا كَبِرَ: يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ! مجھے پتا چلا ہے کہ تم روزانہ (نفلی) روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نوافل پڑھتے رہتے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ (نفلی) روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو (نفلی) نماز بھی پڑھا کرو اور سو بھی جایا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے یوں یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے مترادف ہو جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے شدت اختیار کی تو میرے ساتھ سختی کی گئی' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھ میں اس سے زیادہ کی قوت ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کے نبی ﷺ حضرت داؤد کی مانند روزہ رکھو اس سے زیادہ نہ رکھنا میں نے عرض کی اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کیسے روزہ رکھتے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: نصف زمانہ (یعنی ایک دن کے وقفے کے ساتھ روزہ رکھتے تھے)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب بوڑھے ہو گئے تو یہ کہا کرتے تھے: اے کاش! میں نے نبی اکرم ﷺ کی عطا کردہ رخصت کو قبول کر لیا ہوتا۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 55 باب حق الجسم في الصوم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 338 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1874)

716 حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتَّى قَالَ: فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَّلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہینے میں ایک مرتبہ قرآن پڑھا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر سات دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو لیکن اس سے زیادہ نہیں کرنا (یعنی اس سے جلدی ختم نہیں کرنا)۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 34 باب في كم يقرأ القرآن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 339 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4767)

717 حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو پہلے رات کے وقت نفل پڑھتے ہیں اور پھر رات کے وقت نوافل پڑھنا ترک کر دیتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 19 باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 340 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1101)

718 حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ، فَقَالَ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي؛ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا قَالَ: إِنِّي لَأَقْوَى لِذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَكَيْفَ قَالَ: كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ: مَنْ لِي بِهٰذِهِ، يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ

رقم الحديث: 717

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1763 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1331 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 6584 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ 1993ء رقم الحديث: 2641 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ 1970ء رقم الحديث: 1129 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ 1991ء رقم الحديث: 1303 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، 1414ھ 1994ء رقم الحديث: 4495

عَطَاءٌ (أَحَدُ الرُّوَاةِ): لاَ أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ پتا چلا میں روزانہ روزہ رکھتا ہوں اور رات بھر نوافل پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے مجھے پیغام بھجوایا' یا شاید جب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو آپ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم روزانہ (نفلی) روزہ رکھتے ہو اور کوئی روزہ نہیں چھوڑتے اور تم (نفل) نماز پڑھتے رہتے ہو تم (نفلی) روزہ رکھا بھی کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو (رات کے وقت) نفلی نماز پڑھ بھی لیا کرو اور سو بھی جایا کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے مطابق روزہ رکھو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔ جب وہ دشمن کے مقابل آتے تھے تو فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس صورت میں میرے حق میں کون ہوگا؟

(عطاء نامی) راوی بیان کرتے ہیں' مجھے یہ اچھی طرح یاد نہیں ہے کہ انہوں نے روزانہ روزہ رکھنے کے بارے میں کیا بات ذکر کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے درحقیقت روزہ نہیں رکھا' اور یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 57 باب صوم الأهل في الصوم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 340 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1876)

719 • حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ، هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ، لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ، صَوْمُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم روزانہ روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نوافل پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھیں اندر کو دھنس جائیں گی اور تمہارا جسم کمزور ہو جائے گا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا رہے۔ اس نے درحقیقت روزہ نہیں رکھا (ہر مہینے میں) تین روزے رکھ لینا ہمیشہ روزہ رکھ لینے کے مترادف ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کی مانند روزہ رکھو' وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے

اور جب دشمن سے ان کا سامنا ہوتا تھا تو وہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 59 باب صوم داود عليه السلام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 341 (صراطِ مستقیم صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1878)

720 ۔ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُوْمُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا

◇◇ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفلی) نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور سب سے پسندیدہ (نفلی) روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے پھر ایک تہائی حصے میں نوافل پڑھتے رہتے تھے اور پھر چھٹے حصے میں سو جاتے تھے اور وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 19 كتاب التهجد: 7 باب من نام عند السحر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 341 (صراطِ مستقیم صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1079)

721 ۔ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

حَدَّثَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ. فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيْفٌ. فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ؛ فَقَالَ: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: خَمْسًا قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: سَبْعًا قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: تِسْعًا قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: إِحْدَى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. شَطْرَ الدَّهْرِ، صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا

رقم الحديث: 720

أخرجه أبوداؤد السجستاني في "السنن" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2448 أخرجه أبو عيسى الترمذي في "الجامع" طبع دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 770 أخرجه أبوعبدالرحمن النسائي في "السنن" طبع مكتب المطبوعات الإسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1630 أخرجه أبو عبدالله القزويني في "السنن" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1712 أخرجه أبومحمد الدارمي في "السنن" طبع دار الكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1752 أخرجه أبوعبدالله الشيباني في "المسند" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2878 أخرجه أبوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ 1993ء رقم الحديث: 2590 أخرجه أبوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الإسلامي بيروت لبنان 1390ھ 1970ء رقم الحديث: 1145 أخرجه أبوعبدالرحمن النسائي في "السنن الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ 1991ء رقم الحديث: 1327 ذكره أبوبكر البيهقي في "السنن الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ 1994ء رقم الحديث: 4432 أخرجه أبوبكر الحميدي في "المسند" طبع دار الكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: 589

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے روزے کا ذکر کیا گیا۔ آپ علیہ السلام میرے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لیے چمڑے کا بنا ہوا ایک تکیہ رکھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے تکیے کو میرے اور اپنے درمیان کرلیا آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں ہے؟ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آپ زیادہ رکھنے کی اجازت دیجئے) آپ نے فرمایا: پانچ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آپ زیادہ رکھنے کی اجازت دیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آپ زیادہ رکھنے کی اجازت دیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آپ زیادہ رکھنے کی اجازت دیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گیارہ۔ میں نے پھر وہی عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤد کے روزے رکھنے سے زیادہ روزہ رکھنا درست نہیں ہے جو نصف زمانہ ہوتے تھے تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 59 باب صوم داود عليه السلام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 342 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1879)

•••———•••———•••

صوم سرر شعبان

شعبان کے آخری دنوں میں روزے رکھنا

722 حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سَأَلَهُ، أَوْ سَأَلَ رَجُلاً وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ، فَقَالَ: يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (راوی کو شک

رقم الحديث: 722

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1161** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2328** اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، **1407**ھ **1987**ء رقم الحديث: **1742** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: **19852** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3587** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **2868** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **7756** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **220** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **2869**

ہے) یا شاید ایک صاحب سے دریافت کیا اور حضرت عمران رضی اللہ عنہ سن رہے تھے: اے ابوفلاں! کیا تم نے اس مہینے کے آخری دنوں میں روزے نہیں رکھے؟

راوی بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے رمضان کے بارے میں آپ نے دریافت کیا تھا' ان صاحب نے جواب دیا: نہیں' یا رسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ گزر جائے تو تم دو دن روزے رکھ لینا۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الصوم: 62 باب الصوم آخر الشهر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 342 (جمیع شبیر صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 1882)

•••————•••————•••

فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها

شب قدر کی فضیلت' اس کی طلب کی ترغیب' اس کا (موقع و) محل' اس کی تلاش کے ان اوقات کا بیان جن میں (اس کی موجودگی) کی زیادہ اُمید کی جا سکتی ہے

◦ **723** ◦ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ، فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

◇◇ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب رضی اللہ عنہم کو خواب میں شب قدر دکھائی گئی کہ یہ آخری سات راتوں میں ہوگی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آخری سات راتوں کے بارے میں تم سب کے خواب مشترک ہیں جو شخص اسے تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرے۔

أخرجه البخاري في: 32 كتاب فضل ليلة القدر: 2 باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 343 (جمیع شبیر صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 1911)

◦ **724** ◦ حديث أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: **723**

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع دار احياء التراث العربي تحقيق فواد عبدالباقي رقم الحديث: **697** اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **1165** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين قاهره مصر **1415**ه رقم الحديث: **383** ذكره ابوبكر البيهقي في "شعب الايمان" طبع دار الكتب العلميه بيروت الطبعة الاولى **1410**ه رقم الحديث: **3677** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "السنن الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان **1411**ه **1991**ء رقم الحديث: **3399**

قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، فَخَطَبَنَا، وَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً؛ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ بیسویں دن کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی لیکن پھر وہ مجھے بھلا دی گئی لیکن تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو میں نے دیکھا ہے کہ میں نے اس رات (سے اگلی صبح) میں پانی اور مٹی میں سجدہ کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) جس شخص نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف کیا ہے وہ اپنی جگہ واپس چلا جائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم اپنی جگہ واپس آ گئے ہم نے آسمان میں کوئی بادل نہیں دیکھا تھا لیکن اسی دوران بادل آ گیا اور بارش شروع ہوگئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی وہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی جب نماز کھڑی ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا ہے یہاں تک کہ میں نے آپ کی مبارک پیشانی پر گیلی مٹی کے نشان کو دیکھا۔

أخرجه البخاري في: 32 كتاب فضل ليلة القدر: 2 باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 343 (صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1912)

◦ **725** ◦ حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، رَجَعَ إِلٰى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ؛ وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ. ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، فَابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، فَبَصُرَتْ عَيْنِي، نَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا کرتے

تھے۔ جب بیسویں دن کی شام آتی تو آپ واپس تشریف لے جاتے اور پھر اکیسویں تاریخ کو واپس اپنی جگہ پر تشریف لے آتے جو حضرات آپ کے ہمراہ اعتکاف کرتے وہ بھی واپس آ جاتے ایک دن نبی اکرم ﷺ نے جس دن واپس آنا تھا اس دن [illegible] رہے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ نے جو چاہا تھا وہ ہدایت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس عشرے میں اعتکاف کیا ہے۔ پھر مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اس آخری عشرے میں بھی اعتکاف کروں۔ جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف [illegible] ہے وہ اپنی اعتکاف گاہ میں ٹھہرا رہے کیونکہ مجھے یہ رات دکھائی گئی اور پھر وہ مجھے بھلا دی گئی تم اسے آخری عشرے میں تلاش [illegible] اسے طاق راتوں میں تلاش کرنا میں نے خود کو دیکھا تھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں اسی رات آسمان برس پڑا۔ بارش شروع ہوئی نبی اکرم ﷺ کی جائے نماز پر پانی ٹپکنے لگا [illegible] رات کی بات ہے تو میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے آپ [illegible] پانی اور مٹی لگی ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في: 32 كتاب فضل ليلة القدر: 3 باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 344 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1914)

726 — حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

◇◇ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف [illegible] فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

أخرجه البخاري في: 32 كتاب فضل ليلة القدر: 3 باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 345 (جہانگیری صحیح بخاری ، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1916)

كتاب الاعتكاف

اعتکاف کا بیان

•••————•••————•••

اعتكاف العشر الأواخر من رمضان

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا

727 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 33 كتاب الاعتكاف: 1 باب الاعتكاف في العشر الأواخر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 345 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1921)

728 حديث عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ

رقم الحديث: 727

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحیحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1171** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2462** اخرجه ابو عيسى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **790** اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1770** اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1779** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **6127** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3663** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **2221** اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/**1990**ء، رقم الحديث: **1601** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/**1991**ء، رقم الحديث: **3335** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **8347** اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **553** اخرجه ابن راہويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) **1412**ھ/**1991**ء، رقم الحديث: **652** اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، **1408**ھ/**1988**ء، رقم الحديث: **181**

أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

⟡⟡ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج بھی اعتکاف کیا کرتی تھیں۔

أخرجه البخاري في: 33 كتاب الاعتكاف: 1 باب الاعتكاف في العشر الأواخر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 345 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1922)

•••————•••————•••

متى يدخل من أراد الاعتكاف في معتكفه

اعتکاف کرنے والا شخص اپنی اعتکاف گاہ میں کب داخل ہوگا

729 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً، فَيُصَلِّي الصُّبْحَ، ثُمَّ يَدْخُلُهُ؛ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً، فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً، فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ؛ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ. فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ. ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

⟡⟡ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا میں نے آپ کے لیے خیمہ لگوا دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی تو اس میں داخل ہو گئے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت مانگی کہ وہ ان کے لیے بھی خیمہ لگوا دیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے بھی خیمہ لگوا دیا۔ جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اسے دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ لگوایا۔ صبح کے وقت جب نبی اکرم ﷺ نے ان خیموں کو دیکھا تو دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ آپ کو بتایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عمل کے ذریعے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس مہینے کے اعتکاف کو ترک کر دیا اور آپ نے شوال میں دس دن اعتکاف کیا۔

أخرجه البخاري في: 33 كتاب الاعتكاف: 6 باب اعتكاف النساء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 346 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1928)

•••————•••————•••

الاجتهاد في العشر الأواخر من شهر رمضان

رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں زیادہ اہتمام کے ساتھ عبادت کرنا

730 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب آخری عشرہ آ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے اور رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 32 كتاب فضل ليلة القدر: 5 باب العمل في العشر الأواخر من رمضان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 346 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1920)

كتاب الحج

حج کا بیان

•••———•••———•••

ما يباح للمحرم بحج أو عمرة، وما لا يباح وبيان تحريم الطيب عليه

حج یا عمرے کا احرام باندھنے والے شخص کیلئے کیا چیز مباح ہے اور کیا مباح نہیں ہے؟ اس بات کا بیان کہ خوشبو لگانا حرام ہے

731 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيْلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَلاَ الْخِفَافَ، إِلاَّ أَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ وَرْسٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حالت احرام والا شخص کس طرح کے کپڑے پہنے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: وہ قمیص' عمامہ' شلوار' ٹوپی اور موزے نہیں پہن سکتا البتہ اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے گا' البتہ ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے گا اور تم ایسا کوئی کپڑا نہ پہننا جس پر زعفران یا ورس (نامی خوشبو) لگی ہوئی ہو

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 21 باب ما لا يلبس المحرم من الثياب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 347 (حرمانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1468)

732 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ لِلْمُحْرِمِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبے کے دوران یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے (یہ حکم)

حالت احرام والے شخص کے لیے ہے۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 15 باب لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد النعلين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 347 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1744)

733 حديث يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ؛ قَالَ: فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى، فَجَاءَ يَعْلَى، وَعَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، وَهُوَ يَغِطُّ؛ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ، فَقَالَ: اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے دکھائیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہے راوی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ''جعرانہ'' کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب رضی اللہ عنہم کے ہمراہ قیام پذیر تھے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہوا اور اس کے کپڑوں پر اچھی طرح خوشبو لگی ہوئی ہو تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا دیر کے لئے خاموشی اختیار کی اس دوران آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ آئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا ڈالا گیا تھا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اس میں داخل کیا تو انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو چکا ہے اور آپ (ہلکی آواز) میں خراٹے لے رہے تھے جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: عمرے کے بارے میں سوال کرنے والے (صاحب کہاں ہیں؟) ان صاحب کو آپ کے سامنے لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس خوشبو کو تین مرتبہ دھولو اور جبہ (یعنی سلا ہوا کپڑا) اتار دو اور اسی طرح عمرہ ادا کرو جس طرح تم حج ادا کرتے ہو۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 17 باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثياب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 347 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1463)

رقم الحديث: 733

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1180 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2668 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 17977 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2670 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرى'' طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 3648 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرى'' طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 13109

مواقيت الحج والعمرة

حج اورعمرہ کے میقات

﴿734﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهٖ، وَكَذَاكَ، حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ، اہل نجد کے لئے قرن منازل، اور اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر کیا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ان اطراف سے آتے ہیں اور ان کا مقصد حج اور عمرہ کرنا ہوتا ہے لیکن جو ان مقامات سے پہلے (یعنی مکہ کی طرف کے علاقوں میں) رہتے ہیں، وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں گے۔ اسی طرح اہل مکہ، مکہ سے احرام باندھیں گے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 9 باب مهل أهل الشام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 348 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1454)

﴿735﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہل مدینہ کے احرام کا آغاز ذوالحلیفہ سے ہوگا اہل شام کے احرام کا آغاز جحفہ سے ہوگا اور اہل نجد کے احرام کا آغاز قرن سے ہوگا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: اہل یمن کے احرام کا آغاز یلملم سے ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 8 باب ميقات أهل المدينة ولا يهلوا قبل ذي الحليفة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 349 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1453)

•••———•••———•••

التلبية وصفتها ووقتها

تلبیہ، اس کا طریقہ اور اس کا وقت

﴿736﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' بے شک حمد اور نعمت تیرے ساتھ مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 26 باب التلبية

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 349 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1474)

•••———•••———•••

أمر أهل المدينة بالإحرام من عند مسجد ذي الحليفة

اہل مدینہ کیلئے یہ حکم ہے کہ وہ ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھیں

737 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے پاس سے تلبیہ پڑھنے کا آغاز کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں اس سے مراد ذوالحلیفہ کی مسجد ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 20 باب الإهلال عند مسجد ذي الحليفة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 349 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1467)

•••———•••———•••

رقم الحديث 737

اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986، رقم الحديث: 732 اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1186 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1771 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 818 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 5337 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 3762 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 8766 اخرجه ابوجعفر الطحاوي في "شرح معاني الآثار" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، الطبعة الاولى 1399ه، رقم الحديث: 3280 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 659

الإهلال من حيث تنبعث الراحلة

جب سواری چل پڑے تو تلبیہ پڑھا جائے

○ 738 ○ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا، لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ: وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ، وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَمَّا الْأَرْكَانُ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

✧✧ عبید بن جریج نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا' اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ کے دوسرے ساتھی نہیں کرتے ہیں۔ وہ بولے' اے ابن جریج! وہ کیا کام ہیں؟ تو ابن جریج بولے' میں نے دیکھا ہے آپ (طواف کے دوران) صرف دائیں سمت والے دو ارکان (رکن یمانی اور حجر اسود) کو چھوتے ہیں۔ آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں' میں نے دیکھا ہے کہ آپ زرد خضاب استعمال کرتے ہیں اور میں نے یہ بات بھی نوٹ کی ہے کہ جب آپ مکہ میں مقیم ہوں تو آپ ترویہ کے دن احرام باندھتے ہیں حالانکہ مکہ والے ذوالحج کا چاند دیکھنے کے ساتھ ہی احرام باندھ لیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جہاں تک دو ارکان کو چھونے کا تعلق ہے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو صرف انہی دونوں ارکان کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے جہاں تک سبتی جوتوں کا تعلق ہے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا ہے جن پر بال نہیں ہوتے' آپ ﷺ انہی میں وضو بھی کر لیتے تھے اس لیے میں ایسے جوتے پہننے کو پسند کرتا ہوں جہاں تک زرد خضاب کا تعلق ہے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسے لگاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے میں بھی اسے لگانا پسند کرتا ہوں جہاں تک احرام باندھنے کا تعلق ہے تو میں نے دیکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت احرام باندھا کرتے تھے جب آپ ﷺ کی اونٹنی (روانگی کے لیے) کھڑی ہو جاتی تھی۔

رقم الحديث 738

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **1187** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل **1404**ھ **1983**ء رقم الحديث: **13649** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **1772**

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 30 باب غسل الرجلين في النعلين، ولا يمسح على النعلين
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 349 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 164)

•••———•••———•••

الطيب للمحرم عند الإحرام

حالت احرام والے شخص کا احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا

739 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِيْنَ يُحْرِمُ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے لگتے تھے اور جب بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کھولنے لگتے تھے تو اس وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 18 باب الطيب عند الإحرام
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 351 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1465)

رقم الحديث: 739

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1189** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1745** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **2685** اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **2926** اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: **719** اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحدیث: **1803** اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **24716** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **3766** اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **2581** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **3665** ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **8734** اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **4712** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، **1415**ھ، رقم الحدیث: **1139** اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1418** اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: **211** اخرجه ابن راہویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان، مدینه منوره، (طبع اوّل) **1412**ھ/**1991**ء، رقم الحدیث: **930** اخرجه ابوالحسن الجوہری فی "مسنده" طبع موسسه نادر، بیروت، لبنان، **1410**ھ/**1990**ء، رقم الحدیث: **259** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله، بیروت، لبنان، **1405**ھ/ **1984**ء، رقم الحدیث: **632**

﴿740﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حالتِ احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں لگی ہوئی خوشبو کا منظر اب بھی میری نگاہ میں ہے۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 14 باب من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 351 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 268)

﴿741﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

✧✧ محمد بن منتشر کہتے ہیں' میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول سنایا' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ حالتِ احرام میں میرے جسم سے خوشبو آ رہی ہو' تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھ لیا۔

أخرجه البخاري في: 5 كتاب الغسل: 14 باب من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 351 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 267)

•••———•••———•••

رقم الحديث : 740

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1190** اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1746** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **2693** اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2927** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **24826** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390**ه/**1970**ء، رقم الحديث: **2587** اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ه/**1993**ء، رقم الحديث: **1376** اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1378** اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، **1415**ه، رقم الحديث: **1219** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **8734** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ه/**1991**ء، رقم الحديث: **3673** اخرجه ابوجعفر الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، الطبعة الاولیٰ **1399**ه، رقم الحديث: **3324** اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، طبع اول، **1412**ه/**1991**ء، رقم الحديث: **1535**

تحریم الصید للمحرم

حالت احرام والے شخص کیلئے شکار کرنا حرام ہے

742 حدیث الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ،

أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِمَارًا وَّحْشِيًّا، وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ، قَالَ: إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ

حضرت صعب ابن جثامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نیل گائے (کا گوشت) پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ''ابواء'' یا ''ودان'' کے مقام پر تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس کر دیا جب آپ نے حضرت صعب رضی اللہ عنہ کے چہرے پر افسردگی کے اثرات دیکھے تو فرمایا: میں نے اسے تمہیں اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ اس وقت ہم حالت احرام میں ہیں۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 6 باب إذا أهدى للمحرم حمارا وحشيا حيا لم يقبل رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 351 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1729)

743 حديث أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ، يَعْنِي؛ فَوَقَعَ سَوْطُهُ، فَقَالُوْا لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُوْنَ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَّرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: كُلُوْهُ، حَلَالٌ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قاحہ کے مقام پر تھے ہم میں سے بعض لوگ حالت احرام میں تھے اور بعض لوگ حالت احرام میں نہیں تھے۔ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے ہیں میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ ایک نیل گائے تھی۔ (میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میرے ہاتھ سے وہ گر گیا) یعنی ان کا کوڑا گر گیا' تو میرے ساتھیوں نے یہ کہا: ہم کسی بھی حوالے سے تمہاری مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے آگے بڑھ کر خود ہی اسے پکڑ لیا پھر میں ٹیلے کے پیچھے سے اس نیل گائے پر حملہ آور ہوا میں نے اسے زخمی کر

رقم الحدیث 742

اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 2823 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر رقم الحدیث: 2535 اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3970 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبری'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 3806 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الکبیر'' طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 7436

دیا پھر میں اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو ان میں سے بعض نے یہ کہا: اسے کھالو! اور بعض نے یہ کہا: نہ کھاؤ! پھر میں وہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ ﷺ ہم سے آگے جا رہے تھے میں نے اس بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھالو! یہ حلال ہے۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 4 باب لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 352 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1727)

744۔ حديث أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ،

قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي، عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ، تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي. فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ؛ قُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ. وَهُوَ قَايِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ

رقم الحديث: 744

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **1196** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **1852** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: **847** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام **1406**ه **1986**ء رقم الحديث: **2816** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **3093** اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع دار احياء التراث العربي (تحقيق فواد عبد الباقي) رقم الحديث: **778** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دار الكتاب العربي بيروت لبنان **1407**ه **1987**ء رقم الحديث: **1826** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: **22620** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة بيروت لبنان **1414**ه **1993**ء رقم الحديث: **3975** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان **1390**ه **1970**ء رقم الحديث: **2642** اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان **1411**ه **1990**ء رقم الحديث: **6618** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان **1411**ه **1991**ء رقم الحديث: **3798** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب **1414**ه **1994**ء رقم الحديث: **9685** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل **1404**ه **1983**ء رقم الحديث: **5283** اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دار الراية رياض سعودي عرب **1411**ه **1991**ء رقم الحديث: **1382** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان **1405**ه **1984**ء رقم الحديث: **2855** اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان طبع ثاني **1403**ه رقم الحديث: **8337** اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب طبع اول **1409**ه رقم الحديث: **14463**

فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے والد حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن انہوں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تھی' دشمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرسکتا ہے (اس کے باوجود) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے تھے۔
(حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنس رہے ہیں میں نے جائزہ لیا تو میں نے دیکھا وہاں ایک نیل گائے نظر آئی' میں اس کے پیچھے چل دیا اسے زخمی کر کے اسے وہیں روک دیا' میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد مانگی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا پھر ہم نے اس جانور کا گوشت کھالیا پھر ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہ رہ جائیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا کبھی میں اپنے گھوڑے کو تیز چلاتا کبھی اسے آہستہ چلاتا تھا پھر میری ملاقات آدھی رات کے وقت بنوغفار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ہوئی میں نے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا تھا؟ اس نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "تعھن" نامی جگہ پر چھوڑا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: آپ ''سقیا'' میں پڑاؤ کریں گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام بھیجا ہے انہیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا انتظار کیجئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک نیل گائے کو شکار کیا ہے۔ اس کا کچھ گوشت میرے پاس موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو! حالانکہ وہ سب لوگ حالت احرام میں تھے۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 2 باب إذا صاد الحلال فأهدى للمحرم الصيد أكله
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 352 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1725)

745 حديث أَبِي قَتَادَةَ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا، فَخَرَجُوا مَعَهُ، فَصَرَفَ طَائِفَةً مِّنْهُمْ، فِيْهِمْ أَبُوْ قَتَادَةَ؛ فَقَالَ: خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوْا أَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ، إِلَّا أَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ؛ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ أَبُوْ قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلُوْا فَأَكَلُوْا مِنْ لَحْمِهَا، وَقَالُوْا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا، وَقَدْ كَانَ أَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُوْ قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا، ثُمَّ قُلْنَا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا، قَالَ: مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوْا: لَا قَالَ: فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیگر حضرات بھی

تھے۔ان میں سے کچھ لوگ دوسرے راستے کی طرف چلے گئے۔جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی۔تم سمندر کے کنارے چلتے ہوئے ہم سے آملنا۔ان حضرات نے سمندر کے کنارے سفر شروع کر دیا۔اور جب یہ وہاں سے واپس آرہے تھے تو ان سب نے احرام باندھ لیا البتہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا اسی دوران جب وہ چل رہے تھے تو انہوں نے ایک نیل گائے کو دیکھا۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس نیل گائے پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا وہ ایک مادہ تھی۔یہ سب لوگ سواریوں سے اترے انہوں نے اس کا گوشت کھالیا پھر انہوں نے سوچا کہ ہم نے شکار کا گوشت کھالیا ہے جب کہ ہم حالت احرام میں ہیں راوی بیان کرتے ہیں ہم نے اس کا بقیہ گوشت سنبھال لیا جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم نے احرام باندھ لیا تھا جب کہ ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہمیں ایک نیل گائے نظر آئی تو ابوقتادہ نے اس پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔وہ ایک مادہ نیل گائے تھی۔پھر ہم نے اتر کر اس کا گوشت کھالیا۔پھر ہم نے سوچا کہ ہم نے شکار کا گوشت کھالیا ہے جب کہ ہم حالت احرام میں ہیں پھر ہم نے اس کا بقیہ گوشت سنبھال کر رکھ لیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص نے ایسا کرنے کی ہدایت کی تھی؟ کہ وہ اس پر حملہ کرے یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کی نہیں! تو آپ نے فرمایا: پھر تم اس کا بقیہ گوشت بھی کھالو۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 5 باب لا يشير المحرم إلى الصيد لكي يصطاده الحلال
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 353 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1728)

•••———•••———•••

ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم
حالت احرام والے شخص اور حالت احرام کے بغیر شخص کیلئے ''حل'' اور حرم کی حدود میں کون سے جانوروں کو مارنا جائز ہے

﴿746﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ، كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

◇◇ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: پانچ جانور موذی ہیں انہیں حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے کوا، چیل، بچھو، چوہا اور پاگل کتا۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 7 باب ما يقتل المحرم من الدواب
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 355 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1732)

﴿747﴾ حديث حَفْصَةَ،

قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الْغُرَابُ

وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

✧✧ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ طرح کے جانوروں کو قتل کرنے والے شخص کو کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ کوا' چیل' چوہا' بچھو اور پاگل کتا۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 7 باب ما يقتل المحرم من الدواب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 355 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1731)

748۔ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' پانچ جانوروں کو قتل کرنے کی وجہ سے حالت احرام والے شخص کو کچھ گناہ نہیں ہوتا۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 7 باب ما يقتل المحرم من الدواب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 355 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1730)

•••———•••———•••

جواز حلق الرأس للمحرم إذا كان به أذى ووجوب الفدية لحلقه وبيان قدرها

حالت احرام والے شخص کیلئے سر منڈوانا جائز ہے جبکہ اسے کوئی تکلیف ہو اور اسے سر منڈوانے کا فدیہ دینا واجب ہے' فدیہ کی مقدار کا بیان

749۔ حديث كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: 747

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1200 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 2832 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3088 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 5160 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ 1970ء، رقم الحديث: 2665 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ 1991ء، رقم الحديث: 3815 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ 1994ء، رقم الحديث: 9812 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ 1984ء، رقم الحديث: 5544 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 602 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 619 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، طبع ثاني، 1403ھ، رقم الحديث: 8374 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: 789

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ [illegible]
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلِقْ رَأْسَكَ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ، أَوِ انْسُكْ [illegible]

✧✧ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں [illegible] تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کررہی ہیں انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے [illegible] اور تین دن روزہ رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری کی قربانی کرو۔

أخرجه البخاري في: 27 كتاب المحصر: 5 باب قول الله تعالى (فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه) [illegible]
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 355 (جہانگیری صحیح بخاری شریف جلد [illegible] رقم الحدیث 1719)

○ 750 ○ حديث كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ [illegible] فَسَأَلْتُهُ عَنْ (فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ) فَقَالَ: حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ [illegible] فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا، أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ: لَا، قَالَ: صُمْ [illegible] مَسَاكِيْنَ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً

✧✧ عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: میں اس مسجد یعنی مسجد کوفہ میں حضرت [illegible] کے روزوں کے فدیے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ کے [illegible]

رقم الحديث 749

أخرجه [illegible] مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار [illegible] العربي بيروت لبنان [illegible] 1201 [illegible] السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1856 أخرجه [illegible] التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 953 أخرجه أبو عبد الله الأصبحي في "الموطأ" طبع [illegible] عبد الباقي رقم الحديث: 939 أخرجه أبو عبد الله الشيباني في "مسنده" طبع مؤسسة قرطبة [illegible] 1326 [illegible] أبو حاتم البستي في "صحيحه" طبع مؤسسة الرسالة بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث 3978 [illegible] النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الإسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث 2676 [illegible] النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلمية بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث 3834 [illegible] الكبرى طبع مكتبة دار الباز مكة مكرمة سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث 7507 [illegible] "مسنده" طبع دار الحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 525 أخرجه [illegible] والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 209 أخرجه أبو داؤد الطيالسي في "مسنده" [illegible] الحديث: 1065 أخرجه أبو بكر الحميدي في "مسنده" طبع دار الكتب العلمية مكتبة المتنبي [illegible] 309 أبو بكر الشيباني في "الآحاد والمثاني" طبع دار الراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث 2058 الجوهري في "مسنده" طبع مؤسسة نادر بيروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحديث: 607 أخرجه أبو بكر [illegible] مكتبة الرشد رياض سعودي عرب طبع أول 1409ھ رقم الحديث 13767

میرے سر پر رینگ رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف اتنی بڑھ چکی ہوگی' کیا تمہارے پاس (ذبح کرنے کے لئے) کوئی بکری ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پھر تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ' ان میں سے ہر ایک مسکین کو نصف صاع اناج دو' اور اپنے سر کو منڈ والو۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت بطور خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 2 سورة البقرة: 32 باب قوله (فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه)
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 356 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:4245)

•••———•••———•••

جواز الحجامة للمحرم

حالت احرام والے شخص کیلئے پچھنے لگوانا جائز ہے

751 حديث ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، بِلَحْيِ جَمَلٍ، فِي وَسَطِ رَأْسِهِ

✧✧ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ''لحی جمل'' کے مقام پر اپنے سر کے درمیان میں پچھنے لگوائے تھے آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 11 باب الحجامة للمحرم
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 356 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1739)

•••———•••———•••

جواز غسل المحرم بدنه ورأسه

حالت احرام والے شخص کیلئے اپنے جسم اور سر کو دھونا جائز ہے

752 حديث أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ، قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْعَبَّاسِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ []؛ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ؛ وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ؛ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ

يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ؛ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ؛ وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

✧✧ عبداللہ بن حنین بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابواء کے مقام پر اختلاف ہوگیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حالت احرام والا شخص اپنے سر کو دھوسکتا ہے حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: حالت احرام والا شخص اپنے سر کو نہیں دھوسکتا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا میں نے انہیں کنوئیں کی دولکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا انہوں نے ایک کپڑے کے ذریعے پردہ کر رکھا تھا میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں عبداللہ بن حنین ہوں مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تا کہ میں آپ سے یہ سوال کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر کو کس طرح دھویا تھا؟ تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے کپڑے کو ہٹایا اتنا کہ ان کا سر نظر آنے لگا پھر انہوں نے ایک شخص کو کہا کہ ان کے اوپر پانی بہائے۔ اس شخص نے ان کے سر پر پانی بہایا تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے سے اپنے سر کو ملا۔ وہ پہلے اپنے ہاتھ آگے سے پیچھے لے کر گئے پھر آگے کی طرف لے کر آئے انہوں نے بتایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 14 باب الاغتسال للمحرم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 357 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1743)

•••———•••———•••

رقم الحديث : 752

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام، 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2665 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2934 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: 703 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1793 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث 23576 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ 1993ء رقم الحديث: 3948 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/ 1970ء رقم الحديث: 2650 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 5944 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 3645 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 3976 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: 379 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب طبع اول 1409ھ رقم الحديث: 12848

ما يفعل المحرم إذا مات

اگر حالت احرام والا شخص فوت ہو جائے تو کیا کیا جائے

753 ۔ حديث ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ، أَوْ قَالَ، فَأَوْقَصَتْهُ؛ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلاَ تُحَنِّطُوهُ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا وہ اپنی سواری سے گرا اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے بیری کے پتوں اور پانی کے ذریعے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دینا۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا کیونکہ اسے قیامت کے دن اس حالت میں زندہ کیا جائے گا کہ یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 23 كتاب الجنائز: 20 باب الكفن في ثوبين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 358 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1206)

•••————•••————•••

رقم الحديث 753

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1206** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **3241** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **951** اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1936ء، رقم الحديث: **2713** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **3084** اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1852** اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **1850** اخرجه ابو حاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ، 1993ء، رقم الحديث: **3957** اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ، 1991ء، رقم الحديث: **3693** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، 1414ھ، 1994ء، رقم الحديث: **6429** اخرجه ابو يعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ، **1984**ء، رقم الحديث: 2473 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دار عمار، بيروت، لبنان/عمان، **1405**ھ، 1985ء، رقم الحديث: **215** اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **12239** اخرجه ابو داؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2623** اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دار الكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **466** اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، **1409**ھ، رقم الحديث: **14429**

جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوه

حالت احرام والے شخص کا یہ شرط مقرر کرنا جائز ہے کہ وہ بیماری یا اس طرح کے کسی اور عذر کی وجہ سے احرام کھول دے گا

○ **754** ○ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَـالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهَا: لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ لاَ أَجِدُنِيْ إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا: حُجِّي وَاشْتَرِطِي، قُوْلِيْ: اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: شاید تم حج کرنا چاہتی ہو، انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے صرف یہ بیماری لاحق ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حج کی نیت کرو اور پھر یہ شرط رکھو کہ مجھے جہاں آگے جانے کی طاقت نہ رہی وہاں ہی میں احرام کھول دوں گی۔ (راوی کہتے ہیں:) وہ خاتون حضرت مقداد بن اسود کی اہلیہ تھیں۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 15 باب الأكفاء في الدين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 358 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4801)

•••———•••———•••

رقم الحديث 754

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1207 ... السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1776 اخرجه ابو عبد الرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2765 اخرجه ابو عبد الله القزويني في "سننه" ... بيروت لبنان رقم الحديث: 2937 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دار الكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1811 اخرجه ابو عبد الله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 3054 ... في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة بيروت لبنان 1414ھ 1993ء رقم الحديث: 3773 اخرجه ابو بكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ 1970ء رقم الحديث: 2602 اخرجه ابو عبد الرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ 1991ء رقم الحديث: 3746 ذكره ابو بكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ 1994ء رقم الحديث: 9882 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ 1983ء رقم الحديث: 233 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره طبع اول 1412ھ 1991ء رقم الحديث: 677 اخرجه ابو بكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض طبع اول 1409ھ رقم الحديث: 14729 اخرجه ابو داؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1648

بيان وجوه الإحرام وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقران وجواز إدخال الحج على العمرة، ومتى يحل القارن من نسكه

مختلف قسموں کے احرام' نیز حج افراد' حج تمتع اور حج قران کرنا جائز ہے' حج کو عمرے کے ساتھ شامل کیا جا سکتا ہے' حج قران کرنے والا شخص اپنے مناسک سے کب حلال ہوگا

755 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ: هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور موجود ہے وہ عمرے کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ لے (یعنی حج کے احرام کی نیت بھی کر لے) اور پھر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک ان دونوں سے فارغ نہیں ہو جاتا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں مکہ آئی تو وہاں مجھے حیض آ گیا میں بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکتی تھی اور صفا و مروہ کا چکر بھی نہیں لگا سکتی تھی میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بال کھول دو' کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو' عمرے کو رہنے دو میں نے ایسا ہی کیا پھر ہم لوگ جب حج کر کے فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمن کے ہمراہ تنعیم بھیجا وہاں سے میں نے عمرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے اس عمرے کا بدل ہے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جن لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھنے کی نیت کی تھی انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کا چکر لگانے کے بعد احرام کھول دیا پھر وہ لوگ جب منیٰ سے واپس آئے تو انہوں نے پھر ایک مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا البتہ جن لوگوں نے حج اور عمرے کو جمع کر دیا تھا انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج 31 باب كيف تهل الحائض والنفساء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 359 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1481)

756 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّأَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ: فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي، فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ، مَكَانَ عُمْرَتِي، مِنَ التَّنْعِيْمِ

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ ہم مکہ آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور وہ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا' وہ اپنا احرام کھول دے اور جس نے حج کا احرام باندھا تھا' وہ اپنا حج ادا کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اسی دوران مجھے حیض آ گیا اور عرفہ کے دن تک برقرار رہا۔ میں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اپنے بال کھول کران میں کنگھی کرلوں اور پھر حج کا احرام باندھ لوں اور عمرے کو ترک کردوں' میں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ میں نے اپنا حج مکمل کرلیا۔ (اس کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اپنے (سابقہ) عمرے کی جگہ تنعیم سے عمرہ کرلوں۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 18 باب كيف تهل الحائض بالحج والعمرة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 360 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 313)

757 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: خَرَجْنَا لَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، قَالَ: مَا لَكِ، أَنُفِسْتِ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ: وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهٖ بِالْبَقَرِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' (عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں) ہم حج کے لیے روانہ ہوئے ''سرف'' کے مقام پر پہنچ کر مجھے حیض آ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی' جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے

رقم الحديث: 756

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1211 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 26387 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/ 1994ء، رقم الحديث: 8587 اخرجه ابوجعفر الطحاوي في "شرح معاني الآثار" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، الطبعة الاولى 1399ھ، رقم الحديث: 3640

تم لوگ سب ماسوائے بیت اللہ کے طواف کے علاوہ (حج کے) وہ تمام ارکان ادا کرو جو دوسرے حاجی ادا کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (اس موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 1 باب كيف كان بدء الحيض

رقم الحديث: 1 رقم الصفحة: 360 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 290)

757 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: خَرَجْنَا مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ، فَنَزَلْنَا سَرِفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: وَمَا شَأْنُكِ قُلْتُ: لَا أُصَلِّي قَالَ: فَلَا يَضُرَّكِ، أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ، عَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا

... حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى، فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرْكُمَا هٰهُنَا فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: فَرَغْتُمَا قُلْتُ: نَعَمْ فَنَادَى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِاللَّيْلِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ حج کے مہینوں میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنے کی نیت سے روانہ ہوئے جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ اگر اسے عمرہ کے احرام میں تبدیل کرنا چاہتا ہو وہ ایسا کر لے البتہ جس کے ہمراہ قربانی کا جانور ہے وہ ایسا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جو خوشحال تھے۔ ان کے ہمراہ قربانی کا جانور تھا۔ اس لیے انہوں نے اسے عمرہ میں تبدیل نہیں کیا سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت رو رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن لیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا ہے: میں عمرہ نہیں کر سکتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نماز نہیں پڑھ سکتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی حرج نہیں ہے تم آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو تمہارے مقدر میں بھی وہ بات ہے جو ان کا مقدر ہے تم اپنا حج کرو ان شاء اللہ! اللہ

رقم الحديث: 757

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1211 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 26387 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 8587 اخرجه ابوجعفر الطحاوي في "شرح معاني الآثار" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، طبع اول 1399ھ، رقم الحديث: 3640

تعالی وہ (عمرہ) تمہیں نصیب کر دے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اسی حالت میں رہی جب ہم منیٰ سے روانہ ہوئے۔ اور ہم نے محصب میں پڑاؤ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کو بلایا اور انہیں ہدایت کی: اپنی بہن کو لے کر حرم کی حدود تک چلے جاؤ! وہاں سے یہ عمرہ کا احرام باندھ لے گی تم دونوں طواف سے فارغ ہو جانا میں تمہارا فلاں جگہ پر انتظار کروں گا' تو ہم نصف رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فارغ ہو گئے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو روانگی کا حکم دیا جس شخص نے صبح کی نماز سے پہلے طواف کر لیا تھا وہ تمام افراد روانہ ہو گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

أخرجه البخاري في: 26 كتاب العمرة: 9 باب المعتمر إذا طاف طواف العمرة ثم خرج هل يجزئه من طواف الوداع رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 361 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1696)

759 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ نُرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَّحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ، فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَّأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ: وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ. قُلْتُ: لاَ قَالَ: فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ قَالَ: عَقْرٰى حَلْقٰى أَوَ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ، قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: لاَ بَأْسَ، انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ مِّنْهَا

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا جب ہم مکہ آئے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول سکتا ہے' جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور نہیں تھے انہوں نے احرام کھول دیئے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس بھی قربانی کے جانور نہیں تھے اس لئے انہوں نے بھی احرام کھول دیئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اسی دوران مجھے حیض آ گیا میں بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکی جب ''حصبہ'' کی رات آئی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ عمرہ اور حج دونوں کر کے واپس جا رہے ہیں جبکہ میں صرف حج کر کے واپس جا رہی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جب ہم لوگ مکہ آئے تھے تو تم نے ان دنوں میں طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کی نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اب تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ عمرے کا احرام باندھو اور پھر ہم فلاں جگہ مل لیں گے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرا یہ خیال ہے کہ میری وجہ سے ان سب کو یہاں رکنا پڑے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: او نالائق! تم نے قربانی کے دن طواف نہیں کیا تھا۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ میں نے کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے تم واپس

روانہ ہوسکتی ہو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری ملاقات اس وقت ہوئی جب آپ مکہ سے (نکلنے کے لئے) چڑھائی کی طرف چڑھ رہے تھے اور میں (عمرہ کرنے کے لئے) اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اُتر رہے تھے (یہ شک راوی کو ہے)

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 34 باب التمتع والإقران والإفراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 362 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1486)

﴿760﴾ حديث عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی' وہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ بٹھا کرلے جائیں اور تنعیم سے انہیں عمرہ کرادیں۔

أخرجه البخاري في: 26 كتاب العمرة: 6 باب عمرة التنعيم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 363 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1692)

﴿761﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنْ عَطَاءٍ؛ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فِي أُنَاسٍ مَعَهُ، قَالَ: أَهْلَلْنَا، أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ، وَقَالَ: أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ؛ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلٰى نِسَائِنَا، فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُر مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ قَالَ، وَيَقُولُ جَابِرٌ، بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَحَرَّكَهَا؛ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، فَحِلُّوا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

✧✧ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کچھ لوگوں کی موجودگی میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صرف حج کا احرام باندھا ان کی عمرے کی نیت نہیں تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحج کی چار تاریخ کی صبح مکہ تشریف لائے۔ جب سب لوگ آگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی کہ ہم احرام کھول دیں اور فرمایا: احرام کھول دو اور خواتین کے ساتھ صحبت کرلو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا پابند نہیں کیا تھا لیکن آپ نے خواتین کے ساتھ صحبت کرنا مردوں کے لئے جائز قرار دیا تھا۔ پھر آپ کو یہ اطلاع ملی کہ ہم یہ کہتے ہیں: جب ہمارے اور ''عرفہ'' کے درمیان صرف پانچ دن رہ گئے ہیں تو آپ نے ہمیں خواتین کے ساتھ صحبت کرنے کی اجازت دے دی ہے اور جب ہم ''عرفہ'' آئیں گے تو [illegible]

سے مذی ٹپک رہی ہوگی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے حرکت کر کے دکھایا کہ اس طرح' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم جانتے ہو کہ میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ سچا ہوں اور تم سب سے زیادہ نیک ہوں اگر میرا قربانی کا جانور میرے ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی اسی طرح احرام کھول دیتا جیسے تم احرام کھولتے۔ تم لوگ احرام کھول دو جس بات کا خیال مجھے بعد میں آیا اگر پہلے آ گیا ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ہم نے احرام کھول دیئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی۔

أخرجه البخاري في: 96 كتاب الاعتصام: 17 باب نهي النبي صلى الله عليه وسلم على التحريم إلا ما تعرف إباحته

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 363 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6933)

﴿762﴾ حديث جَابِرٍ،

قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيْمَ عَلٰى إِحْرَامِهِ قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهِ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ، وَأَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی' وہ اپنے احرام پر قائم رہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اپنے جانور ساتھ لے کر آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے علی! تم نے کس احرام کی نیت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اسی احرام کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قربانی کا جانور ساتھ رکھو اور حالت احرام میں رہو جیسے پہلے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 61 باب بعث علي ابن أبي طالب عليه السلام وخالد بن الوليد رضي الله عنه إلى اليمن قبل حجة الوداع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 364 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4095)

﴿763﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ، غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً، يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوا، إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ إِلٰى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ، فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ؛ قَالَ: فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنْطَلِقُوْنَ بِعُمْرَةٍ

وَحَجَّةٍ وَّانْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحَجَّة

وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا، فَقَالَ: أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا، بَلْ لِلْأَبَدِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا ان میں سے نبی اکرم ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے (مکہ مکرمہ) تشریف لائے۔ انکے ہمراہ قربانی کے جانور تھے۔ انہوں نے یہ بتایا: میں نے اسی احرام کی نیت کی ہے۔ جس کی نیت نبی کریم ﷺ نے کی ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو یہ اجازت دی کہ اگر وہ چاہیں تو اسے عمرے میں تبدیل کرلیں اور بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد بال کٹوا کر اپنا احرام کھول لیں۔ البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ لوگوں نے عرض کی: ہم اس حالت میں جائیں کہ ہماری شرمگاہوں سے قطرے ٹپک رہے ہوں گے؟ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو خیال مجھے بعد میں آیا اگر پہلے آجاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔ اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا۔ تو میں بھی احرام کھول دیتا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا۔ انہوں نے حج کے تمام ارکان ادا کیے البتہ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' جب وہ پاک ہوگئیں تو انہوں نے طواف کیا انہوں نے عرض کی آپ سب لوگ عمرہ اور حج کرکے واپس جائیں گے جب کہ میں صرف حج کرکے واپس جاؤں گی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ انہیں ساتھ لے کر تنعیم جائیں جہاں سے وہ عمرہ کریں انہوں نے حج کرنے کے بعد ذوالحج کے مہینہ میں عمرہ کیا۔

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ اس وقت عقبہ میں تھے اور رمی جمار کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی یہ حکم آپ ﷺ کے لیے مخصوص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

أخرجه البخاري في: 26 كتاب العمرة: 6 باب عمرة التنعيم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 365 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1693)

•••———•••———•••

في الوقوف وقوله تعالى (ثُمَّ أَفِيضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ)

وقوف کا بیان' ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پھر تم وہاں سے واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں"

764 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا

قَالَ عُرْوَةُ: كَانَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ، وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَّمَا وَلَدَتْ، وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ: يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوْفُ فِيهَا، وَتُعْطِي الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الثِّيَابَ

تَطُوْفُ فِيهَا، فَمَنْ لَّمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا؛ وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَيُفِيضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ، وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ (ثُمَّ أَفِيضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) قَالَ: كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوْا إِلَى عَرَفَاتٍ

✧✧ عروہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگ برہنہ ہو کر طواف کیا کرتے تھے' البتہ "حمس" ایسا نہیں کرتے تھے۔ "حمس" قریش ہیں اوران کی اولاد کو کہتے ہیں۔ "حمس" لوگوں کے ذریعے ثواب حاصل کیا کرتے تھے۔ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کو کپڑے دے دیتا تھا جسے پہن کر وہ طواف کرتا تھا اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کو کپڑے دے دیا کرتی تھی جنہیں پہن کر وہ طواف کیا کرتی تھی اور جب کسی کو حمس کا کوئی فرد کپڑے نہیں دیتا تھا تو وہ برہنہ ہو کر طواف کیا کرتا تھا۔ تمام لوگ عرفات سے واپس آیا کرتے تھے۔

(عروہ بیان کرتے ہیں) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: یہ آیت حمس (یعنی قریش) کے بارے میں نازل ہوئی۔

"اور تم وہاں سے واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں"

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ مزدلفہ سے واپس آجایا کرتے تھے اس لیے انہیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 91 باب الوقوف بعرفة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 366 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1582)

765 حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا

رقم الحديث: 765

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1002 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 3013 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ه، 1987ء، رقم الحديث: 1878 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 16783 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 3849 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 3059 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ه/1990ء، رقم الحديث: 1773 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/1991ء، رقم الحديث: 4009 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 9235 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل 1404ه/1983ء، رقم الحديث: 1556 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 559

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں میں اپنے اونٹ کی تلاش کے لیے عرفہ کے دن نکلا تو میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں وقوف کیا ہوا ہے میں نے یہ کہا' یہ یہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! ان کا تعلق تو حمس (یعنی قریش) کے ساتھ ہے' ان کا یہاں کیا کام ہے؟

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 91 باب الوقوف بعرفة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 367 (جهانگيرى صحيح بخارى مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1581)

•••———•••———•••

في نسخ التحلل من الإحرام والأمر بالتمام

احرام ختم کردینے کے حکم کا منسوخ ہونا اور اسے مکمل کرنے کا حکم

766 حديث أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ؛ فَقَالَ: أَحَجَجْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ، بِإِهْلاَلٍ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحْسَنْتَ، انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ؛ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلاَفَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَذَكَرْتُهُ لَهُ، فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بطحاء میں مقیم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے حج کا ارادہ کرلیا ہے؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کس احرام کی نیت کرو گے؟ میں نے جواب دیا: میں اسی احرام کی نیت کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی بات ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جا کر بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کے چکر لگاؤ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں (عمرہ کر لینے کے بعد) بنو قیس سے تعلق رکھنے والی ایک (عمر رسیدہ) خاتون کے پاس آیا اس نے میرے سر میں سے جوئیں نکالیں پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔

میں لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا' یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں تو اس نے ہمیں مکمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی کا جانور اپنی مخصوص جگہ تک نہیں پہنچ گیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 125 باب الذبح قبل الحلق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 367 (جهانگيرى صحيح بخارى مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1637)

•••———•••———•••

جواز التمتع

حج تمتع کا جائز ہونا

﴿767﴾ حديث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

قَالَ: أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللهِ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حج تمتع کے بارے میں آیت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نازل ہوئی ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے کیا بھی ہے لیکن قرآن مجید کا کوئی ایسا حکم نازل نہیں ہوا جو اسے حرام قرار دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے منع نہیں کیا۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا اب جو شخص جو چاہے اپنی مرضی کے ساتھ کہہ سکتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 2 سورة البقرة 33 باب (فمن تمتع بالعمرة إلى الحج)
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 368 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4246)

•••———•••———•••

وجوب الدم على المتمتع وأنه إذا عدمه لزمه صوم ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجع إلى أهله

حج تمتع کرنے والے پر قربانی کرنا واجب ہوگا اور جب اسے یہ دستیاب نہ ہو تو اس پر حج کے ایام میں تین روزے رکھنا اور گھر واپس پہنچ کر سات روزے رکھنا لازم ہوگا

﴿768﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى، فَسَاقَ الْهَدْيَ. وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

فَطَافَ، حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعًا، فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا، فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ

لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ، مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ أَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ

✧✧ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ہمراہ عمرے کو بھی شامل کرلیا۔ آپ نے قربانی کا جانور تیار کیا اور ذوالحلیفہ سے اسے اپنے ساتھ لے کر چلے۔ بعد میں آپ نے مناسب سمجھا تو عمرے کی نیت بھی کرلی۔ پھر آپ نے حج کی نیت کی۔ لوگوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کی نیت کرتے ہوئے حج کے ہمراہ عمرے کی نیت کرلی۔ کچھ لوگوں کے ہمراہ قربانی کے جانور تھے اور کچھ لوگوں کے ہمراہ قربانی کے جانور نہیں تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ تم میں سے جس شخص کے ہمراہ قربانی کے جانور ہوں وہ احرام کی پابندیوں میں سے کسی سے آزاد اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ اپنا حج مکمل نہیں کرلیتا اور جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا اور مروہ کا چکر لگانے کے بعد اپنے بال کٹوادے اور احرام کھول دیں۔ پھر وہ حج کا احرام بعد میں باندھے اور پھر جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ حج کے ایام کے دوران تین روزے رکھے اور سات روزے اپنے گھر واپس پہنچ کر رکھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ تشریف لا کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ نے حجرِ اسود کا استلام کیا پھر آپ طواف کے تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلے اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔ بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات ادا کیں۔ سلام پھیرنے کے بعد جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو صفا تشریف لائے۔ آپ نے صفا کا طواف کیا اور مروہ کے سات چکر لگائے۔ پھر آپ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ جب آپ نے حج مکمل کرلیا اور قربانی کے دن اپنے قربانی کے جانور کو قربان کردیا اور واپس تشریف لا کر بیت اللہ کا طواف کرلیا تو آپ نے احرام کی تمام پابندیاں ختم کیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والوں میں جن حضرات کے پاس قربانی کے جانور تھے ان سب نے بھی ایسا ہی کیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 104 باب من ساق البدن معه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 368 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1606)

769 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا السَّابِقِ

عروہ بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بتایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ہمراہ عمرہ کو شامل کرلیا تھا اور کچھ لوگوں نے آپ کے ہمراہ حج تمتع کیا تھا۔

یہ اس روایت کی مانند ہے جو حدیث نمبر 768 میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی جاچکی ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 104 باب من ساق البدن معه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 370 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1606)

بيان أن الْقارن لا يتحلل إِلَّا فِيْ وقت تحلل الحاج المفرد

اس بات کا بیان کہ حج قران کرنے والا شخص اس وقت تک احرام ختم نہیں کرسکتا جب تک حج افراد کا کرنے والا شخص احرام نہیں کھولتا

﴿770﴾ حديث حَفْصَةَ،

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ

✧✧ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے عمرے کا احرام کھول دیا ہے جب کہ آپ نے اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے بالوں کی تلبید کی ہے اور میں نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالا ہے اس لئے میں اس وقت تک احرام نہیں کھولوں گا جب تک انہیں قربان نہیں کر دیتا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 34 باب التمتع والإقران والإفراد بالحج
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 370 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1491)

•••———•••———•••

جواز التحلل بالإحصار وجواز الْقران

محصور ہو جانے کی وجہ سے احرام کھول دینا جائز ہے اور حج قران کا جائز ہونا

﴿771﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

قَالَ: حِيْنَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ

رقم الحديث: 770

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1806 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 2781 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3046 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 26467 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ، 1991ء، رقم الحدیث: 3762 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 9364 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ۔1984ء، رقم الحدیث: 7050 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 311 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله، بیروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحدیث: 722 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3925

إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِيْ أَمْرِهٖ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا، وَرَاٰى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدٰى

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب عمرہ کرنے کے لیے فتنے کے زمانے میں مکہ روانہ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اگر حج بیت اللہ تک نہیں پہنچنے دیا گیا تو ہم وہی کریں گے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پھر انہوں نے عمرے کا احرام باندھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے برس میں عمرے کا احرام باندھا تھا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے معاملے میں غور کیا تو فرمایا: ان دونوں کی حیثیت ایک جیسی ہے انہوں نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ان دونوں کی حیثیت ایک جیسی ہے اس لیے میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی لازم کرلیا ہے' پھر انہوں نے ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا' پھر یہ رائے دی کہ یہی کافی ہے۔ وہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر گئے تھے۔

أخرجه البخاري في: 27 كتاب المحصر: 4 باب من قال ليس على المحصر بدل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 370 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1718)

﴿772﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّهُ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَّصُدُّوْكَ، فَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِيْ وَأَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ، وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ، وَرَاٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ نافع بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سال حج کا ارادہ کیا جب حجاج نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما پر حملہ

رقم الحديث: 772

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1230 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 2746 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحديث: 1893 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 25165 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3998 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 3727 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 8564 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 5500 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحديث: 712

کیا تھا ان سے یہ کہا گیا' لوگوں کے درمیان جنگ چھڑ سکتی ہے' ہمیں یہ ڈر ہے کہ وہ آپ کو خانہ کعبہ تک نہیں پہنچنے دیں گے' انہوں نے جواب دیا: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:) "تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت بہترین نمونہ ہے"۔

ایسی صورت میں' میں وہی کروں گا جو نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کو ... پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے۔ جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچے تو فرمایا: حج اور عمرے کی ایک ہی حیثیت ہے میں ... کہتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ہمراہ حج کو بھی لازم کرلیا ہے اور میں اپنے ساتھ قربانی کا وہ جانور بھی لے کر جاؤں گا ... جانور تھا جو انہوں نے قدید کے مقام سے خریدا تھا اس سے زیادہ انہوں نے کچھ نہیں کیا اور انہوں نے اس وقت تک قربانی نہیں کی جب تک وہ چیزیں جو حلال نہیں ہوں گی جن کو انہوں نے حرام کیا تھا۔ انہوں نے سر منڈوایا اور نہ ہی بال چھوٹے کیے یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا تو انہوں نے قربانی دی پھر اپنا سر منڈوایا ان کی یہ رائے تھی کہ پہلے طواف کے ذریعے انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا طواف کرلیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 77 باب طواف القارن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 371 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1559)

•••———•••———•••

في الإفراد والقران بالحج والعمرة

حج اور عمرے کو ایک ساتھ یا الگ' الگ بھی کیا جا سکتا ہے

773 حديث ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

عَنْ بَكْرٍ، أَنَّهُ ذَكَرَ لابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، فَقَالَ (ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا): أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ: مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَّكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا

✧✧ بکر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث سنائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے عمرہ اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی حج کا احرام باندھا تھا جب ہم لوگ مکہ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو تو وہ اسے عمرہ میں تبدیل کرلے۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس یمن سے حج کرنے تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کون سی نیت کی ہے؟ کیونکہ تمہاری بیوی ہمارے ساتھ ہے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے وہی نیت کی ہے جو نبی اکرم ﷺ نے کی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسی حالت میں رہو ...

ہمارے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 61 باب بعث علي ابن أبي طالب عليه السلام وخالد بن الوليد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إلى اليمن قبل حجة الوداع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 372 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4096)

•••———•••———•••

ما يلزم من أحرم بالحج ثم قدم مكة من الطواف والسعي

جو شخص حج کا احرام باندھے اور پھر مکہ آ جائے تو اس پر کتنی مرتبہ طواف کرنا اور سعی کرنا لازم ہوگا

﴿774﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ (وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

﴿﴾ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا۔ جو عمرہ کرتے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے اور صفا و مروہ کے چکر لگانے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم (جب مکہ مکرمہ) تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر مقامِ ابراہیم کے پاس دو نوافل ادا کئے۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان چکر لگائے تو تمہارے لئے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

(عمرو بن دینار کہتے ہیں ہم نے یہی سوال حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے جواب دیا: جب تک وہ صفا و مروہ کے چکر نہ لگا لے اس وقت تک بیوی کے ساتھ صحبت نہ کرے۔)

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 30 باب قول اللّٰه تعالى: (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 373 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 387)

•••———•••———•••

ما يلزم من طاف بالبيت وسعى من البقاء على الإحرام وترك التحلل

جو شخص بیت اللہ کا طواف کر لے اور سعی کر لے کیا اس کیلئے احرام کو باقی رکھنا اور احرام کھولنے کو ترک کرنا لازم ہے

﴿775﴾ حديث عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي، الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ اٰخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُوْنَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوْا يَبْدَءُوْنَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَضَعُوْا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا

✧✧ محمد بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں' انہوں نے عروہ بن زبیر سے دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے حج کیا ہے۔ سیدہ عائشہ ؓ نے مجھے بتایا ہے کہ جب آپ تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ نے وضو کیا پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور ابھی عمرہ مکمل نہیں ہوا۔

پھر حضرت ابوبکر ؓ نے حج کیا تو انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا اور یہ عمرہ نہیں تھا۔

پھر حضرت عمر ؓ نے ایسا ہی کیا۔

پھر حضرت عثمان ؓ نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے حج بیت اللہ کا طواف کیا اور اسے عمرہ قرار نہیں دیا۔

پھر حضرت معاویہ ؓ اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کا زمانہ آیا پھر میں نے حضرت زبیر بن عوام کے ہمراہ حج کیا تو انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا یہ عمرہ نہیں تھا۔

پھر میں نے مہاجرین اور انصار کو دیکھا کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور یہ عمرہ نہیں تھا۔

پھر میں نے سب سے آخر میں دیکھا کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ایسا کیا ہے۔ انہوں نے عمرے میں کوئی تبدیلی نہیں کی حضرت ابن عمر ؓ لوگوں کے پاس موجود تھے لوگ ان سے یہ سوال کیوں نہیں کرتے کہ پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی شخص نے ایسا کوئی طواف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے قدم بیت اللہ تک طواف کر لیتے تھے اور پھر وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوتے تھے۔

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں' میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا ہے کہ جب وہ دونوں تشریف لاتی تھیں تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتی تھیں اور یہ دونوں اس وقت تک احرام نہیں کھولتی تھی (جب تک تمام ارکان مکمل نہیں ہو جاتے تھے)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں' میری والدہ نے مجھے بتایا ہے: انہوں نے اور ان کی بہن نے اور حضرت زبیر ؓ نے اور فلاں صاحب نے اور فلاں صاحب نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور جب انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دے دیا تو احرام کھول دیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 78 باب الطواف على وضوء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 373 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1560)

﴿776﴾ حديث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُوْلُ، كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ، لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ، قَلِيلٌ ظَهْرُنَا، قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا، فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں بیان کرتے ہیں' انہوں نے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ جب بھی حجون کے مقام سے گزرتی تھیں تو وہ یہ کہا کرتی تھیں: اللہ تعالیٰ اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کرے! ہم نے آپ کے ہمراہ اس جگہ پڑاؤ کیا تھا ان دونوں ہم کمزور تھے وزن بھی کم تھا اور سامان بھی کم تھا۔

پھر میں نے اور میری بہن عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور زبیر نے اور فلاں صاحب نے اور فلاں صاحب نے عمرہ کیا۔ جب ہم نے بیت اللہ کو چھو لیا تو ہم نے احرام کھول دیا تھا۔ اور پھر حج کے لیے شام کے وقت احرام باندھا تھا۔

أخرجه البخاري في: 26 كتاب العمرة: 11 باب متى يحل المعتمر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 375 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1702)

•••———•••— —•••

جواز العمرة في أشهر الحج

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے

﴿777﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی (ذی الحج) کی چوتھی صبح کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ اسے عمرے میں تبدیل کرلیں۔ البتہ جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور ہو (تو وہ حج کا احرام باندھے رکھے)

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 3 باب كم أقام النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حجته

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 375 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1035)

﴿778﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي، فَرَأَيْتُ

رقم الحديث: 776

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1237 اخرجه ابو جعفر الطحاوي في "شرح معاني الآثار" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، الطبعة الاولى، 1399ھ، رقم الحديث: 3397

فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلاً يَقُوْلُ لِيْ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ، وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِيْ: أَقِمْ عِنْدِيْ فَأَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِيْ قَالَ شُعْبَةُ (الرَّاوِيْ عَنْهُ)، فَقُلْتُ: لِمَ فَقَالَ: لِلرُّؤْيَا الَّتِيْ رَأَيْتُ

✧✧ نصر بن عمران بیان کرتے ہیں: میں نے حج تمتع کیا تو کچھ لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا میں نے اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے یہ (حج تمتع) کرنے کی ہدایت کی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھ سے یہ کہہ رہا ہے: حج بھی مقبول ہے اور عمرہ بھی مقبول ہے۔ میں نے اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا تو انہوں نے فرمایا: یہ تمہارے نبی کی سنت ہے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم میرے ہاں قیام کرو میں اپنے مال میں سے کچھ حصہ تمہیں دوں گا (یعنی میں تم کو کچھ علم کی باتیں بتاؤں گا یا تمہاری مالی امداد کروں گا)۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نضر بن عمران سے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا تھی؟ نضر بن عمران نے جواب دیا: وہ خواب جو میں نے دیکھا تھا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 34 باب التمتع والإقران والإفراد بالحج

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 375 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1492)

•••———•••———•••

تقليد الهَدْي وإشعاره عند الإحرام

احرام باندھتے وقت قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنا اور اس پر نشان لگانا

﴿779﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ. فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ)، وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ

رقم الحديث : 778

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان رقم الحديث: 1242 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 2158 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8648 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 12962 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفه، بيروت، لبنان رقم الحديث: 2749 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحديث: 1276

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کر لے تو وہ احرام کھول سکتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ مسئلہ کہاں سے اخذ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے:

"اور اس کے حلال ہونے کی جگہ بیت العتیق ہے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت سے بھی یہ نتیجہ اخذ کیا ہے جو آپ نے اپنے ساتھیوں کو کی تھی کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھول دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ تو عرفہ کے بعد ہوتا ہے؟ تو استاد نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے پہلے یا بعد میں کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 77 باب حجة الوداع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 376 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4135)

•••———•••———•••

التقدير في العمرة

عمرے (کے بعد) بال چھوٹے کروانا

780۔ حديث مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے قینچی کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال چھوٹے کیے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 127 باب الحلق والتقصير عند الإحلال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 377 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1643)

•••———•••———•••

رقم الحديث: 780

اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 2987 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 16882 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 3981 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 693 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه متنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 605 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1246

إهلال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهديه

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام باندھنا اور قربانی کا جانور

﴿781﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یمن سے حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کس احرام کی نیت کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اسی احرام کی نیت کی ہے جو نبی علیہ السلام کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 32 باب من أهل في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كاهلال النبي صلى الله عليه وسلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 377 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1483)

•••———•••———•••

بيان عدد عمر النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وزمانهن

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد اور ان کا زمانہ

﴿782﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے جن میں تین ذی العقدہ میں تھے اور ایک عمرہ آپ نے حج کے ہمراہ کیا۔ ایک عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں کیا ایک اس سے اگلے برس میں کیا' ایک جعرانہ سے کیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا اور ایک عمرہ آپ نے حج کے ہمراہ کیا۔

أخرجه البخاري في: 26 كتاب العمرة: 3 باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 377 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1688)

﴿783﴾ حديث زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ قِيلَ: فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ: الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرُ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی جنگوں میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: انیس۔ ان سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے کتنی جنگوں میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سترہ میں۔ میں نے دریافت کیا: ان میں سب سے پہلے کون سی جنگ ہوئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: عسیرہ۔ راوی کو شک ہے یا شاید "عشیر" لفظ ذکر کیا۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 1 باب غزوة العُشَيرة أو العُسَيرة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 377 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3733)

784 حديث زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً، لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا، حَجَّةَ الْوَدَاعِ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات میں شرکت کی تھی۔ ہجرت کرنے کے بعد آپ نے صرف ایک مرتبہ حج کیا اس کے بعد آپ نے کوئی حج نہیں کیا یہ حجۃ الوداع تھا۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 77 باب حجة الوداع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 378 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4142)

785 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، جَالِسٌ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحٰى قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ؛ فَقَالَ: بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ: كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ: وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّاهُ، يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: مَا يَقُوْلُ قَالَ: يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمُرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي

رقم الحديث: 783

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1676 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 19301 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه رساله، بيروت لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6283 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرک" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 6271 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 5042 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 682 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 261 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1254 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6200

رَجَبٍ، قَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

✧✧ مجاہد بیان کرتے ہیں' میں اور عروہ بن زبیر' مسجد نبوی میں آئے۔ وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے۔ ہم نے ان سے اس نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: یہ بدعت ہے۔ پھر ایک صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: چار' جن میں ایک رجب میں کیا تھا (راوی بیان کرتے ہیں' ہمیں اچھا نہیں لگا کہ ہم ان کی بات کو مسترد کر دیں) اس دوران ہم نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حجرے میں مسواک کرتے ہوئے سنا تو عروہ نے کہا: اے امی جان! تمام اہل ایمان کی والدہ صاحبہ! کیا آپ نے سنا نہیں؟ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمر) نے کیا کہا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: انہوں نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ فرما رہے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے تھے۔ جن میں سے ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی عمرہ کیا یہ بھی اس میں شریک تھے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی بھی عمرہ نہیں کیا۔

أخرجه البخاري في: 26 كتاب العمرة: 3 باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 378 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1685)

فضل العمرة في رمضان

رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنے کی فضیلت

﴿786﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ: مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّينَ مَعَنَا قَالَتْ: كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُوْ فُلَانٍ وَّابْنُهُ (لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا) وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيْهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوًا مِمَّا قَالَ

رقم الحديث: 785

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1255 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحدیث: 6126 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3945 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 3070 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبرٰی'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 4217 ذکره ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبرٰی'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 8618 اخرجه ابن راہویه الحنظلی فی ''مسنده'' طبع مکتبه الایمان، مدینه منوره، طبع اول 1412ھ/1991ء، رقم الحدیث: 1187 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاہره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 2705

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے ہمراہ حج کے لیے نہیں جارہی ہو؟ اس خاتون نے عرض کی: ہماری ایک اونٹنی پر ابوفلاں اوران کا بیٹا (اس عورت نے اپنے شوہر اور اپنے بیٹے کے بارے میں بتایا) سوار ہو گئے ہیں اورانہوں نے ایک دوسری اونٹنی چھوڑی ہے جس پر ہم پانی لے کر آتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رمضان کا مہینہ ہے تم اس میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کی مانند ہے۔ (یا اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

أخرجه البخاري في: 26 كتاب العمرة: 4 باب عمرة في رمضان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 379 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1690)

•••———•••———•••

استحباب دخول مكة من الثنية العليا، والخروج منها من الثنية السفلى ودخول بلده من طريق غير التي خرج منها

ثنیہ علیا کی طرف سے مکہ میں داخل ہونا اور ثنیہ سفلی کی طرف سے مکہ سے باہر نکلنا مستحب ہے کسی بھی شہر میں ایسے راستے سے داخل ہونا چاہئے جو اس سے مختلف ہو جہاں سے باہر نکلا جاتا ہے

﴿787﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے نکلتے تھے اور معرس کے راستے سے (شہر میں) داخل ہوتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 15 باب خروج النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على طريق الشجرة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 379 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1460)

رقم الحديث: 786

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 2025 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرٰى'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 4223 ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرٰى'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 8524 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1256

رقم الحديث: 787: اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1867 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 4843 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1257 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3909

﴿788﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثنية العليا کی طرف سے مکہ میں داخل ہوا کرتے تھے ثنية السفلى کی طرف سے مکہ سے باہر نکلا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 40 باب من أين يدخل مكة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 380 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1500)

﴿789﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا جَاءَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوتے تھے تو اس کے بالائی جانب سے داخل ہوتے تھے اور زیریں سمت سے باہر نکلتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 41 باب من أين يخرج من مكة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 380 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1502)

﴿790﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَّخَرَجَ مِنْ كُدًا مِّنْ أَعْلَى مَكَّةَ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر ''کداء'' کے مقام سے مکہ میں داخل ہوئے اور جب باہر نکلے تو ''کدا'' کے مقام سے مکہ کے بالائی حصے سے باہر نکلے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 41 باب من أين يخرج من مكة

رقم الحديث : 788

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1866 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 2865 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 4625 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 961 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبری'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 3848 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبری'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 8986

رقم الحديث : 1502: اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1869 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24167 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 959 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبری'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 4241 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبری'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 8985

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 380 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1503)

استحباب المبيت بذي طوى عند إرادة دخول مكة والاغتسال لدخولها، ودخولها نهارا

مکہ میں داخل ہونے والے شخص کیلئے' ذی طویٰ میں رات بسر کرنا' مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا' دن کے وقت مکہ میں داخل ہونا مستحب ہے

﴿791﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِذِي طُوًى حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَفْعَلُهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ذی طویٰ'' میں رات بسر کی تھی جب صبح ہوئی تو آپ مکہ میں داخل ہوئے راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 39 باب دخول مكة نهارا أو ليلا

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 380 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1499)

﴿792﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى، وَيَبِيتُ حَتّٰى يُصْبِحَ، يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ، وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ جاتے ہوئے ''ذوطویٰ'' کے مقام پر بھی پڑاؤ کیا اور رات وہاں بسر کرنے کے بعد آپ نے فجر کی نماز وہیں ادا کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مخصوص جگہ بڑا سا ٹیلہ ہے۔ وہ مسجد نہیں ہے جو اس جگہ بنائی گئی ہے' بلکہ اس (مسجد) سے کچھ نیچے بڑے ٹیلے پر ہے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 89 باب المساجد التي على طرق المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي صَلَّى اللّٰه عليه وسلم

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 380 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:470)

﴿793﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ، الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ

عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ، تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ میں داخل ہونے کے ان دو راستوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی ہے جو اس پہاڑ اور خانہ کعبہ کی سمت والے بڑے پہاڑ کے درمیان ہے۔ اس جگہ جو مسجد بنائی گئی ہے اس کے بائیں طرف ٹیلے کے کنارے پر بنائی گئی ہے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر ہے' تم اس ٹیلے سے تقریباً دس گز کے فاصلے پر' پہاڑ میں داخلے کے ان دو راستوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھ سکتے ہو' وہ پہاڑ جو تمہارے اور خانہ کعبہ کے درمیان ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 89 باب المساجد التي على طرق المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي صلى الله عليه وسلم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 381 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 470)

•••———•••———•••

استحباب الرمل في الطواف والعمرة، وفي الطواف الأول في الحج

حج اور عمرے کے پہلے طواف میں رمل کرنا مستحب ہے

﴿794﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ، وَيَمْشِي أَرْبَعَةً، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تھے تو تین چکروں میں دوڑ کر گزرتے تھے اور چار چکروں میں عام رفتار میں چلتے تھے آپ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگاتے ہوئے درمیانی راستے سے دوڑ کر گزرا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 63 باب من طاف بالبيت إذا قدم مكة قبل أن يرجع إلى بيته

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 381 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1538)

﴿795﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (مکہ) میں تشریف لائے تو

مشرکین نے کہا: یہ لوگ تمہارے پاس آ تو گئے ہیں لیکن یثرب کے بخار نے انہیں کمزور کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا: وہ تین چکروں کے دوران رمل کریں اور دو ارکان کے درمیان والے حصے میں عام رفتار سے چلیں۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے تمام چکروں کے دوران رمل کرنے کا حکم اس لیے نہیں دیا تا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس سے تکلیف نہ ہو۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 55 باب كيف كان بدء الرمل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 382 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1525)

796 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ کر چکر لگائے تا کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھا سکیں۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 80 باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 382 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1566)

رقم الحديث : **795**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1266** اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1886** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **2639** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ه/ **1991**ء، رقم الحديث: **3942** ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **9055** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **2945** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، **1390**ه/**1970**ء، رقم الحديث: **2720**

رقم الحديث : **796**: اخرجه ابو عيسى الترمذى، فى "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **863** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **2979** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **2836** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، **1390**ه/**1970**ء، رقم الحديث: **2777** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ه/ **1991**ء، رقم الحديث: **3941** ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب **1414**ه/**1994**ء، رقم الحديث: **9057** اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ه-**1984**ء، رقم الحديث: **2339** اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ه/**1983**ء، رقم الحديث: **11288** اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبى، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **497**

استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين

طواف کے دوران دو یمانی رکنوں کا استلام کرنا مستحب ہے باقی دو کا نہیں ہے

﴿797﴾ حدیث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلاَمَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَّلاَ رَخَاءٍ مُّنْذ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے سختی اور آسانی کسی بھی موقع پر ان دو رکنوں کا استلام کبھی ترک نہیں کیا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کا استلام کرتے دیکھا ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 57 باب الرمل في الحج والعمرة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 382 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1529)

﴿798﴾ حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَّتَّقِي شَيْئًا مِّنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الأَرْكَانَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، إِنَّهُ لاَ يُسْتَلَمُ هٰذَانِ الرُّكْنَانِ

ابوشعثاء فرماتے ہیں: کون شخص ہے جو بیت اللہ کے کسی حصے سے پرہیز کرنا چاہتا ہو۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تمام ارکان کا استلام کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: ان دو رکنوں کا استلام نہیں کیا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 59 باب من لم يستلم إلا الركنين اليمانيين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 383

(جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1531 سے پہلے کے ترجمۃ الباب کا حصہ ہے)

•••———•••———•••

رقم الحديث: 797

احرجه ابوعبدالرحمن النسائي فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام، 1406ھ 1986ء رقم الحديث 2953 اخرجه ابوعبدالله الشيباني فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 4778 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي فى "السنن الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 3917 اخرجه ابوبكر الصنعاني فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت لبنان، (طبع ثاني) 1403ھ، رقم الحديث: 8902 اخرجه ابومحمد الدارمي فى "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء رقم الحديث: 1838

استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف

طواف کے دوران حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے

799 حديث عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' وہ حجر اسود کے پاس آئے انہوں نے اسے بوسہ دیا اور فرمایا: میں یہ جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو تم کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نفع بھی نہیں دے سکتے۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 50 باب ما ذكر في الحجر الأسود

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 383 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1520)

رقم الحديث: 799

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1270 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1873 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى، فى "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 860 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 2937 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2943 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)، رقم الحديث: 818 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحديث: 1864 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 99 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ 1993ء، رقم الحديث: 3821 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2711 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 1682 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 3918 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 9001 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 217 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 117 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 28 اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبى، بيروت، قاہره، رقم الحديث: 9 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 26 اخرجه ابوالحسن الجوہرى فى "مسنده" طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان، 1410ھ/1990ء، رقم الحديث: 2152 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت لبنان، (طبع ثانى) 1403ھ، رقم الحديث: 9033

جواز الطواف علی بعیر وغیرہ، واستلام الحجر بمحجن ونحوہ للراکب

اونٹ وغیرہ پر بیٹھ کر طواف کرنا اور سوار شخص کا چھڑی وغیرہ کے ذریعے حجرِ اسود کا استلام کرنا جائز ہے

﴿800﴾ حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا تو آپ نے حجرِ اسود کا چھڑی کے ذریعے استلام کیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 58 باب استلام الركن بالمحجن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 383 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1530)

﴿801﴾ حدیث أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

رقم الحدیث : 800

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1272 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1877 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 713 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2948 اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1845 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 1841 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3829 اخرجه ابوبکر بن خزیمه النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2722 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''السنن الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 792 ذکره ابوبکر البیهقی فی ''سننه الکبری'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 9156 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 10800 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 4977 اخرجه ابوبکر الکوفی، فی ''مصنفه'' طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، طبع اول 1409ھ، رقم الحدیث: 13139

رقم الحدیث : 801: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1276 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1882 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 2925 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2961 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی ''الموطا'' طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 826 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 26528 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3833 اخرجه ابوبکر بن خزیمه النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 523 اخرجه ابوعبدالرحمن ...

قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي أَشْتَكِي؛ قَالَ: طُوْفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ

✧✧ سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ درخواست کی' میں بیمار ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرلو۔ سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے طواف شروع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے قریب نماز ادا کررہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سورۂ طور کی تلاوت کررہے تھے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 78 باب إدخال البعير في المسجد للعلة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 383 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 452)

•••———•••———•••

بيان أن السعى بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به

اس بات کا بیان کہ صفا اور مروہ کی سعی کرنا ایسا رکن ہے کہ اس کے بغیر حج درست نہیں ہوتا

802 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) فَلَا أُرٰى عَلٰى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا)

✧✧ عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں ان دنوں کمسن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے یا عمرہ کرے تو اس کو گناہ نہیں

بقیہ حاشیہ رقم الحدیث: **801**: فی ''سننہ الکبری'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **93**... ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبری'' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **9029** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **6976** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الکبیر'' طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحدیث: **804** اخرجہ ابوبکر الکوفی، فی ''مصنفہ'' طبع مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحدیث: **138**

ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''۔

میرا یہ خیال ہے کہ اگر کوئی شخص ان دونوں کا طواف نہیں کرتا تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جیسے تم کہہ رہے ہو اگر حقیقت ایسی ہی ہوتی تو آیت یہ ہونی چاہیے تھی ''ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف نہیں کرتا'' (پھر انہوں نے وضاحت کی) یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو منات سے احرام باندھا کرتے تھے منات قدید کے برابر میں تھا یہ لوگ اس بات کو گناہ سمجھتے تھے کہ صفا اور مروہ کا طواف' جب اسلام آیا تو لوگوں نے اس بارے میں سوال کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی' بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں' جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور عمرہ کرے تو اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان کا طواف کر لیتا ہے''۔

أخرجه البخاري في: 26 كتاب العمرة: 10 باب يفعل في العمرة ما يفعل في الحج

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 384 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1698)

803 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ؛ كَانُوْا قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ، فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوْا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) الْآيَةَ

قَالَتْ عَائِشَةُ، وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا

(قَالَ الزُّهْرِيُّ، رَاوِي الْحَدِيْثِ) ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ أَنَّ النَّاسَ، إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ، مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ، كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ، بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا. فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) الْآيَةَ

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَأَسْمَعُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا: فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ أَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا أَنْ يَّطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتَّى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

✧✧ عروہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے''۔

(عروہ نے کہا:) اللہ کی قسم! کسی شخص کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ صفا اور مروہ کا طواف نہیں کرتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! تم نے بہت غلط بات بیان کی ہے تم اس کا جو مطلب مراد لے رہے ہو اگر ایسا ہی ہوتا تو آیت یوں ہونی چاہیے تھی کہ ان لوگوں کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ ان دونوں (یعنی صفا اور مروہ کا) طواف نہ کریں' یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ لوگ اسلام قبول کرنے سے پہلے مناۃ طاغیہ سے حج کی نیت کرتے تھے یہ وہ بت تھا جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے اور یہ مشلل کے نزدیک تھا جو شخص نیت کر لیتا تھا وہ اس بات کو غلط سمجھتا تھا کہ وہ صفا اور مروہ کا طواف کرے پھر جب ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ پہلے صفا اور مروہ کا طواف کرنے کو برا سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں''

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے طواف کو مسنون قرار دیا ہے لہٰذا اب کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دونوں کے طواف کو ترک کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں' یہ بات حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو بتائی گئی تو انہوں نے فرمایا: یہ علم ہے' میں نے یہ بات نہیں سنی البتہ میں نے چند اہل علم کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: پہلے زمانے کے لوگ منات سے حج یا عمرے کی نیت کیا کرتے تھے اور یہ سب صفا اور مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا اور مروہ کا قرآن میں ذکر نہیں کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہم صفا اور مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم

رقم الحدیث : 803

اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی ''سننہ'' طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1901 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 2967 اخرجہ ابوعبداللہ الاصبحی فی ''المؤطا'' طبع دار احیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 832 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر رقم الحدیث: 25155 اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3839 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2760 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 3960 اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی ''مسندہ'' طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 219

نازل کیا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا ہمیں کوئی گناہ تو نہیں ہوگا کہ اگر ہم صفا اور مروہ کا طواف کر لیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں''

ابوبکر بیان کرتے ہیں' پھر میں نے یہ بات سنی کہ آیت دونوں فریقوں کے بارے میں نازل ہوئی وہ لوگ جو زمانہ جاہلیت میں صفا اور مروہ کے طواف کرنے کو گناہ سمجھتے تھے اور وہ لوگ جو طواف کیا کرتے تھے لیکن پھر انہوں نے اسلام قبول کر لینے کے بعد صفا و مروہ کا طواف کرنے کو گناہ سمجھنا شروع کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا تھا لیکن صفا کا تذکرہ نہیں کیا تھا یہاں تک کہ اس کے بعد بیت اللہ کے ہمراہ صفا اور مروہ کے طواف کا بھی ذکر کر دیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 79 باب وجوب الصفا والمروة وجعل من شعائر الله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 385 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1561)

﴿804﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لأنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ: نَعَمْ لأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا)

✧✧ عاصم بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو ناپسند کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ جاہلیت کا نشان تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کرتا ہے''۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 80 باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 387 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1565)

•••———•••———•••

استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر

قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی ''رمی'' کرنے تک حاجی کیلئے مسلسل تلبیہ پڑھتے رہنا مستحب ہے

﴿805﴾ حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

رقم الحديث: 804

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دار الکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 3959

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِيْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ، فَبَالَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلّٰى، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ

قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ

﴿﴾ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' عرفات سے روانگی کے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے پہلے دائیں طرف آنے والی گھاٹی کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے جانور کو بٹھایا وہاں آپ نے پیشاب کیا پھر آپ تشریف لائے میں نے آپ کے وضو کے لیے پانی ڈالا آپ نے مختصر وضو کیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز ادا کریں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے جا کر ہوگی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ میں تشریف لے آئے وہاں آپ نے نماز ادا کی پھر مزدلفہ سے روانگی کے وقت حضرت فضل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہو گئے۔

کریب بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ پہنچنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 93 باب النزول بين عرفة وجمع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 388 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1586)

•••———•••———•••

التلبية والتكبير في الذهاب من منى إلى عرفات في يوم عرفة

عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ پڑھنا اور تکبیر کہنا

﴿806﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا، وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ، عَنِ التَّلْبِيَةِ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي، لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ؛ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ، فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

رقم الحديث: 806

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3000

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه الكبرىٰ'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 3991 اخرجه ابومحمد الدارمي في ''سننه'' طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1877

✧✧ محمد بن ابوبکر ثقفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ہم لوگ اس وقت منیٰ سے عرفات جارہے تھے۔ میں نے سوال تلبیہ کے بارے میں کیا تھا کہ آپ لوگ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کس طرح پڑھا کرتے تھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کوئی آدمی تلبیہ پڑھ لیا کرتا تھا اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا اور کوئی آدمی تکبیر کہہ دیتا تھا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 13 كتاب العيدين: 12 باب التكبير أيام منى وإذا غدا إلى عرفة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 388 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 927)

•••———•••———•••

الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جمعا بالمزدلفة في هذه الليلة

عرفات سے مزدلفہ واپسی اور اس رات میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا مستحب ہے

807 حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

قَالَ: دَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ، حَتى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَقُلْتُ الصَّلاَةَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ: الصَّلاَةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ. نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضوءَ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلاَةَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِيْ مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپسی پر جب ایک گھاٹی میں سے گزر رہے تھے تو اپنی سواری سے اترے (الگ جاکر) پیشاب کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا لیکن وضو میں اسباغ نہیں کیا (یعنی ہر عضو کو دو یا تین مرتبہ نہیں دھویا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز (پڑھ لیں) آپ نے فرمایا آگے پہنچ کر نماز پڑھیں گے۔ پھر آپ سوار ہوئے جب مزدلفہ پہنچے تو آپ دوبارہ سواری سے اترے پھر وضو کیا اور وضو میں ''اسباغ'' کیا۔ جماعت کھڑی ہوئی آپ نے

رقم الحديث: 807

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 899 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1280 اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1921 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 609 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3019 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 21797

مغرب کی نماز پڑھائی پھر ہر فرد نے اپنی سواری کو اپنے مخصوص مقام پر باندھ دیا پھر عشاء کی نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تاہم آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفلی) نماز ادا نہ کی۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 6 باب إسباغ الوضوء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 389 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:139)

﴿808﴾ حديث أُسَامَةَ عَنْ عُرْوَةَ،

قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ، كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ

✧✧ عروہ نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا میں اس وقت وہاں بیٹھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر جب واپسی کے لیے روانہ ہوئے تو آپ کس طرح چلے تھے؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ درمیانی رفتار سے چل رہے تھے جب وسیع میدان آ تا تھا تو رفتار تیز کر دیتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 92 باب السير إذا دفع من عرفة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 389 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1583)

﴿809﴾ حديث أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ،

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 96 باب من جمع بينهما ولم يتطوع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 390 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1590)

رقم الحديث: 808

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1923 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 3023 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3017 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 878 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحدیث: 21831 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2845 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 4018 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 9269 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحدیث: 771 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 624 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاہره، رقم الحدیث: 543

810۔ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا کیا کرتے تھے اس وقت جب آپ ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 13 باب الجمع في السفر بين المغرب والعشاء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 390 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1055)

•••————•••————•••

استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة والمبالغة فيه بعد تحقق طلوع الفجر

مزدلفہ میں قربانی کے دن صبح کی نماز زیادہ اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے اور صبح صادق ہو جانے کے بعد اس بارے میں اہتمام کرنا چاہئے

811۔ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى صَلَاةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ: جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نمازوں کے مخصوص اوقات کے علاوہ کبھی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ دو نمازیں آپ اپنے اوقات کے علاوہ ادا کیا کرتے تھے۔ آپ مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا کیا کرتے تھے اور فجر کی نماز اس کے عام معمول کے وقت سے پہلے ادا کر لیتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 99 باب متى يصلي الفجر بجمع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 390 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1598)

•••————•••————•••

رقم الحديث: 811

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1289 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 5506 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 9301 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3038

استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة إلى منى في أواخر الليل قبل زحمة الناس، واستحباب المكث لغيرهم حتى يصلوا الصبح بمزدلفة

لوگوں کا ہجوم ہونے سے پہلے رات کے آخری حصے میں خواتین اور دیگر کمزور افراد کو مزدلفہ سے منیٰ پہلے بھیج دینا مستحب ہے اور دوسرے (یعنی عام افراد) کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ وہاں ٹھہرے رہیں یہاں تک کہ فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کریں

812 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ، فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً، فَأَذِنَ لَهَا؛ فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَأَقَمْنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا نَحْنُ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ؛ فَلَأَنْ أَكُوْنَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم نے مزدلفہ میں پڑاؤ کیا تو سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی کہ وہ لوگوں کا ہجوم ہونے سے پہلے روانہ ہوں گی ہم وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ صبح کے وقت ہم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' اگر میں بھی سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ لیتی تو میرے نزدیک یہ بات ہر خوشی سے زیادہ خوش کن ہوتی۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 98 باب من قدّم ضعفة أهله بليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 391 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1597)

813 حديث أَسْمَاءَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ،

عَنْ أَسْمَاءَ، أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ، فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ: لَا؛ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا؛ فَارْتَحَلْنَا، وَمَضَيْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ. يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ

✧✧ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ ان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: مزدلفہ کی رات انہوں نے مزدلفہ کے قریب پڑاؤ کیا وہاں انہوں نے نماز ادا کرنا شروع کر دی کچھ دیر وہ نماز ادا کرتی رہیں پھر انہوں نے دریافت کیا: اے میرے بیٹے! کیا چاند غروب ہو چکا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ وہ پھر کچھ دیر نماز ادا کرتی رہیں پھر انہوں نے دریافت کیا: میرے بیٹے! کیا چاند

غروب ہو چکا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: اب روانہ ہو جاؤ۔ ہم لوگ روانہ ہو گئے اور آ گئے یہاں تک کہ جب انہوں نے شیطانوں کو کنکریاں مارلیں تو پھر وہ واپس آ گئیں اور انہوں نے صبح کی نماز اپنے پڑاؤ میں ادا کی میں نے ان سے دریافت کیا: اے بزرگ خاتون! ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم نے اندھیرے میں نماز ادا کر لی ہے انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو اس کی اجازت دی ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 98 باب من قدم ضعفة أهله بليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 391 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 1595)

814 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں سے ایک تھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور گھر والوں کے ہمراہ مزدلفہ کی رات میں پہلے بھجوا دیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 98 باب من قدم ضعفة أهله بليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 392 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 1594)

815 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ، فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوْا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: أَرْخَصَ فِيْ أُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رقم الحديث: 813

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبری" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **935** اخرجہ ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1293** اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1939** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **3032** اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **3026** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **190** اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **3865** اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **2870** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبری" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحدیث: **4035** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبری" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/ **1994**ء، رقم الحدیث: **9291** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **2386** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر **1415**ھ، رقم الحدیث: **500** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/ **1983**ء، رقم الحدیث: **11260** اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی "مسندہ" طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: **463**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ (سالم بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو پہلے بھیج دیا کرتے تھے وہ لوگ مزدلفہ میں' مشعر حرام کے قریب وقوف کرتے تھے اور جوان کی گنجائش ہوتی تھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ پھر وہ امام کے وقوف کرنے سے پہلے اور اس کی روانگی سے پہلے واپس آ جایا کرتے تھے ان میں سے بعض حضرات فجر کی نماز کے وقت منیٰ آتے تھے اور بعض حضرات اس کے بعد آیا کرتے تھے اور جب وہ آ جاتے تھے تو شیطانوں کو کنکریاں مارا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے' ان لوگوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عطا کی ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 98 باب من قدم ضعفة أهله بليل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 392 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1592)

•••———•••———•••

رمي جمرة العقبة من بطن الوادي وتكون مكة عن يساره ويكبر مع كل حصاة

بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرنا جبکہ مکہ بائیں طرف ہو' ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہنا

816 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَمَى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ: وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ، هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ تو اوپری جانب سے کنکریاں مارتے ہیں' انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے۔ یہی' اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے' جس پر سورۃ البقرۃ نازل ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 135 باب رمي الجمار من بطن الوادي

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 392 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1660)

رقم الحديث: **816**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1296** اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **901** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **3070** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **3548** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3870** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **4076** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **4792** اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **111**

817۔ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَلسُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا اٰلُ عِمْرَانَ، وَالسُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَآءُ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ يَزِيدَ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ. حَتّٰى حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا، فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ: مِنْ هٰهُنَا، وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ، قَامَ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ اعمش بیان کرتے ہیں۔ میں نے حجاج کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا وہ سورت جس میں گائے کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ سورت جس میں خواتین کا ذکر کیا گیا ہے (یعنی اس کے نزدیک ان سورتوں کو سورۃ البقرۃ' سورۃ آل عمران' سورۃ النساء کہنا درست نہیں تھا) میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے بتایا: یزید نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں تھیں۔ انہوں نے وادی کے نشیب سے ایسا کیا تھا۔ جب وہ درخت کے پاس آئے تو چوڑائی کی سمت میں ہو گئے۔ وہاں سے انہوں نے سات کنکریاں پھینکیں۔ جن میں سے ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی اور یہ بتایا: یہ وہ جگہ ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے جہاں وہ ہستی کھڑی ہوئی تھی جن پر سورۃ البقرۃ نازل ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 138 باب يكبر مع كل حصاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 393 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1663)

•••———•••———•••

تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير

بال چھوٹے کروانے سے سر منڈوانا زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ بال چھوٹے کروانا جائز ہے

818۔ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ: حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر اپنا سر منڈوایا تھا۔

رقم الحديث: 808

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 4889 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2930 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 130 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 4114

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 127 باب الحلق والتقصير عند الإحلال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 393 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1639)

﴿819﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: وَالْمُقَصِّرِيْنَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: ''اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم کر'' لوگوں نے عرض کی: بال کٹوانے والوں کے لیے بھی دعا کریں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم کر''۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال کٹوانے والوں کے لیے بھی دعا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! (رحم کر) بال کٹوانے والوں پر بھی۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 127 باب الحلق والتقصير عند الإحلال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 394 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1640)

﴿820﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوْا: وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوْا: وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے۔ لوگوں نے عرض کی: بال کٹوانے والوں کے لیے بھی دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے۔ لوگوں نے عرض کی: بال کٹوانے والوں کے لیے بھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی یہی ارشاد فرمایا: اور پھر یہ دعا کی: بال کٹوانے والوں کی بھی (مغفرت کردے)۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 127 باب الحلق والتقصير عند الإحلال

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 394 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1641)

بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، والابتداء في الحلق بالجانب الأيمن من رأس المحلوق

رقم الحديث: 819

اخرجه ابویعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 2476 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمه الکبیر'' طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 3509 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 13618

اس بات کا بیان کہ قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ آدمی پہلے رمی کرے پھر قربانی کرے پھر منڈوائے اور سر منڈواتے ہوئے منڈوانے والے کے سر کے دائیں طرف کو پہلے ...

﴿821﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا حلق رَأْسَهُ، كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخذ من شعره

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال صاف کروائے تو ... سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک حاصل کیے۔

أخرجه البخاري في: 4 كتاب الوضوء: 33 باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 394 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز) رقم الحديث: 169

•••——•••——•••

من حلق قبل النحر أو نحر قبل الرمي

جو شخص قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالے یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر ...

﴿822﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ، فَجَاءَ ... لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، فَقَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ ... ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ...

رقم الحديث: 822

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطأ" طبع دار احياء التراث العربي تحقيق فؤاد عبدالباقي ... 941 ... السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2014 اخرجه ابو عيسى الترمذي ... التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 916 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه ... 6484 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1907 ... بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ 1970ء رقم الحديث: 2749 ... البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة بيروت لبنان 1414ھ 1993ء رقم الحديث: 3877 ... "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2285 اخرجه ابو ... في "معجمه ..." والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 12482 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار ... 1404ھ 1984ء رقم الحديث: 544 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي ... رقم الحديث: 14964

تاکہ لوگ آپ سے (حج کے) مسائل دریافت کرسکیں۔ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی مجھے نہیں پتہ تھا میں نے قربانی سے پہلے ہی سر منڈوا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' کوئی حرج نہیں ہے' تم اب قربانی کرلو' ایک اور شخص حاضر ہوا اور عرض کی' مجھے معلوم نہیں تھا' میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔ (حضرت عبداللہ کہتے ہیں) غرضیکہ اس دن نبی اکرم ﷺ سے (جس بھی رکن) کے مقدم یا مؤخر ہونے کی بابت دریافت کیا گیا' آپ ﷺ نے یہی فرمایا اب کرلو' کوئی حرج نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 23 باب الفتيا وهو واقف على الدابة وغيرها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 395 (جہانگیری صحیح بخاری' مطبوعہ شبیر برادرز' رقم الحدیث:83)

﴿823﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ، فَقَالَ: لاَ حَرَجَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں قربانی کرنے' سر منڈوانے' کنکریاں مارنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اس میں کوئی کام پہلے ہو گیا یا بعد میں ہو گیا' تو آپ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 130 باب إذا رمي بعدما أمسى أو حلق قبل أن يذبح ناسيا أو جاهلا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 395 (جہانگیری صحیح بخاری' مطبوعہ شبیر برادرز' رقم الحدیث:1647)

•••———•••———•••

استحباب طواف الإفاضة يوم النحر

قربانی کے دن طواف افاضہ کرنا مستحب ہے

﴿824﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ: بِمِنًى قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ: بِالأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

✧✧ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' آپ مجھے ایک چیز کے بارے

رقم الحديث: 824

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411هـ/ 1991ء، رقم الحديث: 3917 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، 1404هـ 1984ء، رقم الحديث: 4053 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 11994 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414هـ/1994ء، رقم الحديث: 9222

میں بتائیں جو آپ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یاد ہو کہ آپ نے ترویہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: منیٰ میں، میں نے دریافت کیا: آپ نے روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ابطح میں۔ پھر انہوں نے فرمایا: تم ویسے ہی کرو جیسے تمہارے امراء کرتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 83 باب أين يصلي الظهر يوم التروية

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 395 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1570)

•••————•••————•••

استحباب النزول بالمحصب يوم النفر والصلاة به

روانگی کے دن وادی محصب میں پڑاؤ کرنا اور وہاں نماز ادا کرنا مستحب ہے

﴿825﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِه. تَعْنِي بِالْأَبْطَحِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یہ (یعنی ابطح) صرف ایک جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا کیونکہ وہاں سے روانہ ہونا آسان ہوتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 35 كتاب الحج: 147 باب المحصب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 396 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1676)

﴿826﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وادی محصب میں پڑاؤ کرنا کوئی (شرعی) چیز نہیں ہے۔ یہ صرف پڑاؤ کا ایک مقام ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 147 باب المحصب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 396 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1677)

﴿827﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى: نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي ذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ، أَنْ لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رقم الحديث : 825

أخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2008

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اگلے دن ارشاد فرمایا: آپ اس وقت منیٰ میں موجود تھے' کل ہم بنو کنانہ کے خیف میں پڑاؤ کریں گے یہاں انہوں نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں' اس سے مراد محصب ہے اس کی وجہ یہ ہے' قبیلہ قریش اور قبیلہ کنانہ نے بنو ہاشم کیخلاف اور بنو عبدالمطلب کے خلاف یہ حلف اٹھایا تھا کہ وہ ان کے ساتھ شادیاں نہیں کریں گے اور خرید وفروخت نہیں کریں گے اس وقت تک جب تک یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے نہیں کر دیتے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 45 باب نزول النبي صلى الله عليه وسلم مكة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 396 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1513)

•••———•••———•••

وجوب المبيت بمنى ليالي أيام التشريق والترخيص في تركه لأهل السقاية

ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا واجب ہے

البتہ پانی پلانے والوں کیلئے ایسا نہ کرنے کی اجازت ہے

828 حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ وہ منیٰ میں بسر کی جانیوالی راتیں مکہ میں بسر کریں' کیونکہ انہوں نے لوگوں کو پانی پلانا ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عطا کر دی۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 75 باب سقاية الحاج

رقم الحديث: 828

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1315** اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دار الفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1959** اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه"، طبع دار الفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **3065** اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دار الكتاب العربى، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **1943** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحديث: **4691** اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3889** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **2957** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **4177** ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودى عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **9473**

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 397 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1553)

•••————•••————•••

في الصدقة بلحوم الهدي وجلودها وجلالها

قربانی کے جانوروں کا گوشت‘ ان کی کھال اور ان کے جھول صدقہ کرنا چاہئے

﴿829﴾ حديث عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْمَ عَلى بُدْنِه، وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلالَهَا وَلا يُعْطِيَ فِيْ جِزَارَتِهَا شَيْئًا

◇◇ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت کی: وہ قربانی کے جانوروں کی نگرانی کریں اور قربانی کے تمام جانوروں کا گوشت‘ ان پر موجود کپڑا تقسیم کردیں اور ان میں سے کوئی بھی چیز معاوضہ کے طور پر ادا نہ کی جائے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 121 باب يتصدق بجلود الهدى

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 397 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1630)

•••————•••————•••

نحر البُدن قياما مقيدة

اونٹ کو باندھ کر کھڑا کر کے نحر کیا جائے گا

﴿830﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(أَنَّهُ) أَتى عَلى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◇◇ (زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں‘ انہوں) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا‘ وہ ایک شخص کے پاس آئے۔ وہ شخص اپنے قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر اسے قربان کرنے لگا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے کھڑا کر کے باندھ کر (قربان کرو یہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 118 باب نحر الإبل مقيدة

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 397 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1627)

•••————•••————•••

استحباب بعث الهدي إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه، واستحباب تقليده وفتل القلائد، وأن باعثه لا يصير محرما ولا يحرم عليه شيء بذلك

(جو شخص) خود حرم تک نہ جانا چاہتا ہو اس کیلئے قربانی کا جانور بھیجنا مستحب ہے اور ایسے جانور کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالنا بھی مستحب ہے البتہ اسے بھیجنے والا شخص حالت احرام والے شخص کے مانند نہیں ہوگا اور اس کیلئے کوئی چیز حرام نہیں ہوگی

﴿831﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا؛ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے اپنے ہاتھ سے ہار تیار کئے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہنائے۔ پھر انہیں داغ لگایا اور انہیں قربانی کے لیے روانہ کر دیا اور آپ نے اپنے اوپر کسی بھی ایسی چیز کو حرام قرار نہیں دیا جو آپ کے لیے حلال تھی۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 106 باب من أشعر وقلد بذي الحليفة ثم أحرم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 397 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1609)

﴿832﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا

أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ، إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؛ أَنَا فَتَلْتُ قَلائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ

✧✧ (عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں:) زیاد بن ابوسفیان نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان فرمائی ہے' جو شخص قربانی کا جانور روانہ کرے گا اس شخص کے لیے وہ تمام چیزیں حرام ہوں گی جو حج کرنے والے شخص کے لیے حرام ہوتی ہیں اور اس وقت تک حرام رہیں گی جب تک اس کا قربانی کا جانور قربان نہیں ہو جاتا تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو کہا ہے کہ ویسا نہیں ہے' میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے

رقم الحديث : 831

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1757 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2789 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3059 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24130 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت ، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 4009 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 3758

لیے بار تیار کیے اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ذریعے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جانوروں کو وہ ہار اپنے ہاتھوں کے ذریعے پہنائے پھر آپ نے میرے والد کے ہمراہ ان جانوروں کو بھجوا دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے لیے ایسی کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال قرار دیا تھا یہاں تک کہ قربانی کے ان جانوروں کو قربان کر دیا گیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 109 باب من قلد القلائد بيده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 398 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1613)

•••————•••————•••

جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج إليها

جس شخص کو اس کی ضرورت ہو وہ قربانی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے

833 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوْقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا جانور ساتھ لے کر جا رہا تھا۔

رقم الحديث: 833

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1323 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1760 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 911 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب، شام، 1406ھ، 1986، رقم الحديث: 2799 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3103 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 842 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987، رقم الحديث: 1913 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 7447 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993، رقم الحديث: 4014 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/ 1970، رقم الحديث: 2662 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991، رقم الحديث: 3781 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب، 1414ھ/1994، رقم الحديث: 9984 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ، 1984، رقم الحديث: 2869 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1981 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 1003 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989، رقم الحديث: 772 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988، رقم الحديث: 1411 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان، 1410ھ، 1990، رقم الحديث: 929

آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے تیسری یا شاید دوسری مرتبہ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ تم پر افسوس ہے۔

أخرجه البخاري في: كتاب الحج: 103 باب ركوب البدن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 398 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1604)

834 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَى رَجُلاً يَسُوْقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا ثَلَاثًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کا جانور ساتھ لے کر جا رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 103 باب ركوب البدن

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 399 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1605)

•••————•••————•••

وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض

طواف رخصت کرنا واجب ہے البتہ حائضہ عورت کو اس کی رخصت ہے

835 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' لوگوں کو یہ ہدایت کی گئی تھی۔ کہ ان کا سب سے آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے' البتہ حیض والی عورتوں کو اس میں رخصت دی گئی تھی۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 144 باب طواف الوداع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 399 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1668)

836 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا: بَلَى؛ قَالَ: فَاخْرُجِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' سیدہ صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا تو نبی اکرم

ﷺ نے فرمایا' لگتا ہے ان کی وجہ سے رُکنا پڑے گا (پھر آپ ﷺ نے خود ہی دریافت کیا) کیا انہوں نے تمہارے ہمراہ طواف زیارت نہیں کیا تھا؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اب وہ بھی روانہ ہوسکتی ہے۔

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 399 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 322)

○ 837 ○ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ ، فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ؛ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْفِرِي

❖❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: روانگی کی رات سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا۔ انہوں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ میری وجہ سے آپ لوگوں کو رکنا پڑے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نالائق نے قربانی کے دن طواف نہیں کر لیا تھا؟ عرض کی گئی جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو جاؤ۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 151 باب الإدلاج من المحصب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 399 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1682)

•••————•••————•••

استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها

حاجی یا کسی دوسرے شخص کیلئے خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا' اس میں نماز پڑھنا اور اس کے تمام کناروں میں دعا مانگنا مستحب ہے

○ 838 ○ حديث بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ،

رقم الحديث : 836

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2003 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 943 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 391 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3073 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 926 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 24147 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3902 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4186 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9531 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11867 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره طبع اول 1412ھ 1991ء رقم الحديث: 685 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب طبع اول 1409ھ رقم الحديث: 13175 أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 27 باب المرأة تحيض بعد الإفاضة

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالاً حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَّسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَّمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَّرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ (بھی خانہ کعبہ میں داخل ہوئے) خانہ کعبہ کے دروازے کو بند کردیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر اس میں ٹھہرے (بعد میں) جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے تو میں نے ان سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو اپنے بائیں طرف کیا۔ دوسرے ستون کو اپنے دائیں طرف رکھا اور تین ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کی جانب تھے۔(اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی) (راوی بیان کرتے ہیں) ان دنوں خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 96 باب الصلاة بين السواري في غير جماعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 400 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 483)

839 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قِبَلِ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: هٰذِهِ الْقِبْلَةُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تمام کونوں میں دعا کی اور نماز ادا نہ کی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے باہر آگئے۔ باہر آنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف

رقم الحديث : 839

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: **1234** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **2930** اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: **4641** اخرجہ ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحدیث: **3809** اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری، فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحدیث: **2760** اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/**1991**ء، اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، **1411**ھ/**1991**ء، رقم الحدیث: **3911** ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبریٰ' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحدیث: **9109** اخرجہ ابویعلی الموصلی فی ''مسندہ'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحدیث: **5627** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الصغیر'' طبع المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت، لبنان/عمان، **1405**ھ **1985**ء، رقم الحدیث: **616** اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی ''معجمہ الکبیر'' طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحدیث: **13630**

رخ کر کے دو رکعات ادا کی اور ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 30 باب قول الله تعالى (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 400 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:389)

﴿840﴾ حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى،

قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ: لاَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی۔ آپ کے ہمراہ ایک صاحب تھے جو آپ کو لوگوں سے بچا رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 53 باب من لم يدخل الكعبة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 401 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1523)

•••———•••———•••

نقض الكعبة وبنائها

خانہ کعبہ کو توڑنا اور اس کی تعمیرِ نو کرنا

﴿841﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلاَ حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلَتْ لَهُ خَلْفًا

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر تمہاری قوم زمانۂ کفر کے قریب نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کو ڈھا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے مطابق تعمیر کرتا کیونکہ قریش نے اس کی تعمیر میں کمی کر دی تھی میں اس کے پیچھے کی طرف بھی ایک دروازہ بناتا۔

(ہشام بیان کرتے ہیں' روایت میں لفظ ''خلف'' سے مراد دروازہ ہے۔)

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 42 باب فضل مكة وبنيانها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 401 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1508)

رقم الحديث: 840

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1902 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2990

﴿842﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (هُوَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا): لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا علم ہے؟ جب تمہاری قوم نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی تو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر سے کم تعمیر کی تھی میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہاری قوم زمانۂ کفر سے قریب نہ ہوتی تو میں ایسا ضرور کرتا۔

حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: اگر یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے تو میرا یہ خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے ساتھ والے دوارکان کا استلام اسی لئے ترک کرتے تھے کیونکہ وہ بیت اللہ کا حصہ ہے اور بیت اللہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر نہیں کیا گیا۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 42 باب فضل مكة وبنيانها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 401 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1506)

•••———•••———•••

رقم الحديث : 842

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1333 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 2900 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی ''الموطا'' طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 807 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحديث: 24871 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3815 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع المكتب الاسلامی بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2726 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبری'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 3883 ذكره ابوبكر البيهقی فی ''سننه الكبری'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 9025 اخرجه ابويعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 4363 اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی ''مسنده'' طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 1693

جدر الكعبة وبابها

خانہ کعبہ کی دیواریں اور اس کا دروازہ

843 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمِ النَّفَقَةُ قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ: فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ بیت اللہ کا حصہ ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے عرض کی: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے اسے بیت اللہ میں شامل کیوں نہیں کیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری قوم کے پاس خرچ کے پیسے کم ہو گئے تو اس لئے انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ میں نے عرض کی: اس کے دروازے کو بلند کیوں کیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قوم کے لوگوں نے ایسا اس لئے کیا تاکہ وہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی اور مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ ان کے دل اس بات کا انکار کریں گے تو میں اس حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر لیتا اور اس کے دروازے کو زمین کے ساتھ ملا دیتا۔

أخرجه البخاري في: 30 كتاب الحج: 42 باب فضل مكة وبنيانها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 402 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1507)

•••———•••———•••

الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما أو للموت

زمانے، بڑھاپے یا اس کی مانند کوئی اور چیز، یا موت کی وجہ سے، حج کرنے سے عاجز ہو جانے والے شخص کی طرف سے حج کرنا

844 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

رقم الحديث 843

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1869 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1333 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ 1984ء رقم الحديث: 4627 اخرجه ابوجعفر الطحاوي في "شرح معاني الآثار" طبع دارالكتب العلميه بيروت الطبعة الاولى 1399ھ رقم الحديث: 3573

قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ تِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ؛ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون آئی حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کیا وہ خاتون حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔اس خاتون نے عرض کی اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے وہ میرے والد پر بھی فرض ہو گیا ہے لیکن وہ عمر رسیدہ بزرگ آدمی ہیں اور سواری پر صحیح طرح بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ ہاں (راوی بیان کرتے ہیں) یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 1 باب وجوب الحج وفضله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 402 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1442)

﴿845﴾ حديث الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ،

قَالَ: جَاءَ تِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ

✧✧ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں' خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون حجۃ الوداع کے موقع پر آئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے وہ میرے والد پر فرض ہوا جو عمر رسیدہ ہیں اور سواری پر سیدھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔تو اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں تو کیا وہ ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 23 باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 403 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1755)

فرض الحج مرّة في العمر

زندگی میں ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے

﴿846﴾ حديث أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ

وَاخْتِلافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس معاملے کو میں چھوڑ دوں تم مجھے اسی حالت میں رہنے دیا کرو۔ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں تو اس سے اجتناب کیا کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی گنجائش کے مطابق اسے بجالایا کرو۔

أخرجه البخاري في: 96 كتاب الاعتصام: 2 باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 403 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر ... ث:6858)

•••———•••———•••

سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره

حج یا اس کے علاوہ کسی بھی سفر کیلئے عورت اپنے محرم کے ساتھ سفر کرے گی

﴿847﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلاَثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی عورت صرف اپنے محرم کے ہمراہ ہی تین دن سے زیادہ کا سفر کرسکتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 4 باب في كم يقصر الصلاة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 404 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1037)

﴿848﴾ حديث أَبِي سَعِيدٍ،

قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي: أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي،

رقم الحديث846:
اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1337 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 7361 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت، لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 18 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8003 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 6017 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6305 اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 60 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی بيروت، قاهره رقم الحديث: 1125

وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے 4 باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں جو مجھے بہت اچھی لگیں وہ یہ ہیں: کوئی خاتون 2 دن سے زیادہ لمبا سفر اس طرح نہ کرے کہ اس کا شوہر یا کوئی محرم اس کے ساتھ نہ ہوں' تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر نہیں کیا جائے گا۔ مسجد حرام' میری مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 26 باب حج النساء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 404 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1765)

﴿849﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَّيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن اور رات کی مسافت جتنا ایسا سفر کرے جس میں اس کے ہمراہ کوئی محرم موجود نہ ہو۔

أخرجه البخاري في: 18 كتاب تقصير الصلاة: 4 باب في كم يقصر الصلاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 404 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1038)

﴿850﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلاَ تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ: اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی مرد کسی تنہا عورت کے پاس نہ جائے اور جو بھی عورت سفر پر جائے اس کے ساتھ اس کا محرم ہونا چاہیے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا نام فلاں جنگ کے بارے میں نوٹ کیا گیا ہے۔ جب کہ میری بیوی حج کے لئے روانہ ہو رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

أخرجه البخاري في: 56 كتاب الجهاد: 14 باب من اكتتب في جيش فخرجت امرأته حاجة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 405 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2844)

•••———•••———•••

ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره

جب کوئی شخص حج کے سفر سے یا کسی اور سفر سے واپس آئے تو وہ کیا دعا پڑھے

﴿851﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوے، حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے تھے تو آپ ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر پڑھا کرتے تھے۔ پھر یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہی ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے تنہا تمام دشمنوں کو پسپا کردیا''۔

أخرجه البخاري في: 80 كتاب الدعوات: 52 باب الدعاء إذا أراد سفرًا أو رجع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 405 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6022)

•••———•••———•••

التعريس بذى الحليفة والصلاة بها إذا صدر من الحج أو العمرة

حج اور عمرے سے واپسی پر ذوالحلیفہ میں رات بسر کرنا اور وہاں نماز ادا کرنا

﴿852﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور وہاں نماز ادا کی۔

رقم الحديث: 852

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة بيروت لبنان 1414ھ/ 1993ء رقم الحديث: 907 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1257 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2044 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 4819 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4245

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 14 باب حدثنا عبد الله بن يوسف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 405 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1459)

853 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ، قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَة (قَالَ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ، أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ): وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخّٰى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ، يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ، بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِّنْ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ کو خواب دکھایا گیا یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ ذوالحلیفہ میں وادی کے درمیان رات کے وقت پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔ آپ سے کہا گیا: آپ اس وقت مبارک جگہ پر ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سالم نے اہتمام کے ساتھ اس جگہ ہمارے اونٹ بندھوائے تھے۔ جہاں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ باندھا کرتے تھے اور وہ بھی اہتمام کے ساتھ اس جگہ کو تلاش کیا کرتے تھے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا تھا۔ یہ وہ جگہ ہے جو بطن وادی میں مسجد سے نیچے ہے اور بطن وادی اور راستے کے درمیان میں ہے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 16 باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العقيق واد مبارك

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 406 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1462)

•••———•••———•••

لا يحج البيت مشرك ولا يطوف بالبيت عريان وبيان يوم الحج الأكبر

کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کرسکتا اور کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکتا نیز حج اکبر کے دن کا بیان

854 حديث أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: 853

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1346** اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر رقم الحديث: **6205** اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، **1390**ھ/**1970**ء، رقم الحديث: **2616** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **10047**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ، فِي رَهْطٍ، يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حجۃ الوداع سے پہلے جس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حج مقرر کیا تھا اس حج کے موقع پر قربانی کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیگر افراد کے ہمراہ بھیجا تاکہ وہ لوگوں میں اعلان کردیں کہ اس برس کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا اور کوئی عریاں شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

اخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 67 باب لا يطوف بالبيت عريان ولا يحج مشرك

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 406 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 1543)

•••———•••———•••

في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة

حج وعمرہ اور عرفہ کے دن کی فضیلت

﴿855﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

رقم الحديث : 855

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1349 اخرجه ابوعيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 933 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986، رقم الحديث: 2629 اخرجه ابوعبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2888 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "موطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 767 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ه، 1987، رقم الحديث: 1765 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 9949 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993، رقم الحديث: 3696 اخرجه ابوبكر بن خزيمه النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970، رقم الحديث: 2513 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991، رقم الحديث: 3608 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994، رقم الحديث: 8506 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه/1984، رقم الحديث: 6657 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ه، رقم الحديث: 905 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2423 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 1002

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' ایک عمرہ' دوسرے عمرہ تک (درمیان میں ہو والے تمام گناہوں کا کفارہ ہے) اور ''مبرور حج'' کا بدلہ صرف جنت ہے۔

أخرجه البخاري في: 26 كتاب العمرة: 1 باب وجوب العمرة وفضلها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 407 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1683)

856 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَ أُمُّهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بیت کا حج کرے اور دوران رفث اور فسق نہ کرے تو یوں واپس جاتا ہے کہ جیسے اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 27 كتاب المحصر: 9 باب قول الله تعالى (فلا رفث)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 407 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1723)

•••———•••———•••

النزول بمكة للحاج وتوريث دورها

حاجی شخص کا مکہ میں پڑاؤ کرنا اور یہاں کے گھروں کی وراثت کا حکم

857 حديث أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ،

أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ وَّكَانَ عَ وَّرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ كَافِ

✧✧ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مکہ مکرمہ میں اپنے کون گھر میں پڑاؤ کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا عقیل نے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں' جناب

رقم الحديث: 857

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1351 اخرجه ابو عب القزوینی فی ''سننه''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2730 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحہ'' طبع موسسه الر بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 5149 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی ''المستدرک'' طبع دارالکتب العلمیه، بیر لبنان، 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 4178 اخرجه ابوالحسن الدارقطنی فی ''سننه'' طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' 1966ء / 36 رقم الحدیث: 239 ذکرہ ابوبکر بیہقی فی ''سننه الکبریٰ' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء الحدیث: 10960 اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء الحدیث: 4255 اخرجه ابوجعفر الطحاوی فی ''شرح معانی الآثار'' طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' الطبعة الاولیٰ' 1399ھ الحدیث: 5240

جناب ابوطالب کے وارث بنے تھے ان کے ہمراہ جناب طالب بھی وارث بنے تھے لیکن حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے وارث نہیں بنے تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے جبکہ عقیل اور طالب کافر تھے۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب الحج: 44 باب توريث دور مكة وبيعها وشرائها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 407 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1511)

•••———•••———•••

جواز الإقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج والعمرة ثلاثة أيام بلا زيادة

باہر سے آئے ہوئے شخص کیلئے حج اور عمرے سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن تک قیام کرنا جائز ہے اس میں اضافہ نہیں ہونا چاہئے

858 حديث العَلاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثٌ لِّلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ

حضرت العلاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مہاجر شخص طواف صدر کے بعد تین دن تک یہاں رہ سکتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 63 كتاب مناقب الأنصار: 47 باب إقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 408 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 3718)

•••———•••———•••

تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد على الدوام

مکہ مکرمہ کا حرم ہونا اور یہاں شکار کرنے' یہاں کی گھاس توڑنے یا درخت کاٹنے' کسی چیز کو اٹھانے کا حرام ہونا ہمیشہ کیلئے ہے البتہ (اعلان کرنے والا شخص گری ہوئی چیز کو اٹھا سکتا ہے)

859 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ: لاَ هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا، فَإِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلاَ يُخْتَلٰى خَلاَهَا

قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ

قَالَ: قَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: اب ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں جب تم سے جنگ میں شرکت کے لیے آنے کا کہا جائے تو تم روانہ ہو جاؤ! یہ وہ شہر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس دن حرمت والا قرار دیا تھا جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمت کی وجہ سے قیامت کے دن تک قابل احترام رہے گا اس میں جنگ کرنا مجھ سے پہلے کسی کے لیے جائز نہیں ہوا۔ اور میرے لیے بھی دن کے ایک حصے میں جائز ہوا ہے اب یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمت کی وجہ سے قیامت تک قابل احترام رہے گا یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا۔ البتہ مالک تک پہنچانے کے لیے ایسا کیا جا سکتا ہے اور یہاں کی گھاس کو کاٹا نہیں جائے گا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ اذخر (کاٹنے کی اجازت دیجئے) کیونکہ یہ یہاں کے سناروں اور گھروں کے استعمال میں آتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذخر (کاٹنے کی اجازت ہے)

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 10 باب لا يحل القتال بمكة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 408 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1737)

860 حديث أَبِي شُرَيْحٍ،

أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْاَمِيْرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ؛ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا، فَقُوْلُوْا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُوْلِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا شُرَيْحٍ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

✧✧ جب' عمرو بن سعید' مکہ مکرمہ پر حملہ کے لیے لشکر بھیجنے لگا تو حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے امیر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ کے سامنے نبی اکرم ﷺ کا وہ فرمان بیان کروں جو آپ نے فتح مکہ سے اگلے دن ارشاد فرمایا تھا جسے میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے' اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا اس لیے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مکہ میں خون بہائے یہاں کے کسی درخت کو کاٹے اگر کوئی شخص یہ دلیل دینے کی کوشش کرے' اللہ کے رسول نے بھی یہاں جنگ کی تھی تو تم اسے یہ جواب دینا کہ اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی اس نے تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دی اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے دن کے ایک مخصوص حصے میں اس کی اجازت دی تھی لہٰذا اب اس کے احترام کا حکم کل کی مانند واپس آ گیا ہے' ہر موجود شخص غیر موجود شخص تک یہ حکم پہنچا

دے۔" (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت ابوشریح نے یہ واقعہ اپنے شاگردوں کو سنایا) تو کسی نے دریافت کیا عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا؟ تو وہ بولے: اس نے جواباً کہا: اے ابوشریح! مجھے تم سے زیادہ پتہ ہے حرم کسی گناہ گار، مفرور قاتل اور مفرور مجرم کو پناہ نہیں دیتا۔

أخرجه البخاري في: 3 كتاب العلم: 37 باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 409 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 104)

861 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُفْدٰى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَادَ أَبُوْ شَاهٍ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اكْتُبُوْا لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوْا لِأَبِي شَاهٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ کے رسول نے مکہ کو فتح کیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ میں ہاتھیوں کو داخل نہیں ہونے دیا اپنے رسول اور اہل ایمان کو اس کے اوپر قبضہ دے دیا ہے۔ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے حلال نہیں تھا اور میرے لئے بھی دن کے ایک مخصوص حصے کے لئے حلال ہوا ہے اور میرے بعد بھی یہ حلال نہیں ہوگا یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جا سکتا یہاں کے کانٹے وغیرہ توڑے نہیں جا سکتے یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جا سکتا البتہ اعلان کرنیوالا اٹھا سکتا ہے اور جس شخص کا کوئی فرد قتل ہو جائے اسے ایک بات کا اختیار ہے وہ یا تو دیت لے یا پھر قصاص لے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ اذخر (نامی گھاس) کی اجازت دیجئے کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں میں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔

ابوشاہ نامی شخص، جو یمن سے تعلق رکھتے تھے وہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ احکام مجھے لکھوا دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ

رقم الحديث: 860

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1354 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 809 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 2876 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16420 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 484 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 13152 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/1991ء رقم الحديث: 3859

نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ کر دے دو۔

أخرجه البخاري في: 45 كتاب اللقطة: 7 باب كيف تعرّف لقطة أهل مكة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 410 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:2302)

•••———•••———•••

جواز دخول مكة بغير إحرام

احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا جائز ہے

862 حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے برس مکہ میں داخل ہوئے۔ تو اس وقت آپ کے سر پر ''خود'' تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آ کر عرض کی: ابن خطل کعبے کے پردے میں چھپا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: اسے قتل کر دو۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 18 باب دخول الحرم ومكة بغير إحرام

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 411 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1749)

•••———•••———•••

فضل المدينة ودعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها

مدینہ منورہ کی فضیلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میں برکت کی دعا کرنا اور اس کے حرم ہونے کا بیان اور وہاں کے شکار اور درخت کا قابلِ احترام ہونا اور اس کے حرم کی حدود کا بیان

رقم الحديث: 862

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1357 اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی ''سننہ'' طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2685 اخرجہ ابو عیسی الترمذی فی ''جامعہ''، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1693 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننہ'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحدیث: 2868 اخرجہ ابوعبداللہ الاصبحی فی ''الموطا'' طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 946

﴿863﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا، فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا، مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ' بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور اس کے لئے دعا کی تھی' میں مدینہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں اس کے لئے اس کے مد اور صاع میں برکت کی وہی دعا کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 34 كتاب البيوع: 53 باب بركة صاع النبي صلى الله عليه وسلم ومدهم
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 411 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2022)

﴿864﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ أَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتّٰى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ، وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوْا، وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری خدمت کرنے کے لیے کوئی لڑکا دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر اپنے ساتھ لے کر گئے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا رہا جہاں بھی آپ پڑاؤ کرتے تھے میں نے آپ کو بکثرت یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ تعالیٰ! میں، شدید غم، دکھ، عاجز ہو جانے، سستی، کنجوسی، بزدلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلسل خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس آ رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کو اختیار کیا (یعنی ان کے ساتھ شادی کر لی) مجھے اچھی طرح یاد ہے آپ نے اپنے پیچھے ان کے لیے اپنی عباء (راوی کو شک ہے یا شاید) چادر کے ذریعے پردہ کیا اور انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا جب ہم صہباء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ''حیس'' تیار کروایا اسے ایک دستر خوان پر رکھا گیا پھر آپ نے مجھے بھیجا میں لوگوں کو بلا کر لے آیا۔ ان سب نے اسے کھایا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی (کا ولیمہ) تھا پھر آپ روانہ ہوئے جب آپ کو ''اُحد'' پہاڑ نظر آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جب آپ کو مدینہ منورہ نظر آیا تو آپ نے دعا کی:

''اے اللہ تعالیٰ! اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان جو جگہ ہے میں اسے اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اے اللہ تعالیٰ! یہاں کے رہنے والوں کے ''مد'' اور صاع میں برکت عطا فرما۔''

أخرجه البخاري في: 70 كتاب الأطعمة: 28 باب الحيس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 411 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:5109)

865 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لأَنَسٍ أَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ: نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلٰى كَذَا، لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

قَالَ عَاصِمٌ: فَأَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ، أَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا

عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو ''حرم'' قرار دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہاں سے لے کر وہاں تک۔ اس کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے گا اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہوگی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔

عاصم بیان کرتے ہیں: موسیٰ ابن انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا: جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے۔

أخرجه البخاري في: 96 كتاب الاعتصام: 6 باب إثم من اوى محدثا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 413 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:6876)

866 حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! ان لوگوں کے پیمانوں میں اور ان لوگوں کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

راوی بیان کرتے ہیں' ان لوگوں سے مراد اہل مدینہ ہیں۔

رقم الحديث : 866

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1368 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی ''الموطا'' طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 1567 اخرجه ابومحمد الدارمی فی ''سننه'' طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 2575 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3745 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الكبری'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 4269

أخرجه البخاري في: 34 كتاب البيوع: 53 باب بركة صاع النبي ومدهم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 413 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 2023)

867 حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تو نے مکہ میں جتنی برکت رکھی ہے مدینہ منورہ میں اس سے دوگنی برکت کردے۔

أخرجه البخاري في: 29 كتاب فضائل المدينة: 10 باب المدينة تنفي الخبث

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 413 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1786)

868 حديث عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

خَطَبَ عَلَى مِنْبَرٍ مِّنْ اٰجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيْهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ، وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيْهَا: أَسْنَانُ الْإِبِلِ؛ وَإِذَا فِيْهَا: الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا؛ وَإِذَا فِيْهِ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا؛ وَإِذَا فِيْهَا: مَنْ وَّالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اینٹوں سے بنے ہوئے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہا۔ آپ نے ایک تلوار لٹکائی ہوئی تھی اس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کو پڑھا جاتا ہو صرف اللہ کی کتاب ہے یا پھر یہ صحیفہ ہے۔ پھر انہوں نے اسے کھولا تو اس میں (دیت کے) اونٹوں کی عمروں کے احکام تھے اور اس میں یہ حکم موجود تھا کہ مدینہ منورہ "عیر" سے لے کر فلاں جگہ تک حرم ہے، جو کوئی اس میں نئی چیز ایجاد کرے گا' اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس پر لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور اس میں یہ تحریر تھا: مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کا ایک عام فرد بھی اسے پورا کرنے کی کوشش کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اور اس میں یہ

رقم الحديث: **867**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1369** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **12475** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ه/**1984**ء، رقم الحديث: **3578** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين، قاهره، مصر، **1415**ه، رقم الحديث: **8040**

تحریر تھا: جو شخص اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی دوسرے کی طرف خود کو منسوب کرے گا تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

أخرجه البخاري في: 96 كتاب الاعتصام: 5 باب ما يكره من التعمق والتنازع في العلم والغلو في الدين والبدع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 413 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6870)

﴿869﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر میں مدینہ منورہ میں کسی ہرن کو دیکھوں کہ وہ چر رہا ہو تو بھی میں اسے ڈراؤں گا نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس (شہر مدینہ منورہ میں) کہ دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ حرم ہے۔

•••———•••———•••

الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها

مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنے کی ترغیب اور یہاں کی آزمائش پر صبر کرنے (کی ترغیب)

﴿870﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! مدینہ منورہ کو ہمارے نزدیک اسی طرح محبوب کر دے جیسے تو نے مکہ کو ہمارے نزدیک محبوب کیا تھا یا اس سے بھی زیادہ کر دے اور یہاں کے بخار کو جحفہ منتقل کر دے۔ اے اللہ! ہمارے مد اور ہمارے صاع میں برکت عطا فرما۔

أخرجه البخاري في: 80 كتاب الدعوات: 43 باب الدعاء برفع الوباء والوجع

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 415 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6011)

صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها

مدینہ منورہ کا طاعون اور دجال کے داخل ہونے سے محفوظ ہونا

رقم الحديث: 1774

أخرجه البخاري في: 29 كتاب فضائل المدينة: 4 باب لابتي المدينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 414 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1774)

﴿871﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلاَئِكَةٌ لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلاَ الدَّجَّالُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے ہر راستے پر فرشتے موجود ہیں۔ اس شہر میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتے۔

أخرجه البخاري في: 29 كتاب فضائل المدينة: 9 باب لا يدخل الدجال المدينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 415 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1781)

•••———•••———•••

المدينة تنفي شرارها

مدینہ منورہ برے لوگوں کو باہر نکال دیتا ہے

﴿872﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى، يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسی بستی (کی طرف ہجرت کی) ہدایت کی گئی ہے جو تمام بستیوں کو نگل لے گی۔ لوگ اسے ''یثرب'' کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے جو کچھ لوگوں کو یوں باہر نکال دے گا

رقم الحديث: 871

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1379 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی ''الموطا'' طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 1582 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 7233 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 7526

رقم الحديث: 872: اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1382 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی ''الموطا'' طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث: 1571 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 7231 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3723 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه الکبری'' طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 4261 اخرجه ابویعلی الموصلی فی ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 6374 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی ''مسنده'' طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاهره، رقم الحدیث: 1152 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی ''مصنفه'' طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی)، 1403ھ، رقم الحدیث: 17165

جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو باہر نکال دیتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 29 كتاب فضائل المدينة: 2 باب فضل المدينة وأنها تنفي الناس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 415 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1772)

873 حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى؛ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى؛ فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اس دیہاتی کو مدینہ منورہ میں بخار ہو گیا۔ وہ دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے انکار کیا وہ پھر آیا اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور بولا: آپ مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انکار کر دیا تو وہ دیہاتی مدینہ منورہ چھوڑ کر چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی مانند ہے جو خبیث چیز کو نکال دیتا ہے اور پاکیزہ چیز کو نکھار دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 93 كتاب الأحكام: 47 باب من بايع ثم استقال البيعة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 415 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6785)

874 حديث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

حضرت زید ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے جو خبیث چیز کو اسی طرح باہر نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کی خباثت کو باہر نکال دیتی ہے''۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 4 سورة النساء: 15 باب فما لكم في المنافقين فئتين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 416 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4313)

•••————•••————•••

من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله

جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا

875 حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ،

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَكِيْدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی شخص اہل مدینہ کے ساتھ دھوکہ بازی سے کام لے گا وہ (جہنم کی آگ میں) اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے

أخرجه البخاري في: 29 كتاب فضائل المدينة: 7 باب إثم من كاد أهل المدينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 416 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1778)

•••———•••———•••

الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار

دیگر شہروں کی فتح کے وقت مدینہ منورہ میں (رہائش برقرار رکھنے) کی ترغیب

876۔ حديث سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ: وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ

✧✧ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یمن فتح ہو جائے گا' کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ اگر

رقم الحديث: 875

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1387 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 1558 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 4267

رقم الحديث: 876

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1388 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطأ" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 1573 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 21965 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/ 1993ء، رقم الحديث: 6673 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 4263 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ه/ 1983ء، رقم الحديث: 6407 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 865

ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ منورہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔ شام فتح ہو جائے گا۔ لوگ آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ جانتے تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ عراق فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ آئیں گے اور کچھ جانور لے کر آئیں گے اور ان پر اپنے اہل خانہ اور غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

أخرجه البخاري في: 29 كتاب فضائل المدينة: 5 باب من رغب عن المدينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 417 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1776)

•••———•••———•••

في المدينة حين يتركها أهلها

مدینہ منورہ (کی صورت حال) جب اہل مدینہ اسے چھوڑ جائیں گے

﴿877﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَاٰخِر مَنْ يَّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتّٰى إِذَا بَلَغَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوهِهِمَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کچھ لوگ مدینہ منورہ کی تمام تر بھلائی کے باوجود اسے چھوڑ جائیں گے اور یہاں صرف رزق تلاش کرنے والے جانور رہ جائیں گے (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد درندے اور پرندے ہیں' سب سے آخر میں جس شخص کا حشر ہوگا وہ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے چرواہے ہوں گے جو مدینہ منورہ آئیں گے اور اپنی بکریوں کو آواز دینگے لیکن وہ ان دونوں کو وحشی حالت میں پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو چہروں کے بل گر جائیں گے۔

أخرجه البخاري في: 29 كتاب فضائل المدينة: 5 باب من رغب عن المدينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 417 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1775)

•••———•••———•••

رقم الحديث: 877

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحہ'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1389 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 7193

ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة

(نبی اکرم ﷺ کی) قبر مبارک اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کا ایک باغ ہے

﴿878﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنت کا ایک باغ ہے۔

أخرجه البخاري في: 20 كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: 5 باب فضل ما بين القبر والمنبر رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 418 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1137)

﴿879﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنت کا باغ ہے اور یہ منبر (قیامت کے روز) میرے حوض پر ہوگا۔

رقم الحديث : 878

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1390** اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **3915** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **695** اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "الموطأ" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)، رقم الحديث: **463** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **7222** اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **3750** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، **1411**ھ/ **1991**ء، رقم الحديث: **774** ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **10062** اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ۔**1984**ء، رقم الحديث: **118** اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، **1405**ھ **1985**ء، رقم الحديث: **1110** اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، **1415**ھ، رقم الحديث: **98** اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ/**1983**ء، رقم الحديث: **526** اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبى، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **290** اخرجه ابن ابى اسامه فى "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه، مدينه منوره **1413**ھ/**1992**ء، رقم الحديث: **400** ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **10061**

أخرجه البخاري في: 20 كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: 5 باب فضل ما بين القبر والمنبر
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 418 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1138)

●●●———●●●———●●●

أحد جبل يحبنا ونحبه

فرمان نبوی ہے ''احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

880 حديث أَبِي حُمَيْدٍ،

قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ، جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

✧✧ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے جب ہمیں مدینہ منورہ نظر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ''طابہ'' اور یہ ''احد'' پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 81 باب حدثنا يحيى بن بكير
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 418 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4160)

●●●———●●●———●●●

فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة

مسجد مکہ اور مسجد مدینہ (یعنی مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

881 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس مسجد (نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے بہتر ہے البتہ مسجد حرام (میں نماز ادا کرنے کا زیادہ ثواب ہے)۔

رقم الحديث: 881

اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1394 اخرجه ابو عيسى الترمذي في ''جامعه''، طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 325 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2898 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1404 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في ''الموطا'' طبع دار احياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 462 اخرجه ابومحمد الدارمي في ''سننه'' طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1418

أخرجه البخاري في: 20 كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: 1 باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 418 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1133)

•••————•••————•••

لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد

صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے گا

882 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: صرف تین مساجد کے طرف سفر کیا جا سکتا ہے مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

أخرجه البخاري في: 20 كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: 1 باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 419 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1132)

•••————•••————•••

فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه وزيارته

مسجد قباء کی فضیلت اور یہاں نماز ادا کرنے اور اس کی زیارت کرنے کی فضیلت

883 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ قُبَاءً رَاكِبًا وَّمَاشِيًا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں پیدل یا سوار ہو کر تشریف لاتے تھے۔

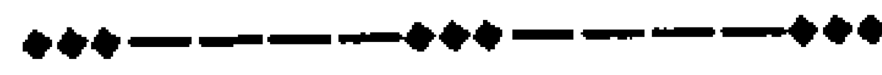
رقم الحديث: 1136 - اطراف الحديث: (ر 1134)

أخرجه البخاري في: 20 كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: 4 باب إتيان مسجد قباء ماشيا وراكبا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 419 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 1136)

كتاب النكاح

نکاح کا بیان



﴿884﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمَانُ: هَلْ لَّكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأٰى عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ لَّيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰى هٰذَا، أَشَارَ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ، لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

✧✧ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ان کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملاقات منیٰ میں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ یہ دونوں حضرات الگ ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ پسند کریں گے کہ ہم آپ کی شادی کسی کنواری کے ساتھ کر دیں جو تمہیں گزرا ہوا زمانہ یاد دلا دے جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ محسوس کیا کہ انہیں اس کی ضرورت نہیں ہے تو انہوں نے مجھے اشارے کے ذریعے بلایا۔ اور بولے: اے علقمہ! علقمہ کہتے ہیں: جب میں ان کے پاس آیا تو وہ کہہ رہے تھے آپ نے یہ بات کہی ہے سو کہی ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص شادی کر سکتا ہو اسے شادی کر لینی چاہئے اور جو نہ کر سکتا ہو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ یہ شہوت کو ختم کر دیتے ہیں۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 2 باب قول صلى الله عليه وسلم: من استطاع منكم الباءة فليتزوج
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 419 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4778)

﴿885﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلٰى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقَالُوْا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا

رقم الحديث 885

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 317 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 13226

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ؛ قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا؛ وَقَالَ اٰخَرُ: أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ؛ وَقَالَ اٰخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا

فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؛ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ؛ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کیا: جب انہیں اس کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا، وہ بولے: ہمارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا مقابلہ؟ ان کے تو آئندہ اور گزشتہ تمام "ذنب" کی مغفرت کردی گئی ہے۔ ان میں سے ایک بولا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا؟ دوسرا بولا: میں ہمیشہ (نفلی) روزہ رکھتا رہوں گا کوئی روزہ ترک نہیں کروں گا۔ تیسرا بولا میں خواتین سے لاتعلق ہو جاؤں گے اور کبھی بھی شادی نہیں کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: کیا تم نے یہ بات کہی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم سب کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں زیادہ پرہیزگار رہوں لیکن میں (نفلی) روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، میں (رات کے وقت نفل) نماز ادا بھی کرتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں۔ میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہے جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 1 باب الترغيب في النكاح

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 420 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4776)

﴿886﴾ حديث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ،

قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی مجرد رہنے کی درخواست مسترد کردی تھی اگر آپ انہیں اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 8 باب ما يكره من التبتل والخصاء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 421 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4786)

رقم الحديث 886

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1402 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1083 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه 1986ء، رقم الحديث: 3212 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1848 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ه 1987ء، رقم الحديث: 2167 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 1525 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 4027 اخرجه ابوعبد الرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 5323

نکاح المتعة وبيان أنه أبيح ثم نسخ ثم أبيح ثم نسخ واستقر تحريمه إلى يوم القيامة

نکاح متعہ کا حکم اور اس بات کا بیان کہ اس کو پہلے مباح قرار دیا گیا پھر منسوخ کردیا گیا پھر جائز قرار دیا گیا پھر منسوخ کردیا گیا اب اس کی حرمت کا حکم قیامت کے دن تک باقی رہے گا

887 حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: أَلاَ نَخْتَصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ؛ ثُمَّ قَرَأَ (يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ)

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ میں شریک تھے ہمارے ساتھ خواتین نہیں تھی انہوں نے عرض کی: کیا ہم خصی نہ ہوجائیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ اجازت دی کہ ہم ایک کپڑے کے عوض میں کسی عورت سے شادی کرلیں۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار نہ دو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں''۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 5 سورة المائدة: 9 باب لا تحرموا طيبات ما أحل الله لكم

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 421 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4339)

888 حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالاَ: كُنَّا فِيْ جَيْشٍ، فَأَتَانَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا، فَاسْتَمْتِعُوْا

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک لشکر میں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: تمہیں یہ اجازت دی گئی ہے کہ تم متعہ کرلو' تو تم متعہ کرلو۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 31 باب نهي رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن نكاح المتعة اخرا

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 422 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4827)

رقم الحديث: **887**

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **3986** اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **4141** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **11150** ذكره ابوبكر البيهقي في ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **13242** اخرجه ابوبكر الحميدي في ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاہره، رقم الحديث: **100** اخرجه ابويعلى الموصلي في ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **5382**

889 حديث عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

✧✧ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 38 باب غزوة خيبر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 422 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 3979)

•••———•••———•••

تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها في النكاح

نکاح میں کسی عورت اور اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

890 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلاَ بَيْنَ الْمَرْ[أَةِ وَ]خَالَتِهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت (یعنی [بیوی]) اور اس کی پھوپھی [اور] عورت (یعنی بیوی) اور اس کی خالہ کو نکاح میں اکٹھا نہیں کیا جا سکتا۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 27 باب لا تنكح المرأة على عمتها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 422 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث: 4820)

•••———•••———•••

رقم الحديث : 889

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى، تحقيق فواد عبدالباقى، رقم الحديث: 1129 اخرجه [ابوالحسين] مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1407 اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1121 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3366 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1961 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 4143 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 5504 اخرجه ابوبكر البزار البصرى فى "مسنده" رقم الحديث: 642 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 19234 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5548

رقم الحديث 890: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1408 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3288

تحریم نکاح المحرم وکراهة خطبته

حالت احرام والے شخص کا نکاح کرنا حرام ہے البتہ اس کا نکاح کا پیغام دینا مکروہ ہے

﴿891﴾ حديث ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے۔

أخرجه البخاري في: 28 كتاب جزاء الصيد: 12 باب تزويج المحرم

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 422 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:1740)

•••———•••———•••

تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك

اپنے بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اس وقت تک جب تک وہ دوسرا شخص جازت نہ دے یا وہ اپنا پیغام ترک نہ کردے

﴿892﴾ حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

كَانَ يَقُوْلُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے سودے پہ سودا کرے اور کسی دوسرے کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے' جب تک پہلے پیغام بھیجنے والا شخص اسے ترک نہ کردے یا اس کو اجازت نہ دیدے۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 45 باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 422 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:4848)

رقم الحديث : 891

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی ''سننه'' ،طبع دارالفكر ،بيروت، لبنان، رقم الحديث:1844 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی، فی ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث:842 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث:2839 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر،رقم الحديث:1919 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت ، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث:4129 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث:3200

تحریم نکاح الشغار وبطلانه

نکاح شغار کا حرام ہونا اور اس کا باطل ہونا

893 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ

الشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهُ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: شغار کا مطلب یہ ہے: کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر دوسرے کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص بھی اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کردے گا اور ان دونوں لڑکیوں کا کوئی مہر نہیں ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 27 باب الشغار

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 423 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4822)

•••———•••———•••

الوفاء بالشروط في النكاح

نکاح میں شرائط کو پورا کرنا

894 حديث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَقُّ الشُّرُوْطِ أَنْ تُوْفُوْا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پوری کیے جانے کی سب سے زیادہ حقدار وہ شرط ہے جس کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

رقم الحديث: **893**: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1415** اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2074** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1124** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **11134** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **2180** اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: **1112** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **4526** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **5494** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **13912** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، **1415**ھ، رقم الحديث: **1871**

أخرجه البخاري في: 54 كتاب الشروط: 6 باب الشروط في المهر عند عقدة النكاح

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 423 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2572)

•••———•••———•••

استئذان الثيب في النكاح بالنطق والبكر بالسكوت

نکاح میں ثیبہ عورت سے لفظی طور پر اجازت لی جائے گی اور باکرہ کی خاموشی اس کی (اجازت تصور ہوگی)

895 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ثیبہ عورت کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک اس کی رضامندی نہ حاصل کی جائے اور باکرہ عورت کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اجازت کیسے لی جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ وہ خاموش رہے۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 41 باب لا يُنكح الأب وغيره البكر والثيب إلا برضاها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 423 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4843)

896 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحِي فَتَسْكُتُ، قَالَ: سُكَاتُهَا إِذْنُهَا

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خواتین سے ان کی شادی کے بارے میں مشورہ کیا جائے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: بعض اوقات کسی کنواری لڑکی سے مشورہ لیا جاتا ہے تو وہ شرما جاتی ہے اور خاموش رہتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

رقم الحديث: 895

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1419 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3267 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 9603 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5377 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 13478

أخرجه البخاري في: 89 كتاب الإكراه: 3 باب لا يجوز نكاح المكره

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 424 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6547)

•••———•••———•••

تزويج الأب البكر الصغيرة

باپ نابالغ باکرہ بیٹی کی شادی کرسکتا ہے

○ **897** ○ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي، فَوَفَى جُمَيْمَةً، فَأَتَتْنِي أُمِّي، أُمُّ رُومَانَ، وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ، وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لاَ أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي؛ فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لأَنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ؛ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلاَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے ساتھ شادی کی اس وقت میری عمر 6 سال تھی پھر ہم لوگ مدینہ منورہ آ گئے۔ بنو حارث بن خزرج کے محلے میں ہم نے پڑاؤ کیا مجھے بخار ہو گیا میں شدید بیمار ہو گئی۔ میرے بال جھڑ گئے چھوٹی سی چٹیا باقی رہ گئی۔ میری والدہ سیدہ اُم رومان رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں، میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں کھیل رہی تھی۔ انہوں نے بلند آواز میں مجھے بلایا میں ان کے پاس آئی مجھے نہیں پتہ تھا کہ ان کا ارادہ کیا ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور دروازے پر مجھے لا کر کھڑا کر دیا میں ہانپ رہی تھی۔ جب میرا سانس تھوڑا درست ہوا تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے چہرے اور سر کو صاف کیا۔ پھر وہ مجھے گھر کے اندر لے گئیں، وہاں کچھ انصاری خواتین گھر میں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت کے ہمراہ آئیں نیک نصیب لے کر آئیں۔ پھر میری والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا، انہوں نے مجھے تیار کیا چاشت کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میری والدہ نے مجھے ان کے حوالے کر دیا میری عمر اس وقت نو برس تھی۔

أخرجه البخاري في: 63 كتاب مناقب الأنصار: 44 باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم عائشة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 424 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3681)

•••———•••———•••

الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد وغير ذلك من قليل وكثير واستحباب كونه خمسمائة درهم لمن لا يجحف به

مہر کا بیان، قرآن کی تعلیم، لوہے کی انگوٹھی، اس کے علاوہ کوئی بھی چیز، خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو، اسے مہر مقرر کرنا جائز ہے اور مستحب یہ ہے کہ یہ پانچ سو درہم ہو یہ اس شخص کیلئے ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو

898 حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ؛ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ؛ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اذْهَبْ إِلٰى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ؛ فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ: انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي (قَالَ سَهْلٌ مَّالَهُ رِدَاءٌ) فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَّبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ، فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: مَعِي سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا؛ عَدَّهَا، قَالَ: أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ میں خود کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کرتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور پھر نگاہ کو جھکا لیا، پھر آپ نے سر جھکا لیا اس عورت نے دیکھا کہ آپ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے ایک نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو آپ میری اس کے ساتھ شادی کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (مہر کے طور پر دینے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر جاؤ اور جا کر تلاش کرو! ہوسکتا ہے تمہیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ صاحب گئے پھر واپس آ کر بولے: نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غور سے دیکھنا تھا، خواہ ایک لوہے کی انگوٹھی ہو۔ وہ صاحب پھر گئے اور واپس آ کر بولے نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ صرف میرا یہ تہبند ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص کے پاس چادر بھی نہیں تھی (جو جسم کے اوپری حصہ پر اوڑھی جاتی ہے

صاحب بولے: اس تہبند کا نصف اس عورت کو دے دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس تہبند کا کیا کرو گے؟ اگر تم اسے پہنو گے تو عورت کو پہننے کے لیے کچھ نہیں ملے گا اور اگر وہ پہنے گی تو تمہارے پاس کچھ نہیں ہوگا (راوی کہتے ہیں) پھر وہ صاحب بیٹھ گئے وہ خاصی دیر بیٹھے رہے اور پھر اٹھے' نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ وہ جارہے ہیں تو آپ نے حکم دیا اور اسے واپس بلایا گیا۔ وہ شخص آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں اور فلاں سورتیں یاد ہیں' اس نے ان سورتوں کے نام گنوائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کو زبانی پڑھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ تمہیں جو قرآن یاد ہے میں نے اس کے عوض میں تمہاری شادی اس سے کردی۔

أخرجه البخاري في: 66 كتاب فضائل القرآن: 22 باب القراءة عن ظهر قلب
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 425 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4742)

﴿899﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ: مَا هٰذَا قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ ایک گٹھلی سونے کے عوض میں شادی کرلی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا دی: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (ذبح کرکے ہی دعوت کرو)۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 56 باب كيف يدعى للمتزوج
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 426 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4860)

•••———•••———•••

فضيلة إعتاقه أمته ثم يتزوجها

کنیز کو آزاد کر کے اُس کے ساتھ شادی کرنے کی فضیلت

﴿900﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

رقم الحديث 900

اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3380 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 12011 اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5576 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 3055

زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَأَنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتّٰى إِنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ (يَعْنِي الْجَيْشَ) قَالَ: فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، فَجُمِعَ السَّبْيُ، فَجَاءَ دِحْيَةُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ، قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ: ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا؛ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا

فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ: نَفْسَهَا، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ؛ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا؛ فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ (قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ) قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔غزوہ خیبر کے موقع پر ہم نے خیبر کے قریب اندھیرے میں فجر کی نماز ادا کی۔پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہوئے۔میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو خیبر کی گلیوں میں دوڑایا۔میرا گھٹنا بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں سے مس ہو جاتا تھا۔پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رانوں سے چادر کو ہٹایا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں کی سفیدی دیکھی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستی میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا' جب ہم کسی قوم کے علاقے میں پہنچتے ہیں تو ان لوگوں کا حال بہت برا ہوتا ہے جنہیں ڈرایا گیا تھا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہاں کے لوگ اپنے کام کے لئے نکلے تھے۔انہوں نے (اسلامی لشکر کو دیکھ کر کہا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے ہیں۔(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں) ان کے ساتھ لشکر بھی ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے خیبر پر قبضہ کر لیا وہاں کے قیدیوں کو اکٹھا کیا گیا حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قیدیوں میں سے مجھے کوئی کنیز عطا کر دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور کوئی بھی کنیز حاصل کر لو۔انہوں نے صفیہ بنت حیی کو حاصل کیا۔ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے نبی! آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی عطا کر دی ہے جو قبیلہ قریظہ اور نضیر کی سردار ہے وہ صرف آپ کے لائق ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دحیہ کو اس کنیز سمیت بلاؤ جب وہ اس کنیز کو لے کر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کی طرف دیکھا تو فرمایا: قیدیوں میں سے اس کے علاوہ کوئی اور کنیز حاصل کر لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں آزاد کر کے ان سے شادی کر لی۔ ثابت نامی راوی نے دریافت کیا۔ اے ابوحمزہ ان کا مہر کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: ان کا مہر ان کی آزادی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کر لی یہاں تک کہ جب آپ ﷺ راستے میں تھے تو سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں آپ کے لئے تیار کیا اور رات کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ شب زفاف سے اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس جو بھی چیز ہو وہ لے آئے۔ آپ ﷺ نے دستر خوان بچھوادیا ہر شخص چیز لے کر آنے لگا کوئی کھجور لے کر آیا' کوئی گھی لے کر آیا' راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا تھا کوئی شخص ستو لے کر آیا پھر ''حیس'' تیار کیا گیا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کا ولیمہ تھا۔

أخرجه البخاري في: 8 كتاب الصلاة: 12 باب ما يذكر في الفخذ

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 427 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 364)

901۔ حديث أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا، وَتَزَوَّجَهَا، كَانَ لَهُ أَجْرَانِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے پاس کوئی کنیز ہو وہ اس کی تربیت کرے اور اچھی تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کرنے کے بعد اس کے ساتھ شادی کرے تو اسے اس کا دگنا اجر ملے گا۔

أخرجه البخاري في: 49 كتاب العتق: 14 باب فضل من أدب جاريته وعلمها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 428 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2406)

•••———•••———•••

زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس

نبی اکرم ﷺ کا سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کرنا

حجاب کا حکم نازل ہونا' شادی کے ولیمے کا اثبات

902۔ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: ما أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى شَيْءٍ مِنْ نِسَاءِهِ مَا أَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی بھی زوجہ محترمہ کے ساتھ شادی کا اتنے اہتمام کے ساتھ ولیمہ نہیں کیا جتنا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کا کیا تھا۔ آپ نے ایک بکری (قربان کرکے دعوت کی تھی)۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 68 باب الوليمة ولو بشاة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 429 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4873)

﴿903﴾ حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ، دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُوْنَ، وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ، فَلَمْ يَقُوْمُوا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ؛ فَلَمَّا قَامَ، قَامَ مَنْ قَامَ، وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَدْخُلَ، فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ؛ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا، فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا؛ فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ، فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ؛ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ) الْآية

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو آپ نے لوگوں کو بلایا یا لوگوں نے کھانا کھالیا پھر بیٹھے رہے بات چیت کرتے رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گویا ان کے اٹھنے کا انتظار کر رہے تھے لیکن وہ لوگ نہیں اُٹھے جب آپ نے یہ بات دیکھی تو آپ کھڑے ہوئے جب آپ کھڑے ہوئے تو وہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے لیکن پھر بھی تین افراد بیٹھے رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر جانے کے لئے تشریف لائے تو وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے پھر وہ لوگ بھی اُٹھے میں روانہ ہوا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر بتایا: وہ لوگ چلے گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ اندر تشریف لے گئے جب میں اندر داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو''۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 33 سورة الأحزاب: 8 باب قوله (لا تدخلوا بيوت النبي) الآية

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 429 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:4513)

﴿904﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ؛ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ؛ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ، بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ، حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ؛ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ؛ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا؛ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا، وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ

رقم الحدیث903:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1428 اخرجه ابو عیسی الترمذی فی ''جامعه''، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3218 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 13562 اخرجه ابوحاتم البستی فی ''صحیحه'' طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 5578

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حجاب کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ علم ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے
اس بارے میں مجھ سے سوال کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی آپ نے ان سے مدینہ
منورہ میں شادی کی تھی۔ آپ نے لوگوں کی دعوت کی یہ دن چڑھے کی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے ساتھ
لوگ بھی بیٹھ گئے۔ حالانکہ کافی لوگ چلے گئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چل پڑے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی
آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے پر پہنچے تو آپ نے یہ گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ کے ہمراہ میں بھی
واپس آ گیا وہ لوگ وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر واپس آئے آپ کے ہمراہ میں بھی دوسری مرتبہ واپس آیا
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے پر پہنچے تو آپ واپس تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ میں بھی واپس آیا تو وہ لوگ اٹھ کر
چلے گئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرادیا اس وقت حجاب کا حکم نازل ہوا تھا۔

أخرجه البخاري في: 70 كتاب الأطعمة: 59 باب قول الله تعالى (فإذا طعمتم فانتشروا)
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 430 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 5169)

905 حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَرُوسًا بِزَيْنَبَ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ: لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا: افْعَلِي فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ. فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ،
فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي، فَقَالَ: ادْعُ لِي رِجَالاً سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ، قَالَ: فَفَعَلْتُ
الَّذِي أَمَرَنِي، فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ
الْحَيْسَةِ، وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُ لَهُمْ: اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ،
وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ: حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ، وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ:
وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ، وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ قَدْ
ذَهَبُوا، فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ، وَأَرْخَى السِّتْرَ، وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ: (يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا
مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ)

قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرتے تھے تو
ان کے ہاں آتے تھے اور انہیں سلام کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا:
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی تحفہ بھیجیں۔ میں نے ان سے کہا: آپ ایسا کریں۔ انہوں نے کھجوریں، گھی اور پنیر لے کر

میں ''حیسہ'' تیار کیا اور اسے میرے ہاتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں وہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تم اسے رکھ دو۔ پھر آپ نے ہدایت کی کہ ان لوگوں کو بلا کے لاؤ۔ آپ نے ان کے نام لیے اور ہر اس شخص کو بلا لینا جو تم سے ملے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا۔ جیسے آپ نے مجھے ہدایت کی تھی، میں آیا تو گھر لوگوں سے بھر چکا تھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا رکھے تھے اور پھر جو اللہ کو منظور تھا آپ نے پڑھا پھر آپ نے دس دس افراد کو کھانے کے لیے بلانا شروع کیا' آپ انہیں ہدایت کرتے: اللہ تعالیٰ کا نام لو اور ہر شخص اپنے آگے سے کھائے جب وہ سب لوگ فارغ ہو گئے ان میں سے کچھ لوگ نکل گئے اور کچھ لوگ وہیں بیٹھے بات چیت کرتے رہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے اس بات سے بڑا افسوس ہوا پھر نبی اکرم ﷺ دیگر امہات المومنین کے حجرے میں چلے گئے۔ آپ کے پیچھے میں بھی چلا گیا۔ پھر میں نے آپ کو بتایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔

پھر آپ واپس آئے اور آپ نے پردہ گرا دیا۔ آپ حجرے کے اندر موجود تھے پھر آپ نے یہ پڑھا:

''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں اس وقت داخل ہو جب کھانے کے لیے اجازت لو اور کھانے کی طرف بھی آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھو لیکن جب تمہیں دعوت دی جائے تو اندر آ جاؤ اور جب کھا لو تو منتشر ہو جاؤ بات چیت نہ کرتے جاؤ یہ بات نبی کو اذیت دیتی ہے اور وہ تم سے حیاء کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ حق (بیان کرنے) سے حیاء نہیں کرتا۔''

ابوعثمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 64 باب الهدية للعروس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 430 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: **4868**)

•••———•••———•••

الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة
دعوت کو قبول کرنے کا حکم ہے

﴿**906**﴾ حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو ولیمے کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں شریک ہو۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 71 باب حق إجابة الوليمة والدعوة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 432 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: **4878**)

﴿**907**﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ

عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے برا کھانا اس ولیمے کا کھانا ہوتا ہے جس میں امیروں کو بلایا جاتا ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو شخص دعوت کو ترک کرے گا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 72 باب من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 432 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز رقم الحدیث 4882)

•••———•••———•••

لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها حتى تنكح زوجا غيره ويطأها ثم يفارقها وتنقضي عدتها

جس عورت کو تین مرتبہ طلاق دی گئی ہو وہ طلاق دینے والے شخص کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ دوسری شادی نہ کرے اور دوسرا شخص اس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد اس سے علیحدگی اختیار نہ کرے اور اس عورت کی عدت نہ پوری ہو جائے

908۔ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ، إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ: أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَأَبُوْ بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ

رقم الحديث **907**:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1432 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **3742** اخرجه ابوعبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: **1913** اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: **2066** اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 1138 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: **7277** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان **1414**ھ/**1993**ء رقم الحديث: **5304** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام **1406**ھ **1986**ء رقم الحديث: **6613** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب **1414**ھ/**1994**ء رقم الحديث: **14297** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل **1404**ھ **1983**ء رقم الحديث: **12754** اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام **1404**ھ **1984**ء رقم الحديث: **5891** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2303 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: **1171**

يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَـهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلا تَسْمَعُ إِلٰى هٰذِهِ، مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی میں حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور طلاق بتہ تھی۔ تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ شادی کر لی۔ ان کا ساتھ چادر کے اس کنارے کی طرح تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم رفاعہ کے ساتھ دوبارہ شادی کرنا چاہتی ہو؟ ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک تم اس (عبدالرحمٰن بن زبیر) کا شہد نہیں چکھ لیتی ہو اور (عبدالرحمٰن بن زبیر) تمہارا شہد نہیں چکھ لیتا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ دروازے پر اجازت ملنے کے منتظر تھے (انہوں نے وہیں سے بلند آواز میں) کہا اے ابوبکر! آپ اس عورت کی بات سن رہے ہیں؟ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کس طرح کی باتیں کر رہی ہے؟

أخرجه البخاري في: 52 كتاب الشهادات: 3 باب شهادة المختبى

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 433 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2496)

909 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَتْ، فَطَلَّقَ؛ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ: لاَ، حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی۔ اس عورت نے دوسری شادی کر لی۔ اسے دوسرے شخص نے بھی طلاق دیدی تو اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کیا وہ عورت پہلے شخص کے لیے حلال ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک دوسرا شخص اس عورت کا شہد نہیں چکھ لیتا جیسے پہلے نے چکھا تھا۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 4 باب من أجاز طلاق الثلاث

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 433 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4961)

•••———•••———•••

ما يستحب أن يقوله عند الجماع

صحبت کے وقت کیا پڑھنا مستحب ہے؟

910 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِيْنَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا؛ ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے

پہلے یہ دعا پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں یہ عمل کرتا ہوں) اے اللہ! تو مجھے اور جو اولاد تو مجھے عطا کرے گا اسے شیطان سے دور رکھنا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اگر اس دوران ان کے مقدر میں اولاد ہوئی تو شیطان اس بچے کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 66 باب ما يقول الرجل إذا أتى أهله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 434 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4870)

•••———•••———•••

جواز جماعه امرأته في قبلها من قدامها ومن ورائها من غير تعرض للدبر

عورت کی اگلی شرمگاہ میں صحبت کرنا جائز ہے خواہ وہ آگے سے کی جائے یا پیچھے کی طرف سے کی جائے جبکہ پچھلی شرمگاہ سے تعرض نہ کیا جائے

﴿911﴾ حديث جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَّرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ)

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہود یہ کہا کرتے تھے: اگر کوئی شخص عورت کی پچھلی طرف سے اس کے ساتھ صحبت کرے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی:

رقم الحديث911:

خرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث:1435 اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث:2163 اخرجه ابو عيسى الترمذي في ''جامعه'' طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2975 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث:1925 اخرجه ابومحمد الدارمي في ''سننه'' طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1132 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء رقم الحديث، 4197 اخرجه ابو عبد الرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء رقم الحديث:8973 ذكره ابو بكر البيهقي في ''سننه الكبرى' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13878 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في ''معجمه الاوسط'' طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 571 اخرجه ابوبكر الحميدي في ''مسنده'' طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 1263 اخرجه ابويعلى الموصلي في ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ 1984ء رقم الحديث: 2024 اخرجه ابوبكر الكوفي، في ''مصنفه'' طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول 1409ھ رقم الحديث:16662

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ''۔

أخرجه البخاري في: 25 كتاب التفسير: 2 سورة البقرة: 39 باب (نساؤكم حرث لكم) الآية

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 434 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4254)

•••———•••———•••

تحريم امتناعها من فراش زوجها

عورت کا شوہر کے بستر پر آنے سے انکار کرنا حرام ہے

912 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ رہ کر رات بسر کرتی ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 85 باب إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 434 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4898)

•••———•••———•••

حكم العزل

عزل کا حکم

913 حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ؛ وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ؛ فَقَالَ: مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بنومصطلق میں شریک ہوئے ہم نے اُن کے بچوں کو قیدی بنالیا۔ ہمیں عورتوں کی طلب محسوس ہوئی اور اُن سے دوری ہمارے لیے دشوار ہوئی' (ایسی صورتحال میں) ہم عزل کرنے کو پسند کرتے' تو ہم نے عزل کرنا چاہا۔ ہم نے سوچا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں' آپ سے اس بارے میں دریافت کرنے سے پہلے کیا ہم عزل کریں گے؟ ہم نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا نہ

بھی کرو تو تمہیں کوئی حرج نہیں ہوگا کیونکہ قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ ضرور پیدا ہوگی۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 32 باب غزوة بني المصطلق

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 434 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3907)

914 حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ، فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قَالَهَا ثَلاثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں کچھ قیدی عورتیں ملیں، ہم نے ان کے ساتھ عزل کرنا شروع کر دیا۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم یہ کرتے ہو؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 96 باب العزل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 435 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4912)

915 حديث جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرآنُ يَنْزِلُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم عزل کرلیا کرتے تھے اور قرآن نازل ہوتا رہا۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 96 باب العزل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 435 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4911)

رقم الحديث نمبر 915

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1440** اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1137** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1927** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **14357** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **9093** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب **1414**ھ، **1994**ء، رقم الحديث: **14081** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1697** اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **1257**

كتاب الرضاع

رضاعت کا بیان

يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة

رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو حرمت ولادت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

916 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا . زوج النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُرَاهُ فُلَانًا (لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرَاهُ فُلَانًا (لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا (لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ) دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں، انہوں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر کے اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے یہ فلاں ہوگا۔ یعنی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی چچا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اگر فلاں شخص زندہ ہوتا یہ انہوں نے اپنے رضاعی چچا کے بارے میں کہا' تو وہ بھی میرے پاس اندر آ جاتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیونکہ رضاعت وہی حرمت ثابت کرتی ہے جو ولادت ثابت کرتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 52 كتاب الشهادات: 7 باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 435 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:2503)

رقم الحديث: 916

اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: **1254** اخرجه ابوعبدالله شيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **25492** ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **13680** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **5470**

تحریم الرضاعة من ماء الفحل

''ماءالفحل'' کی وجہ سے رضاعت کی حرمت ثابت ہوتی ہے

﴿917﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ عَمُّكِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ: ائْذَنِي لَهُ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: افلح جو ابوالقعیس کے بھائی تھے انہوں نے پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد میرے گھر میں آنے کی اجازت مانگی تو میں نے کہا: میں تو انہیں اجازت نہیں دوں گی جب تک میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ دریافت کروں کیونکہ ان کے بھائی ابوالقعیس نے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوالقعیس کے بھائی افلاح نے میرے ہاں آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک میں آپ سے نہ پوچھ لوں تو آپ نے فرمایا: تم نے انہیں اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی؟ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس مرد نے مجھے دودھ نہیں پلایا مجھے تو ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اجازت دیدیتی! کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 33 سورة الأحزاب: 9 باب قوله (إن تبدوا شيئاً أو تخفوه)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 436 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4518)

﴿918﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

رقم الحديث : 918

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1445 اخرجه ابوداؤد السجستاني في ''سننه'' طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2057 اخرجه ابو عيسى الترمذي في ''جامعه'' طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1148 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3301 اخرجه ابو عبدالله القزويني في ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1948 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في ''المؤطا'' طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 1255 اخرجه ابومحمد الدارمي في ''سننه'' طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 2248 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24100 اخرجه ابوحاتم البستي في ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 4109 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5473

قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَقَالَ: أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ: أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَدَقَ أَفْلَحُ، ائْذَنِي لَهُ

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: افلح نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے انہیں اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہا: کیا تم مجھ سے پردہ کروگی میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ انہوں نے کہا: میرے بھائی کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے جواب دیا: افلح نے ٹھیک کہا تھا تم نے اسے اندر آنے کی اجازت دینی تھی۔

أخرجه البخاري في: 52 كتاب الشهادات: 7 باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 437 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2501)

•••———•••———•••

تحريم ابنة الأخ من الرضاعة

رضاعی بھائی کی بیٹی بھی حرام ہے

﴿919﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بِنْتِ حَمْزَةَ: لَا تَحِلُّ لِي، يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیونکہ رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو ولادت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

أخرجه البخاري في: 52 كتاب الشهادات: 7 باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 437 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2502)

رقم الحديث: 919

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1446** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **3304** اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **3044** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ه/**1983**ء، رقم الحديث: **2922** اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) **1409**ه، رقم الحديث: **1740** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ه، **1986**ء، رقم الحديث: **5446**

تحريم الربيبة وأخت المرأة

سوتیلی بیٹی اور سالی (بیوی کی موجودگی میں) حرام ہے

﴿920﴾ حديث أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَّكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: فَأَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ: تَنْكِحُ، قَالَ: أَتُحِبِّينَ قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرَكَنِي فِيكَ أُخْتِي قَالَ: إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ: ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَوْ لَّمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

✧✧ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کیا کروں؟ میں نے عرض کی: آپ نکاح کرلیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کی: میں آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ کے بارے میں میری بہن بھی میری شریک ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے لئے حلال نہیں ہے' میں نے عرض کی: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ نے فلاں خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میرے زیر پرورش نہ ہوتی تو بھی میرے لئے حلال نہیں تھی' کیونکہ مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے' تم میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے رشتے پیش نہ کیا کرو۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 25 باب (وربائبكم اللاتي في حجوركم)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 438 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4817)

إنما الرضاعة من المجاعة

رضاعت بھوک کی وجہ سے ثابت ہوتی ہے

﴿921﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

رقم الحديث : 921

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1455 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2058 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3312 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه"، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1945 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 24676 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 2256 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1412 اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول، 1409ھ، رقم الحديث: 17024 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 15411 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام،

قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي رَجُلٌ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے میرے پاس ایک شخص موجود تھا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عائشہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رضاعی بھائیوں کی تحقیق کرلیا کرو کیونکہ رضاعت بھوک سے ثابت ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 52 كتاب الشهادات: 7 باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 438 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2504)

•••———•••———•••

الولد للفراش وتوقي الشبهات

بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور مشتبہ چیزوں سے بچنا چاہیے

﴿922﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ؛ فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ إِلٰى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَّلِيْدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ نے ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا کیا سعد نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے اس نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ یہ اس کا بیٹا ہے آپ اس کی اس کے ساتھ مشابہت کو ملاحظہ فرمائیں! عبد بن زمعہ نے کہا' یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کے بستر پر اس کی کنیز کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی مشابہت کا جائزہ لیا تو وہ واضح طور پر عتبہ سے مشابہت رکھتا تھا آپ نے فرمایا: عبد بن زمعہ یہ تمہارے پاس رہے گا کیونکہ بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ہوسکتی ہے (پھر آپ نے حکم دیا) اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرو! اس کے بعد سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکے کو کبھی نہیں دیکھا۔

أخرجه البخاري في: 34 كتاب البيوع: 100 باب شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 439 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2105)

رقم الحدیث: **921**: اخرجه ابن راہویہ الحنظلی فی "مسندہ" طبع مکتبہ الایمان، مدینہ منورہ، (طبع اول) **1412**ھ/**1991**ء، رقم الحدیث: **1467** اخرجہ ابوعبداللہ القضاعی فی "مسندہ" طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان **1407**ھ/**1986**ء، رقم الحدیث: **1176** ؛ **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحدیث: **5464**

﴿923﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بچہ صاحب فراش کو ملتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 85 كتاب الفرائض: 18 باب الولد للفراش حرة كانت أو أمة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 439 (جہانگیری صحیح بخاری ،مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:6369)

•••———•••———•••

العمل بإلحاق الْقائف الولد

قیافہ شناس کی بات مانتے ہوئے اولاد کی نسبت (پر یقین کا پختہ) کرنا

﴿924﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّهُوَ مَسْرُورٌ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا، وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا، وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ کا چہرہ مبارک خوش

رقم الحديث : 923

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1458 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1157 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 3482 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2006 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحديث: 2235 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2488 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاہره، رقم الحديث: 1085 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: 7261 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 4104 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحديث: 5676 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 15106 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 11434 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ 1984ء، رقم الحديث: 5148 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان 1407ھ/ 1986ء، رقم الحديث: 282 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 53

سے دمک رہا تھا آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ چلا ہے کہ مجھے (مجز زنامی قیافہ شناس ملا ہے) مجزز نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما (کے صرف پاؤں دیکھے) اور بولا: یہ باپ بیٹا ہیں۔

أخرجه البخاري في: 85 كتاب الفرائض: 31 باب القائف

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 439 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6389)

•••———•••———•••

قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف

باکرہ اور ثیبہ بیوی کا حق کیا ہے کہ شادی کی پہلی رات کے بعد شوہر کتنے دن تک اس کے ساتھ قیام کرے گا

﴿925﴾ حديث أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ، إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ، أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَقَسَمَ؛ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا، ثُمَّ قَسَمَ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ بیوی کی موجودگی میں باکرہ سے شادی کرے تو اس باکرہ بیوی کے پاس سات دن رہے اور پھر تقسیم کا آغاز کرے اور اگر کوئی شخص باکرہ بیوی کی موجودگی میں کسی ثیبہ سے شادی کرے تو اس ثیبہ کے پاس تین دن رہے، پھر تقسیم کا آغاز کرے۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 101 باب إذا تزوج الثيب على البكر

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 440 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4916)

•••———•••———•••

القسم بين الزوجات وبيان أن السنة أن تكون لكل واحدة ليلة مع يومها

بیویوں کے درمیان (وقت یا دن) کی تقسیم اور اس بات کا بیان' سنت یہ ہے: ہر بیوی کیلئے ایک دن اور ایک رات مقرر کیے جائیں

﴿926﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللاَّتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقُولُ: أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكَ) قُلْتُ: مَا أُرَى رَبَّكَ إِلاَّ يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے ان خواتین پر بڑی حیرت ہوتی تھی جو خود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہبہ کر دیتی تھی (تا کہ آپ مہر کے بغیر ان سے نکاح کرلیں) میں یہ کہا کرتی تھی: کیا کوئی عورت بھی اپنے آپ کو ہبہ کرسکتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور تم ان خواتین میں سے جسے چاہو پیچھے کردو اور جنہیں تم نے الگ کیا ہے اگر تم ان میں سے کسی ایک کو چاہو تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہے''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں نے کہا: میں یہ سمجھتی ہوں آپ کا پروردگار آپ کی خواہش بڑی جلدی پوری کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 33 سورة الأحزاب: 7 باب قوله (ترجي من تشاء منهن)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 440 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4510)

•••———•••———•••

جواز هبتها نوبتها لضرتها

کوئی عورت اپنے مخصوص دن کو اپنی سوکن کو ہبہ کرسکتی ہے

﴿927﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: هٰذِهٖ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا، وَارْفُقُوا، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ، كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ، وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ

✧✧ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں شریک ہوئے۔ یہ

رقم الحدیث: 926

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1464 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3199 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرک" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 3632 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 25290 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6367 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5306 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 13132

رقم الحديث 927: اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3196 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2044 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6641 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 11426

''سرف'' کے مقام کی بات ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' جب تم ان کی میت کو اٹھاؤ تو اسے ہلانا جُلانا نہیں اور نرمی سے کام لینا۔ (انہوں نے یہ بھی بتایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ''نو'' ازواج تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ''آٹھ'' کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں اور ایک زوجہ محترمہ کی باری مقرر نہیں کی تھی۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 4 باب كثرة النساء

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 441 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4780)

استحباب نكاح ذات الدين

دین دار کے ساتھ نکاح کرنا مستحب ہے

﴿928﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون سے چار وجوہات میں سے کسی ایک وجہ سے شادی کی جاتی ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے، اس کے دین کی وجہ سے، اس کے نسب کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے۔ تم دین دار خاتون کو ترجیح دو! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 15 باب الأكفاء في الدين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 441 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4802)

رقم الحديث 928:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1466** اخرجه ابوداؤد السجستانى فى ''سننه'' طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2047** اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى، فى ''جامعه''، طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1086** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **3230** اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى ''سننه''، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1858** اخرجه ابومحمد الدارمى فى ''سننه'' طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، **1407**ھ، **1987**ء، رقم الحديث: **2170** اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى ''المستدرك'' طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان **1411**ھ/**1990**ء، رقم الحديث: **2680** اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہره، مصر، رقم الحديث: **9517** اخرجه ابوحاتم البستى فى ''صحيحه'' طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **4036** اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى ''سننه'' طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **5377** ذكره ابوبكر البيهقى فى ''سننه الكبرىٰ'' طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **13244** اخرجه ابويعلى الموصلى فى ''مسنده'' طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، **1404**ھ-**1984**ء، رقم الحديث: **1012** اخرجه ابومحمد الكسى فى ''مسنده'' طبع مكتبة السنة، قاہره، مصر، **1408**ھ/**1988**ء، رقم الحديث: **988** اخرجه ابوبكر الكوفى، فى ''مصنفه'' طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودى عرب، (طبع اول) **1409**ھ، رقم الحديث: **17149**

استحباب نكاح البكر

کنواری کے ساتھ نکاح کرنا مستحب ہے

﴿929﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ: تَزَوَّجْتُ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِلْعَذَارى وَلِعَابِهَا

قَالَ مُحَارِبٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ): فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، فَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے شادی کر لی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کس کے ساتھ شادی کی ہے۔ میں نے عرض کی: میں نے ''ثیبہ'' کے ساتھ شادی کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کنواری لڑکی کی بالشی میں تمہیں دلچسپی نہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

محارب (راوی بیان کرتے ہیں) جو اس روایت کی سند کے ایک راوی ہیں: میں نے یہ روایت عمرو بن دینار کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی تا کہ تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے اور وہ تمہارے ساتھ دل لگی کرتی۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 10 باب تزويج الثيبات

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 441 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4792)

﴿930﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ، فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ أَوْ خَيْرًا

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد فوت ہو گئے۔ انہوں نے سات راوی کو شک ہے، یا نو بیٹیاں چھوڑیں۔ میں نے ایک ثیبہ عورت سے شادی کر لی۔ بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے میں

رقم الحديث: 4792

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 14212 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 15230

نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: باکرہ کے ساتھ کی ہے یا ثیبہ عورت کے ساتھ کی ہے۔ میں نے عرض کی: ثیبہ عورت کے ساتھ کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی لڑکی کے ساتھ کیوں نہیں کی تا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے وہ تمہارے ساتھ ہنسی مذاق کرتی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: حضرت عبداللہ فوت ہو گئے ہیں۔ انہوں نو بیٹیاں چھوڑی ہیں مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں ان جیسی عورت ان کے پاس لے آؤں۔ میں نے ایک ایسی عورت کے ساتھ شادی کی ہے جوان کا خیال رکھے گی اور ان کی تربیت کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے (یا آپ نے کوئی اور کلمہ خیر ارشاد فرمایا۔)

أخرجه البخاري في: 69 كتاب النفقات: 12 باب عون المرأة زوجها في ولده

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 442 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5052)

﴿931﴾ حديث جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ قَطُوْفٍ، فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِي، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ: مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ: إِنِّي حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ: فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: أَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ

وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَالَ: الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوا۔ جب ہم واپس آرہے تھے تو میں نے اپنے سست اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کی۔ ایک سوار میرے پیچھے سے آیا جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ انہوں نے فرمایا: تمہیں جلدی کس بات کی ہے؟ میں نے عرض کی: میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کنواری کے ساتھ شادی کی ہے یا کسی طلاق یافتہ کے ساتھ۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ طلاق یافتہ کے ساتھ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی کہ وہ تمہارے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آتی اور تم اس کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آتے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم مدینہ منورہ آگئے جب ہم اپنے گھر جانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی مہلت دو، رات کے وقت جانا تا کہ جس عورت کے بال بکھرے ہوئے ہوں وہ کنگھی کرے اور جس نے بال صاف کرنے ہوں وہ صاف کر لے۔

(یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے) البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں: اے جابر! سمجھداری کا مظاہرہ کرنا۔ اولاد حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 121 باب طلب الولد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 442 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4947)

﴿932﴾ حديث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِيْ جَمَلِيْ وَأَعْيَا، فَأَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: جَابِرٌ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: مَا شَأْنُكَ قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ: ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَزَوَّجْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا قَالَ: أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ: إِنَّ لِيْ أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ: أَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ: نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِأُوْقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِيْ، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ: الْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوْقِيَّةً، فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيْزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى وَلَّيْتُ، فَقَالَ: ادْعُ لِيْ جَابِرًا قُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ: خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوا میرا اونٹ سست ہو گیا وہ تھک چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے آواز دی: جابر! میں نے عرض کی: جی! آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی میرا اونٹ سست ہو گیا ہے۔ یہ تھک چکا ہے نبی اکرم ﷺ مجھ سے پیچھے ہوئے آپ اپنی سواری سے نیچے اُترے اور آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے اس اونٹ کو مارا اور پھر فرمایا: اب تم سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا تو میں نے دیکھا کہ میں بڑی مشکل سے اسے نبی اکرم ﷺ سے آگے جانے سے روک رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کنواری لڑکی کے ساتھ کی ہے یا اس کے ساتھ جس کی پہلے شادی ہو چکی تھی (اور بیوہ یا مطلقہ ہو گئی)۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ ثیبہ کے ساتھ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی؟ تاکہ تم اس کے ساتھ خوش مزاجی کرتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ خوش مزاجی کرتی۔ میں نے عرض کی: میری کچھ بہنیں ہیں۔ اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں ایک ایسی عورت کے ساتھ شادی کروں جو ان کا خیال رکھے ان کی کنگھی وغیرہ کرے اور انہیں سنبھالے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم جا رہے ہو جب تم جاؤ تو سمجھداری کا مظاہرہ کرنا۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے وہ مجھ سے ایک اوقیہ کے عوض میں خرید لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ مجھ سے پہلے پہنچ گئے میں اگلے دن آیا جب میں مسجد کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم اب پہنچے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اونٹ کو یہیں چھوڑو اور (مسجد کے) اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میں اندر آیا اور نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان کے لئے ایک اوقیہ (سونا یا چاندی) وزن کر دیں۔ حضرت

بلال رضی اللہ عنہ نے میرے لئے وزن کر دیا اور مجھے زیادہ وزن دیا۔ میں واپسی کے لئے مڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جابر کو میرے پاس بلا کر لاؤ' میں نے سوچا اب آپ میرا اونٹ بھی مجھے واپس کر دیں گے۔ اور مجھے یہ بات بالکل بھی پسند نہیں تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہوئی۔

أخرجه البخاري في: 34 كتاب البيوع: 34 باب شراء الدواب والحمير

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 443 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 1991)

•••———•••———•••

الوصية بالنساء

خواتین (سے اچھے سلوک) کی تلقین

﴿933﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ، إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پسلی کی مانند ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اسے توڑ دو گے اور اگر تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو تم فائدے میں رہو گے۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 79 باب المداراة مع النساء

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 444 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4889)

﴿934﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِيْ جَارَهُ، وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے اور خواتین کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔ انہیں پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ سب سے اوپر والا حصہ ہوتا ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اسے توڑ دو گے اور اگر اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی رہے گی خواتین کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 80 باب الوصاة بالنساء

رقم الجزء : 1 رقم الصفحة: 445 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4890)

﴿935﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور حواء نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کرتی۔

أخرجه البخاري في: 60 كتاب الأنبياء: 1 باب خلق آدم صلوات الله عليه وذريته

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 445 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3152)

•••———•••———•••

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

تحریم طلاق الحائض بغیر رضاها وأنه لو خالف وقع الطلاق ویؤمر برجعتها

حیض والی عورت کو اس کی رضا کے بغیر طلاق دینا حرام ہے لیکن اگر مرد اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اسے عورت سے رجوع کرنے کیلئے کہا جائے گا

936 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ؛ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی وہ اس وقت حیض کی حالت میں تھی۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس سے کہو وہ بیوی سے رجوع کرلے اور اسے اپنے پاس رہنے دے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اسے حیض آ جائے پھر جب وہ پاک ہو تو اگر وہ چاہے تو اسے اپنے پاس روکے رکھے اور اگر وہ چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے۔ یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس طریقے سے بیویوں کو طلاق دی جائے۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 1 باب قول الله تعالى (يأيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن وأحصوا العدة)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 445 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4953)

937 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ؛ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا؛ قُلْتُ: فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ

التَّطْلِيقَةِ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

✧✧ یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی وہ عورت اس وقت حالت حیض میں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو انہوں نے ہدایت کی کہ وہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) اس عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اس ایک طلاق کو شمار کیا گیا تھا؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ وہ عاجز یا احمق تھا؟

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 45 باب مراجعة الحائض

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 446 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5023)

•••———•••———•••

وجوب الكفارة على من حرّم امرأته ولم ينو الطلاق

جو شخص اپنی بیوی کو (اپنے لیے) حرام قرار دے اور طلاق کی نیت نہ کرے اس پر کفارے کی ادائیگی واجب ہوگی

﴿938﴾ حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ؛ وَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لفظ حرام استعمال کرنے کا کفارہ دیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''تمہارے لئے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے''۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 66 سورة التحريم: 1 باب (يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 446 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4627)

﴿939﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلاً، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ؛ فَقَالَ: لاَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَتْ (يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) إِلٰى (إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ) لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَ[illegible] النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ

رقم الحديث938

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبری'' طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم [illegible] یث: 14832 اخرجہ [illegible] ابو داؤد الطیالسی فی ''مسندہ'' طبع دارالمعرفۃ بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2635

أَزْوَاجِهِ لِقَوْلِهِ: بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرتے تھے۔ آپ ان کے ہاں شہد پیا کرتے تھے۔ میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ ارادہ کیا ہم میں سے جس کے گھر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے تو وہ یہ کہے گی کہ مجھے آپ سے مغافیر کی بو آ رہی ہے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغافیر کھایا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں سے کسی ایک کے پاس آئے تو اس خاتون نے وہی بات کہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے تو شہد پیا ہے اور بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں پیا ہے لیکن اب کبھی نہیں پیوں گا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تم اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال قرار دی ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔''

اس سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

''اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ سے ایک راز کی بات کہی'' اس سے مراد آپ کا یہ کہنا ہے: میں نے شہد پیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 8 باب لم تحرم ما أحل الله لك

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 447 (جہانگیر صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4966)

940 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَاءِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَغِرْتُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لِي، أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ: أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: لاَ فَقُولِي لَهُ: مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذٰلِكَ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكَ

قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا، قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ: لاَ قَالَتْ: فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ قَالَ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ، قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ؛ فَلَمَّا دَارَ إِلٰى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلٰى حَفْصَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلاَ أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ: لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ

قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور میٹھی چیز پسند تھی۔ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور کچھ دیر ان کے پاس رہتے تھے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس

تشریف لے گئے وہاں آپ اس سے زیادہ دیر ٹھہرے رہے جو آپ کا معمول تھا مجھے اس بات پر بڑا غصہ آیا۔ میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ ایک خاتون نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو شہد کا ایک ڈبہ بھیجا تھا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سے کچھ مشروب بنا کر دیا ہے۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس کا حل نکال لوں گی۔ میں نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا: جب وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان سے یہ کہیں: کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ وہ آپ کو جواب دیں گے: نہیں۔ تو آپ ان سے کہئے کہ پھر یہ بو کس چیز کی آ رہی ہے جو آپ سے آ رہی ہے؟ تو وہ آپ کو جواب دیں گے: مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے شہد کا مشروب پلایا ہے تو آپ ان سے یہ کہیں کہ شاید اس شہد کی مکھی نے ''عرفط'' کے درخت سے چوسا ہوگا میں بھی یہی بات کہوں گی۔ اے صفیہ رضی اللہ عنہا! آپ بھی یہی بات کہئے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، اللہ تعالیٰ کی قسم! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہوئے تو میں نے ارادہ کیا تم نے جو مجھے کہا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دوں پھر مجھے تم سے ڈر آ گیا جب آپ آئے تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں تو انہوں نے دریافت کیا: پھر یہ بو کس چیز کی آ رہی ہے جو آپ سے محسوس ہو رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے شہد کا مشروب پلایا تھا تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط کے درخت کو چوسا ہو۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں آئے تو میں نے بھی یہی بات کہی جب آپ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے بھی یہی بات کہی جب آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو مشروب نہ پلاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

بعد میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے محروم کر دیا تو میں نے کہا: خاموش رہیں۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 8 باب لم تحرم ما أحل الله لك

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 447 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4967)

•••————•••————•••

بيان أن تخيير امرأته لا يكون طلاقا إلا بالنية

اس بات کی وضاحت کہ عورت کو اختیار دینے کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی البتہ اگر نیت (طلاق دینے کی ہو تو حکم مختلف ہوگا)

﴿941﴾ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَتْ: لَمَّا أُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ، بَدَأَ بِي؛ فَقَالَ: إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ، قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ (يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا) إِلٰى (أَجْرًا عَظِيمًا)

قَالَتْ: فَقُلْتُ فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ، فَإِنِّي أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ؛ قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج کو اختیار دینے کی ہدایت کی گئی تو آپ نے مجھ سے آغاز کیا آپ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک معاملہ رکھنے لگا ہوں تم نے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا اور اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے ہرگز آپ سے علیحدگی اختیار کرنے کی ہدایت نہیں کریں گے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے نبی! تم اپنی بیویوں سے کہہ دو! اگر تم دنیاوی زندگی میں اس کی آرائش وزیبائش حاصل کرنا چاہتی ہو۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''اَجْرًا عَظِيْمًا''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے کہا: کیا میں اس معاملے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج نے بھی وہی جواب دیا جو میں نے دیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 33 سورة الأحزاب: 5 باب قوله (إن كنتن تردن الله ورسوله والدار الآخرة)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 449 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4508)

942 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ)

رقم الحديث: 941

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی ''صحیحه'' طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1475 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی ''جامعه''، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3204 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحدیث: 3439 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی ''سننه''، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2053 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی ''مسنده'' طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 25338 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی ''سننه'' طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 5309 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننه الکبریٰ'' طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 13045 اخرجه ابومحمد الکسی فی ''مسنده'' طبع مکتبة السنة، قاہرہ، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحدیث: 1483 اخرجه ابن راہویه الحنظلی فی ''مسنده'' طبع مکتبه الایمان، مدینه منورہ، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحدیث: 1079

فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُوْلِينَ قَالَتْ: كُنْتُ أَقُوْلُ لَهُ: إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لاَ أُرِيْدُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی اہلیہ سے اس کے مخصوص دن میں اجازت لیا کرتے تھے۔ اس کے بعد جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم ان میں سے جسے چاہو پیچھے کردو اور جسے چاہو اپنے قریب کرلو اور جنہیں الگ کیا ہے اگر ان میں سے چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے ان خواتین سے کہا: آپ لوگ کیا کہتی ہیں؟

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں تو آپ سے یہی کہا کرتی تھی کہ اگر آپ میرے بارے میں یہ چاہتے ہیں تو میں یہ ارادہ نہیں کرتی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی ذات کے حوالے سے کسی کے لیے ایثار کروں۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 33 سورة الأحزاب: 7 باب قوله (ترجي من تشاء منهن)

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 450 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4511)

943 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

رقم الحديث942:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت لبنان، رقم الحديث: 1476 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2136 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ه/1990ء، رقم الحديث: 2762 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 24520 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 4206 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث 8936 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 13209

رقم الحديث943: اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1477 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2203 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1179 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 3203 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2052 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ه، 1987ء، رقم الحديث: 2269 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 25415 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 4267 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 5310 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 13048 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ه، رقم الحديث: 369 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، طبع اول، 1412ه/1991ء، رقم الحديث: 1452 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول، 1409ه، رقم الحديث: 18101 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1403

قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَرْنَا اللّٰه وَرَسُوْلَهُ، فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا اور اس حوالے سے ہمارے بارے میں کوئی چیز (یعنی طلاق) گنتی نہیں کی گئی۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 5 باب من خير نساءه

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 450 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4962)

•••———•••———•••

في الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن وقوله تعالى (وإن تظاهرا عليه)

ایلاء کا بیان، بیویوں سے علیحدگی اختیار کرنا اور انہیں (علیحدگی کا) اختیار دینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وان تظاهرا عليه"

944 حديث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ؛ حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ، وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَّهُ، قَالَ: فَوَقَفْتُ لَهُ حَتّٰى فَرَغَ، ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ: تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ؛ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِيْ مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِيْ، فَإِنْ كَانَ لِيْ عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ به قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَآءِ أَمْرًا حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ؛ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا فِيْ أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ، إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي: لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا: مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا، فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِيْ أَمْرٍ أُرِيْدُهُ فَقَالَتْ لِيْ: عَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيْدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ، وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ؛ فَقَالَ لَهَا: يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ: تَعْلَمِيْنَ أَنِّيْ أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا بُنَيَّةُ لَا تَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا (يُرِيدُ عَائِشَةَ)

قَالَ، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، لِقَرَابَتِيْ مِنْهَا، فَكَلَّمْتُهَا؛ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: عَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَتْنِيْ، وَاللّٰهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، إِذَا غِبْتُ أَتَانِيْ بِالْخَبَرِ، وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيْهِ بِالْخَبَرِ؛ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِّنْ مُلُوْكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ

يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا، فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ؛ فَقَالَ: افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ: جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ: بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ، اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ؛ فَقُلْتُ: رَغَمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ يَرْقَى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ، وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ؛ فَقُلْتُ لَهُ: قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ: فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا، وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ؛ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ، فَبَكَيْتُ؛ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ

﴿♦﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک سال تک رکا رہا میرا خیال تھا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کروں گا لیکن میں ان کی ہیبت کی وجہ سے ان سے یہ سوال نہیں کر سکا یہاں تک کہ وہ حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے تو میں بھی انکے ساتھ چلا گیا جب ہم واپس آرہے تھے تو راستے میں وہ پیلو کے ایک درخت کے پاس قضائے حاجت کے لئے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ان کے لئے ٹھہر گیا جب وہ واپس آئے تو میں انکے ساتھ چلنے لگا اور میں نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! وہ دو خواتین کون تھیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں طے کیا تھا جو آپ کی ازواج تعلق رکھتی ہیں انہوں آپ نے جواب دیا: وہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں میں نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! میں آپ سے اس بارے میں ایک سال سے پوچھنا چاہ رہا تھا لیکن آپ کی ہیبت کی وجہ سے آپ سے نہیں پوچھ سکا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! تمہیں جس چیز کے بارے میں یہ اندازہ ہو کہ اس کے بارے میں مجھے کچھ علم ہوگا تو تم مجھ سے دریافت کرلیا کرو اگر مجھے پتا ہوگا تو میں تمہیں بتادوں گا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں احکام نازل کئے ان کے لئے حصے مقرر کئے ایک مرتبہ میں ایک معاملے کے بارے میں کچھ کرنا چاہ رہا تھا میری بیوی نے مجھے کہا اگر آپ اس طرح کریں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں تم اس میں کیوں دخل دے رہی ہو میری بیوی نے مجھ سے کہا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے آپ پر حیرت ہے آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو جواب نہ دیا جائے جب کہ آپ کی صاحبزادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے شام تک ناراض رہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنی چادر اوڑھی اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے کہا: اے میری بیٹی! تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو؟ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام تک تم سے ناراض رہتے ہیں تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہم تمام ازواج آپ کو جواب دے دیتی ہیں میں نے کہا: پہلے تم یہ بات جان لو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی سزا اور اس کے رسول کی ناراضگی سے ڈرا رہا ہوں اے میری بیٹی! یہ عورت جسکی خوبصورتی نبی

اکرم ﷺ کو پسند ہے اور جو نبی اکرم ﷺ کی محبوبہ ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھی' تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں وہاں سے نکلا اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا کیونکہ ان کے ساتھ میری رشتہ داری تھی' میں نے ان سے بھی یہی بات چیت کی سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ تم پر حیرت ہوتی ہے تم ہر معاملے میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ تم اب یہ چاہتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ اور ان کی ازواج کے معاملے میں بھی دخل دو' انہوں نے مجھے یوں گرفت کی' اللہ کی قسم! میرا بہت سا غصہ ٹھنڈا ہو گیا میں ان کے ہاں سے آ گیا۔

انہی دنوں کی بات ہے میرا ایک پڑوسی تھا جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا تھا تو وہ مجھے خبر لا کر دیتا تھا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تھا تو میں اسے اطلاع لا کر دیتا تھا' ان دنوں ہمیں غسان کے بادشاہ سے خوف تھا کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ وہ ہماری طرف پیش قدمی کرنا چاہتا ہے تو ہمیں اس طرف سے کافی اندیشہ تھا۔ ایک دن میرا انصاری ساتھی آیا اور دروازہ کھٹکھٹانے لگا اور بولا: دروازہ کھولیں' دروازہ کھلیں' میں آیا' میں نے کہا: کیا غسانیوں نے حملہ کر دیا ہے' اس نے بتایا: اس سے زیادہ شدید بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج سے علیحدگی کر لی ہے' میں نے کہا: حفصہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناک خاک آلود ہو' پھر میں نے اپنی چادر اوڑھی اور نکل کھڑا ہوا یہاں تک کہ میں آیا تو نبی اکرم ﷺ اس وقت بالا خانے میں تشریف فرما تھے۔ جس پر سیڑھیوں کے ذریعے چڑھ کر جایا جاتا تھا' نبی اکرم ﷺ کا خادم اوپر والی سیڑھی پر موجود تھا' میں نے اس سے کہا: تم عرض کرو! عمر بن خطاب موجود ہے' نبی اکرم ﷺ نے مجھے اجازت دی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ سارا واقعہ سنایا اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے جو جواب دیا تھا وہ بھی بتایا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت ایک چٹائی پر موجود تھے اور آپ کے اور اس چٹائی کے درمیان اس وقت کوئی چیز چادر وغیرہ موجود نہیں تھی' آپ کے سر کے نیچے جو تکیہ تھا وہ چمڑے سے بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کی طرف کچھ پتے بکھرے ہوئے تھے اور سرہانے کی طرف کچھ کھالیں لٹکی ہوئی تھیں میں نے اس چٹائی کا نشان آپ کے پہلو پر دیکھا تو میں رو پڑا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو پڑے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کسریٰ اور قیصر طرح' طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور آپ اللہ کے رسول (اور اس عالم میں ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت ہو۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 66 سورة التحريم: 2 باب (تبتغي مرضاة أزواجك)
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 450 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4629)

945 حديث عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلٰى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا) حَتّٰى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ، وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ، فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ؛ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا) قَالَ:

وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهُ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِّي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ؛ وَكُنَّا، مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، نَغْلِبُ النِّسَآءَ؛ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ الْأَنْصَارِ؛ فَصَخِبْتُ عَلٰى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي؛ قَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ. فَأَفْزَعَنِي ذٰلِكَ، وَقُلْتُ لَهَا: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ؛ فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ: نَعَمْ فَقُلْتُ: قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ، أَفَتَأْمَنِيْنَ أَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَّلَا تَهْجُرِيْهِ، وَسَلِيْنِي مَا بَدَا لَكِ، وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يُرِيْدُ عَائِشَةَ) قَالَ عُمَرُ: وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيْدًا؛ وَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ؛ فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ، أَجَاءَ غَسَّان قَالَ: لَا، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَهْوَلُ، طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهُ؛ فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَّكُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ، فَاعْتَزَلَ فِيهَا، وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي؛ فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَا أَدْرِي، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ، يَبْكِي بَعْضُهُمْ؛ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَّهُ أَسْوَدَ، اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ؛ فَدَخَلَ الْغُلَامُ، فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ؛ فَانْصَرَفْتُ، حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ: فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ؛ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ، فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ؛ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ؛ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا (قَالَ) إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِي فَقَالَ: قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيرٍ لَّيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ أَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيْفٌ؛ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ، وَأَنَا قَائِمٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ، فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ، وَأَنَا قَائِمٌ: أَسْتَأْنِسُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي، وَكُنَّا،

مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، نَغْلِبُ النِّسَآءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ؛ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِيْ، وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يُرِيْدُ عَائِشَةَ) فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً أُخْرٰى؛ فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ، فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهِ، فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسًا وَّالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ، وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: أَوَ فِيْ هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ، حِيْنَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلٰى عَائِشَةَ، تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ قَالَ: مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ، حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً، دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّخَيُّرِ، فَبَدَأَ بِيْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِّنْ نِسَاءِهٖ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهٗ كُلَّهُنَّ، فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری کافی عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج کے بارے میں دریافت کروں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو (تو مناسب ہے) تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے ان کے ہمراہ میں بھی حج کے لیے گیا۔ وہ سفر کرتے ہوئے راستے سے ایک طرف ہٹ گئے۔ ان کے ہمراہ پانی کا ایک برتن لے کر میں بھی ایک طرف ہٹ گیا وہ قضائے حاجت کر کے آئے۔ میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی بہایا وہ وضوء کرنے لگے میں نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے وہ دو خواتین کون تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو (تو یہ مناسب ہے) کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! تم پر حیرانگی ہے (تم نے پہلے اس بارے میں دریافت کیوں نہیں کیا؟ وہ دونوں عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پورا واقعہ بیان کیا اور بتایا:

میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی ہم بنوامیہ بن زید کے محلے میں رہتے تھے۔ یہ مدینہ منورہ کا نواحی علاقہ تھا ہم باری باری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن وہ چلا جاتا تھا۔ ایک دن میں چلا جاتا تھا جب میں جاتا تھا تو اس دن کی ہر خبر اسے لا کر دیا کرتا تھا جو وحی نازل ہوتی تھی یا اس کے علاوہ جو واقعہ نازل ہوتا تھا جب وہ جاتا تھا تو اس دن کے بارے میں وہ ایسا کر دیتا تھا ہم قریش سے تعلق رکھنے والے افراد ہمیشہ اپنی عورتوں پر غالب رہتے تھے پھر جب ہم انصار کے پاس آئے تو یہ وہ لوگ

تھے جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں تو ہماری خواتین نے بھی انصاری عورتوں سے سبق سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی پر ناراضگی کا اظہار کیا تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا تو مجھے اس بات پر بڑی حیرانگی ہوئی۔ میں نے کہا: تم نے مجھے جواب دیا ہے۔ اس نے کہا: آپ مجھ پر حیرانگی ظاہر کر رہے ہیں کہ میں نے آپ کو جواب دیا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج انہیں جواب دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو وہ ہیں جو صبح سے لے کر شام تک آپ سے روٹھی رہتی ہیں۔ اس بات سے میں بڑا خوفزدہ ہوا میں نے اس سے کہا جو ان میں سے ایسا کرتی ہے وہ تو خسارے کا شکار ہو جائے گی پھر میں نے کپڑے پہنے اور روانہ ہوا حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا میں نے اس سے کہا: اے حفصہ رضی اللہ عنہا! کیا تم میں سے کوئی ایک نبی اکرم ﷺ سے سارا دن شام تک روٹھی رہتی ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے کہا: پھر تو تم بڑے خسارے کا شکار ہو جاؤ گی۔ کیا تم اس بات سے محفوظ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جائے اور تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ تم نبی اکرم ﷺ سے زیادہ مطالبہ نہ کیا کرو اور آپ کو کسی چیز کے بارے میں جواب نہ دیا کرو اور آپ سے لاتعلق نہ ہوا کرو تم نے جو مانگنا ہو مجھ سے کہہ دیا کرو اور تمہاری پڑوسن تمہیں کسی غلط فہمی کا شکار نہ کرے جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور نبی اکرم ﷺ کو تم سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان دنوں ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ غسان ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں۔ میرا انصاری پڑوسی اپنی باری کے دن میں رات کے وقت واپس آیا۔ اس نے میرے دروازے کو زور سے بجایا اور بولا: کھولو یہ کی بات ہے میں گھبرا گیا میں نکل کر اس کے پاس آیا۔ اس نے کہا: آج ایک عظیم واقعہ رونما ہوا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ غسانیوں نے حملہ کر دیا اس نے کہا: نہیں۔ اس سے بھی زیادہ عظیم واقعہ ہے اور زیادہ ہولناک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا: اب حفصہ رضی اللہ عنہا خسارے کا شکار ہو گئی۔ مجھے اندازہ تھا کہ یہی ہو گا میں نے کپڑے پہنے اور فجر کی نماز نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے۔ آپ اس میں تنہا رہتے تھے۔ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا وہ بیٹھی رو رہی تھی۔ میں نے دریافت کیا: کیوں رو رہی ہو، کیا میں نے تمہیں اس سے بچنے کا نہیں کہا تھا۔ کیا نبی اکرم ﷺ نے تم لوگوں کو طلاق دے دی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔ آپ بالا خانہ میں الگ تشریف فرما ہیں۔

میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا اس کے اردگرد کچھ افراد بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ میں ان کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر مجھے جو خیال آیا تھا اس نے مجھ پر غلبہ پایا۔ میں بالا خانے کے پاس آیا جس میں نبی اکرم ﷺ موجود تھے میں نے سیاہ فام غلام سے کہا ''عمر'' کے لیے اجازت مانگو۔ غلام اندر گیا اس نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی واپس آ کر بولا میں نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی ہے آپ کا تذکرہ کیا ہے لیکن آپ ﷺ خاموش رہے ہیں۔ پھر میں واپس آ گیا اور ان لوگوں کے پاس آ گیا جو منبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر میرے ذہن میں جو بات تھی اس نے مجھ پر غلبہ کیا میں پھر آیا اور میں نے غلام سے کہا: ''عمر'' کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا واپس آ کر بولا میں نے آپ کا تذکرہ کیا تھا لیکن آپ ﷺ خاموش رہے میں پھر واپس آ گیا اور ان لوگوں کے پاس آ کر بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے پھر میرے ذہن میں جو بات تھی اس نے مجھے بے قابو کیا۔ میں پھر غلام کے پاس آیا اور کہا: ''عمر'' کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور واپس آ کر بولا میں نے آپ کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ

سے کیا لیکن آپ خاموش رہے: جب میں مڑ کر واپس آنے لگا تو اس غلام نے مجھے آواز دی اور بولا: نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اندر آنے کی اجازت دے دی ہے۔

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی بچھونا نہیں تھا اور چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر لگے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی جو چمڑے سے بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو سلام کیا پھر میں نے کھڑے ہوئے ہی دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ آپ نے نگاہ اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: نہیں۔ میں نے ''اللہ اکبر'' کہا۔

پھر میں نے عرض کی: میں کھڑا ہی ہوا تھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مانوس کرنے کے لیے کہا۔ آپ نے ہمارا حال ملاحظہ کیا ہے ہم قریش اپنی عورتوں پر غالب ہوتے تھے جب ہم لوگ مدینہ آئے تو وہاں وہ لوگ موجود تھے جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں۔ نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا تھا اور میں نے اس سے کہا: یہ بات تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ تمہاری پڑوسن تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور نبی اکرم ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ نبی اکرم ﷺ پھر مسکرا دیئے۔ آپ دوسری دفعہ مسکرائے تھے جب میں نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھ تو میں بیٹھ گیا۔ میں نے اس کمرے میں نگاہ اٹھا کر دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی قسم! اس میں مجھے تین چمڑوں کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت کو وسعت عطا کرے۔ اہل فارس اور اہل روم کو بڑی وسعت عطا کی گئی ہے۔ انہیں دنیا دی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پہلے آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: کیا اس بارے میں تم یہ کہہ رہے ہو۔ اے ابن خطاب! یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دنیاوی زندگی میں ہی نعمتیں مل گئی ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس بات کی وجہ سے' جو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ظاہر کر دی تھی۔ انتیس دن تک اپنی ازواج سے الگ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تھا: میں ایک مہینے تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب کیا تو آپ اپنی ازواج سے ناراض ہو گئے تھے۔ انتیس دن گزر گئے تو آپ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ آپ سب سے پہلے ان کے ہاں گئے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا، یارسول اللہ ﷺ! آپ نے تو یہ قسم اُٹھائی تھی کہ آپ ہمارے ہاں ایک مہینے تک تشریف نہیں لائیں گے حالانکہ ابھی انتیس دن گزرے ہیں۔ میں دن گن رہی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ مہینہ انتیس دن کا تھا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ''تخییر'' سے متعلق آیت نازل کی تو نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے اپنی ازواج میں سے میرے پاس آئے۔ میں نے آپ کو اختیار کیا پھر آپ نے اپنی دیگر ازواج کو اختیار دیا تو ان سب نے بھی وہی کہا جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا۔

أخرجه البخاري في: 67 كتاب النكاح: 83 باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجها

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 454 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث:4895)

المطلقة ثلاثا لا نفقة لها

جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اسے خرچ نہیں ملے گا

﴿946﴾ حديث عَائِشَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ أَلاَ تَتَّقِي اللّٰهَ، يَعْنِي فِي قَوْلِهَا لاَ سُكْنٰى وَلاَ نَفَقَةَ

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انہوں نے فرمایا: فاطمہ (بنت قیس) کو کیا ہو گیا ہے، کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں ہے؟ ان کی مراد یہ تھی: فاطمہ بنت قیس جو یہ کہتی ہیں کہ عورت کے لیے رہائش اور خرچ نہیں ہو گا۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 41 باب قصة فاطمة بنت قيس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 460 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5016)

﴿947﴾ حديث عَائِشَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا ،

قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ: أَلَمْ تَرَيْنَ إِلٰى فُلاَنَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ، طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ: بِئْسَ مَا صَنَعَتْ قَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

✧✧ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: آپ نے فلاں بنت حکم کو نہیں دیکھا کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق بتہ دے دی تھی تو وہ اپنے گھر سے نکل آئی تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے بہت برا کیا۔ انہوں نے کہا: کیا آپ نے فاطمہ (بنت قیس) کا قول نہیں سنا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے ذکر کرنے میں اس کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 41 باب قصة فاطمة بنت قيس

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 460 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5017)

انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل

(حاملہ) بیوہ یا طلاق یافتہ عورت کی عدت بچے کی پیدائش کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے

﴿948﴾ حديث سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ؛ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ؛ فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ، فَإِنَّكِ، وَاللّٰهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِيْنَ أَمْسَيْتُ، وَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ،

فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي، وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي

✧✧ سیّدہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں جن کا تعلق بنو عامر سے تھا اور انہیں غزوۂ بدر میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر وہ انتقال کر گئے یہ خاتون حاملہ تھی اپنی شوہر کی وفات کے کچھ عرصے بعد انہوں نے بچے کو جنم دیا جب وہ نفاس سے پاک ہوگئیں تو انہوں نے خود کو آراستہ کیا تاکہ شادی کا پیغام آئے۔ ابوسنابل ان کے پاس آئے ان کا تعلق بنو عبدالدار سے تھا۔ انہوں نے ان سے کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم تیار ہوگئی ہو تاکہ تم کو شادی کے پیغام آئیں' تم شادی کرنا چاہتی ہو؟ اللہ کی قسم! تم اس وقت تک شادی نہیں کر سکتیں جب تک تمہیں چار مہینے دس دن نہ گزر جائیں۔ انہوں نے کہا: جب مجھے ابوسنابل نے یہ بات کہی تو میں نے چادر اوڑھی اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے بتایا: جیسے ہی میں نے بچے کو جنم دیا میں حلال (یعنی میری عدت ختم ہوچکی ہے) ہوچکی ہوں آپ نے مجھے ہدایت کی کہ میں جب چاہوں شادی کر سکتی ہوں۔

أخرجه البخاري في: 64 كتاب المغازي: 10 باب حدثني عبد الله بن محمد الجعفي

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 461 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 3770)

949 حديث أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ: أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا (وَأُولاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي (يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ) فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ، وَهِيَ حُبْلَى، فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَخُطِبَتْ، فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا

رقم الحديث: 948

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:1484 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:2306 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث:3520 اخرجه ابوعبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2028 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 27475 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 4294 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث:5712 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 15245 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 745 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث: 11722 اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث:17108

✧✧ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس وقت ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس شخص نے دریافت کیا: مجھے ایک ایسی عورت کے بارے میں بتائیں جو اپنے شوہر کی وفات کے چالیس دن بعد بچے کو جنم دیتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی عورت کی عدت وہ مدت ہوگی جو زیادہ طویل ہو تو میں نے کہا لیکن ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ حمل کو جنم دیں''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کریب و سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہ ان سے اس بارے میں دریافت کرے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: سبیعہ اسلمیہ (نامی خاتون) کے شوہر قتل ہو گئے تھے وہ اس وقت حمل کی حالت میں تھیں، انہوں نے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس دن بعد بچے کو جنم دیا پھر اس خاتون کو نکاح کا پیغام آیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شادی کروادی۔ ابوسنابل نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔

أخرجه البخاري في: 65 كتاب التفسير: 65 سورة الطلاق: 2 باب وأولات الأحمال
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 462 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4626)

•••————•••————•••

وجوب الإحداد في عدة الوفاة، وتحريمه في غير ذلك إلا ثلاثة أيام

بیوہ عورت کیلئے عدت کے دوران (پورے عرصے میں) سوگ کرنا واجب ہے اس کے علاوہ تین دن سے زیادہ (کسی کے انتقال پر) سوگ کرنا حرام ہے

رقم الحديث : 949

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1485 اخرجه ابوعيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1194 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3509 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 2279 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)، رقم الحديث: 1225 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 26700 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ، 1993ء، رقم الحديث: 4297 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1593 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5704 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان، 1410ھ/1990ء، رقم الحديث: 1574 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 572 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، طبع ثاني 1403ھ، رقم الحديث: 11725 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، طبع اول 1409ھ، رقم الحديث: 17094

﴿950﴾ حديث أُمّ حَبِيبَة زَوْج النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَزَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا، أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

قَالَتْ زَيْنَبُ: فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا، أَفَتَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: لَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ

قَالَ حُمَيْدٌ (الرَّاوِي عَنْ زَيْنَبَ) فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، دَخَلَتْ حِفْشًا وَّلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ، حِمَارٍ، أَوْ شَاةٍ، أَوْ طَائِرٍ، فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعَرَةً فَتَرْمِي، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ

سُئِلَ مَالِكٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) مَا تَفْتَضُّ بِهِ قَالَ: تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا

✧✧ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں، اس وقت جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا۔

سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں زرد رنگ ملا ہوا تھا۔ آپ نے کنیز سے لے کر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ ماسوائے شوہر کے اس کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔''

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی۔ ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا۔ انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر استعمال کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ منبر پر موجود تھے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ

بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اپنے شوہر کا چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی کا شوہر فوت ہوگیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگالے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ بیان فرمائی۔ ہر مرتبہ آپ نے ''نہیں'' ہی فرمایا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چار ماہ دس دن ہیں اس سے پہلے عورت ایک سال کے بعد اونٹ کی مینگنی پھینکا کرتی تھی۔

حمید بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: ایک سال کے بعد مینگنی پھینکنے کا مطلب کیا ہے؟ تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: جب کسی عورت کا شوہر فوت ہوجاتا تھا تو وہ کسی کوٹھڑی میں چلی جاتی تھی اور برے کپڑے پہن لیتی تھی۔ وہ خوشبو استعمال نہیں کرسکتی تھی۔ یہاں تک کہ اسے اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا تھا۔ پھر کوئی جانور، گدھا، بکری یا پرندہ لایا جاتا تھا تو وہ عورت اس پر ہاتھ پھیرتی تھی تو جس پر وہ عورت ہاتھ پھیرتی تھی وہ (جانور) مرجاتا تھا۔

پھر وہ عورت اس کوٹھڑی سے باہر آتی تھی پھر اسے مینگنی دی جاتی تھی اور وہ اسے باہر پھینک دیتی تھی۔ پھر اس کے بعد وہ جو چاہے خوشبو استعمال کرسکتی تھی۔

امام مالک سے دریافت کیا گیا اس روایت میں استعمال ہونے والے لفظ تَفْتَضُّ بِهٖ کا مطلب کیا ہے، انہوں نے فرمایا: وہ اسے اپنی جلد پر پھیرتی تھی۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 46 باب تحد المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر وعشرا
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 462 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5024)

﴿951﴾ حديث أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كُنَّا نُنْهٰى أَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ، وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ، إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ

✧✧ حضرت اُمِّ عطیہ بیان کرتی ہیں' ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہے تاہم بیوہ عورت چار ماہ دس دن تک (اپنے مرحوم شوہر کا سوگ کرے گی) اس دوران سرمہ' خوشبو یا رنگین لباس نہیں پہنے گی تاہم ہمیں یہ رخصت دی گئی ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کے بعد خوشبو استعمال کرسکتی ہے۔

أخرجه البخاري في: 6 كتاب الحيض: 12 باب الطيب للمرأة عند غسلها من المحيض
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 465 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 307)

رقم الحديث: 951

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في ''صحيحه'' طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 938 اخرجه ابومحمد الدارمي في ''سننه'' طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2286

کتاب اللعان

لعان کا بیان

•••———•••———•••

﴿952﴾ حديث سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ، جَاءَ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَأْتِنِيْ بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِيْ سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِيْ حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا؛ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَّأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رقم الحديث : 952

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" ،طبع دارالفکر،بیروت، لبنان، رقم الحدیث:2245 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث:3402 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:2066 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء،رقم الحدیث:2229 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)، رقم الحدیث:1177 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاہرہ، مصر،رقم الحدیث: 22881 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت ، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث:4283 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث:5595 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث:15089 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 5675 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، طبع ثانی، 1403ھ، رقم الحدیث:12446

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عویمر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے عاصم! ایسے شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاتا ہے کیا وہ اسے قتل کردے؟ پھر تم اسے قتل کردو گے اسے کیا کرنا چاہیے تم اس بارے میں اے عاصم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے دریافت کرو۔ عاصم نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سوال پسند نہیں آیا۔ آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ یہ بات عاصم کو بہت گراں گزری جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جب عاصم اپنے گھر واپس تشریف لائے تو عویمر کے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا: اے عاصم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا؟ عاصم نے کہا: تم میرے پاس کوئی بھلائی لے کر نہیں آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو نہایت ناپسند کیا جو میں نے آپ سے کیا تھا تو عویمر نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس سے باز نہیں آؤں گا۔ پھر عویمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ لوگوں میں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو پاتا ہے اور اسے قتل کر دیتا ہے تو آپ لوگ جواباً اس شخص کو قتل کردیں تو ایسے شخص کو کیا کرنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل کردیا تم جاؤ اور اسے لے کر آجاؤ۔

حضرت سہل بیان کرتے ہیں: پھر دونوں میاں بیوی نے ایک دوسرے پر لعان کیا میں بھی لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب وہ دونوں فارغ ہو گئے تو عویمر نے کہا: اگر اب بھی اسے میں اپنے ساتھ رہنے دیتا ہوں تو اس کا مطلب ہے: میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا تو عویمر نے اسی وقت اپنی اہلیہ کو تین طلاقیں دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں کوئی ہدایت کرنے سے پہلے۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 4 باب من أجاز طلاق الثلاث

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 465 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4959)

953 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلْمُتَلاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ: لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ، وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے کہا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے (پھر آپ نے مرد سے کہا) تمہارا اس عورت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے مال کا کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کوئی مال نہیں ملے گا اگر تم نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے تو تم نے اس مال کے عوض میں اس کی شرم گاہ کو حلال کر دیا تھا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو پھر تو تمہارا اس کے ساتھ بالکل ہی کوئی واسطہ نہیں ہوگا یہ اور زیادہ دور ہو جائے گا۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 53 باب المتعة التي لم يفرض لها
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 466 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5035)

954 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَأَتِهِ، فَانْتَفَى مِنْ وَّلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان لعان کروایا تھا اور اس عورت کے بچے کے نسب کی نفی کروادی تھی۔ آپ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی تھی اور بچے کو عورت کی طرف منسوب کردیا تھا۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 35 باب يلحق الولد بالملاعنة
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 467 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 5009)

955 حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلاً ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبْطَ الشَّعَرِ؛ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ، أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ، خَدْلاً، آدَمَ، كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا

قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا ذکر کیا گیا تو عاصم بن عدی نے اس بارے میں کوئی بات کہی' وہ واپس چلے گئے۔ ان کی قوم کا ایک شخص آیا اس نے ان سے شکایت کی کہ اس نے اپنی بیوی کے پاس ایک اجنبی مرد کو پایا اس نے کہا: میں اپنی اس بات میں اس معاملے کی وجہ سے مبتلا ہوا ہوں پھر وہ اس شخص کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ انہیں اس بارے میں بتایا جو انہوں نے اپنی بیوی کے بارے میں پایا ہے وہ شخص زرد رنگ کا مالک تھا اس کے جسم پر گوشت کم تھا اور بال بالکل سیدھے تھے اور جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا تھا کہ اس نے اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس پایا تھا وہ شخص صحت مند گندمی رنگ کا مالک اور پر گوشت تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اسے واضح کردے۔ تو اس عورت نے اس بچے کو جنم دیا جو اس شخص کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا جس کا تذکرہ اس عورت کے شوہر نے کیا تھا کہ اس نے اس شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان لعان کروادیا۔

اسی مجلس میں ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا یہ وہی عورت تھی؟ جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا؟ میں اگر کسی کو گواہی کے بغیر سنگسار کراتا تو اسے کروادیتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں۔ وہ عورت تو اعلانیہ طور پر اسلام میں برا کام کیا کرتی تھی۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 31 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت راجما بغير بينة

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 467 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 5004)

956۔ حديث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مَّعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَّاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ؛ وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِيْنَ وَالْمُنْذِرِيْنَ؛ وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

◇◇ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی شخص کو دیکھوں تو کسی درگزر سے کام لئے بغیر اس کو تلوار مارکر (قتل کردوں گا) اس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا تم کو سعد کی غیرت پسند آئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے ہی فحش چیزوں کو حرام قرار دیا ہے جو ظاہر ہوں یا جو پوشیدہ ہوں اور کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ عذر پسند نہیں ہے اس کی وجہ سے اس نے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے مبعوث کئے ہیں اور کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند نہیں ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

أخرجه البخاري في: 97 كتاب التوحيد: 20 باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا شخص أغير من الله

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 468 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 6980)

957۔ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

رقم الحديث: 957

اخرجه ابو داؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2260 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2128 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3478 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2002 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7189 اخرجه ابو حاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4106 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 5672 ذكره ابو بكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 14021 اخرجه ابو بكر الحميدي في "مسنده" طبع دار الكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: 1084 اخرجه ابو يعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ 1984ء رقم الحديث: 5869

أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَلْوَانُهَا قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَنَّى ذٰلِكَ قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ جس کا رنگ کالا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سرخ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکستری اونٹ بھی ہے، اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے عرض کی: شاید اسے کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا بیٹا بھی اسی طرح ہوگا شاید اسے بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 26 باب إذا عرض بنفي الولد

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 469 (جہانگیری صحیح بخاری، مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 4999)

كتاب العتق

غلام آزاد کرنا

•••———•••———•••

﴿958﴾ حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دے اور اس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت جتنا ہو تو اس غلام کی منصفانہ قیمت لگا کر اس کے دیگر شراکت داروں کو ان کے حصے دے دیئے جائیں گے اور وہ غلام اس شخص کی طرف سے آزاد ہو جائے گا ورنہ جو حصہ اس نے آزاد کیا ہے وہی حصہ آزاد ہوگا۔

أخرجه البخاري في: 49 كتاب العتق: 4 باب إذا أعتق عبدا بين اثنين

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 469 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 2386)

ذكر سعاية العبد

غلام سے مزدوری کروانے کا تذکرہ

﴿959﴾ حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَمْلُوْكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے مملوک میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دے اس کے اوپر لازم ہوگا وہ اپنے مال میں سے اسے مکمل آزاد کرے اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو تو اس کے غلام کی منصفانہ قیمت لگوائی جائے گی اور پھر اس سے (مزدوری کروا کے) بقیہ قیمت ادا کی جائے گی اسے کسی مشقت کا شکار کئے بغیر (ایسا کیا جائے گا)

أخرجه البخاري في: 47 كتاب الشركة: 5 باب تقويم الأشياء بين الشركاء بقيمة عدل

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 470 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 2360)

•••———•••———•••

إنما الولاء لمن أعتق

ولاء کا حق آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے

960 حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لأَهْلِهَا فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ وَلاؤُكِ لَنَا؛ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ، شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ ان کے پاس آئیں تاکہ کتابت کی ادائیگی کے سلسلے میں ان کی مدد لیں اس نے اپنی کتابت میں کوئی ادائیگی نہیں کی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: تم اپنے مالک کے پاس جاؤ اگر وہ چاہیں تو میں تمہاری کتابت کی رقم ادا کر دیتی ہوں، تمہاری ولاء کا حق مجھے ملے گا۔ بریرہ نے اس بات کا تذکرہ اپنے مالک سے کیا تو انہوں نے اس بات سے انکار کر دیا اور یہ کہا: اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو وہ تمہیں اپنے پاس رکھیں لیکن تمہاری ولاء کا حق ہمارے پاس رہے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرائط رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں موجود نہیں ہیں۔ جو شخص کوئی بھی ایسی شرط رکھے جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو اس شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی اگرچہ اس نے سو شرطیں رکھیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی (جائز کردہ) شرائط (پوری کی جانے کی) زیادہ حق دار اور زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔

أخرجه البخاري في: 50 كتاب المكاتب: 2 باب ما يجوز من شروط المكاتب

رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 470 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2422)

961 حديث عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلاثُ سُنَنٍ: إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ؛ فَقَالَ: أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا: بَلٰى، وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؛ قَالَ: عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کے بارے میں تین احکام کا پتہ چلا جب وہ آزاد ہوئیں تو انہیں ان کے شوہر

کے بارے میں اختیار دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: "ولاء" کا حق آزاد کرنے والے کو ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ اس وقت ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا۔ آپ کو روٹی دی تو گھر کا سالن دیا گیا آپ نے فرمایا: میں نے تو ہنڈیا میں گوشت پکتا ہوا دیکھا ہے۔ گھر والوں نے بتایا: جی ہاں۔ یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ ہے مگر ہمارے لیے تحفہ ہے۔

أخرجه البخاري في: 68 كتاب الطلاق: 14 باب لا يكون بيع الأمة طلاقا
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 471 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث 4975)

النهي عن بيع الولاء وهبته

ولاء کے حق کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے کی ممانعت

962 حديث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلاَءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

أخرجه البخاري في: 49 كتاب العتق: 10 باب بيع الولاء وهبته
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 471 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2398)

تحريم تولي العتيق غير مواليه

آزاد شدہ غلام کا اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرنا حرام ہے

رقم الحديث : 962

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار الفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2919** اخرجه ابو داؤد السجستاني في "سننه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1236** اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **4657** اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **2747** اخرجه ابو عبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع دار احياء التراث العربي، تحقيق فواد عبدالباقي، رقم الحديث: **1480** اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان، **1407**ھ **1987**ء، رقم الحديث: **2572** اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: **4560** اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، **1414**ھ/**1993**ء، رقم الحديث: **4948** اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، **1406**ھ، **1986**ء، رقم الحديث: **6253** ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، **1414**ھ/**1994**ء، رقم الحديث: **21219** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين، قاهره، مصر، **1415**ھ، رقم الحديث: **50** اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، **1404**ھ، **1983**ء، رقم الحديث: **13626** اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: **1885** اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دار الكتب العلميه، مكتبه المتنبي، بيروت، قاهره، رقم الحديث: **639**

963 حديث عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

خَطَبَ عَلٰى مِنْبَرٍ مِّنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيْهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَنَشَرَهَا، فَإِذَا فِيْهَا: أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيْهَا: الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ عَيْرٍ إِلٰى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَإِذَا فِيْهِ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَإِذَا فِيْهَا: مَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اینٹوں سے بنے ہوئے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہا۔ آپ نے ایک تلوار لٹکائی ہوئی تھی اس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کو پڑھا جاتا ہو صرف اللہ کی کتاب ہے یا یہ صحیفہ ہے۔ پھر انہوں نے اسے کھولا تو اس میں (دیت کے) اونٹوں کی عمروں کے احکام تھے اور اس میں یہ حکم موجود تھا کہ مدینہ منورہ "عیر" سے لے کر فلاں جگہ تک حرم ہے جو کوئی اس میں نئی چیز ایجاد کرے گا' اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس پر لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور اس میں یہ تحریر تھا: مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کا ایک عام فرد بھی اسے پورا کرنے کی کوشش کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اور اس میں یہ تحریر تھا: جو شخص اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی دوسرے کی طرف خود کو منسوب کرے گا تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

أخرجه البخاري في: 96 كتاب الاعتصام: 5 باب ما يكره من التعمق والتنازع في العلم
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 471 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 6870)

فضل العتق

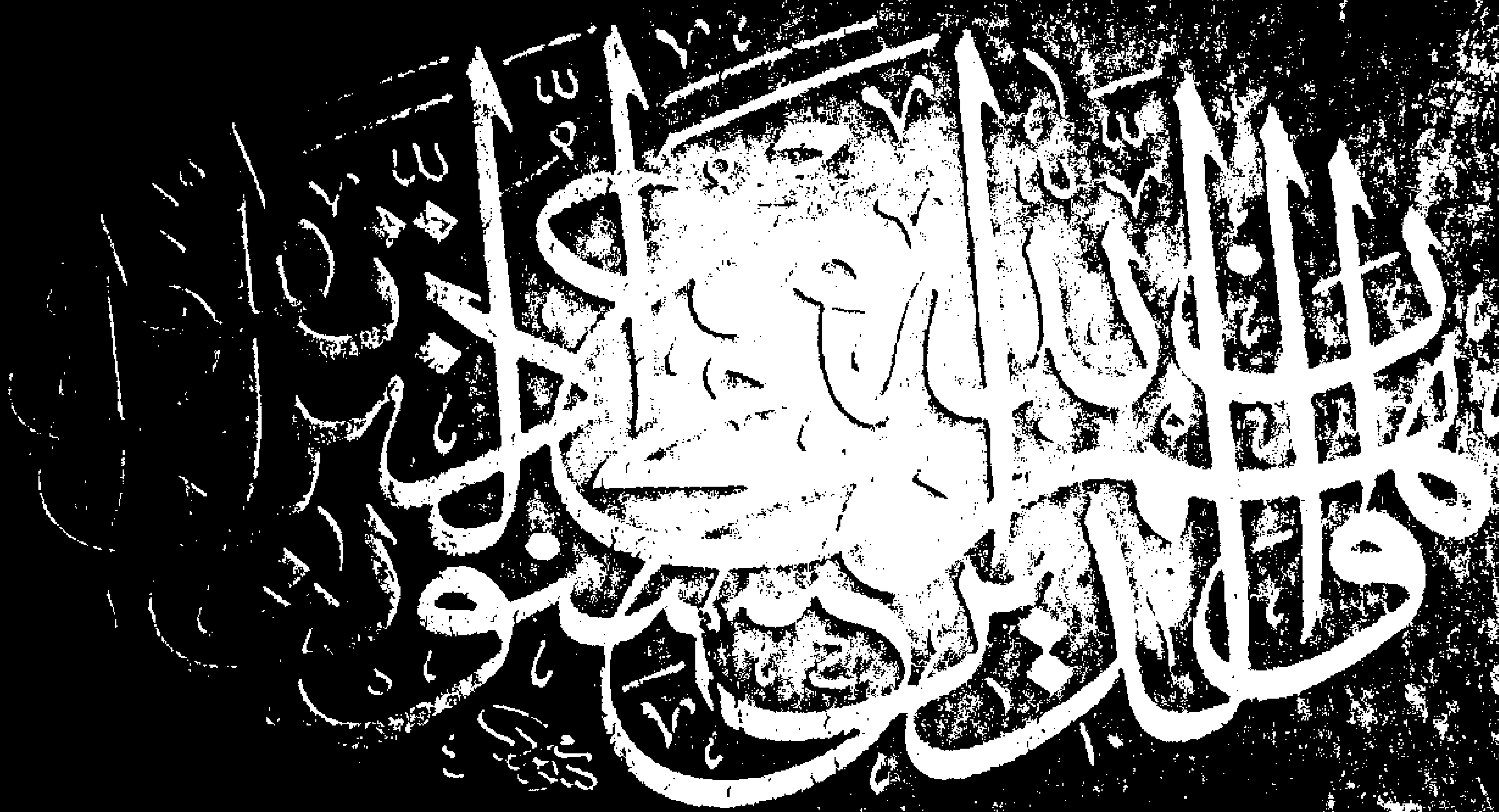
(غلام یا کنیز کو) آزاد کرنے کی فضیلت

964 حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُّسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان (غلام یا کنیز) کو آزاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ آزاد کئے جانے والے کے ہر ایک عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو جہنم سے محفوظ رکھے گا۔

أخرجه البخاري في: 49 كتاب العتق: 1 باب ما جاء في العتق وفضله
رقم الجزء: 1 رقم الصفحة: 472 (جہانگیری صحیح بخاری مطبوعہ شبیر برادرز، رقم الحدیث: 2381)





شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006